نصیبِ یقین

از قلم

ADABAVENUE

فقیہہ بتول

مکمل ناول

انتساب:

ہر بیٹی کے نام اور ہر اس ماں کے نام جو اپنی بیٹیوں کے نصیب سے ڈرتی ہیں۔

فقیہہ بتول

ADABAVENUE
خیال زبان

پیش لفظ!

السلام علیکم! امید کرتی ہوں سب اچھے خوبصورت دلوں والے بہت پیارے لوگ ہو گئے۔

"نصیبِ یقین" جو کہانی میں نے لکھی ہے اس کا ہر کردار فرضی ہے یہ ایک فرضی کہانی ہے بس کچھ چھوٹے چھوٹے میسجز ہے جو ڈیلور کرنے کی کوشش کی گئی ہے امید کرتی ہو آپ ضرور کچھ نا کچھ ضرور سیکھیں گے۔

"نصیبِ یقین"

ایسے کرداروں کی کہانی جو محبّتوں سے گوندھی گئی ہو ایسے کرادروں کی کہانی جو رشتوں کو سانسوں کی طرح نبھاتے ہیں۔ ایسی تربیت کی کہانی جو صبر اور شکر سے شروع کی گئی ہو۔ ایسے نصیبوں کی کہانی جس میں یہ وضاحت کی گئی ہے جو نصیبوں میں نہیں ہو تا وہ کبھی نہیں ملتا۔ جو نصیبوں میں نہیں ہو تا وہ ہاتھوں میں آکر بھی چلا جاتا ہے۔ لیکن پھر بھی زبان پر کوئی شکوہ نہیں ہو تا ایسی نصیبِ یقین کی کہانی جس میں یہ پختہ یقین ہو کہ جو ہمارے نصیب میں ہو گا وہ بہتر نہیں بہترین ہو گا۔ مسکراہٹیں چھن جانے پر انتقام کی کہانی۔ ایسے کردار کی کہانی جو رشتوں کی پیاسی ہو جو ہر لمحہ رشتوں کو ترسی ہو جس کے پاس اس کے اپنے بہت قریبی رشتے ہوتے ہوئے بھی بہت دور ہو۔ جس میں اپنا آپ بھی قربان کرنا پڑے تو گریز نہ کرنے والی کہانی دوستی کی ایسی بے مثال کہانی۔ چھوٹی موٹی نوک جھوک جس میں چھپے پیار کی کہانی ایک دوسرے کے ساتھ ہمیشہ کھڑے رہنے کی کہانی۔

"ایسی کہانی جس کا آغاز صبر اور شکر پر کیا گیا ہو اس کا اختتام کس انعام پر ہو گا؟"

"نصیبوں سے جڑے یقین کی کہانی ہے۔"

میں اللہ پاک کا شکر ادا کرتی ہوں جنہوں نے مجھے اس قابل بنایا کہ میں قلم اٹھا سکوں۔ اور لفظوں میں اتنی طاقت ڈال دی کہ لوگ اس سے کچھ سیکھ پائے۔

آپ کے پاس آپ کی زندگی میں بہت خوبصورت رشتے ہوتے ہیں جو آپ کی طاقت ہوتے ہیں میری زندگی میں بھی بالکل ویسے رشتے ہیں۔ سب سے پہلے میں اپنی ماما کا شکریہ ادا کرتی ہوں جو ہمیشہ مجھے سپورٹ کرتی ہیں میری سٹرینتھ بنتی ہیں۔ اپنی پوری فیملی کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ اپنی فیورٹ کزن تسمیہ کا جو ہمیشہ میری سائیڈ کھڑی رہتی ہے۔ اپنی ساری فرینڈز کا جنہوں نے مجھے اس فیلڈ میں بہت سپورٹ کیا۔ شکریہ فصیحہ، مبرا، ماہا۔ اور میرے پیارے پیارے ریڈرز کا جنہوں نے ناول کو بہت پسند کیا۔

ADABAVENUE
خیال زبان

رات کی تاریخی میں خاموشی اپنے پَر پھیلائے بیٹھی تھی پوراشہر اندھیرے اور خاموشی میں ڈوباہوا تھادور دور تک کسی زی روح کا ناموں نشاں نہیں تھاسب لوگ اپنے اپنے گھروں میں آرام فرمارہے تھے۔

اور یہی حال ابراھیم ولا کے لوگوں کا بھی تھاجو اس وقت خوابِ خرگوش کے مزے لوٹ رہے تھے۔تب ہی کسی ایک کے کمرے میں حرکت ہوئی کمرااندھیرے میں ڈوباہوا تھالیکن کوئی بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر بیٹھا تھاجو اپنے بالوں کو سوار رہا تھااور اپنے ایک ہاتھ سے پونی کو آزاد کر کے اپنے بالوں کو باندھ رہا تھااور پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر سائیڈ ٹیبل پر پڑے لمپ کو جلایااب کمرا روشنی میں نہا گیا تھااس کا چہرہ سہی سے نظر آیا تھااس نے ریموٹ سے اے سی کو بند کیااور خود کو کمبل سے آزاد کر کے اپنے پاؤں زمین پر رکھ کر اٹھ گئی سلیپرز پہن کر وہ واش روم میں گھس گئی۔اور جب وہ باہر آئی تو اس کے منہ ہاتھوں اور بازؤں سے پانی کی بوندیں ٹپک رہی تھی۔اس نے دوپٹہ اپنے چہرے کے گرد نماز کے سٹائل سے لیا۔تب تک الارم کی گھنٹی کی آواز سنائی دینے لگی اس نے آگے بڑھ کر سائیڈ ٹیبل سے الارم کو بند کیااس کی عادت تھی وہ روزانہ الارم لگا کر سوتی تھی اور الارم بجنے سے پہلے ہی اٹھ جانا بھی اس کی عادت بن گئی تھی الارم وہ اس لیے لگا کر سوتی تھی کہ اگر کبھی وہ نہ اٹھ پائے تو الارم کی وجہ سے اسے جاگ آجائے اور پھر وہ بیڈ پر بیٹھ کر درود پاک پڑنے لگی۔ابھی اسے پڑھتے ہوئے دس منٹ ہوئے ہی تھے کہ فجر کی اذان کی آواز اس کے کانوں میں پڑی اس نے اذان کا جواب دیااور اٹھ گئی۔جائے نماز کو قبلہ رخ بچھا کر وہ نماز کی ادائیگی کے لیے کھڑی ہوگئی اس کے بعد وہ اپنے کمرے کا دروازہ کھول کر باہر کی طرف چل دی۔باقی کمروں میں بھی ہل چل مچناشروع ہوگئی تھی کیوں کے نماز فجر کاوقت ہوا تھاسب نماز کی ادائیگی کے لیے اٹھ گئے تھے سوائے ایک شخص کے اب وہ اس کے کمرے کے سامنے جار کی تھی۔اور اب وہ دروازے کو پیٹ رہی تھی کیوں کے وہ جانتی تھی عفاف اتنی جلدی اپنی نیند کو خیر باد نہیں کہتی ہے اور یہ اس کا روز کا کام ہے پہلے وہ خود اٹھتی پھر نماز ادا کر کے عفاف کو اٹھانے آتی تھی۔

"عفاف اٹھ جاؤ نماز کا وقت گزر رہا ہے۔۔۔" اور اب اس نے تب تک دروازہ پیٹنا تھا جب تک عفاف اٹھ کر کھول نہ دیتی عفاف نے اسے آواز دے کر کہہ دیا تھا کہ وہ اٹھ گئی ہے لیکن وہ پھر بھی دروازہ بجانے سے باز نہیں آئی اور آخر کار عفاف میڈم اٹھ ہی گئی تھی اور دروازے کو کھول کر اس پر چڑھ دوڑی تھی۔

کیا مصیبت آ گئی ہے ادیرا کیوں دروازے کو پیٹ رہی ہو جب میں نے ایک دفعہ بولا ہے کہ میں اٹھ گئی ہوں تو کیوں میرے کمرے کے دروازے سے دشمنی نکال رہی ہو بچارے مانا کے وہ کچھ بول نہیں سکتے پر ان کو بھی تو درد ہوتا ہے۔۔۔عفاف اپنی کمر پر ہاتھ رکھ کر لڑاکا عورتوں کی طرح ادیرا کو گھور رہی تھی اور وہ بڑے آرام سے سینے پر دونوں بازوؤں کو باندھ کر اس کی چک چک سن رہی تھی۔

"ہو گیا یا ابھی رہتا ہے۔۔۔" ادیرا نے عفاف سے بولا اور کمرے کے اندر داخل ہوئی عفاف نہ سمجھی سے بولی "کیا ہو گیا"۔

"یہی تمہاری بکواس ہو گئی یا ابھی باقی ہے اگر باقی ہے بھی تو اس کو بعد میں کرنے کے لیے رکھ لو ابھی نماز کا وقت نکلا جا رہا ہے" عفاف تو صدمے میں ہی چلی گئی کے وہ اس کی پیاری پیاری معصوم سی باتوں کو بکواس کہہ رہی ہے ہوش تو تب آئی جب وہ اس کو پیچھے سے دھکیلتے ہوئے واشروم کے دروازے تک چھوڑ آئی تھی۔

"ادیرا تم بہت ہی ڈیش ہو بعد میں پوچھوں گی تم سے ابھی تو واقع ہی دیر ہو رہی ہے"۔

اف یہ لڑکی کبھی نہیں سدھر سکتی اب عفاف کے واشروم سے پانی کے گرنے کی آواز آ رہی تھی ادیرا نے وہی سے ہانک لگائی کہ نماز پڑھ کر سو مت جانا قرآن پاک کی تلاوت کر کے باہر لان میں آ جانا۔

ادیرا کا رخ اپنے کمرے کی طرف تھا اس کا ارادہ قرآن پاک کی تلاوت کا تھا وہ بیڈ پر بیٹھ کر قرآن پاک پڑھنے لگی تھی۔ آہستہ آہستہ اندھیرا چھٹنے لگا تھا دن کا اجالا ہونے لگا تھا سورج کی روشنی نمودار ہو رہی تھی۔ ادیرا قرآن پاک کی تلاوت کرنے کے بعد لان میں آ گئی تھی اور اپنے سلیپرز ایک سائیڈ پر اتار کر نرم نرم گھاس پر ننگے پاؤں چل رہی تھی اور صبح کی تازگی کو اپنی سانسوں کے ذریعے اندر اتار رہی تھی آدھے گھنٹے تک لان میں واک کرنے کے بعد اس نے رخ اندر کی جانب کیا تھا۔

اندر آکر اس کا رخ دادا ابو جی کے کمرے کی طرف تھا ان کے کمرے میں جانے سے پہلے وہ عفاف کے کمرے میں جھانکنا نہیں بھولی تھی اور عفاف میڈم بالکل اس کی امیدوں پر پورا اترتے ہوئے سوئی ہوئی ہی ملی تھی۔

وہ سر جھٹک کر دروازہ بند کرتے ہوئے دادا ابو جی کے کمرے میں چلی گئی۔

دروازے پر دستک دیتے ہوئے وہ کمرے میں آئی اور دونوں کو مشترکہ سلام کیا۔

السلام علیکم !! صبح بخیر !! صبح کا سلام میرے پیارے دادا ابو جی اور دادی امی جی کے نام بھرپور خوش مزاج اور بھرپور جوش سے وہ سلام کرتی ہوئی ان کے پاس آئی ان دونوں نے بھی اپنی پوتی کے سلام کا جواب دیا دادی قرآن پاک پڑھ کر اب اس کو چوم کر غلاف چڑھا رہی تھی اور دادا جی بیڈ پر بیٹھے ہوئے تھے ادیرا نے دادا جی کو مخاطب کیا "تو پھر چلیں دادا ابو جی"

دادا جی مصنوئی حیرت چہرے پر سجائے پوچھ بیٹھے کہ کہا چلیں جبکہ وہ اچھی طرح جانتے تھے کے کہا جانے کا کہا جا رہا ہے۔

"دادا ابو جی لگتا ہے آپ کی یاداشت بھی کمزور ہوتی جا رہی ہے خیر کوئی بات نہیں آپ کی اطلاع کے لیے ادیرا عرض کرتی ہے کہ ہمیں ابھی اور اسی وقت واک کے لیے قریبی پارک میں جانا ہے۔کچھ یاد آیا میرے پیارے دادا ابو جی اب وہ ان کے قریب جا کر ان کے سرہانے کھڑی کمر پر ہاتھ جمائے ان کو یاد کروانے کی کوشش کر رہی تھی یہ بات سنتے ہی دادا جی کے منہ کے زاویے بگڑے تھے۔

کیا بیٹا جی کبھی تو بھول جایا کرو آج اتوار کا دن ہے سب چھٹی کا مزہ لے رہے ہیں اور آپ اپنے دادا ابو جی سے پارک کی دوڑ لگواؤ گی ذرا شرم نہیں آئے گی آپ کو ایسا کرتے ہوئے۔۔۔دادا جی دنیا جہاں کی معصومیت لہجے میں سموئے اپنی لاڈلی پوتی سے مخاطب تھے دادی امی جان بھی ہونٹوں پر مسکراہٹ سجائے ان دونوں کی گفتگو سن رہی تھی۔

بالکل بھی نہیں دادا ابو جی سب کو چھٹی ہو گی لیکن آپ کو بالکل بھی چھٹی نہیں مل سکتی ڈاکٹر نے سختی سے واک کرنے کا کہا ہے اور آپ کے معاملے میں لاپرواہی بالکل بھی نہیں چلے گی۔

ADABAVENUE

"سہی تو کہہ رہی ہے بچی آپ کو بھی پتا ہے کہ آپ جتنی مرضی معصوم شکل بنالیں لیکن پھر بھی آپ پر ترس نہیں کھایا جائے گا تو پھر کیوں فضول بحث میں پڑے ہوئے ہیں چپ کر کے اٹھ کر چلے جائے کیوں کہ جانا تو آپ نے ہے ہی آپ کی اس پوتی سے تو بالکل بھی آپ کی جان کی خلاسی نہیں ہو سکتی اور نہ ہی کوئی کروا سکتا ہے"۔۔۔یہ کہہ کر دادی جان نے قدم باہر کی جانب بڑھا دیے تھے اور پیچھے سے ادیرا کی آواز ان کے کانوں میں پڑی تھی جو کہہ رہی تھی۔

"دیکھا دادا ابو جی میری دادی امی جی کتنی سمجھدار ہے کتنی جلدی بات کو سمجھ جاتی ہے اب آپ بھی اٹھیں شاباش"۔۔۔دادی جان سر جھٹک کر اور مسکراتے ہوئے وہاں سے چلی گئ۔

"ہاں اب تو اٹھنا ہی پڑنا ہے" وہ بیڈ سے اٹھے تھے اور اِدھر اُدھر نظریں گھوما رہے تھے شاید کچھ ڈھونڈ رہے تھے۔

"دادا ابو جی کیا ڈھونڈ رہے ہیں؟"

بیٹا اپنی چھَڑی ڈھونڈ رہا ہوں پتہ نہیں کہاں رکھ دی ہے تمہاری دادی نے۔۔۔"میں دیکھتی ہوں اِدھر ہی ہونی ہے۔۔۔ویسے دادا ابو جی جب میں ہوں تو پھر آپ کو ان کھوکھلے سہاروں کی کیا ضرورت ہے" دادا ابو جی اس کی بات سن کر مسکرائے تھے تب ہی ادیرا کی آواز ان کے کانوں میں پڑی۔

"یہ لیجیے دادا ابو جی آپ کی سٹک مل گئی ادیرا نے چھڑی دادا جان کی طرف بڑھائی اور پھر وہ دادا جی کا ہاتھ پکڑ کر باہر کی جانب قدم بڑھ گئی۔"

پارک گھر کے بالکل نزدیک تھا پانچ منٹ پیدل چل کر وہ لوگ پارک پہنچ گئے تھے آج اتوار تھا تو پارک میں بھی خوب رونق لگی ہوئی تھی بچے جوان بوڑھے سب پارک میں نظر آ رہے تھے۔پارک میں آج باقی دنوں کی نسبت کافی رونق لگی ہوئی تھی۔

ادیرا دادا ابو جی کا ہاتھ پکڑ کر واک کروا رہی تھی وہ بھی دادا جان کے ساتھ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھا رہی تھی ہر دس منٹ واک کرنے کے بعد وہ دادا جان کو ایک بینچ پر بیٹھا دیتی اور دو منٹ آرام کرنے کے بعد پھر سے واک کرواتی اور یہ پراسیس پورے آدھے گھنٹے تک جاری رہنا تھا

ADABAVENUE
خیال زبان

واک کرنے کے بعد اب وہ دونوں پارک کے بینچ پر بیٹھے پارک میں لگی رونق کو دیکھ رہے تھے۔

"بیٹا جی پانی تو پلاؤ ذرا" لمبے لمبے سانس لیتے ہوئے انہوں نے ادیرا سے کہا۔ ادیرا نے بوتل دادا ابو جی کو دی جس میں سے انہوں نے پانی پیا۔

"اب گھر چلیں بیٹا جی"۔۔۔"جی بالکل چلیں" دادا جان کے کہنے پر ادیرا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

اب وہ دونوں گھر کے راستے پر گامزن تھے۔

"بیٹا جی یہ جو انسان ہوتے ہیں نا ان سے بڑا مصنوعی اور عارضی سہارا اس دنیا میں اور کوئی نہیں ہوتا۔ دنیا میں صرف اللہ تعالی کا سہارا مستقل ہوتا ہے۔ انسان صرف چند سانسوں کا محتاج ہوتا ہے اور وہ سانسیں کب اور کہاں ختم ہو جائے کوئی نہیں جانتا سوائے اللہّ کے جب بھی مصیبت میں پھنس جاؤ تو صرف اللہّ کے مستقل سہارے کی طلب کرنا اور وہی مستقل اور مضبوط سہارا ہی تمہیں تھام لے گا اور یہ جو چیزیں ہوتی ہے نا بعض وقت انسانوں سے زیادہ ساتھ دے جاتی ہیں ان چیزوں کی گرانٹی دی جاتی ہے کہ یہ چیزیں کب تک آپ کے کام آسکتی ہیں اور کب یہ ناکارہ ہو جایں گی اور جب وہ ناکارہ ہو جاتی ہیں تب ہم انھیں پھینک دیتے ہیں کیوں کہ ہم جانتے ہوتے ہیں کے اب یہ ہمارے کسی کام کی نہیں اور یہ جو انسان ہوتا ہے نہ اس کی کوئی گرانٹی نہیں دیتا سوائے اللہّ کے وہ خود سانسوں کا محتاج ہوتا ہے وہ کیا کسی کو سہارا دے سکتا ہے کیا پتا ہم اگلا قدم اٹھائے اور ہمیں سانس ہی نہ آئے زندگی وہی پر خاک ہو جاتی ہے وہ سہارا تو ختم ہو گیا نا زندگی میں کبھی بھی ان مصنوعی سہاروں کے پیچھے نہ خود بھاگنا اور نہ ہی کسی دوسرے کو بھگانا۔"

باتیں کرتے ہوئے گھر بھی آگیا تھا ادیرا ان کی بات بہت غور سے سن رہی تھی بات کے آخر میں وہ ہلکا سا مسکرائے تھے وہ بھی دادا جان کو دیکھ کر مسکرائی تھی اسے اپنی کھوکھلے سہارے والی بات یاد آئی تھی اور پھر وہ دونوں گھر کی دہلیز عبور کر گئے تھے۔

☆☆☆☆☆

کچن میں ناشتے کی تیاری کی جارہی تھی عائشہ بی بی (دادی جان) کی دونوں بہویں ملازمہ کے ساتھ مل کر ناشتہ بنوا رہی تھی آج سب کی پسند کا ناشتہ بننا تھا آٹھ بج چکے تھے سب ڈائننگ ہال میں جمع ہونا شروع ہو گئے تھے۔

عدیل صاحب اور احمد صاحب بھی اپنی اپنی کرسیوں پر براجمان ہو چکے تھے ادیرا بھی اِبراھیم صاحب (داداجان) کو لے کر آگئی تھی ہیڈ کرسی پر دادا ابو جی کو بیٹھا کر اب وہ داداجی کے بالکل ساتھ والی چیئر سمبھال کر بیٹھ چکی تھی جبکہ دادی ادیرا کے بالکل ساتھ والی چیئر پر بیٹھی تھی ادیرا کی جان اپنے داداجی میں بستی ہے تو بس پھر داداجی کے ساتھ ساتھ ہی پائی جاتی تھی یہاں تک کہ وہ اپنی دادی جان کو بھی نہیں بخشتی تھی داداجی کے معاملے میں لاپرواہی وہ کبھی نہیں برتتی تھی۔

السلام علیکم! سب بمعہ اہل و عیال کو!!! وہاں پر موجود سب لوگ اس کے سلام کرنے کے انداز سے مسکرائے تھے۔

"زوریز بیٹا کل آپ گھر لیٹ کیوں آئے تھے" احمد صاحب نے استفسار کیا۔

"جی بابا بس آفس سے نکلتے ہوئے دیر ہو گئی اور پھر رستے میں ٹریفک بہت زیادہ تھا" زوریز نے وضاحت دیتے ہوئے جواب دیا۔

"پکا یہی بات ہے نہ بھائی یا پھر بات کچھ اور ہے ادیرا اب آنکھیں مٹکاتے ہوئے اپنے بھائی کی ٹانگ کھینچ رہی تھی" جس پر زوریز نے اس کو گھورا تھا۔

"بابا بھائی پر نظر رکھا کریں کہی بھابھی لانے کے چکروں میں تو نہیں ہیں۔"

ADABAVENUE

"زیادہ بک بک نہ کرو بابا آپ اس کی باتوں پر نا جایں فضول بکواس کر رہی ہے" زوریز نے اپنی طرف سے بات کلئیر کرتے ہوئے احمد صاحب سے بولا۔

بانو جاؤ ذرا عفاف کو بھی اٹھا کر لاؤ اس کو بولو ناشتہ تیار ہے جلدی سے آجائے دادی جان نے وہی سے ہانک لگائی تھی بانو (ملازمہ) کو جو کچن میں کام کر رہی تھی۔

"جی ابھی بلا کر لاتی ہوں" وہ کہتی ہوئی چلی گئی۔

"ہیلو ایوری ون!" آیت سب کو اپنے انداز میں سلام کر کے چیر گھسیٹ کر بیٹھی تھی سب کی نظریں اسی کی طرف تھی۔

"ہائے اللہ آپ سب لوگ مجھے ایسے کیوں دیکھ رہے ہو۔۔۔میں جانتی ہوں کہ میں بہت خوبصورت لگ رہی ہوں۔۔۔اب کیا نظر لگاؤ گے ہٹاؤ بھی سب مجھ پر سے نظریں آپ سب جانتے تو ہو کہ مجھے کتنی جلدی نظر لگ جاتی ہے۔۔۔" آیت نے ٹھہر ٹھہر کر اک اداسے کہا تھا وہ جب سے آکر بیٹھی تھی نون اسٹاپ بس بولی جارہی تھی اس کی باتوں کو بریک اپنے تایا جان کے پکارنے پر لگا تھا۔

"بیٹا جی آپ سے کتنی بار کہا ہے کہ سلام کیا کرو اور آپ ہر بار یہ بات بھول جاتی ہو۔"

"او سوری تایا جان مجھے بے دیہانی میں پتا ہی نہیں چلا آیت منمنائی۔"

"کوئی بات نہیں بیٹا جانی اگلی بار دیہان رکھنا اس بات کا۔"

"جی اچھا" وہ سر ہلا گئی۔وہ کرسی سے کھڑی ہوئی تھی اور پھر سب کو سلام کیا تھا اور سب نے سلام کا جواب دیا تھا۔

"اب سب کے چہروں پر دبی دبی سی ہنسی تھی تقریباً گھر کے سارے افراد ہال میں پہنچ چکے تھے سوائے عفاف کے۔"

سب لوگ ایک دوسرے سے باتوں میں مصروف تھے کے زوریز کی نظر سیڑھیوں سے اترتی عفاف پر پڑی اس نے آنکھ کے اشارے سے ادیرا اور آیت کو عفاف کی جانب متوجہ کیا۔تینوں نے ایک ساتھ سر ہلایا اور اپنی کرسی دھکیلتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے۔

تینوں ایک ساتھ ایک ہاتھ آگے کو باندھ کر آگے کو جھکے تھے اور نہایت ہی ادب سے عفاف عدیل سے مخاطب ہوئے تھے۔۔۔" مہارانی عرف نیندوں کی ملکہ عرف نیند کی دیوانی شہزادی صاحبہ آپ کے غلام یہ جاننا چاہتے ہیں کیا آپ کی نیند پوری ہو گئی یا ابھی بھی رہتی ہے اگر نہیں ہوئی تو کیا ہم آپ کی اجازت سے ڈائننگ ٹیبل پر آپ کا بسترہ لگا دیں۔"

عفاف میڈم منہ کھولے ان کی نوٹنکی دیکھ رہی تھی۔۔"شہزادی صاحبہ منہ بند کر لیجیے ورنہ مکھی آپ کے منہ کے اندر براجمان ہو جائے گی" غلام ادیرا کی طرف سے جملہ آیا تھا۔

"عفاف میڈم ہاتھ پیچھے کر کے دونوں ہاتھوں کو ملا کر گردن ذرا کھڑی کر کے اپنے غلاموں سے مخاطب ہوئی۔"

"اے غلاموں"۔۔۔"شہزادی صاحبہ یعنی کہ میں تم لوگوں کو حکم دیتی ہوں کہ ابھی تو فلحال میں ناشتہ کروں گی اور اس کے فورا بعد مجھے میرا بستره تیار ملے اگر تو آپ نے میرے حکم کی تعمیل نہ کی تو آپ کی گردنیں میری تلوار کے نیچے ہو گی سمجھ گئے نا چلو شاباش اب یہاں پر مجھے تم لوگوں کی منحوس شکلیں نہ دکھیں" یہ کہتے ہوئے ہی اس نے دوڑ لگادی تھی کیوں کے اب وہ اکیلی تھی اور وہ تین لوگ تھے مطلب اب ان کے ہاتھ بھی اگر گردن تک پہنچ گئے نا تو یہ تلوار سے زیادہ خطرناک ہو سکتا تھا۔عفاف آگے آگے تھی اور وہ تینوں پیچھے پیچھے تھے۔

"دیکھو یار بہت بھوک لگی ہے اس کا بدلہ پھر کبھی سہی عفاف منتی لہجے میں بولی تھی۔"

"کیا کہہ رہی تھی تم منحوس شکلیں۔۔۔"زوریز نے اس کی بات یاد کرواتے ہوئے اسے کہا۔باتیں ان کی ابھی بھی جاری تھی اور ایک دوسرے کے پیچھے بھاگ رہے تھے کیوں کے ابھی بھی عفاف ان کے ہاتھ نہیں لگی تھی۔عفاف کو پکڑنے کی جدوجہد میں ابھی بھی وہ اس کے پیچھے ہی بھاگ رہے تھے۔

"روکو۔۔۔"کمر پر ہاتھ رکھ کر اس نے سانس نارمل کرتے ہوئے ان تینوں سے کہا وہ تینوں بھی رک گئے تھے۔

"آپس کی بات ہے ویسے میں نے کچھ غلط بھی تو نہیں کہا"۔۔۔عفاف کا اتنا ہی کہنا تھا کے زوریز نے اونچی آواز میں کہا"حملہ۔۔۔۔" تینوں نے لآنج میں پڑے سارے کشن اٹھا کر عفاف پر پھینکنا شروع کر دیے اور ساتھ ساتھ اسی کی کہی ہوئی باتیں بھی یاد دلا رہے تھے۔

"شہزادی صاحبہ"،"حکم"،"اے غلاموں"،"گردن"،"تلوار"

باتوں پر زور دیتے ہوئے وہ لوگ دوہرا رہے تھے اور جو جو چیز نظر آ رہی تھی وہی اس پر پھینکی جا رہے تھے۔مگر ان چیزوں میں صرف وہی چیزیں شامل تھی جس سے چوٹ نہ لگے یہ سب ان کے روز کے ہی ڈرامے تھے ایک دوسرے کی ٹانگ کھینچنا ان سب کا پسندیدہ مشغلہ تھا۔

"بابا جانی بچالیں" عفاف نے اپنے بابا کو آواز دی۔۔۔جو سامنے ڈائینگ ٹیبل پر بیٹھے انہی کا ڈرامہ ملاحظہ فرمارہے تھے۔

تبھی کچن کے دارو زے سے نازیہ بیگم نمودار ہوئی تھی اور لاؤنج کا حال دیکھ کر غش کھا گئی تھی۔

"یہ کیا حال کر دیا ہے لاؤنج کا اب بس کر دو اور آ کر ناشتہ کر و لگ گیا ہے۔۔۔اور ناشتے کے بعد تم لوگ ہی صاف کروگے۔۔۔ادیرا اور زوریز مجھے آپ لوگوں سے یہ امید نہیں تھی انہوں نے ان کو غصّے سے کہا۔ دونوں شر مندگی سے سر جھکا گے تھے۔

"جی بس آ گئے" آیت کی طرف سے جواب آیا تھا ان چاروں کا ہی بھوک سے حال بے حال ہوا تھا سب ناشتہ کرنے میں مصروف ہو گئے ساتھ ساتھ ان کی نوک جھوک بھی جاری وساری تھی۔

عدیل بیٹا یہ غازیان کب آرہا ہے ابراھیم صاحب نے اپنے بیٹے سے پوچھا۔

جی بابا میری بات ہوئی تھی اس سے کہہ تو رہا تھا کے دو یا تین دن تک آجائے گا۔

"یہ اس کا ٹرپ کچھ زیادہ ہی لمبا نہیں ہو گیا۔"

"جی بابا جان آپ صحیح کہہ رہے ہے عدیل صاحب نے ان کی بات کی تصدیق کی۔"

☆☆☆☆☆

ابراھیم صاحب اور ان کی زوجہ محترمہ کے تین بچے تھے۔ عدیل ابراھیم، فاطمہ ابراھیم، احمد ابراھیم۔ سب سے بڑے عدیل تھے جن کی زوجہ نازیہ بیگم تھیں اور ان کے چار بچے تھے۔ صفا، یشب، عفاف اور غازیان۔ پھر فاطمہ بیگم تھی ان کے شوہر حیات نہیں تھے ان کے دو بیٹے ہی تھے عباد اور علی۔ پھر آتے تھے سب سے چھوٹے احمد ابراھیم جن کی زوجہ ردا بیگم تھیں ان کے تین بچے تھے زوریز، ادیرا اور آیت۔

سب بچوں کی پروش بہت اچھی کی گئی تھی ابراھیم صاحب نے اپنی اولاد کو بہت ہی مہذب طریقے سے پالا تھا اور آگے ان کے بچوں نے بھی اپنے بچوں کی تربیت میں کوئی کمی نہیں رہنے دی تھی۔

سب کی آپس میں بہت محبّت تھی صرف خود ایک دوسرے کی ٹانگ کھینچتے تھے دوسرا کوئی کچھ کہہ تو دے کسی کو پھر سب ایک ٹیم میں ہو کر اس کو مزہ چکھاتے تھے۔ ویسے تو کزنز تھے مگر دوست بن کر رہتے تھے ایک دوسرے کو ہی تنگ کرتے تھے ایک دوسرے میں ہی ان کی جانیں بسی ہوئیں تھی۔

سب کی آپس میں محبت بے مثال تھی رشتوں کو جوڑنا اور رشتوں کو نبھانا انہیں خوب اچھی طرح آتا تھا۔

ادیرا سلجھی ہوئی پرکشش، پراعتماد اور سمجھدار لڑکی تھی دھیمہ لہجہ جو اس نے اپنے دادا ابو جان سے چرایا تھا جو بھی اس سے ملے وہ دوبارہ ملنے کی خواہش ضرور کرتے تھے۔

عفاف، آیت اور غازیان اس گھر کے شرارتی بچے تھے تینوں ایک دوسرے کی بینڈ بجاتے تھے کبھی تینوں مل کر دوسروں کی بینڈ بجاتے تھے۔

ADABAVENUE
خیال زبان

☆☆☆☆☆

کمرے کا ماحول خوابناک تھا باہر سورج پورے زوروشور سے چمک رہا تھا مگر یہاں گھپ اندھیرا تھا اے سی کی ٹھنڈک نے کمرے کا ماحول خوشگوار بنا رکھا تھا سب سے پہلے انہوں نے ریموٹ سے اے سی بند کیا تھا۔

"آبص بیٹا اٹھ بھی جاؤ گیارہ بج گئے ہے اب اگر تم نہ اٹھے تو ٹھنڈے پانی کا جگ تمھارے اوپر پھینک دوں گی" رافعیہ بیگم اپنے لخت جگر کو اٹھانے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔

انہوں نے اس کے اوپر سے کمبل کھینچ لیا تھا لیکن وہ ٹس سے مس نہیں ہوا تھا۔

"ٹھیک ہے پھر بیٹا جی ایسے نہیں تو پھر ویسے ہی سہی"۔

وہ کچھ سوچتے ہوے باہر کی جانب بڑھ گئی۔

وہ سیدھا کچن میں گئی تھیں انہوں نے پانی کا جگ لیا اور اس میں برف کے ٹکڑے ملائے پھر ان کا رخ آبص کے کمرے کی طرف تھا رافعیہ بیگم کمرے میں داخل ہوئیں تھیں لیکن آبص اپنے بیڈ پر موجود ہی نہیں تھا واشروم سے پانی کے گرنے کی آواز آرہی تھی وہ سر جھٹک کر کمرے کا پھیلاوا سمیٹنے لگیں۔

دس منٹ تک آبص بھی فریش ہو کر باہر آگیا تھا۔۔۔"کیا ماما چھٹی کے دن تو سونے دیا کریں ابھی بس گیارہ ہی تو بجے ہے"۔۔۔اس نے منہ بسورتے ہوئے کہا۔

"ہاں جی بیٹا بس ابھی گیارہ ہی تو بجے ہیں پوری رات کیا کبڈی کھیلی ہے آپ نے جو پورا دن سونے کی تیاری میں ہیں"رافعیہ بیگم نے بھی طنز کے تیر چلاتے ہوئے کہا۔

"اب فٹافٹ نیچے آؤ ناشتہ بنا رہی ہوں میں"

"جی اب تو آنا ہی پڑنا ہے نیند تو ویسے بھی خراب ہو گئی ہے"اس نے منہ بسورا۔

وہ ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھا ناشتہ کر رہا تھا اور ساتھ ساتھ اپنی ماما سے باتیں بھی کر رہا تھا۔

"ماما ساریہ کا فون نہیں آیا کیا؟"اس نے استفسار کیا۔

"آیا تھا بیٹا لیکن زیادہ بات نہیں ہوئی پتا نہیں میں جب بھی فون کروں زیادہ سے زیادہ پانچ منٹ کی بات ہوتی ہے پتا نہیں کہاں مصروف رہتی ہے میری بچی وہ اداس ہوئیں۔"

ارے ماما آپ تو اداس ہی ہو گئیں ایک کام کیوں نہیں کرتی اس سے ملنے چلی جائیں۔۔۔ایک کام کرتے ہیں آپ کل تیار رہنا میں آفس سے آکر آپ کو لے جاؤں گا۔۔۔آبص نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

ADABAVENUE

"ٹھیک ہے بیٹا میں تیار رہوں گی اور ایک کام کرتے ہیں کہ ہم بنا بتائے جائیں گے ساریہ کو سرپرائز دیں گے"۔

"جی ٹھیک ہے ماما اب ذرا سا مسکرا بھی دیں یقین جانے آپ کے ذرا بھی پیسے نہیں لگیں گے اور مزے کی بات کوئی ٹیکس بھی نہیں لگے گا بلکہ صدقہ جاریہ ہو گا رافعیہ بیگم اپنے بیٹے کی مسکرانے کی وضاحت سن کر مسکرا دی تھیں۔

☆☆☆☆☆

"او مہارانی صاحبہ کہاں مر گئی ہو آواز نہیں سنائی دے رہی کیا؟" نائلہ بیگم بولتی ہوئی مسلسل اپنی بہو کو آوازیں دے رہی تھیں جو آنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔۔۔ "او کمبخت کہاں گئی" انہوں نے پھر سے آواز دی۔

وہ ہاتھ جھاڑتی ہوئی کچن سے نکلتی ہوئی دکھائی دی۔

"جی آنٹی" اس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

سنائی نہیں دیتا کیا کان بند کر کے بیٹھی ہو نائلہ اپنا غصّہ اپنی بہو ساریہ پر نکال رہی تھیں۔

جی آنٹی وہ میں برتن دھو رہی تھی۔۔۔ ساریہ منمنائی۔

ADABAVENUE
خیال زبان

اچھا بس بس زیادہ بولنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔ نائلہ بیگم نے اس کو صفائی دینے کا موقع ہی نہیں دیا تھا۔

اب جا اور صبا کو اٹھا کر لا کتنا ٹائم ہو گیا ہے ابھی میری بچی نے ناشتہ بھی کرنا ہے۔

جی میں دیکھتی ہوں۔۔۔ ابھی وہ جانے ہی لگی تھی کہ صبا سیڑھیوں سے اترتی ہوئی دکھائی دی۔

صبا آ کر لاؤنج کے صوفے پر بیٹھ گئی تھی اور ابھی بھی وہ ایک ہاتھ سے جمائی روکنے کی کوشش کر رہی تھی۔

ابھی نیند نہیں پوری ہوئی میری بچی کی نائلہ بیگم نے اپنے لہجے کو نرم بناتے ہوئے اپنی بیٹی سے پوچھا۔

نہیں امی رات کو مووی دیکھ رہی تھی تو ٹائم کا پتا ہی نہیں چلا آج نیند ہی نہیں پوری ہوئی سر بھی دکھ رہا ہے۔۔۔صبا نے سر کو مسلتے ہوئے کہا۔

"بیٹا ناشتہ کر لو ٹھیک ہو جائے گا" ان کے لہجے سے شہد ٹپک رہا تھا۔

اب جاؤ ہمارا منہ کیا دیکھ رہی ہو جاؤ ناشتہ بناؤ میری بچی کے لیے نائلہ بیگم نے سخت لہجے میں ساریہ سے کہا وہ سر ہلاتے ہوئے کچن کی طرف چل دی۔

بیس منٹ میں وہ ناشتہ تیار کر کے لے آئی تھی صبا ٹیبل پر آئی اور ناشتہ کرنے لگی۔

ابھی اس نے ایک نوالہ ہی لیا تھا کے ساتھ ہی منہ بسورنا شروع کر دیا یہ کس طرح کا ناشتہ بنایا ہے اتنا موٹا پراٹھا میں نہیں کھا سکتی اس نے پلیٹ آگے کو کھسکا دی تھی اور اٹھ کر چلی گئی۔

"تمہاری ماں نے تمہیں کچھ نہیں سکھایا کیا کوئی کام جو تم سیدھا کر لو" نائلہ بیگم نے غصّے میں اس کو جھاڑ پلائی میری بچی کا سارا موڈ خراب کر دیا۔

آنٹی آپ ہر بار میری ماما پر کیوں چلی جاتی ہیں سہی تو ہے پراٹھا میرے بابا تو بڑے شوق سے میرے ہاتھ کا بنا ہوا ناشتہ کھاتے تھے۔

"آپ کی ہی بیٹی کے بس نخرے ختم نہیں ہوتے اس نے آخری بات دل میں سوچی تھی"

"اے بس بس بہت زبان چلنے لگ گئی ہے تمہاری اب یہ کٹوانی ہی پڑنی ہے"۔۔۔کہتے ہوئے وہ اسے غصّے سے گھورتے ہوئے وہاں سے اٹھ کر چلی گئی تھیں۔

ساریہ وہی کرسی پر ہی بیٹھ گئی تھی آنکھوں میں آنسو لیے وہ اپنے ناشتے کو دیکھ رہی تھی پھر ہاتھ بڑھا کر اس نے ناشتہ اپنے آگے کیا اور ناشتہ کرنے لگی ساتھ ساتھ آنکھوں سے آنسوں بھی جاری تھے اور ساتھ ساتھ وہ بڑبڑا بھی رہی تھی اپنی بیٹی سے بات کرتے

ہوئے کیسے منہ سے پھول جھڑتے ہیں اور بہو سے بات کرتے ہوئے کانٹے چھبنے لگ جاتے ہیں سارے کام تو میں کرتی ہوں پھر بھی مجھ سے خوش نہیں ہوتی اور خود کی بیٹی کچھ بھی نہیں کرتی پھر بھی اس سے بات کرتے ہوئے لہجہ کتنا میٹھا ہو تا ہے۔

"یونہی بڑبڑاتے ہوئے وہ پورا ناشتہ کر گئی تھی اتنا مزے کا تو تھا بس ایسے ہی نخرے ہی ختم نہیں ہوتے"

"ہمم۔۔۔"نک چری وہ منہ بناتے ہوئے برتن اٹھا کر کچن میں چل دی۔

☆☆☆☆☆

"ادیرا ادیرا۔۔کدھر ہو یار عفاف ادیرا کو آوازیں دے رہی تھی۔"

"ادھر ہوں میں کچن میں عفاف۔۔۔ادیرا نے وہی سے ہانک لگائی تھی۔"

"اففففف۔۔۔پورے گھر میں ڈھونڈا ہے میں نے تمہیں۔۔۔""اچھا اور کس لیے ڈھونڈ رہی تھی مجھے تو لگا تھا تم سو رہی ہو گی ویسے معجزہ ہی نہیں ہو گیا تم اتوار والے دن جاگی ہوئی پائی جا رہی ہو کہیں میں ہی تو نہیں خواب دیکھ رہی۔"۔۔۔ادیرا حیران ہونے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے عفاف سے کہہ رہی تھی اور ساتھ ساتھ شامیوں کا مکسچر تیار کر رہی تھی۔

"ہو گیا"عفاف نے آنکھوں کو گھماتے ہوئے کہا۔

"ہاں ہو گیا"۔۔۔"اب تم بتاؤ کیا کام ہے"؟

"میرے ساتھ لائبریری تک چلو مجھے کچھ بکس خریدنی ہے۔"

"یار آیت کو لے جاؤ نا میں کام کر رہی ہوں"اس نے صاف صاف انکار کیا۔

"نہیں میں نے تمھارے ساتھ ہی جانا ہے عفاف نے ضدی انداز میں کہا۔"

"اچھا پھر میرے ساتھ یہ بنواؤ پھر چلتے ہیں ادیرا نے حامی بھر لی تھی۔"

"عفاف ہاتھ دھو کر اب شامیوں کے مکسچر کو ٹیکیوں کی شکل دے رہی تھی۔"

آدھے گھنٹے تک وہ دونوں فری ہو گئی تھی پھر فریش ہو کر وہ لائبریری جانے کے لیے تیار تھیں۔

"اچھا میں ماما کو بتا کر آتی ہوں تم گاڑی نکالو"۔۔۔ کہتے ہوئے ادیرا اپنی ماما کے کمرے کی طرف چل دی۔

"ماما ہم لوگ ذرا لائبریری تک جا رہے ہیں شام کی چائے تک آ جائیں گئے۔"

"اچھا بیٹا۔۔۔ دیہان سے جانا اور کار خود ڈرائیو کرنا عفاف کو مت کرنے دینا"۔

"ماما اب وہ اچھی ڈرائیونگ کرتی ہے" اس نے اپنی ماما کو تسلی دیتے ہوئے کہا۔

پھر بھی بیٹا دیہان رکھنا۔۔۔"جی اچھا" یہ کہتے ہوئے وہ پورچ کی طرف چل دی۔

☆☆☆☆☆

ماما میں شاپنگ مال تک جا رہا ہوں کچھ سامان لینا ہے آبص نے کچن کے دروازے میں کھڑے ہوتے ہوئے اپنی ماما سے کہا۔

ٹھیک ہے بیٹا جلدی آ جانا آج عدیل بھائی صاحب کے گھر جانا ہے۔

"جی ماما کوشش کروں گا جلدی آنے کی" کہتے ہوئے وہ پورچ کی طرف بڑھ گیا۔

"گیٹ کھول کر وہ اپنی گاڑی کو نکالنے لگا تھا اس نے اپنی گاڑی کو ریورس کیا اور ابھی گاڑی تھوڑی سی باہر ہی نکلی تھی کے ٹھک کی آواز آئی پہلے تو کچھ سمجھ ہی نہیں آیا کہ ہوا کیا ہے پھر جب سمجھ آئی تو وہ باہر نکلا اور سامنے جو گاڑی کھڑی تھی اسے دیکھ کر اس کے ماتھے پر بل پڑے تھے وہ کسی اور کی نہیں بلکہ عفاف عدیل کی تھی۔"

"عفاف نے گاڑی ریورس کی تھی اور گیٹ سے باہر نکالتے ہی ٹرن کرنا تھا لیکن وہ اس کو تھوڑا سا اور پیچھے لے گئی اور اس کی کار آبص کی کار سے جا ٹکرائی جو وہ نکال رہا تھا۔"

"وہ غصّے سے اس کی جانب بڑھا اور گاڑی کی بونٹ پر ہاتھ مار کر اسے باہر نکلنے کو کہا"۔

آبص کافی غصّے میں تھا کیوں کہ یہ پہلی دفعہ نہیں ہوا تھا عفاف نے اس کی گاڑی کو پہلے بھی بہت سی ٹکریں ماری تھی۔

"یا اللہ پاک پلیز اس بھوت سے آج بچا لینا پلیز پلیز اللہ جی وہ دعائیں مانگ رہی تھی کہ پھر سے دروازہ بجنے کی آواز آئی۔اس کو جتنی بھی سورتیں یاد تھیں پڑھ کر اپنے اوپر پھونک مار کر باہر نکلی۔"

"کیا مسلہ ہے کیوں شور مچا رہے ہو تمیز نہیں ہے تمہیں کیوں ایک لڑکی کا راستہ روکا ہوا ہے عفاف بھی نکلتے ساتھ ہی اس پر چڑھ دوڑی تھی۔"

"واٹ میں نے رستہ روکا ہے یا تم نے گاڑی ٹھوکی ہے میری۔۔۔"وہ بھی غصے میں بولا تھا۔

"اب تب تک تم یہاں سے نہیں جاؤ گی جب تک یہ نقصان پورا نہیں کرتی۔"

"نقصان تو میرا ابھی ہوا ہے تو حساب برابر ہاتھ جھاڑتے ہوئے اس نے آبص سے کہا۔"

"غلطی تمہاری ہے تو چپ کر کے اس کا نقصان بڑھو وہ سخت تیور لیے گویا ہوا۔"

"نہیں کرتی کیا کر لو گئے "عفاف نے تنک کر کہا۔

"مہربانی کر کے تم اس روڈ پر گاڑی ہی مت چلایا کرو جب دیکھو میری کار کو ہی ٹھوک دیتی "ہو آبص نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

"میری کوئی غلطی نہیں ہے یہ پبلک روڈ ہے تمہاری اپنی ملکیت نہیں کے یہاں پر میں گاڑی نہیں چلا سکتی "اس نے دوبدو کہا۔

"چلانی آتی تو ہے نہیں تمہیں تو کیوں دوسروں کا نقصان کرتی رہتی ہو۔"

"کیوں نہیں آتی میں تم سے زیادہ اچھی ڈرائیو کر لیتی ہوں"۔۔۔عفاف نے تنک کر کہا۔

"ہنہ اچھی۔۔۔"اس نے طنزیہ کہا۔

"یہ جو تمہارے ڈیلے ہے نا یہ بنٹے ہے بنٹے جنہیں نکال کر بس کھیلنے کی کثر باقی رہ گئی ہے نظر تو ویسے بھی کچھ نہیں آتا ان سے تمہیں۔"

عفاف کا تو پاڑا ہی ہائی ہو گیا تھا اس کی بات سن کر اس نے اس کی اتنی پیاری آنکھوں کو بنٹے کہا تھا۔

"تمہارا تو میں سر پھاڑ دوں گی بھوت نہ ہو تو اس نے ادھر ادھر نظریں گھمائی تھی شاید کوئی چیز ڈھونڈ رہی تھی جس سے آبص کا سر پھاڑ سکے۔"

تبھی اتنے شور کی آواز سن کر ادیرا بھاگتے ہوئے آئی اس نے اپنا سر مسلا تھا۔

"افففف۔۔۔پھر سے شروع ہو گئے یہ دونوں وہ جلدی سے عفاف کی طرف بڑھی تھی کیوں کے اب وہ اینٹ اٹھا چکی تھی اور آبص کی طرف بڑھنے ہی لگی تھی کہ بیچ میں ہی ادیرا نے اسے روک لیا اور بہت مشکل سے اس سے اینٹ چھڑوائی کہ اس کا کیا پتا مار ہی نہ دے۔"

ادیرا نے اس کو بڑی مشکل سے قابو کیا تھا وہ اپنا آپ اس سے چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی۔ چھوڑ دو ادیرا مجھے آج اس شخص کا میں نے حلیہ بگاڑ دینا ہے اس نے میری آنکھوں کو بنٹے کہنے کی جرات کیسے کی۔

"ابھی بتا دیتا ہوں کیسے کی۔۔۔بنٹے۔۔۔بنٹے۔۔۔بنٹے۔۔۔یہ لو ایسے ہمت کی اپنے منہ سے کر لو جو کر سکتی ہو" آبص اس کو اور غصّہ دلا رہا تھا جانتا تھا اپنی غلطی تو اس میڈم نے ماننی نہیں ہے تو کیوں نا اس کا خون جلا کر ہی نقصان کی بھرپائی کر لی جائے۔"

دیکھا تم نے یہ مجھے کیا کہہ رہا ہے مجھے چھوڑ دو آج اس شخص کو میں نے گنجا کر دینا ہے بد تمیز انسان نا ہو تو نہیں بلکہ بھوت نا ہو تو ادیرا سے التجا کرتے ہوئے وہ اپنا آپ چھڑوا رہی تھی۔

تم گاڑی میں بیٹھو چپ کر کے اس کو دھکیلتے ہوئے ادیرا نے اس کو گاڑی میں بیٹھایا۔ خبر دار تم باہر آئی تو اچھا نہیں ہو گا اور میں تم سے ناراض ہو جاؤں گی یہ بات یاد رکھنا تم یہ کہتے ہوئے اس نے دروازہ بند کیا۔۔۔ جانتی تھی وہ اس کی ناراضگی کی دھمکی سے کچھ دھیمی پڑ جائے گی۔۔ اور آبص کے پاس آئی۔۔۔ آئی ایم سوسوری آبص بھائی ادیرا ابھی معافی مانگ ہی رہی تھی کے آبص نے بیچ میں ہی اسے روک دیا۔

"تم کیوں معافی مانگ رہی ہو ادیرا جس کو مانگنی چاہیے اس کی تو زبان بھی نہیں ہلی بس آیندہ اس کو گاڑی مت چلانے دینا ورنہ اگلی بار میں اس کا سر پھاڑ دوں گا۔"

"جی جی بالکل ایسا ہی ہو گا۔۔۔ "اس نے فوراحامی بھری۔

ویسے آپ نے اس کی پیاری آنکھوں کو بٹنے کہا ہے اس کا تپنا تو بنتا ہی تھا ادیرا نے نرم مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

"اس کو تپانے کے لیے ہی کہا تھا۔۔۔ "وہ بھی چہرہ نیچے کیے مسکرا دیا۔

اوکے پھر اب ہم چلتے ہیں ادیرا کہتے ہوئے گاڑی کی جانب چل دی اب وہ ڈرائیونگ سیٹ سمبھال چکی تھی۔

عفاف ابھی بھی منہ پھلائے بیٹھی تھی ادیرا نے گاڑی لائبریری کی طرف گھمائی تھی۔

آبص بھی سر جھٹک کر چل دیا تھا۔

☆☆☆☆☆

یار ادیرا واپسی پر پھوپھو کے گھر چلیں کافی دن ہو گئے ان سے ملاقات نہیں ہوئی عفاف لائبریری میں بکس دیکھ رہی تھی اور ساتھ ساتھ ادیرا سے محوِ گفتگو بھی تھی۔

"ایک ہفتے کو تم کافی دن کہہ رہی ہو "ادیرا نے اچھبے سے کہا۔

"ہاں تو میرے نزدیک یہ بہت زیادہ دن ہیں"۔

"نہیں فلحال تو نہیں جاسکتے کیوں کے ابھی ٹائم بھی کافی ہو گیا ہے اور آج انکل فاروق کی فیملی بھی تو انوائیٹڈ ہے چائے پر ایک کام کرتے ہیں کہ کل یونیورسٹی سے واپسی پر چلے گئے اور کچھ دیر بیٹھ بھی جائے گئے بلکہ شام کو واپس گھر جائے گئے"۔۔۔ادیرا نے مشورہ دیا۔

"یار انکل کا وہ منحوس بیٹا بھی آیا ہونا یقیناً میرا اس کی شکل دیکھتے ہی موڈ کا ستیاناس ہو جاتا ہے تم بس دعا کرو وہ نہ ہی آئے "۔۔۔عفاف نے منہ بسورتے ہوئے اپنی بات مکمل کی۔

بکس خرید کر وہ لوگ واپس گھر کے لیے نکلے تھے۔

وہ لوگ گھر پہنچی ہی تھیں کے گیٹ کھلا اور فاروق انکل کی فیملی اندر داخل ہوئی

السلام وعلیکم !انکل آنٹی کیا حال ہے آپ لوگوں کے دونوں نے مشترکہ سلام کیا۔

ADABAVENUE
خیال زبان

وعلیکم اسلام بچے!"ہم لوگ بالکل ٹھیک ہیں آپ لوگ سناؤ کیسے مزاج ہیں۔"

"جی انکل اللہ کا شکر ہے ہم لوگ بھی فٹ اینڈ فائن ہیں"۔۔۔عفاف نے پرجوش انداز میں جواب دیا خوشی اس کے انگ انگ سے پھوٹ رہی تھی کیوں کے مسٹر آبص فاروق جو ساتھ میں نہیں آئے تھے۔

آجائیں انکل آج لاؤن میں بیٹھتے ہیں موسم کافی خوشگوار ہیں۔۔عفاف نے پیشکش کی۔

اوکے بیٹا جی جیسے آپ کہو انہوں نے حامی بھری۔

"آپ لوگ بیٹھیں میں باقی گھر والوں کو بلا کر لاتی ہوں"۔۔۔ادیرا ان کو بیٹھنے کا کہہ کر اندر کی جانب بڑھ گئی۔

فاروق صاحب اور رافعیہ بیگم ابراھیم صاحب کے پڑوسی تھے ان کے دو ہی بچے تھے آبص فاروق اور ساریہ فاروق۔۔۔ساریہ کی شادی کچھ ماہ پہلے فاروق صاحب کے دوست کے بیٹے سے ہوئی تھی۔ آبص کے لیے بھی رشتہ ڈھونڈا جارہا تھا دونوں ہی شوخ طبیعت کے مالک تھے آبص اپنے بابا کے ساتھ ان کا بزنس میں ہاتھ بٹاتا تھا ان سب کا بچپن ایک ساتھ ہی گزرا تھا ایک دوسرے کے گھر میں ان کا بہت آنا جانا تھا اب مصروفیات کی وجہ سے مہینے بعد ہی چکر لگاتے تھے۔ کبھی فاروق صاحب کے گھر اتوار کی شام گزرتی اور کبھی ابراھیم صاحب کے گھر میں شام کا اختتام ہوتا زندگی بڑے خوشگوار انداز میں گزر رہی تھی۔

آہستہ آہستہ سب اپنے کمروں سے باہر آنا شروع ہوئے۔عدیل صاحب اور احمد صاحب فاروق صاحب سے بغل گیر ہوئے۔تب تک ادیرا بھی داداجان کا ہاتھ پکڑتے ہوئے باہر لے آئی تھی۔

السلام علیکم !دا جی فاروق صاحب نے ابراھیم صاحب کو سلام کیا۔

وعلیکم اسلام !بیٹا جی دا جی نے انہیں بیٹھنے کو کہا جو ان کے ادب میں کھڑے ہوئے تھے اور رافعیہ بیگم کے سر پر ہاتھ رکھا۔

سب لوگ خوش گپیوں میں مصروف ہو گئے۔

سب عورتیں اپنی باتوں میں مصروف تھیں اور مرد اپنے بزنس کو موضوع گفتگو بنا کر بحث کر رہے تھے۔چائے وغیرہ کا انتظام کرنے کے لیے ادیرا اور عفاف اٹھ کر اندر کی جانب بڑھ گئی تھیں۔

"فاروق بیٹا آبص بیٹا نہیں آیا" دادا جی نے پوچھا۔

جی دا جی وہ مارکٹ تک گیا ہے کچھ کام تھا اسے فری ہو کر ادھر ہی آجائے گا۔۔۔فاروق صاحب نے جواب دیا۔

"اچھا!" دا جی نے سر ہلایا۔

اسلام علیکم !عزیز و اقارب !آبص نے آکر سب کو سلام کیا۔سب نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

وعلیکم اسلام !کیسے ہو بیٹا نازیہ بیگم نے پوچھا۔۔۔میں ٹھیک ٹھاک آپ کے سامنے ہوں۔ آبص نے شوخ لہجے میں کہا۔

"ماشاءاللہ ماشاءاللہ!" ردا بیگم نے آبص کی پیٹھ تھپ تھپائی۔

بانو ادیرا اور عفاف چائے اور باقی کے لوازمات لے کر آ رہی تھی عفاف جو اپنے ہی دیہان سے آ رہی تھیں کہ اچانک عفاف کے قدموں اور اس کے چہرے پر پھیلی مسکراہٹ کو بریک لگی جب اس نے سامنے وہی منحوس انسان دیکھا۔

"عفاف ادھر رکھو یہ سامان۔۔۔" ادیرا نے اسے پکارا جو ایک ہی جگہ منجمند ہو گئی تھی۔

عفاف نے ٹیبل پر سامان رکھا اور ایک کرسی سمبھال کر بیٹھ گئی۔ موسم میں تو نہیں پر عفاف کے موڈ میں تبدیلی ضرور آئی تھی۔ موسم ابھی بھی کافی خوشگوار تھا ستمبر کا آغاز چل رہا تھا۔ ٹھنڈی ہوا سے ماحول اور خوشگوار ہو گیا تھا درختوں کے پتے بھی ہوا کے ساتھ محوِ رقص تھے

سب چائے سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔

"آنٹی اپنا شہزادہ نظر نہیں آ رہا"۔۔۔ آبص نے نازیہ بیگم سے پوچھا۔

"وہ ابھی واپس آیا ہی نہیں ہے" انہوں نے جواب دیا۔

"شکر ہے ابھی نہیں آیا کافی سکون نہیں ہے گھر میں آبص بھائی کیوں آفت کا نام لے رہے ہیں۔۔۔" آیت کی طرف سے جملہ آیا تھا۔

"ارے ایسے تو نہ کہو شہزادہ ہے وہ شہزادہ گھر میں رونق اسی کے دم سے ہی ہے مان لو یہ میری بات۔۔" آبص نے چائے کا سپ لیتے ہوئے کہا۔

"جانے دیں بھائی اس اکیلے کا ہاتھ نہیں ہے رونق تو ہم سب کے دم سے ہی ہے اس نواب کا صرف ایک ہی کام ہے روب جمانا۔"۔۔ آیت نے منہ بسورتے ہوئے کہا۔

"چھوڑو آیت آفت کی ہی سائیڈ لے گا"۔۔۔ عفاف نے بھی آنکھیں گھماتے ہوئے گفتگو میں حصّہ لیا۔

"تم تو میرے منہ نہ ہی لگو تو بہتر ہو گا ورنہ اگلے پیچھلے حساب آج یہی پر انکل کے سامنے ہی بے باک کروں گا۔"

"ہنہ تمھارے منہ لگنا کون چاہتا ہے۔۔۔"اس نے منہ چڑھاتے ہوئے کہا۔

بچہ پارٹی ذرا دھیمے انداز میں ایک دوسرے کی عزت افزائی کر رہے تھے بڑوں کے سامنے ذرا تمیز کے دائرے میں ہی رہتے تھے۔

"آنٹی ساریہ سے بات ہوئی آپ کی۔۔۔شادی کے بعد سے تو اس سے ملاقات ہی نہیں ہوئی۔۔۔"ادیرا نے آنٹی رافعیہ سے استفسار کیا۔

ہو جاتی ہے کبھی کبھار بات آج بھی ہوئی تھی تو میں نے کہا تھا کے ہم آپ لوگوں کے گھر انوائیٹڈ ہے تو کہہ رہی تھی جا کر میری بات کروایئے گا۔۔۔ آپ فون کرلو اس کو آنٹی کی بات پر وہ سر ہلا گئی۔

"ادیرا نے ویڈیو کال کی تھی ساریہ کو اور سب کو اس کی طرف متوجہ کیا تھا۔ساریہ کے فون اٹھاتے ہی سب نے اس کو مل کر سلام کیا تھا اس نے سلام کا جواب دیا تھا سب کو ایک ساتھ بیٹھے دیکھ کر اس کی آنکھیں نم ہوئی تھی اس کے دل نے شدت سے دعا کی تھی کاش وہ ان کے ساتھ ہوتی۔"

ADABAVENUE
خیال زبان

"کہاں کھو گئی ساریہ۔۔۔عفاف نے پوچھا۔"

"کہی نہیں ادھر ہی ہوں اور سب کیسے ہو کیا ہو رہا ہے۔"

سب بالکل ٹھیک ہیں اور سب تمہیں بہت یاد کرتے ہیں کبھی اپنا دیدار بھی کروا دیا کرو بے مروت عورت۔۔۔عفاف نے آخری بات طنزیہ کہی۔

ہاں میں لگاؤں گی چکر کسی دن آپ سب سے ملنے آوٴں گی اب میں فون رکھتی ہوں چائے بنالوں فراز آتے ہو گئے۔

"اوکے جناب اللہّ حافظ سب نے یک زبان میں کہا۔"

"فون رکھتے ہی اس کی آنکھ سے ایک آنسو بے مول ہو کر اس کی جھولی میں گرا تھا یا اللہ مجھے صبر دے دے اس جنگل میں رہنے کے لیے اس نے ٹیشو لیا تھا اور اپنے ہونٹوں پر لگی ہلکی سی لپسٹک ہٹائی تھی کہ اگر ساس نے لگی دیکھ لی تو پھر نہ جانے کیا کیا باتیں سنایں گی اس نے کال سننے کے لیے اپنا حلیہ درست کیا تھا کہ اس سے کوئی سوال نہ پوچھے کام ہو گیا تھا اب اصل حالت میں واپسی ہی بہترین تھا۔"

ایک خوبصورت اور خوشگوار شام کا اختتام ہوا تھا۔ فاروق صاحب کی فیملی رات کا کھانا کھا کر

اپنے گھر چلیں گے تھے۔

☆☆☆☆☆

ساریہ آفاق صاحب کے گھر سات ماہ پہلے بیاہ کر آئی تھی آفاق صاحب کے تین بچے تھے فراز، غازہ اور صبا آفاق صاحب نے دو شادیاں کی تھی آفاق صاحب کی پہلی شادی فارا بیگم سے ہوئی تھی انہی کے دو بچے تھے فراز اور غازہ۔۔۔ غازہ کی پیدائش پر ہی فارا بیگم کا انتقال ہو گیا تھا۔ رشتے داروں کے دباؤں کی وجہ سے انہوں نے نائلہ بیگم سے دوسری شادی کر لی جو سراسر رشتے داروں کی ہی پسند تھیں۔

فارا آفاق صاحب کی خالہ زاد تھی اور نائلہ پھوپھو زاد تھی آفاق فارا کو پسند کرتے تھے اور نائلہ آفاق کو پسند کرتی تھی جب آفاق کی شادی فارا سے ہوئی تب سے نائلہ نفرت کی آگ میں جلتی رہی تھی اور جب وہ مر گئی تو سب سے زیادہ خوشی اسے ہی ہوئی تھی۔ آفاق نے دوسری شادی اپنے بچوں کی خاطر ہی کی تھی اور وہی بچے آج تک ممتا سے محروم رہے تھے۔ نائلہ بیگم کی ایک بیٹی تھی صبا۔ نائلہ نے کبھی بھی ان بچوں کو اپنا نہیں سمجھا جو ہمارے معاشرے میں سگے اور سوتیلے کا فرق بنا ہوا ہے وہ اس پر پورا اترتی ہیں فراز کی تو چاپلوسی وہ شروع سے ہی کرتی آئی ہیں کہ آگے تو انہوں نے اس کے پاس اور ساتھ ہی رہنا ہے۔

آفاق صاحب کا اچھا بزنس تھا فراز بھی اپنے باپ کی مدد کرتا تھا اور دونوں گھر کے کاموں سے یکسر انجان تھے دونوں کو کچھ پتہ نہیں تھا گھر میں کیا ہو رہا ہے دونوں ہی اپنے گھر سے اور گھر والوں سے لاپرواہ تھے۔

پہلے گھر میں تین ملازم کام کرتے تھے لیکن جب سے ساریہ اس گھر میں بہو بن کر آئی تھی تب سے ہی سب کو چھٹی مل گئی تھی بقول ان کی ساس کے کہ ساریہ نے خود کہا ہے کہ وہ خود گھر کے سارے کام کرے گی اسے اپنے ہاتھوں سے کام کرنے کا بڑا شوق ہے۔

ساریہ کے تو وہم و گمان میں بھی نہیں تھی یہ بات نہ جانے اس نے کس وقت کہی تھی۔

ولیمے سے دو دن بعد سے ہی اس کی ساس نے ہاتھ میں جھاڑو اور بیلنا پکڑا دیا تھا۔

نائلہ بیگم نے کبھی بھی اس سے میٹھے لہجے میں بات نہیں کی وہ اپنا سارا غصہ بھی ساریہ پر ہی نکالتی ساریہ تو ان کی بہو تھی خیر دور کا رشتہ ہی بنتا تھا غازہ تو ان کے اپنے شوہر کی بیٹی تھی اس نے کبھی اس کے ساتھ اپنا رویہ اچھا نہیں رکھا تھا ان کا میٹھا لہجہ صرف اپنی بیٹی صبا کے لیے ہی ہوتا تھا۔

"ساریہ بڑے لاڈوں سے پلی بچی تھی ہنستی مسکراتی اور ہمیشہ چہکتی ہوئی ہی پائی جاتی تھی اور اب وہ مسلسل کام کی وجہ سے مرجھاتی جا رہی تھی۔

ADABAVENUE
خیال زبان

اس کی ساس گھر والوں سے نہ ملنے جانے دیتی تھی اور نہ ہی فون پر زیادہ بات کرنے دیتی تھیں کوئی نہ کوئی کام بتا کر اس کو مصروف ہی رکھتی تھی۔

فراز کو بھی بہت کم اس کے پاس جانے دیتی تھی فراز کے کانوں میں وہ کچھ نہ کچھ بھرتی ہی رہتی تھی فراز ایک سمجھدار اور اچھا لڑکا تھا اپنی ماں کی عزت کرتا تھا اور ان کی ہر بات مانتا بھی تھا وہ اس کو کمرے میں تب بھیجتی جب تک وہ سو چکی ہوتی اور ساریہ بستر پر گرتے ہی سو جاتی اتنی تھکاوٹ کا ایک فائدہ تو تھا ہی نیند بڑی مزے کی آتی تھی۔

"زندگی نے نجانے کیا کیا اور رنگ دکھانے تھے۔"

☆☆☆☆☆

غازہ میری جان اٹھ جاؤ کچھ کھالو کیا حالت بنالی ہے اگر کھانا اور میڈیسن نہیں کھاؤ گی تو جلدی ٹھیک کیسے ہو گی۔

"کیا فرق پڑتا ہے بھابھی حالت تو ویسی ہی ہے فرق صرف اتنا آیا ہے کہ اب میں بستر پر ہوں کام کرنے کی سکت نہیں ہے حالت تو وہی ہے جو آنٹی نے بنا رکھی ہے اس کے لہجے میں اداسی تھی۔"

"آنٹی کے لیے نہیں میرے لیے ٹھیک ہو جاؤ" ساریہ نے پیار سے کہا۔

"بس یہ سمجھ لی جیے بھابھی کے غازہ کو اگر جینے کی خواہش ہے نا تو اس کے پیچھے وجہ اس کی بھابھی ہے جو اس کو مرنے نہیں دیتی "۔۔۔اس نے جذب سے کہا۔

ساریہ نے ناشتہ ٹیبل پر رکھا تھا اور غازہ کو اٹھا کر واشروم بھیجا۔

"یااللہ اس معصوم کے نصیب اچھے کرنا آمین اس نے دل سے دعا دی۔"

واشروم سے آکر وہ صوفے پر بیٹھی تھی۔بھابھی آپ نے کرلیا ناشتہ غازہ نے پوچھا۔

نہیں میں بھی کرلوں گی تم تو کرو پہلے۔۔۔بھابھی پہلے ناشتہ کرلے پھر بعد میں یہ سب کرلیں گے غازہ نے ساریہ سے کہا جو اس کا بستر سمیٹ رہی تھی۔

جب تک آپ نہیں آئیں گی میں بھی نہیں کروں گی۔۔۔اس نے دوٹوک کہا۔

اچھا آتی ہوں وہ بیڈ شیٹ درست کرتی ہوئی اس کے پاس آئی۔۔۔دونوں ناشتہ کر رہی تھیں اور باتوں میں بھی مصروف تھی۔

بھابھی آپ کی فیملی کتنی چِل ٹائپ کی ہے نا بہت مزے کی فیملی ہے آپ کی ماشااللہ اللہ

آپ کی فیملی کو کسی کی نظر نہ لگے۔

"تم ان سے ابھی اچھے سے ملی نہیں ہو جب ملو گی تب دیکھنا ان کے دل بھی بہت خوبصورت ہے کسی دن چلے گئے ان سے ملنے تم بھی چلنا میرے ساتھ سار یہ نے اسے آفر کی۔"

"پھر تو اسے ایک سہانا خواب سمجھ کر بھول جاتے ہیں بھابھی کیوں کہ آنٹی کے ہوتے ہوئے تو یہ ممکن نہیں ہے"۔

"آئے گا یہ دن بھی پیاری غازہ آئے گا سار یہ کے لہجے میں امید تھی۔"

"بھابھی آپ اتنی پازیٹو کیسے رہ لیتی ہیں"۔

کیا آپ کا شکوہ کرنے کو دل نہیں کرتا کہ آپ ہستے بستے خوش حال ماحول کو چھوڑ کر اس ویرانے میں پھنس گئی ہیں؟" غازہ کو ہمیشہ وہ حیران کرتی تھی۔

"غازہ ہمارا بچپن بہت خوشحال کے ساتھ ساتھ اچھی تربیت میں بھی گزرا ہے۔ہماری ہر جمعہ کے دن ایک چھوٹی سی کلاس ہوا کرتی تھی اور وہ کلاس دادا جی لیا کرتے تھے اور ان کی باتوں میں اتنی تاثیر ہوتی تھی کے باتیں ہمارے دماغ میں ایسے بیٹھتی تھی کے جیسے کسی نے گھول کر پلائی ہو اور ان کی باتوں میں اتنی تاثیر ہوتی تھی کہ وہ سیدھا دل میں اتر جاتی تھیں اور بالکل وہی تاثیر ادیرانے بھی وراثت میں پائی ہے۔"

"اور وہ ہمیشہ کہا کرتے تھے بیٹا جب ان چیزوں پر شکوہ کرنے کو دل کرے جو آپ کو نہیں مل سکی تب ایک دفعہ ان چیزوں کے بارے میں ضرور سوچنا جو تمھارے پاس شکر ادا کرنے کے لیے موجود ہیں۔"

"تم ہی بتاؤ میں کس بات پر شکوہ کروں مجھے اچھا گھر ملا ہے اچھا شوہر ہے انکل بھی اچھے ہیں اور سب سے بھر کر تمہارا ساتھ ملا ہے جو بہنوں جیسا ہے آنٹی اور صبا کا کیا ہے وہ بھی ایک دن ٹھیک ہو جائیں گی۔۔۔ایک شکوے کو میں ان سب شکر ادا کرنے والی چیزوں پر بھاری کر لوں کیا؟ اس نے الٹا اس سے سوال پوچھ ڈالا۔"

" you are unbelievable"

بھابھی مجھے بھی داداجی سے ملنا ہے۔۔۔ہاں ضرور ملیں گے اس کی خواہش پر اس نے دوبدو حامی بھر لی۔

اب تم ذرا کھلی ہوا میں نکلو اور خود کو فریش کرو میں جاتی ہوں بہت سے کام پڑے ہیں وہ برتن اٹھائے چلی گئی۔

"بھابھی تو چلی گئی تھی اور غازہ سوچوں میں الجھ گئی تھی بھابی آپ ان چیزوں پر شکر ادا کر رہی ہے جو آپ کو نوازی گئی ہے مگر آپ کی ہوئی نہیں ہے اور میرے پاس شکر ادا کرنے کے لیے ہے ہی کیا میرا تو شکووں کا پلڑا ہی بھاری رہتا ہے بہت دفعہ سوچا ہے کے ایسی کونسی چیزیں میرے پاس ہیں جن پر شکر ادا کیا جائیں پہلے تو شکر ادا کرنے کے لیے میرے پاس کوئی وجہ نہیں تھی میں نے اپنا بچپن ویرانیوں اور اداسیوں میں گزارا ہے باپ اور بھائی نے بھی کبھی نہیں پوچھا کے مجھے کیا چاہیے کسی چیز کی ضرورت تو نہیں ہے میرا بچپن ممتا کے آنچل سے محروم رہ کر گزرا ہے کیا ان باتوں پر شکر ادا کرتی اس کی آنکھوں سے بہنے والے آنسو اس کے درد کی انتہا کو بیان کر رہے تھے

اس نے اپنے آنسو صاف کیے تھے اور مسکرائی لیکن اب ہے بھابھی اور وہ وجہ یہی ہمارا یہ رشتہ ہے جو اللہؐ نے شکر ادا کرنے کے لیے میری جھولی میں ڈالا ہے۔"

ADABAVENUE
خیال زبان

☆☆☆☆☆

کار پورچ میں آ کر رکی تھی کار لاک کر کے وہ سیدھا چلتا ہوا لاؤنج میں آیا تھا گھر کی ساری لائٹس آف تھی اس کا رخ اپنی ماما کے کمرے کی طرف تھا ابھی اس نے کمرے کا دروازہ کھولا ہی تھا کے گھر کی ساری لائٹس جل گئی۔

اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو اس کو اپنی ماما کا چہرہ نظر آیا وہ واپس پلٹا اور اس نے اپنی ماما کو سلام کیا۔

ماما آپ کیوں جاگ رہی ہیں میں نے آپ سے کہا بھی تھا کہ آپ میراانتظار مت کیا کریں مجھے آنے میں دیر ہو جاتی ہے۔

فاطمہ بیگم نے سلام کا جواب دیا تھا اور اور کچن میں چلی گئی باقی باتوں کا جواب دینا انہوں نے ضروری نہیں سمجھا۔

فاطمہ بیگم نے کھانا ٹیبل پر لگا دیا تھا عباد بھی فریش ہو کر آگیا تھا۔

"ماما آپ انتظار مت کیا کریں ٹائم پر سو جایا کریں خود کو مت تھکایا کریں پلیز اس نے منت کی"۔

"جن ماؤں کے جوان بچے آدھی رات تک گھروں سے باہر رہا کرتے ہیں ان کی آنکھوں میں نیند تو نہیں ہوتی ہاں دل میں وہم ضرور ہوتے ہیں۔۔۔"فاطمہ بیگم کے لہجے میں نرمی بالکل نہیں تھی۔

"میں جانتی ہوں تمہاری جاب ہی ایسی ہے مگر اس جاب کے چکر میں تم سب کچھ فراموش کرتے جارہے ہو میں بس اتنا جانتی ہوں کے اب اگر کچھ ہوا تو میں برداشت نہیں کر پاؤں گی ہر پل مجھے یہی کھٹکا لگا رہتا ہے کے میرا بچہ کہاں ہے کس حال میں ہو گا جب تمہیں گھر میں اپنے سامنے دیکھتی ہوں تو میری جان میں جان آتی ہے۔۔۔"فاطمہ بیگم کے آنسو بھی جاری تھے جن میں اپنے بیٹے کو کھو دینے کا ڈر چیخ چیخ کر بول رہا تھا۔

عباد اپنی چیئر سے اٹھا تھا اور اپنی ماما کی طرف بڑھا تھا جو ڈائننگ ٹیبل کی دوسری طرف بیٹھی تھیں

"ماما کچھ نہیں ہو گا آپ اللہ پر بھروسہ رکھیں اپنی ماما کو تسلی دیتے ہوئے اس نے انہیں اپنے سینے سے لگایا۔۔۔" چلیں اب اٹھے اور سونے کی تیاری کریں۔

عباد بھی کھانا کھا چکا تھا ابھی وہ پلٹا ہی تھا کہ فاطمہ بیگم کی آواز اسے سنائی دی۔

"بیٹا جی بعض اوقات ہم ان چیزوں کے پیچھے بھاگتے ہیں جن کا وجود سرے سے ہوتا ہی نہیں ہے یا جن کا وجود ہی ختم ہو چکا ہوتا ہے اور ایسی چیزوں کے پیچھے بھاگتے بھاگتے ہم ان چیزوں کی قدر کھو دیتے ہیں جو ہمارے پاس ہوتی ہیں اتنا مت بھاگو ان چیزوں کے پیچھے

کے پھر بعد میں ان چیزوں کے پیچھے بھی بھاگنا پڑے جو تمھارے پاس تھیں لیکن تم نے انہیں اپنی ناقدری کی وجہ سے کھو دیا گھڑے مردے مت اکھاڑو بیٹا۔۔"ان کا لہجہ ہارا ہوا تھا۔

یہ بات مت بھولنا کے تمہاری ماں تمھارے انتظار میں بیٹھی رہتی ہے ایک اور غم کی مہر میرے سینے پر مت لگانا ان کی بات پر عباد سر ہلا کر اپنے کمرے میں آ گیا۔

"گھڑے مردے تو اکھڑیں گے ماما اور ایسے اکھاڑوں گا کے جس نے ان مردوں کو دفنایا تھا انہی لوگوں کی قبر بنا کر ان پر مٹی میں خود اپنے ہاتھوں سے ڈالو گا بیڈ سے ٹانگے لٹکائے وہ بیڈ پر لیٹا تھا اور خود سے ہی محوِ گفتگو تھا۔"

☆☆☆☆☆

دادا ابو جی آپ یہاں بیٹھے میں یونیورسٹی کے لیے تیار ہو کر آتی ہوں تب تک ناشتہ بھی آ جاتا ہے۔۔۔ٹھیک ہے میرا بچہ جاؤ ۔۔۔ادیرا دادا جان کو واک کروانے کے لیے پارک لے کر گئی تھی اور اب ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھا کر خود تیار ہونے گئی تھی۔

عفاف اٹھ جاؤ یونیورسٹی کے لیے لیٹ ہو جائیں گے۔۔۔ادیرا سیدھا عفاف کے کمرے میں آئی تھی۔

پانچ منٹ سونے دو پھر پکا اٹھ جاؤں گی۔۔۔عفاف نیند میں ہی بڑبڑا رہی تھی۔

"جو نیند پوری رات میں پوری نہیں ہوئی وہ پانچ منٹ میں کیسے ہو جائے گی یہ کہتے ہی اس نے کمبل کھینچا تھا۔"

پورے گھر میں صرف تم میری نیند کی دشمن ہو ادیرا۔۔۔عفاف بہت ہی غصّے میں اٹھی تھی اس کو وہ شخص سخت زہر لگتا تھا جو اس کی نیند میں رکاوٹ بنتا تھا۔

بعد میں یہ کوسنے دے دینا ابھی تیار ہو کر نیچے آ جاؤ۔۔۔کہتے ہی ادیرا اپنے کمرے کی جانب چل دی تھی اور عفاف منہ کے برے برے سٹائل بناتی ہوئی واشروم میں گھس گئی۔

ADABAVENUE

"ادیرا محبتوں سے گوندھی ہوئی لڑکی تھی رشتوں کو جوڑنے والی ایک حساس لڑکی تھی سب کو ساتھ لے کر چلنے والی لڑکی تھی گندمی مگر صاف رنگت کی وہ ایک پر کشش لڑکی تھی۔"

بلیک کرتا اور بلیک کیپری پہنے سر پر بلیک کلر کی حجاب کیپ پہنے اوپر آف وائٹ کلر کا حجاب پہنے دائیں بازوں پر دوپٹہ پھیلائے وہ سیڑھیوں سے اتر رہی تھی۔

السلام علیکم! سب لوگ ناشتے کی ٹیبل پر جمع ہو چکے تھے سب نے مشترکہ اس کے سلام کا جواب دیا۔

وہ دادا ابو جی کے ساتھ والی کرسی سمبھال کر بیٹھ گئی تھی سب نے ناشتہ شروع کر دیا تھا۔

عفاف بھی آ گئی تھی اور ابھی بھی اس کا نیند سے برا حال تھا۔

دادی جان کو کھانسی لگی تو زوریز جو دادی جان کے ساتھ بیٹھا تھا اس نے دادی کو گلاس میں پانی ڈال کر پکڑایا۔۔۔ دادو یہ لے پانی پی لیں۔

بانو باجی جوس کا ایک گلاس لا دیں ادیرا نے وہی پر بیٹھے کچن میں کام کرتی بانو کو آواز دی۔

ارے نہیں بیٹا مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے میں ٹھیک ہوں دادی نے پانی پیتے ہوئے کہا۔

"ارے میری پیاری بھولی بھالی دادی امی اس نے جوس آپ کے لیے منگوایا بھی نہیں ہے اس نے دادا ابو کے لیے منگوایا ہے ۔۔۔"عفاف نے اپنی نیند کو بھگاتے ہوئے جواب دیا۔

عفاف کی بات پر ادیرا نے نظریں اٹھا کر دیکھا کہ ہوا کیا ہے ادیرا اپنے ہی دیہان میں بیٹھی ناشتہ کر رہی تھی پھر جب سمجھ آیا تو وہ دادو کی جانب متوجہ ہوئی۔

وہ سوری دادو مجھے دیہان ہی نہیں رہا میں آپ کے لیے جوس لے کر آتی ہوں۔۔۔ وہ فورا اٹھی تھی۔

ارے نہیں بیٹا کوئی ضرورت نہیں ہے تم اپنا ناشتہ کرو لیٹ ہو جاؤ گی دادی نے اس کو بازو سے پکڑ کر بٹھایا جو کچن کی طرف جانے لگی تھی۔ادیرا اپنی جگہ شرمندہ ہو گئی تھی اور باقی سب کے چہروں پر دبی دبی سی ہنسی تھی دادا جی بھی مسکرا رہے تھے۔

عفاف اور ادیرا یونیورسٹی کے لیے نکل رہی تھیں۔۔۔آیت تم چل رہی ہو ہمارے ساتھ راستے میں ڈراپ کر دیں گے ابھی آیت جواب دینے ہی والی تھی کے پیچھے سے آواز آئی۔

"اب اس کی ضرورت نہیں ہے ہم اسے ڈراپ کر دیا کریں گے۔"

سب کی نظریں دروازے کے پار کھڑے غازیان کی طرف مڑی جو چہرے پر شرارتی مسکان لیے سب کو اپنی طرف متوجہ ہوئے دیکھ رہا تھا۔

عفاف بھاگ کر گئی تھی اور اپنے بھائی کے گلے لگی تھی۔۔۔شکر ہے غازی میرے بھائی تم آ گئے میں نے تمہیں اتنا مس کیا کتنے دن ہو گئے ہیں تم تو گھر کو شاید بھول ہی گئے تھے مزا ہی نہیں آ رہا تھا۔عفاف غازی کے ساتھ لگی اپنے بور گزرے ہوئے دنوں کی روداد سنا رہی تھی۔

"بس کر دے پگلی بہنا اب کیا بھائی کو رولائے گی"۔۔غازی نے اپنے نہ آنے والے آنسوؤں کو صاف کرتے ہوئے کہا۔جس پر عفاف نے اس کے کندھے پر تھپڑ رسید کیا سب لوگ دروازے پر ہی جمع ہو گئے تھے سوائے آیت کے اور دادا جان کے۔۔۔غازی سب سے باری باری مل رہا تھا گھر پھر سے چہکتا ہوا نظر آ رہا تھا۔

"کیسا ہے بڈی تو۔۔۔"زوریز نے غازیان کے گلے لگتے ہوئے پوچھا۔

"فٹ ہوں یارا"غازی نے چہکتے ہوئے کہا۔

"ویسے تو تم دو دن بعد آنے والے تھے۔۔۔"زوریز نے استفسار کیا۔

ہاں یار تم سہی کہہ رہے ہو۔۔ایک کام کرتا ہوں میں واپس چلا جاتا ہوں دو دن بعد آؤں گا اوکے تو پھر ملتے ہیں دو دنوں بعد۔۔اللہ حافظ۔۔۔بیگ اٹھائے غازیان ابھی واپس پلٹا ہی تھا کے زوریز نے پیچھے سے اس کہ ایک بازو پر تھپڑ رسید کیا۔

آیت بھی دروازے تک گئی تھی۔۔۔اب قدم اندر پھوٹ بھی لو یا پھر تیل لے کر آئیں نئ نویلی دلہن کی طرح تمہارا استقبال کریں آیت نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

"کیسے اندر آجاؤں مجھے تو گھر سے کسی کے جلنے کی بُو آرہی ہے چچی جان کہی آپ نے چولہے پر کچھ رکھا تو نہیں تھا جس کے نیچے سے آپ آنچ بند کرنا بھول گئیں ہو۔۔"غازیان نے چچی کے کندھوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے رازدرانہ انداز میں پوچھا۔

"ارے۔۔۔نہیں بیٹا جی میں نے کچھ نہیں رکھا"۔۔۔چچی نے مسکراتے ہوئے نہ میں سر ہلایا۔

"چچی جان اپنے ذہن پر زور دے کر سوچیں کہی آپ اپنی بیٹی کا دل چولہے پر رکھ کر بھول تو نہیں گئیں اُسی سے جلنے کی بُو آرہی ہے اور اس سے اٹھنے والا دھواں اتنا خطرناک ہے کہ مجھے ڈر ہے کہ کہی میری آکسیجن ہی ختم نہ کر ڈالے۔۔۔"اس نے سنجیدہ انداز میں کہا۔

"چچی جان کا ہاتھ سیدھا اپنے دل پر گیا تھا۔۔۔"غازیان نے کیا خوفناک منظر کھینچا تھا۔جب بات چچی جان کی سمجھ میں آئی تب چچی نے رکھ کے ایک تھپڑ غازیان کی کمر پر رسید کیا۔

"اوئی ماں چچی جان نے میری کمر ہلا دی اپنی کمر کو سہلاتے ہوئے غازیان نے کہا۔"

"مجھے لگا میری فیملی میرے بغیر اتنی اداس بیٹھی ہو گی کہ میری یاد میں پھولوں کے ہار لے کر دروازے پر ڈیرا جما کر بیٹھی ہو گی کہ کب ہمارا سپوت آئے گا کب ہمارے جگر کے ٹکڑے کا دیدار نصیب ہو گا اور یہاں الٹا دریا ہی بہا دیا ظالم لوگوں نے ہر ایک سے میں نے تھپڑ کھا لیا آتے ہی غازیان کے ڈرامے شروع ہو چکے تھے۔"

ADABAVENUE

"تم سیر سپاٹے کر کے واپس آ رہے ہو جنگ لڑ کر یا حج کر کے واپس نہیں لوٹ رہے جو تمہیں پھولوں کے ہار پہنائے جاتے" آیت نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"ہنہ جل ککڑی۔۔۔" آیت کو ایک نئے لقب سے نواز کر اسے پیچھے ہٹاتے ہوئے غازیان اندر کی جانب بڑھ گیا۔ آیت بھی پیر پٹختی ہوئی لاؤنج کی جانب بڑھ گئی تھی اسے تو اس بات کا ہی غصّہ ختم نہیں ہو رہا تھا کے غازی اور علی اسے اپنے ساتھ کیوں نہیں لے کر گئے۔

"السلام علیکم دادا ابو! کیسے ہیں آپ" ان کے قدموں میں بیٹھتے ہوئے ان کا حال دریافت کر رہا تھا۔

"وعلیکم اسلام! میں بالکل ٹھیک ہوں۔"

"ہاں جی ٹھیک تو ہو گئے ہی ادیرا کی نگرانی میں جو چھوڑ کر گیا تھا اگر دادی جان کی نگرانی میں چھوڑ کر جاتا تو پتا نہیں میرے دادا جان کا کیا بنتا"۔۔۔ مسکراہٹ دباتے ہوئے اس نے سنجیدگی سے کہا۔

ادیرا میں تمھارے کام سے بہت خوش ہوا ہوں اسی بات پر میں تمہیں کچھ دینا چاہتا ہوں۔

"کیا دینا چاہتے ہو آپ کنجوس غازیان سر" ادیرا نے بھی اس کے ڈرامے میں اپنا حصہ ڈالتے ہوئے غلاموں کی طرح گردن جھکا کر کہا۔

"ویسے تو تم نے میری بے عزتی کی ہے لیکن خیر ہے کوئی بات نہیں"

"یوں کہو خیر ہے کونسا نئی بات ہے" آیت نے بھی اپنی ٹانگ اڑانا ضروری سمجھا تھا۔ غازیان نے اس کی بات کو اگنور کیا تھا اور پھر سے ادیرا سے محوِ گفتگو ہوا۔

پھر بھی میں تمہیں ایک تھپکی دینا چاہتا ہوں غازیان نے ادیرا کی پیٹھ پر دو تھپکیاں دی تھی اور تھپکیاں ایسی تھی کہ ادیرا دو قدم آگے کو گئی تھی۔

دادی کے ہاتھ میں غازیان کا کان تھا۔۔۔

"بدتمیز انسان اپنی دادی کا مذاق اڑا رہا ہے۔۔۔"ارے نہیں دادی جان میں اڑا نہیں رہا میں اڑا چکا ہوں۔۔۔کان ابھی بھی دادی کے ہاتھ میں ہی تھے لیکن پھر بھی اپنی حرکتوں سے باز نہیں آیا تھا دادی جان نے اب کی بار زور سے کان دبایا تھا۔

"آئی۔۔۔"دادی جان کیوں ظلم کر رہی ہے مجھ معصوم پر چھوڑ دیں۔

"میرا کان اتارنے کا ارادہ ہے کیا اور اتار کر کیا آیت کو جہیز میں دینے کا ارادہ رکھتی ہیں جو ہر وقت اپنی چک چک سے میرے اس کان کی دھجیاں اڑاتی رہا کرے گی میں ایک بات سچی سچی کہہ دیتا ہوں میرے کان نے بھی پک جانا ہے اس کی بک بک سے۔۔۔ غازیان کی دھایاں عروج پر تھیں۔

"بکواس نہیں کرو خبردار جو میری پوتی کے بارے میں بکواس کی تو۔۔۔"دادی جان نے دبدبے سے کہا۔

اوکے اوکے دادی جان ٹھیک ہے نہیں کرتا لیکن کان تو چھوڑ دیں۔۔۔اب غازیان کو نہ بولنا ہی مناسب لگا تھا کیوں کے کان پر زور بڑھتا ہی جا رہا تھا۔

"ایک شرط پر چھوڑوں گی کہ اب تم میری پوتی کو تنگ نہیں کرو گئے۔"

"اوکے پیاری دادی جان ابھی کے لیے بالکل بھی تنگ نہیں کروں گا"اس نے حامی بھر لی۔

دادی امی نے کان چھوڑ دیا تھا سب لوگ لیونگ روم میں اکٹھے ہو گئیں تھے۔

چلیں یونیورسٹی ادیرا نے عفاف کو مخاطب کیا یار آج رہنے دیتے ہیں دیکھو تو سہی کتنا مزا آ رہا ہے میرا بھائی بیچارہ کتنی دور سے آیا ہے۔

"او میری پیاری بہنا اگر تو تم یہ سوچ کر چھٹی کر رہی ہو کے میں تمھارے لیے کچھ لے کر آیا ہو گا تو تم اپنی غلط فہمی دور کر و اور جتنی بھی گالیوں سے نوازنا ہیں نوازوں اور چلتی بنو"۔۔۔عفاف کی بات کو بیچ میں ہی کاٹتے ہوئے غازیان نے جواب دیا۔

"نہیں ایسا نہیں ہو سکتا تم مذاق کر رہے ہو نہ مجھے یقین ہے تم لے کر ہی آئے ہو گئے" عفاف نے بھی بٹر لگانے کی کوشش کی۔

"اگر یقین نہیں آ رہا تو میرا بیگ چیک کر لو تمہیں کچھ نہیں ملے گا" غازیان نے ہاتھ گردن کے پیچھے باندھ کر آرام سے جواب دیا۔

"مجھے تم سے یہی امید تھی تم ایک نمبر کے بھوکے انسان ہو بدتمیزی میں تو تم نے پی ایچ ڈی کر رکھی ہے دفع ہو جاؤ ڈیش انسان صوفے پر پڑے سارے کشن اس نے کھینچ کر غازیان کو مارے تھے۔"

"چلو ادیرا چلے خامخوا اتنا ٹائم ویسٹ ہو گیا وہ پیر پٹختی ہوئی وہاں سے واک آوٹ کر گئی۔"

دیہان سے جانا پھر نہ کسی کی گاڑی ٹھوک دینا غازیان نے پیچھے سے جلے پر نمک چھڑکا تھا۔۔۔موقع ملا تو سب سے پہلے تمہاری ہی ٹھوکوں گی اس نے بھی وہی سے ہانک لگائی۔

وہ آکر فرنٹ سیٹ پر بیٹھی تھی ادیرا ابھی ڈرائیونگ سیٹ سمبھال چکی تھی۔۔"سب لوگ اپنے آپ کو بہت تیس مار خان سمجھتے ہیں جیسے سارے اچھے کام انہی کو آتے ہیں میں تو نہیں ٹھوکتی کسی کی گاڑی اب وہ خود آکر میری گاڑی میں ٹکڑ مارے تب بھی غلطی میری ہی ہوتی ہے میں اپنی نظر میں سب سے اچھی ڈرائیونگ کرتی ہوں باقی سب جائیں بھاڑ میں۔۔۔"عفاف ابھی تک غصے میں جل بھن رہی تھی۔

سب بڑے آفس چلے گئے تھے عفاف اور ادیرا بھی یونیورسٹی چلی گئی تھیں آیت اپنے کمرے میں چلی گئی تھی دادا دادی اور ان کی دو بہویں اور غازیان ہی لیونگ روم میں بچے تھے۔

"بیٹا علی کیوں نہیں آیا تمھارے ساتھ "نازیہ بیگم نے استفسار کیا۔

"ماما میں نے اس کو اندر آنے کا بولا تھا کہہ رہا تھا پھوپھو اور بھائی کے ساتھ چکر لگاؤں گا۔"

چلو ٹھیک ہے تم بھی فریش ہو جاؤ میں تمھارے لیے ناشتہ بناتی ہوں۔

نہیں ماما میں ناشتہ نہیں کروں گا میں فریش ہو کر سوؤں گا ناشتہ رستے میں کر لیا تھا۔

"چلو ٹھیک ہے جاؤ تم ریسٹ کرو" وہ اجازت لیتا ہوا کمرے میں چلا گیا۔

☆☆☆☆☆

فاطمہ بیگم کچن میں کام کر رہی تھیں کہ باہر سے ہارن کی آواز سنائی دی وہ جلدی سے دروازے کی جانب بڑھی تھی۔

گاڑی پورچ میں کھڑی کر کہ وہ باہر نکلا تھا کہ اسے دروازے پر کھڑی فاطمہ بیگم دکھائی دی۔

السلام علیکم! بازو وا کرتے ہوئے وہ دروازے کی جانب بڑھا اور اپنی ماما کو سینے سے لگایا۔

وعلیکم اسلام کیسا ہے میرا بچہ فاطمہ بیگم کے لہجے میں نمی گھلی تھی۔

"یار ماما میں ٹھیک ہوں آپ رو کیوں رہی ہیں آپ کو پتہ ہے وہاں غازی کی یقیناً بینڈ بجائی ہونی ان لوگوں نے اور آپ یہاں میری بینڈ بجانے کی بجائے اپنی آنکھوں کا بینڈ بجا رہی ہیں یہ تو غلط بات ہے نا"۔۔اپنی ماما کو چپ کرواتے ہوئے اس نے ان کی آنکھیں صاف کی۔

اتنے دنوں بعد اپنے بیٹے کو دیکھا تو آنسو نکل آئے چلو اندر آجاؤ۔فاطمہ بیگم کو ساتھ لگائے علی انہیں اپنے ساتھ ہی لاؤنج میں لے آیا۔

تم تھک گئے ہوگے فریش ہو جاؤ پھر میں ناشتہ لگاتی ہوں۔

"نہیں میں کچھ دیر آپ کے پاس بیٹھوں گا ناشتہ میں نے کر لیا تھا ناشتے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔"علی فاطمہ بیگم کی گود میں سر رکھ کر صوفے پر ہی لیٹ گیا اور اپنی ماما سے باتیں کرنے لگا۔

"کیا ہو رہا ہے تم کب آئے؟"عباد نے لاؤنج میں آتے ہی علی سے استفسار کیا۔

"ماما کیا میں اتنی جلدی خواب دیکھنے لگ گیا کہ بھائی مجھے اس وقت گھر میں نظر آرہے ہیں" علی عباد کے وہاں موجود ہونے کی یقین دہانی چاہ رہا تھا۔

"بیٹاجی سمجھ لو اس خواب کی تعبیر سچی ہے آج تمہارا بھائی گھر پر ہی ہے" فاطمہ بیگم نے اس کے سر میں ہاتھ چلاتے ہوئے جواب دیا۔

"او بھائی کیسے ہیں آپ" علی عباد سے بغل گیر ہوا۔

"میں ٹھیک ہوں تم سناؤ کیسا رہا ٹرپ ؟"عباد نے بیٹھتے ہوئے جواب کے ساتھ سوال بھی کر ڈالا

"جی بہت اچھا رہا سب مزا تو سچ میں بہت آیا"۔۔۔تینوں باتوں میں مشغول ہو گئے۔

آج فاطمہ بیگم کے چہرے پر خوشی ہی خوشی جھلک رہی تھی آج ان کے دونوں بیٹے جو ان کے ساتھ تھے یقیناً یہ دن بہت خوشگوار تھا۔

☆☆☆☆☆

ادیرا اور احلام یونیورسٹی کے گراؤنڈ میں بیٹھی ہوئی تھیں تبھی وہاں عفاف بھی آ گئی۔اپنا بیگ زمین پر رکھتے ہوئے وہ بھی زمین پر گرنے کے انداز میں بیٹھی تھی۔

"کیا ہوا ہے تمہیں ایسے کیوں منہ لٹکایا ہوا ہے ؟" احلام نے استفسار کیا۔

ہونا کیا ہے سر نے ایک اور پروجیکٹ منہ پر مار دیا ہے عفاف نے بیزار ہوتے ہوئے جواب دیا۔

تو اس میں کیا بڑی بات ہے تمھارے لیے کون سا یہ مشکل کام ہے ادیرا نے کہا۔

"مشکل کام میرے لیے یہ ہے کہ مجھے اپنی نیند کی قربانی دینی پڑے گی کیوں یہ اگلے دو دنوں میں سبمٹ ہونا ہے"۔۔اس کا منہ لٹکا۔

"ہمم تو یہ بات ہے چلو کوئی بات نہیں تم چِل مارو میں اور ادیرا تمہاری مدد کر دیں گئے۔"

"یار کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ میرا یہ پروجیکٹ تم دونوں ہی بنا دو" عفاف نے بیچاری سی شکل بناتے ہوئے پوچھا۔

"بالکل نہیں ایسا ہر گز نہیں ہو گا دونوں نے یک زبان جواب دیا۔"

یہ ہمارا ڈیپارٹمنٹ نہیں ہے تم ایسا سوچنا بھی مت یہ سب مدد کی حد تک ٹھیک ہے۔

"ہنہ مدد اپنے پاس ہی رکھ لو تم دونوں اپنی یہ مدد مجھے نہیں چاہیئے یہ کہتے ہی وہ وہاں سے واک آوٹ کر گئی۔"

"کہاں جا رہی ہو؟" احلام نے پیچھے سے آواز دی۔

"بھاڑ میں نہیں جا رہی کینٹین جا رہی ہوں۔"

عفاف فائن آرٹس کی سٹوڈنٹ تھی ادیرا اور احلام بیسٹ فرینڈز تھی اور دونوں ہی انگلش لٹریچر کر رہی تھیں۔

"احلام مجھے تم بجھی بجھی سی لگ رہی ہو کوئی بات ہے کیا جو تمہیں پریشان کر رہی ہے" ادیرا نے احلام سے پوچھا جو اداس دکھائی دے رہی تھی۔

"نہیں تو ایسی کوئی بات نہیں ہے" اس نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"یہ ڈرامے بند کرو اور بتاؤ مجھے ادیرا نے اس کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیا اور انہیں ہلکہ سا دبایا۔"

"وہ کل میں نے فون چارجنگ پر لگایا تھا اور بٹن دبانا بھول گئی اور پھر جب صبح اٹھی تو فون ویسے کا ویسا ہی تھا اور چارج کرنے کے بعد جب میں نے فون کو اوپن کیا تو یشب کے بہت سارے میسجز اور کالز آئی ہوئی تھی اور پھر میں نے بعد میں ریپلائے بھی کیا کالز بھی کیں لیکن انہوں نے نا میسجز کا جواب دیا اور نہ ہی کال پک کی کہیں وہ مجھ سے ناراض تو نہیں ہو گئے اور ماما کو بھی بتایا تو وہ بھی مجھے ڈانٹنے لگ گئی کہ میں نے اپنے شوہر کو ناراض کر دیا"۔۔۔ احلام نے ادیرا کا ساتھ پا کر اپنے دل میں دبی بات بیان کر دی۔

"بس اتنی سی بات پر تم نے منہ لٹکایا ہوا ہے ہو سکتا ہے کہ وہ بزی ہو فری ہو کر تمہیں کال کر لیں گے" ادیرا نے اسے تسلی دی۔

"اللہ کرے ایسا ہی ہو ادیرا"

"انشاءاللہ ایسا ہی ہو گا" وہ پر امید تھی۔

اب لاسٹ لیکچر تو ہونا نہیں ہے تو گھر چلتے ہیں عفاف کو بھی کال کر کے بلا لو اور تم بھی ہمارے ساتھ ہی چلو ہم تمہیں گھر چھوڑ دیں گئے ادیرا نے احلام سے کہا جو بکس اپنے بیگ میں ڈال رہی تھی۔

میرا روٹ اور ہے اور تم لوگوں کا اور ہے اس کی ضرورت نہیں ہے میں چلی جاؤں گی۔

"ہم لوگ پھوپھو کے گھر جا رہے ہیں اور اسی راستے میں تمہارا گھر بھی ہے تو ہم ساتھ ہی جائیں گے" اس نے روب سے کہا۔

اوکے جناب ہم نے پہلے کبھی آپ کی بات ٹالی ہے جو اب ٹالیں گے احلام نے اک ادا سے کہتے ہوئے ادیرا کی جانب دیکھا دونوں کی نظریں ملی تھی دونوں مسکرائی تھیں اور اٹھ گئی تھی اب دونوں کا رخ کار کی جانب تھا۔

عفاف کے آتے ہی وہ تینوں اپنی منزل کی طرف رواں دواں تھیں۔

☆☆☆☆☆

دروازے کی بیل مسلسل بج رہی تھی ایسا لگتا تھا کہ کوئی بیل پر ہاتھ رکھ کر اٹھانا ہی بھول گیا ہو۔

"آ رہا ہوں بھئی صبر نہیں ہوتا"۔۔۔ علی نہا دھو کر فریش سا اپنے کف کو کہنیوں تک فولڈ کیے سیڑھیوں سے اتر رہا تھا اور اس نے وہی سے ہانک لگائی تھی لیکن بیل بجانے والا بھی شاید نہیں یقیناً ڈھیٹ ہی تھا۔

"کیا مسلہ ہے بھئی تم لوگوں کو" دروازہ کھولتے ہی وہ سامنے والے کو بنا دیکھے ہی بولنا شروع ہو گیا تھا کہ جب نظر سامنے پڑی۔

"اوہ تو چڑیلیں آئی ہیں اوپس سوری مجھے یہ کہنا چاہیے تھا کہ ایک پری کے ساتھ ایک چڑیل فری میں آئی ہے"۔

"ہٹو یہاں سے میں تمھارے منہ نہیں لگنا چاہتی" عفاف اس کو پیچھے ہٹاتی اندر کی جانب بڑھ گئی۔

"کیا بات ہے آج بھوتنی کا موڈ بہت خراب لگ رہا ہے آج بنا لڑے ہی چلی گئی اِسے کچھ ہوا ہے؟" علی نے ادیرا سے استفسار کیا۔

"نہیں ہوا تو کچھ نہیں ایسا رویہ صرف تمھارے اور غازی کے لیے ہی ہے بقول عفاف کے تم دونوں سے بات کرنا ہی فضول ہے۔"

علی اور ادیرا ابھی باتیں کرتے ہوئے کچن میں چلے آئے جہاں پھوپھو اور بھتیجی کا ملن ہو رہا تھا۔ ادیرا ابھی پھوپھو سے ملی۔

کیسی ہے میری بیٹیاں اور کیسے یاد آگئی پھوپھو کی۔۔۔"پھوپھو کتنے دن ہو گئے ہیں آپ ہماری طرف آئی نہیں تو ہم ہی آگئے اور ہمیں نہیں پتہ تھا کہ یہاں پر آتے ہی ہمارا ذکوٹا جن سے سامنا ہو جائے گا" عفاف نے شیلف پر بیٹھتے ہوئے آنکھیں گھما کر کہا۔

"اور جیسے ہمیں پتہ ہی نہیں ہے کہ تم یہاں کس لیے آئی ہو۔" علی نے دوبدو کہا۔

"اچھا تو تمہیں زیادہ پتہ ہے کہ میرے دل اور دماغ میں کیا چل رہا ہے۔"۔۔عفاف اور علی بالکل لڑنے کے موڈ میں آچکے تھے۔

"اچھا تو پھر بتاؤ ہم لوگ کیوں آئے ہیں۔"

"ضرور تمہیں الہام ہوا ہو گا کے ماما بریانی بنا رہی ہیں اور یہ جو تمہاری اتنی بڑی ناک ہے بریانی کی خوشبو سونگھتے ہی اس کے نقشے قدم پر چلتی ہوئی آگئی ہو گی۔۔۔لیکن ایک بات میں صاف صاف کہہ دوں یہ بریانی ماما نے میرے لیے میری کہنے پر بنائی ہے تو تمہیں اس میں سے ایک چمچ لینے کی بھی اجازت نہیں ہے۔۔۔" علی نے اس کی ناک پر انگلی مارتے ہوئے کہا جس پر عفاف نے اس کے بازو پر تھپڑ مارا۔

"تم سے اجازت مانگ کون رہا ہے" سیب کھاتے ہوئے عفاف نے اس کی بات پر آنکھیں گھمائی۔

اچھا چلو بعد میں لڑ لینا پہلے کھانا کھا لیتے ہیں پھوپھو نے ان دونوں کو ڈائننگ ٹیبل پر آنے کو کہا۔

"ابھی رک جائیں ماما اس چڑیل کو جانے دے پھر آرام سے بیٹھ کر کھاتے ہیں"۔

"پھر تو تم بریانی کھانا بھول ہی جاؤ کیوں کہ میں تو یہاں سے شام تک ملنے نہیں والی" شیلف سے چھلانگ مارتے ہوئے اپنے پختہ ارادے بتائے۔

"تم سے امید بھی یہی ہے" علی بھی منہ بسورتا ہوا ڈائننگ ٹیبل کی کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا۔

کھانے کے دوران سب باتیں بھی کر رہے تھے اور عفاف کو جلانے کے لیے علی اپنے ٹرپ کی باتیں بھی کرتا رہا لیکن عفاف کو اور کسی چیز سے غرض ہی کیا تھی جب تک بریانی اس کے ہاتھ میں تھی اس نے کھانے کے دوران اسے فل اگنور مارا تھا۔

☆☆☆☆☆

ہاں ہاں میں آ رہی ہوں تم پانچ منٹ تک انتظار نہیں کر سکتے رافعیہ بیگم فون پر اپنے بیٹے سے مخاطب تھی۔

یار ماما حد ہو گئی ہے آپ کے پیچھلے آدھے گھنٹے سے پانچ منٹ ہی ختم نہیں ہو رہے اب اگر آپ پانچ منٹ تک نہ آئی تو میں اکیلا ہی چلا جاؤں گا یہ کہتے ہی اس نے فون رکھ دیا وہ پیچھلے آدھے گھنٹے سے کار میں بیٹھا اپنی ماما کا انتظار کر رہا تھا جو آنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھیں۔

"ہاں چلو اب "رافعیہ بیگم کار میں آ کر بیٹھی تھیں اور آبص کو چلنے کا کہا تھا۔

"ماما اتنا سارا سامان لے کر جائے گی "اپنی ماما کے ہاتھ میں موجود سامان دیکھ کر آبص نے کہا۔

ہاں تو میں اپنی بیٹی کے گھر جا رہی ہوں خالی ہاتھ تو نہیں جا سکتی نا پچھلی سیٹ پر بیگز منتقل کرتے ہوئے رافعیہ بیگم نے کہا۔

وہ پانچ بجے کے قریب ساریہ کے گھر پہنچے تھے نائلہ بیگم جو لاؤنج میں بیٹھی تھی پہلے سامنا انہی سے ہوا تھا ان کو دیکھتے ہی ان کی رنگت اڑی تھی۔

ADABAVENUE
خیال زبان

السلام علیکم !بہن جی کیا حال ہے رافعیہ بیگم نے سلام کیا۔

وعلیکم اسلام !ہم ٹھیک ہیں آپ کیسی ہیں۔

اللہ کا شکر ہے ہم بھی ٹھیک ہیں۔۔۔ آئیں آئیں بیٹھے نا نائلہ بیگم نے انہیں بیٹھنے کا کہا۔

"بھابی بھابی۔۔۔۔۔ کہاں ہو آپ لو جی یہاں پر ہو جلدی جائے نیچے آپ کے گھر والے آئے ہیں "غازہ اپنی بھابی کو ڈھونڈتے ہوئے چھت پر آئی تھی جہاں وہ کپڑے دھونے میں مصروف تھی۔

"میرے گھر والے۔۔۔۔۔۔۔۔ کون کون آیا ہے۔"۔۔۔ساریہ حیران ہوئی اسے اس بارے میں بالکل نہیں پتا تھا کہ گھر سے کوئی آنے والا ہے۔

وہ ہاتھ صاف کرتے ہوئے نیچے کی جانب بڑھی جہاں اسے لاؤنج میں ہی اپنی ماما اور بھائی بیٹھے نظر آئیں۔ وہ آ کر ان سے ملی تھی وہ حیران ہونے کے ساتھ ساتھ خوش بھی ہوئی کہ اس کے گھر والے اسے ملنے آئے ہیں۔

لیکن گھر والوں کے چہرے پر ایسی کوئی خوشی نہیں تھی۔

"بیٹا تم نے اپنا کیا حال بنایا ہے یہ سب کیا ہے تم تو ایسے کبھی شادی سے پہلے بھی نہ تھی اتنا رف حلیہ" رافعیہ بیگم کو اس کے حلیے سے حیرت ہوئی تھی۔

"وہ ماما میں کپڑے دھو رہی۔۔۔۔۔" ابھی سارا یہ بات ہی کر رہی تھی کہ نائلہ بیگم بیچ میں ہی بول پڑی۔

"میں نے تو اسے کہا تھا بہن جی کے آج ملازمہ چھٹی پر ہے تو وہ کل آ کر کپڑے دھو لے گی لیکن یہ مانی ہی نہیں اور خود کپڑے دھونے چلی گئی۔"

"جی ماما میں فارغ تھی تو سوچا میں ہی دھو لیتی ہوں۔۔۔ اچھا یہ سب چھوڑیں آنے سے پہلے بتایا نہیں آپ نے میں آپ کے لیے کچھ بنا لیتی"۔

اس کی ضرورت نہیں ہے ہم تو بس تمہیں سرپرائز دینا چاہتے تھے آبص نے مداخلت کی۔

"نائلہ جی آج ہم اپنی بیٹی کو اپنے ساتھ لے کر جائیں گے جب سے شادی ہوئی ہے ایک بار بھی رہنے نہیں آئی جب بھی آتی دو گھنٹے میں ہی واپس بھی چلی جاتی۔۔۔" رافعیہ بیگم نے نائلہ سے اجازت چاہی۔

"ہاں جی بہن کیوں نہیں مجھے کیا اعتراض ہو گا بس غازہ بیمار ہے اور وہ اس کے علاوہ کسی کے ہاتھ کا کچھ نہیں کھاتی" انہوں نے ٹالنا چاہا۔

"میں بالکل ٹھیک ہوں آنٹی آپ بھابی کو لے جا سکتی ہیں" غازہ نے آنٹی کی باتیں سن لی تھی وہ اس کے کندھے پر بندوق رکھ کر چلانا چاہ رہی تھی۔

ADABAVENUE

السلام علیکم! کیسے ہیں آپ سب اور انکل کیسے ہیں غازہ نے وہاں بیٹھتے ہی سلام بھی کیا اور حال چال بھی پوچھ ڈالا۔

دونوں بیٹیاں کیسے مرجھا گئی ہیں مجھے تو لگتا ہے تم دونوں اپنا دیہان ہی نہیں رکھتی انہوں نے فکر مندی سے کہا۔

جی آنٹی وہ بس ملازمہ چھٹی پر ہے تو سارے کام مجھے اور بھابی کو ہی کرنے پڑتے ہیں۔۔ غازہ آگے بھی کچھ کہنا چاہ رہی تھی لیکن ساریہ نے اس کے ہاتھوں پر دباوں ڈالا اور اس کو بولنے سے منع کیا۔

"چھوڑیں یہ باتیں ماما ہم لوگ آئے گے لیکن ابھی نہیں ابھی غازہ پوری طرح ٹھیک نہیں ہوئی اس ویکنڈ پر آئے گے اور میں اپنے ساتھ غازہ کو بھی لے کر آوں گی۔۔۔" ساریہ نے تفصیلی جواب دیا۔

"یہ تو اچھی بات ہے جب بھی بیماری سے اٹھو تو ماحول چینج کرنا اچھا رہتا ہے انسان فریش ہو جاتا ہے" آبص نے بھی گفتگو میں حصّہ لیا ۔۔۔ تو ٹھیک ہے پھر تم دونوں اتوار کو تیار رہنا میں لینے آجاؤں گا۔

"ویسے تم یہاں بور نہیں ہوتی یہ ٹوٹلی مختلف ماحول ہے۔۔۔" آبص نے پوچھا۔

بالکل میں بھی بھابی سے یہی کہتی ہوں لیکن ان کا جواب ۔۔۔ آپ انہی کی زبانی سن لیں غازہ نے آنکھیں گھمائی۔

"جب ادھر ہی رہنا ہے یہی میرا گھر ہے تو دل تو لگانا ہی پڑتا ہے۔۔۔ آپ لوگ باتیں کرو میں کھانے کو کچھ لاتی ہوں" ساریہ نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"بھابی آپ بیٹھی رہے میں لے کر آتی ہوں" غازہ کچن کی جانب بڑھ گئی۔

نائلہ بھی کسی کام کا بتا کر چلی گئی اب وہاں پر ان کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا۔

ماما ان سب کی کیا ضرورت تھی آپ نے ایسے ہی تکلف کیا گفٹس کو دیکھتے ہوئے ساریہ نے کہا۔

ضرورت نہیں تھی لیکن میں اپنی خوشی کے لیے لائی ہوں۔ بیٹا تم خوش تو ہو نہ رافعیہ بیگم کے دل کو نہ جانے کیا بات کھٹک رہی تھی۔

"جی ماما میں بہت خوش ہوں "اس نے ان کے ہاتھوں کو ہلکہ سا دبایا۔

باتوں کا سلسلہ شروع ہو چکا تھا وہ لوگ کچھ دیر اور گزار کر گھر کے لیے روانہ ہو گئے تھے۔

ساریہ کے لیے آج کا دن کافی خوشگوار رہا تھا۔

☆☆☆☆☆

عفاف اور ادیرا ابھی شام کو گھر لوٹ آئی تھیں سب لوگ رات کا کھانا کھا کر اپنے اپنے کمروں میں بند ہو گئے تھے۔

ادیرا نے اپنے کمرے میں آتے ہی احلام کو کال ملائی جو دوسری بیل پر ہی اٹھالی گئی۔

"ہاں ادیرا تم صحیح کہہ رہی تھی ان کا میسج آیا ہے اور وہ کہہ رہے تھے کہ وہ میٹنگ میں بزی تھے اس لیے رپلائے نہیں کر پائے بعد میں کال کریں گے۔۔۔"کال پک ہوتے ہی اس کی چہکتی ہوئی آواز اس کے کانوں میں پڑی۔

"اللہ تمہیں ہمیشہ ایسے ہی خوش رکھے چلو ٹھیک ہے اپنا خیال رکھنا اللہ حافظ۔۔۔ ٹھیک ہے اللہ حافظ"۔

فون بند ہوتے ہی ادیرا کئی سوچوں میں الجھ گئی۔۔۔"تم کی ہو احلام جو تمہارا شوہر تمہارا حال چال تو پوچھتا ہی ہے میرا شوہر تو مجھ سے لا پرواہی رہتا ہے ہمارے نکاح کو پانچ سال ہو گئے ہیں آج تک کوئی میسج کوئی کال نہیں آئی گھر والوں کا یہ فیصلہ نہ جانے کس موڑ پر کھڑا کرنے والا ہے ان کی مرضی بھی تو شامل نہیں تھی وہ نکاح انہوں نے صرف گھر والوں کے دباؤں میں آکر کیا تھا۔۔۔"کیا وہ مرد اتنا کمزور تھا کہ اس پر دباؤں ڈال دیا گیا؟"

"سوچوں کا تسلسل تو بہت گہرا تھا۔"ساری سوچوں کو جھٹک کر وہ سونے کے لیے لیٹ گئی۔

☆☆☆☆☆

"آج موسم خوشگوار تھا لگتا تھا جیسے بارش ہو گی ٹھنڈی ہوا محو رقص تھی جیسے گنگنا رہی ہو کہی سر گوشی کر رہی ہو جیسے درختوں کے پتوں سے اٹھکیلیاں کر رہی ہو جیسے مسکرا رہی ہو۔"

ڈائننگ ٹیبل پر گہما گہمی کا منظر تھا سب ناشتہ کر رہے تھے عفاف اور ادیرا نے ناشتہ کر لیا تھا اور اب وہ یونی کے لیے نکل گئی تھیں۔

"غازی کیا ہاتھ صحیح سے کام نہیں کر رہے جو اتنا سلو کھانا کھا رہے ہو اگر تمہیں یاد نہیں تو میں تمہیں یاد کرواتی چلوں کہ آج ہمارا نیا سیمسٹر شروع ہونے والا ہے اور ہمیں آج جلدی جانا ہے۔۔۔" آیت نے غازی پر چوٹ کی جو کھانے سے شاید پوچھ پوچھ کر کھا رہا تھا کہ تمہیں کھاؤں یا نا کھاؤں۔

"اوکے چمگادڑ چلتے ہیں" غازی اٹھ کر پورچ کی طرف چلا گیا۔

آیت بھی پاؤں پٹختی ہوئی اس کے پیچھے آئی اس کو تپانے کے لیے اتنا ہی کافی تھا کہ وہ اس کا ہمیشہ کی طرح نام بگاڑ گیا۔

کار اس نے پھوپھو کے گھر کے راستے پر ڈالی ے تھی اپنے ہونٹوں کو گول کرتے ہوئے ایک شوخ سی سیٹی بجاتا ہوا وہ کار ڈرائیو کر رہا تھا۔

گھر کے باہر پہنچ کر اس نے ہارن بجایا تبھی فوراً سے علی بھی باہر آ گیا۔

"ہیلو۔۔۔" اس نے جھک کر کھڑکی سے آیت کو ہیلو بولا۔ جس پر آیت کا کوئی رد عمل نہیں آیا وہ بالکل اپنی سیدھ میں دیکھ رہی تھی۔

"علی نے آئی برو اچکا کر غازی سے پوچھا کیا بات ہے؟"

غازی نے بھی کندھے اچکائے مجھے کیا پتہ کیا بات ہے۔

"چل چوزی باہر نکلو" علی نے کار کا فرنٹ ڈور کھولتے ہوئے آیت کو باہر آنے کا کہا۔

"میں۔۔۔ نہیں۔۔۔ نکلو۔۔۔ گی۔۔۔" آیت نے دانتوں کو کچکچاتے ہوئے علی سے کہا۔

دیکھو آیت چپ کر کے باہر نکلو اور آرام سے پیچھے والی سیٹ پر بیٹھو ورنہ ہم لیٹ ہو جائے گے۔

"نہیں دیکھتی کیا کر لو گے؟"

"اچھا تو تم ایسے نہیں مانو گی" علی بھی اپنی ضد پر اڑ گیا تھا۔

"تم جس طرح بھی مجھے اس سیٹ سے ہٹا سکتے ہو ہٹا کہ دیکھ لو آج میں یہاں سے نہیں اٹھنے والی۔۔۔" آیت بھی جم کر سیٹ پر بیٹھی تھی۔

غازیان مزے سے ہیڈ فون لگا کر گانے انجوئے کر رہا تھا بنا ٹکٹ کے وہ فری میں مووی کا ٹریلر دیکھ رہا تھا۔

دروازہ کھول کر علی نے اس کو کھینچا وہ بھی پوری طاقت سے اس کا مقابلہ کر رہی تھی اس نے سیٹ بیلٹ کو مضبوطی سے پکڑ رکھا تھا۔

"کیا ہو رہا ہے یہاں پر۔۔۔" عباد جو اپنی فائل گھر پر بھول گیا تھا وہی لینے واپس آیا تھا لیکن یہاں پر کیا ہو رہا تھا وہ سمجھنے سے قاصر تھا۔

"بھائی آپ یہاں کیا کر رہے ہیں۔۔۔" علی نے ہڑبڑاتے ہوئے کہا اور آیت کا بازو چھوڑا۔

"علی یہ میرے سوال کا جواب نہیں ہے۔۔۔" عباد تھوڑے سخت مزاج والا انسان تھا اس نے تھوڑے سخت لہجے میں ہی علی سے استفسار کیا۔

"آہا۔۔۔ اور اب ہم دیکھے گے مووی ودفل آف ایکشن۔۔۔" غازی نے فون نکالا اور ویڈیو بنانے لگا۔

"وہ بھائی میں آیت کو کہہ رہا تھا کہ تم پیچھے بیٹھ جاؤ تم کیوں دو جگری یاروں کے درمیان کباب میں ہڈی بننا چاہتی ہو یہ مان ہی نہیں رہی تھی اس لیے۔۔۔"

"اس لیے تم زبردستی نکال رہے تھے۔۔۔" عباد نے جملہ مکمل کیا۔

"ہاں بھائی بالکل میں ایسا ہی کر رہا تھا۔۔" علی نے بھی ڈھٹائی کی اخیر کر دی۔

"اور شرم تو تمہیں ذرا بھی نہیں آئی ہوگی ایسے عورتوں سے پیش آتے ہیں"

"ہیں شرم۔۔۔یہ کس آنٹی کا نام ہے" علی نے آنکھیں بڑی کرتے ہوئے کہا۔ عورتوں کا لفظ سن کر آیت بھی باہر آئی تھی۔

"کیا کہا آپ نے۔۔۔ عورت میں آپ کو عورت لگتی ہوں۔۔ آپ نے مجھے عورت کہا ابھی میں لڑکی ہوں۔۔۔ آپ کو کہاں سے میں عورت دکھتی ہوں۔۔۔ہاں بتائیں مجھے۔۔۔ وہ لڑاکا عورتوں کی طرح عباد پر برس رہی تھی۔"

موقع کا فائدہ اٹھاتے ہوئے علی فورا گاڑی میں بیٹھا تھا اور دروازہ لاک کیا اب دونوں یار مل کر مووی دیکھ رہے تھے۔

عباد کو باتیں سناتے ہوئے ساتھ میں وہ اپنا عکس بھی کار کے شیشوں میں دیکھنے لگی۔

"دیکھو آیت۔۔۔ کیا دیکھوں میں دونوں بھائی مجھے پتا نہیں کیا دکھانا چاہتے ہیں۔۔"عباد کی بات کاٹتے ہوئے آیت نے غصے میں جواب دیا۔

"شٹ اپ آیت۔۔۔ تمیز نہیں ہے تمہیں بات کرنے کی کب سے بک بک کر رہی ہو۔۔۔ میں نے تو ایک جرنل سی بات کی تھی ۔۔ تم نے تو بات کا بتنگڑ ہی بنالیا۔"

عباد دھاڑا تھا اس کی دھاڑ سے آیت سہم گئی تھی عباد کی دھاڑ سے اندر بیٹھے غازیان اور علی بھی لمحے بھر کو چونکے تھے۔

"یار غازی تو جا ٹھنڈا کر انہیں جا کر۔۔ آیت کو بیٹھا جا کر۔۔۔ واہ میرے یار واہ۔۔۔یعنی کے تو کہہ رہا ہے کہ میں شیر کے چھتے میں جا کر ہاتھ ڈالوں"۔۔۔۔۔"ابے اوڈھکن شیر کا چھتا نہیں ہوتا بھیڑوں کا چھتا ہوتا ہے"۔۔۔۔۔ علی نے اس کے کان کے نیچے ایک لگائی۔۔۔"ہاں ہاں وہی میرے کہنے کا وہی مطلب تھا سمجھ تو تم گئے ہی نا۔۔"کان کھجاتے ہوئے غازی نے لاپروائی سے جواب دیا۔

اب جا کر چپ کر کے بیٹھو پچھلی سیٹ پر تمہاری اس فضول کی لڑائی نے تمہاری سیٹ بھی چھین لی۔ آیت کو اپنی سیٹ کا خیال آیا تو اس نے آگے دیکھا جہاں علی براجمان ہو چکا تھا۔ آنکھوں میں نمی لیے وہ پچھلی سیٹ پر بیٹھی تھی اور زور سے کار کا دروازہ بند کیا۔

تمیز سے گورنمنٹ پراپرٹی نہیں ہے میری ذاتی کار ہے غازی نے بھوکے شیر کو دعوت دی۔

"بکواس بند کرو اگر اب تم دونوں نے کوئی بکواس کی تو میں تم دونوں کا سر پھاڑ دوں گی" آیت پورے زور سے چلائی۔

یار غازی چپ کر جا کیوں اپنی موت کو دعوت دے رہا ہے۔۔۔ علی نے غازی کو باز رہنے کا کہا۔ دونوں اپنی مسکراہٹ چھپاتے ہوئے دوسری باتوں میں مصروف ہو گئے غازی نے کاریونی کی طرف گھمائی۔

غازی علی اور آیت میڈیکل کے دوسرے سال میں تھے تینوں ہی زہین تھے ان کا ایڈمشن میریڈ پر ہی ہوا تھا تینوں کزنز بھی تھے غازی اور علی کی دوستی کچھ زیادہ ہی تھی دونوں کوئی موقع نہیں چھوڑتے تھے آیت کو تنگ کرنے کا اس کو چڑھانے میں ان کو مزہ آتا تھا دونوں ایک دوسرے کے بنا کہی نہیں جاتے تھے ابھی بھی اسی وجہ سے لڑائی ہو رہی تھی کہ علی نے غازی کے ساتھ بیٹھنا تھا اور ہر بار کی طرح اس کو اس سیٹ سے اٹھا ہی دیا گیا تھا۔

☆☆☆☆☆

"کیا نوٹ کر رہی ہو سر تو پڑھا کر چلے گئے ہیں اور یہ کونسی زبان میں لکھا ہے تم نے ذرا پڑھ کر سنانا۔۔" ادیرا نے احلام سے کہا جو بے دیہانی میں نوٹ بک پر پنسل چلائی جا رہی تھی اور سارا پیج خراب کر چکی تھی۔

ادیرا ساتھ ساتھ اپنی چیزیں بھی سمیٹ رہی تھی جو اس نے لیکچر کے دوران باہر نکالی تھی اور احلام سے بھی مخاطب تھی جو الگ ہی دنیا میں کھوئی ہوئی تھی۔

" کبھی کبھی میں سوچتی ہوں وقت کتنی تیزی سے گزر گیا جیسے وقت پر لگا کر اڑ گیا ہو کبھی واپس نہ آنے کے لیے اور کبھی کبھی لگتا ہے وقت ٹھہر گیا ہے لمحوں کی قید میں کہی جکڑا گیا ہے تھم تھم کر چل رہا ہے گزرنے کا نام ہی نہیں لیتا کتنے حسین لوگ کتنے حسین منظر کو اپنے ساتھ بہا کر لے جاتا ہے۔۔۔ کیا آنے والا وقت ہر زخم کی دوا لے کر آتا ہے؟"

احلام کھوئے کھوئے لہجے میں بولی نہ جانے کونسا درد چھپا تھا اس کے لہجے میں۔۔۔ "آج بابا کو اس دنیا سے رخصت ہوئے ایک سال ہو گیا لیکن وقت اس تکلیف کا مرہم لے کر نہیں آیا آج بھی وہ دن دلوں دماغ میں پہلے دن کی طرح ہی بھاری ہے وقت مرہم لے کر نہیں آیا ادیرا۔۔۔ نہیں آیا مرہم لے کر نہیں آیا۔۔۔" احلام پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

ادیرا نے اسے گلے لگایا اور اسے رونے دیا "رونے سے اکثر دلوں کے بوجھ ہلکے ہو جاتے ہیں"۔

جب احلام نے بہت سارا رو لیا تو ادیرا نے اسے خود سے علیحدہ کیا اور اسے پانی پلایا۔

"وقت مرہم لے کر نہیں آتا لیکن وقت کے ساتھ جڑے لوگ مرہم بن کر آتے ہیں جو تمہارا نقصان ہوا ہے وہ بہت بڑا ہے اور اس نقصان پر صبر کے علاوہ اور کچھ نہیں کیا جاتا تمھارے بابا نے بہت اچھا فیصلہ کیا ہے اپنی آخری سانسوں تک انہیں صرف تمہاری فکر رہی اور تمہارا ہاتھ وہ یقیناً ایک اچھے انسان کے ہاتھ میں ہی دے کر گئے ہیں وہی شخص تمہارا مرہم بن کر آئے گا اور زخم کی دوا بن جائے گا۔۔۔""ہاں وہ وقت تمہیں کبھی نہیں بھولے گا تم چاہ کر بھی ان لمحوں کو نہیں بھلا پاؤں گی لیکن آہستہ آہستہ ان لمحوں پر صبر کی مہر لگ جائے گی۔۔۔"چلو شاباش اب آنسو صاف کرو ورنہ یشب بھائی کو بتاؤں گی کے آپ کی بیگم اپنی آنکھوں پر ظلم کر رہی ہیں پھر وہ خود ہی تمہیں چپ کروائیں گے۔۔۔ادیرا نے اس کا موڈ ٹھیک کرنے کے لیے یشب کا ٹاپک چھیڑا۔

"ہاں تم تو ایسے کہہ رہی ہو جیسے وہ پچھلی گلی میں ہی رہتے ہیں اور میرے آنسوؤں کا سن کر وہ بھاگے بھاگے آئیں گے اور میرے آنسو صاف کریں گے۔۔۔"احلام نے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔

"خیر ہے بڑی حسرتیں پل رہی ہیں دل میں۔۔"ادیرا نے مسکراتے ہوئے کہا جس پر احلام بھی مسکرا دی۔

لو جی تم لوگ یہاں پر ہو اور میں کب سے تم دونوں کا انتظار کر رہی ہوں۔۔۔عفاف دونوں کو ڈھونڈتی ہوئی وہاں آ پہنچی۔

"اور کیا باتیں ہو رہی ہیں بڑا مسکرایا جا رہا ہے مجھے بھی بتاؤ میرا بھی مسکرانے کو دل کر رہا ہے۔"

کچھ نہیں میں تو احلام سے یشب بھائی کی بات کر رہی تھی۔

"اوہو تو یہ ہے مسکرانے کی وجہ۔۔۔"عفاف بھی چیئر گھسیٹ کر بیٹھ گئی۔

"یار ویسے اتفاق کی بات ہے تم دونوں کے شوہروں کا نام ایک جیسا ہی ہے ویسے تو دوستوں کے یہ خواب ہوتے ہیں کہ ان کی شادی ایک ہی گھر میں ہو جائے جہاں دو بھائی آباد ہو تاکہ ہم کبھی جدا نہ ہو اور یہاں دوستوں کو ایک ہی نام کے شوہر مل گئے۔۔۔بات تو دلچسپ ہے"

"ادیرا کا نکاح میرے بھائی یشب سے ہوا ہے اور تمہارا نکاح بھی جس سے ہوا ہے اس کا نام بھی یشب ہے فرق اتنا ہے کہ میرے یشب بھائی امریکہ میں ہیں اور تمہارے وہ لندن میں ویسے ان کا پورا نام کیا ہے ؟۔۔۔"عفاف نے چہکتے ہوئے احلام سے پوچھا۔

"پورا نام۔۔۔پورا نام تو مجھے نہیں پتہ میں نے کبھی پوچھا ہی نہیں۔۔ کبھی دیہان ہی نہیں دیا۔۔۔"احلام نے سوچتے ہوئے کہا۔

"کیا تمہیں واقع نہیں پتا۔۔۔"عفاف کے سوال پر احلام نے معصومیت سے نفی میں گردن ہلائی۔

"یار نکاح کے وقت تو مولوی نے پورا نام لیا ہو گا۔۔"عفاف نے تجسس میں آتے ہوئے پوچھا۔

"یار تم لوگ جانتی تو ہو کس حالت میں نکاح ہوا تھا اس وقت تو میرا دماغ بالکل ماؤف تھا مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ ہو کیا رہا ہے ۔۔۔اور ان کا نام بھی تب پتہ چلا تھا جب انہوں نے میسج پر مجھ سے بات کی تھی۔۔۔"احلام نے تفصیل سے جواب دیا۔

"اچھا چھوڑو یہ سب یہ ہی بتا دو کیا بات ہوتی ہے"عفاف نے رازدرانہ انداز میں پوچھا۔

کچھ زیادہ بات تو نہیں ہوتی بس وہ حال چال پوچھتے ہیں اسٹڈی سے ریلٹڈ پوچھ لیتے ہیں اور تفصیل سے بات تو کبھی نہیں ہوئی اور میں بھی صرف انہی کے سوالوں کا جواب دیتی ہوں میں نے کبھی خود سے بھی ان سے بات نہیں کی۔۔۔لیکن وہ روز میسج ضرور کرتے ہیں اور کبھی کبھی کال بھی کر لیتے ہیں۔۔۔مجھے اچھا لگتا ہے جب ان سے میری بات ہوتی ہے بے شک زیادہ نہیں ہوتی۔۔۔اتنے میں ہی میں بہت خوش ہوں۔۔۔مجھے ان کے میسج کا انتظار رہتا ہے۔"

ایک احساس میرے ساتھ رہتا ہے

کہ کوئی ہے جو میری پرواہ کرتا ہے

"واہ واہ کیا شعر بنا دیا میں نے۔۔" احلام جو ایک جرنل سی بات کر رہی تھی بات کرتے کرتے اس نے اپنے جذبوں کو شعر کی شکل دے دی جس پر اس نے خود ہی واہ واہ سمیٹ لی۔

"واہ۔۔۔" ہمیں تو پتا ہی نہیں تھا ہمارے درمیان شاعرانہ مزاج والے بھی موجود ہے۔۔۔ عفاف نے دانتوں کو چباتے ہوئے کہا ۔۔۔اب یہ مت کہہ دینا کہ تم دونوں نے ابھی ایک دوسرے کو دیکھا بھی نہیں ہے۔

"ہاں۔۔۔ تو نہیں دیکھا۔۔۔ انہوں نے کبھی کہا ہی نہیں کہ اپنی فوٹو بھیجو میں نے تمہیں دیکھنا ہے اس لیے میں نے بھی کبھی نہیں کہا۔۔۔ اور دیکھ ہی لے گیں جب وہ مجھے رخصت کروانے آئیں گے۔۔۔" احلام نے معصوم شکل بنا کر جواب دیا۔

"اف اف۔۔ کیا چیز ہو تم دونوں لگتا ہے کہ تم دونوں صبر کی مٹی سے ہی بنائی گئی ہو اگر تم لوگوں کی جگہ میں ہوتی نا تو میں نے ایک منٹ کا چین نہیں لینے دینا تھا اس انسان کو۔۔۔۔ اور ایک یہ ہے ادیرا جس کا شوہر جس کو نکاح کر کے گئے ہوئے پانچ سال ہو گئے اور ابھی تک واپس نہیں آئے۔۔۔ ذرا پیار سے زور ڈالتی تو آ ہی جاتے اور اب تک میں خالہ اور پھوپھو بن ہی چکی ہوتی۔۔۔" عفاف نے ادیرا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جس پر ادیرا نے اس کے بازوں پر تھپڑ رسید کیا۔

"اٹھو اب۔۔۔ چلیں موسم بھی خراب ہے اس سے پہلے بارش ہو ہمیں گھر کے لیے نکلنا چاہیئے۔۔" ادیرا نے دونوں کو اٹھنے کا کہا۔

"اوے۔۔۔ موسم خراب نہیں موسم بہت پیارا ہے اور آج جم کے بارش ہو گی اور میں جم کے اس بارش میں نہاوں گی" عفاف نے چہکتے ہوئے کہا۔

احلام کا موڈ پورا تو نہیں لیکن پہلے سے بہتر تھا۔ تینوں کلاس روم سے نکل کر گاڑی کی طرف بڑھی تھیں۔

"احلام کا موڈ پل میں بدل جاتا تھا اور ادیرا اس کا موڈ بدلنا اچھے سے جانتی تھی۔"

☆☆☆☆☆

سر۔۔۔ ظفر از رپورٹنگ۔۔۔ ہاں ظفر بولو۔

آج ان کو تین بجے تک آنے پر مناؤ اور میں گارڈ کو وارن کردوں گا تم ان لوگوں کو گھر کی بیک سائیڈ پر لے کر جاؤ گے اور سارا کام اپنی نگرانی میں کرواؤ گے۔۔۔ ظفر کے رپوٹ دینے پر عباد نے اسے کام سمجھاتے ہوئے کہا۔

اوکے سر ہو جائے گا آپ فکر نہ کریں۔

ہمم۔۔۔عباد نے فون کاٹا اور ایک اور نمبر پر کال ملائی۔

السلام علیکم! ماما آج میرا کام جلدی ختم ہو گیا ہے آپ ریڈی رہیں میں آپ کو پک کرنے آرہا ہوں پھر نانا ابو کی طرف چلتے ہیں اور علی کو بھی فون کر کہ کہہ دیتا ہوں وہ بھی سیدھا وہی آجائے گا۔۔۔ فاطمہ بیگم کے فون اٹھاتے ہی عباد نے سب کچھ ایک ہی سانس میں کہہ دیا۔

فاطمہ بیگم نے بھی سلام کا جواب دیا اور حامی بھر لی کیوں کہ ایسے موقع انھیں بہت کم ملتے تھے جب عباد خود انھیں لے جانے کی آفر کرتا تھا۔

عباد نے علی کو بھی فون کر کے کہہ دیا تھا۔۔اور اب وہ ایک ٹیکسٹ میسج لکھ رہا تھا۔

"کام جلدی ہو جانا چاہیے گھر میں کوئی نہیں ہو گا اس لیے کوئی بھی مداخلت نہیں کرے گا دیہان رہے کام باریک بینی سے ہونا چاہیے۔۔۔" اور اسے ظفر کے نمبر پر سینڈ کر دیا۔

☆☆☆☆☆

"کیا ہو رہا ہے؟" ساریہ نے بالکنی میں کھڑی غازہ سے پوچھا۔

کچھ نہیں موسم کافی اچھا ہے اس لیے تازہ ہوا کھا رہی ہوں۔۔غازہ نے ٹھنڈی ہوا کو سانسوں کے زریعے اندر اتارتے ہوئے کہا۔

"بھابھی آپ کو جانا چاہیے تھا وہ لوگ آپ کو لینے آئے تھے۔"

"ہاں تو میں نے کونسا انکار کیا ہے اس سنڈے ہم دونوں جائیں گے۔"

"میرا جانا ضروری نہیں ہے بھابھی آپ چلی جاتیں مزہ کرتیں وہاں آپ فریش ہو جاتیں کیسے مرجھا گئیں ہیں۔"

"ہم دونوں جائیں گے اور پورا ہفتہ رہ کر آئیں گے اور امید کرتی ہوں تمہیں مزہ آئے گا۔۔"ساریہ نے غازہ کی کوئی بات نہیں سنی۔

"پکوڑے کھاؤ گی۔۔"غازہ نے ہاں میں سر ہلایا ہاں بالکل کھاؤں گی زبان کا ذائقہ ہی خراب ہو گیا ہے میڈیسن کھا کھا کر۔۔۔چلے میں بھی آپ کی مدد کرتی ہوں۔

دونوں کچن کی جانب بڑھ گئیں۔

☆☆☆☆☆

ہلکی ہلکی بارش شروع ہو گئی تھی جب پورچ میں آکر ادیرا اور عفاف کی گاڑی رُکی ابھی وہ کار سے باہر نکلی ہی تھیں کہ پیچھے ایک اور کار آکر رکی۔

"آج تم لوگ جلدی آگئے "ادیرا نے آیت سے پوچھا۔۔۔"ہاں آج سیکنڈ ایر کا پہلا دن تھا تو آج بس ٹائم ٹیبل ہی کنفرم ہوا ہے اور سبجیکٹس کا ہی پتا چلا اور اپنی گینگ میں سی آر کے ہونا کا یہی تو ایک فائدہ ہے ساری انفو پہلے ہی مل جاتی ہے آج کسی بھی سر نے لیکچر نہیں لینا تھا تو اسی لیے جلدی آگئے۔۔۔"آیت نے تفصیل سے جواب دیا۔

رکو ادیرا۔۔۔سب لاؤنج کی طرف بڑھے تھے کہ پیچھے سے غازیان نے آواز دی۔

"کیا ہے۔۔۔"ادیرا نے روکنے کی وجہ پوچھی۔۔۔"دیکھو موسم کتنا پیارا ہے تو تم یہاں سے سیدھا کچن میں جاؤ گی اور ہم سب کے لیے پکوڑے بناؤ گی"۔۔۔غازیان نے روب جھاڑتے ہوئے کہا۔

"اور ہاں عفاف کے ہاتھ کی چائے بھی ہو جائے تو آہا مزہ ہی آجائے۔۔"علی نے بھی ٹھنڈی آہیں بھرتے ہوئے کہا۔

"ایک منٹ ایک منٹ۔۔۔میں کیا تمہاری ملازم ہوں جو تمھارے لیے چائے بناؤں گی ادیر اپر تم لوگ یہ روب جھاڑ سکتے ہو وہ تم لوگوں کو کچھ نہیں کہتی لیکن مجھ پر جھاڑنے کی "غلطی" غلطی سے بھی نہ کرنا ورنہ تم لوگ تو مجھے جانتے ہی ہو۔۔"عفاف نے ہاتھ جھاڑتے ہوئے کہا اور سیدھا لاؤن میں چلی گئی اور ہاں کوئی مجھے ڈسٹرب نہ کرے آج میں بارش انجوے کرنا چاہتی ہوں۔

"یار ادیرا اس گھر میں مجھے صرف تم ہی ایک سمجھدار لگتی ہو باقی ساری تو سر پھیری ہی لگتی ہیں۔۔۔"علی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اگر تو تم مجھے بٹر لگا رہے ہو تو یقین مانو اتنا مہنگا بٹر ضائع ہی کر رہے ہو میں بغیر بٹر کے بھی کام کر لیتی ہوں۔۔۔"ادیرا نے مسکراتے ہوئے کہا اور سب اندر کی جانب بڑھ گئے۔

"ہاو سویٹ ادیرا۔۔۔تم واقع ہی بہت اچھی ہو۔۔۔"ادیرا نے نفی میں سر ہلایا اور آگے بڑھ گئی۔

لاؤنج میں قدم رکھتے ہی سب نے مل کر سلام کیا جہاں پر سب بڑے بھی موجود تھے اور پھوپھو اور عباد بھی موجود تھا۔

پھوپھو کے ایک طرف ادیرا تھی اور ایک طرف آیت تھی اور ٹانگوں کے قریب نیچے زمین پر کشن رکھے غازیان بیٹھ گیا۔

"پھوپھو آپ اتنے دن بعد کیوں آئیں ہیں۔۔"آیت نے منہ پھلاتے ہوئے پوچھا جیسے وہ ناراض ہے۔

"بہت اچھے بیٹا جی میں نہیں ملنے آئی تو آپ کونسا آگئی۔۔۔"پھوپھو نے آیت اور غازیان دونوں کے کان کھینچتے ہوئے کہا۔

"ارے پھوپھو جان۔۔۔میں نے تو پکا ملنے آنا تھا لیکن صبح تھوڑا سا باہر کا ماحول گرم ہو گیا تھا کار سے باہر قدم رکھتا تو میرا تو رنگ ہی کالا ہو جانا تھا جیسی صبح آب و ہوا تھی توبہ توبہ۔۔"غازیان نے کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے کہا۔

ایک غصیلی نظر آیت نے عباد پر اور غازیان پر ڈالی تھی اور پھر منہ موڑ کر پھوپھو سے باتیں کرنے لگ گئی ادیرا اٹھ کر کچن میں چلی گئی تھی باقی سب چھوٹے بڑے بھی باتوں میں مشغول ہو گئے کوئی موسم پر بات کر رہا تھا کوئی سیاست پر تو کوئی بزنس کا ٹاپک چھیر دیتا دادا جان اس وقت آرام کر رہے تھے اور دادی جان بھی سب کے ساتھ بیٹھی مسکرا رہیں تھی پورا خاندان جو اکھٹا ہو گیا تھا۔

بارش کی بوندیں ابھی بھی ہلکی ہلکی برس رہیں تھی عفاف بھی لاؤن میں جھولے پر بیٹھی آسمان پر نظریں جمائے بیٹھی تھی اس کو تو بارش کے تیز ہونے کا انتظار تھا۔

باہر گیٹ پر گھنٹی کی آواز سنائی دی۔۔اس نے دیکھا گارڈ انکل وہاں نہیں تھے وہ خود گیٹ کی جانب گئی اور دروازہ کھولا۔۔دروازہ کھولتے ہی اس کے منہ کے زاویے بگڑے اور اس نے فوراً سے دروازہ بند کیا تھا کہ آبص نے ہاتھ بڑھا کر اسے بند کرنے سے روک دیا۔

"دیکھو مسٹر ہم نے بن بلائے مہمانوں کو نہیں بلایا تو آپ جا سکتے ہیں۔۔"عفاف نے دانتوں کو چباتے ہوئے کہا۔

آبص نے ادھر ادھر دیکھا لیکن وہاں تو کوئی نہیں تھا اس نے ہاتھ سے اپنی طرف اشارہ کیا۔

"ہاں میں تم سے ہی مخاطب ہوں۔۔۔"عفاف نے اس کو اپنی طرف تکتے ہوئے پا کر کہا۔

"ہٹو سامنے سے میں تم سے ملنے نہیں آیا پھوپھو لوگوں سے ملنے آیا ہوں۔۔"وہ دروازہ دھکیلا تا ہوا اندر کی جانب بڑھ گیا۔

"ہیں۔۔"پھوپھو آئیں ہیں اور مجھے کسی نے بتانا بھی ضروری نہیں سمجھا وہ بھی اندر کی جانب بڑھ گئی۔

آبص نے سب کو سلام کیا اور عباد علی اور غازیان سے بغل گیر ہوا۔عفاف بھی آکر پھوپھو سے ملی اور عباد بھائی کو سلام کیا۔۔مانا کہ میں نے کہا تھا کہ مجھے ڈسٹرب مت کرنا مگر اس کا یہ مطلب تو نہیں تھا کہ مجھے کسی نے پھوپھو کے آنے کا بتانا ضروری ہی نہیں سمجھا عفاف نے منہ پھلاتے ہوئے کہا۔

عفاف بیٹا جاؤ ادیرا کی مدد کرو وہ اکیلی کچن میں لگی ہوئی ہے اور آیت آپ بھی جاؤ بیٹا نازیہ بیگم نے دونوں کو کہا۔

"لیکن ماما میں ابھی تو آئی ہوں ابھی میں نے پھوپھو سے باتیں کرنی ہے۔۔"عفاف نے نہ جانے کا بہانہ گھڑا۔

"اور مجھے کونسا یہ سب کام آتے ہیں مجھے تو صرف کافی بنانا ہی آتی ہے اور اس ٹائم کافی تو کوئی نہیں پینے والا۔۔ہیں نہ۔۔۔"آیت نے اپنی بات پر خود ہی تصدیق کی اور آرام سے وہی جم کر بیٹھ گئی۔

عفاف آپ جاؤ جا کر مدد کرو اس بار نازیہ بیگم نے دوبارہ کہا اور آنکھوں سے اشارہ بھی کیا جس کا مطلب وہ اچھے سے سمجھ گئی تھی اور اٹھ کر کچن میں چلی گئی۔

"اب آئی نہ آونٹی پہاڑ کے نیچے" علی نے غازیان کے کان میں گھستے ہوئے کہا جس پر غازیان نے مسکراہٹ پاس کی۔۔۔"اور ہاں سنو وہ کباب جو فرج میں پڑے ہوگے پلیز اسے بھی فرآئی کرلانا۔۔"غازیان نے اسے تاؤ دینے کے لیے پیچھے سے ہانک لگائی ۔۔"ابھی لاتی ہوں چھوٹے بھیا۔۔"عفاف نے دانت کچکچاتے ہوئے مسکرا کر کہا۔ پیچھے دونوں ہاتھ پر ہاتھ مار کر ہسنے لگے۔

اور سناؤ بھئی کیسا رہا ٹرپ آبص نے ان دونوں سے استفسار کیا۔۔بہت اچھا بہت مزے دار۔۔ہم تمہیں تصویریں دیکھاتے ہیں ۔۔دونوں نے اپنے فون نکالے اور اٹھ کر آبص کے پاس چلے گئے۔

کیا بات ہے بیٹا کوئی کام ہے اگر کوئی ضروری کام ہے تو کر آؤ احمد صاحب نے عباد سے پوچھا جو بار بار اپنے فون کو دیکھ رہا تھا۔۔نہیں ماموں ایسی کوئی بات نہیں ہے کوئی ضروری کام بھی نہیں ہے۔۔اس نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا جس پر ماموں نے بھی ہاں میں گردن ہلائی۔

"کیا ہوا ہے تمہیں ایسے منہ کیوں لٹکایا ہے؟"ادیرا نے عفاف سے پوچھا جو کچن میں آکر زور زور سے چیزیں پٹخ رہی تھی۔

"کچھ نہیں ہوا میں بتا رہی ہوں کسی دن غازی اور اس علی کے بچے نے میرے ہاتھوں سے قتل ہو جانا ہے۔۔"فرج سے دودھ نکالتے ہوئے اس نے کہا۔

"تم جاؤ میں کرلوں گی بس تقریباً کام ختم ہونے ہی والا ہے چائے بھی ساتھ رکھ لیتی ہوں تم جاؤ۔۔"ادیرا نے اسے جانے کا کہا۔

"ایسے کیسے چلی جاؤں اب تو ایسی چائے پلاؤں گی کہ یاد رکھے گے"۔۔۔یہ کہتے ہی اس نے چائے کا پانی رکھا اور مسکرائی۔

تھوڑی دیر تک پکوڑے بن گئے تھے اور عفاف نے چائے بھی بنالی تھی اور اب وہ دونوں لاؤنج میں لے کر گئی سب کو چائے سرو کرنے کے بعد اس نے علی اور غازیان کو چائے دی۔

ADABAVENUE خیال زبان

"ارے بہنا تم کباب نہیں لائی۔۔" غازیان نے شرافت سے پوچھا۔

"لو بھیا آپ بھی کیا بات کرتے ہو ادیرا کہ ان پکوڑوں کے آگے ان کبابوں کی کیا اوقات ہے بھلا۔۔" عفاف نے بھی اسی کہ انداز میں جواب دیا اور اپنا کپ اور پکوڑوں کی ایک پلیٹ اٹھا کر وہ لاؤنج کی جانب چلی گئی اس کے پیچھے آیت اور ادیرا بھی چلی گئی تھیں۔

"یار علی کوئی گڑبڑ تو نہیں کر کہ گئی دیکھا تم نے کتنے پیار سے بات کر رہی تھی" غازی نے رازدرانہ انداز میں پوچھا۔

یار مجھے بھی یہی لگتا ہے پکوڑے تو ہم بے فکری سے کھا سکتے ہیں لیکن چائے پینا تھوڑا رسکی ہو سکتا ہے علی نے بھی ہاں میں ہاں ملائی۔

لیکن سب لوگ چائے آرام سے پی رہے ہیں دیکھ ادھر علی نے غازی کو سب کی طرف متوجہ کیا۔

"ابے او بیوقوف۔۔۔ وہ باقیوں کو کیوں خراب چائے دے گی۔۔" دونوں ایک دوسرے کے کان میں کھسر پھسر کر رہے تھے۔

"ایک کام کر پہلے تو پی لے چائے اگر گڑبڑ نہ ہوئی تو پھر میں بھی پی لوں گا۔۔۔ دیکھ دوست ایک دوسرے کے لیے جان دے دیتے ہیں تم میرے لیے ایک کپ چائے نہیں پی سکتا۔۔" غازی نے علی سے کہا۔

"او بھائی۔۔۔ دیکھ میں تیرے لیے جان دے سکتا ہوں پر یہ چائے نہیں پی سکتا۔۔۔" علی نے صاف انکار کیا۔

"یار ایک ہی بات ہے چائے پینا اور جان دینا تو بات کو سمجھ تو سہی۔۔" غازی نے پھر سے کہا۔

"ایک کام کرتے ہیں ہم دونوں ایک ساتھ ہی پی لیتے ہیں ایسے کسی کو بھی امتحان دینے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔۔" علی نے بات ہی ختم کر دی غازی نے بھی ہاں میں سر ہلایا۔

ایک۔۔۔ دو۔۔۔ تین۔۔۔ تین تک گن کر دونوں نے ایک سپ لیا سپ لیتے ہی ان کو کھانسی کا دوڑا پڑا۔۔ دونوں اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے اور کچن کی جانب بھاگے۔

ان کو کیا ہو گیا یہ چائے پی رہے تھے یا مرچوں کا مقابلہ کر رہے تھے ایسے کیوں کھانسنے لگ گئے۔۔ دادی نے ان دونوں کی حرکتوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

دادی جی بات کرتے کرتے کوئی ایسی بات کر لی ہو گی جس پر اچانک سے کھانسی لگ گئی ہو دونوں بالکل عورتوں کی طرح تو ایک دوسرے کے کان میں کھسر پھسر کرتے رہتے ہیں۔۔ آبص نے بات سمبھالی وہ اچھے سے جان چکا تھا کہ ہوا کیا ہو گا وہ تو خود شکر کر رہا تھا کہ آج اس نے اس سے پنگا نہیں لیا تھا ورنہ اس کا بھی یہی حال ہوتا۔

دونوں کچن میں آکر پانی کی تلاش میں ادھر ادھر ہاتھ مار رہے تھے اور ہڑبڑاہٹ میں برتن بھی نیچے گر گئے تھے۔۔ غازی کو پانی کا جگ نظر آیا تو اس نے جگ کو ہی منہ لگا لیا اور علی نے سنک کے نل کو ہی منہ لگا لیا پورا جگ ختم کرنے کے بعد بھی اس کی زبان ویسے ہی جل رہی تھی۔

اب دونوں چینی کا ڈبہ ڈھونڈ رہے تھے۔۔ لیکن چینی ان دونوں کو کہاں ملنی تھی وہ تو عفاف کہی اور چھپا کر گئی تھی۔

"یار یہ چینی کہاں ہے۔۔" سی سی کرتے ہوئے علی نے ہر کیبنٹ چھان مارا تھا۔

یہ لے غازی نے اس کی طرف سیب اچھالا جو اس نے فرج سے نکالا تھا اب دونوں کا رخ باہر کی طرف تھا جہاں پر عفاف بارش کا مزہ لے رہی تھی۔

بارش پہلے سے تیز ہو گئی تھی اور عفاف دونوں بازوں کھولے گول گول گھوم رہی تھی چہرہ آسمان کی طرف تھا جس پر بارش کا صاف پانی گر کر اسے اور شفاف بنا رہا تھا۔

آیت اور ادیر اسائیڈ پر شیڈ کے نیچے چیئر رکھے اس کو گھومتے ہوئے دیکھ رہی تھیں تبھی غازی اور علی وہاں آئے تھے۔

"عفاف کی بچی۔۔۔" "آج تم بچ کے دکھانا ہم سے دونوں نے اپنے بازوؤں کے کف فولڈ کرتے ہوئے کہا۔۔" کیا ملایا تھا تم نے چائے میں؟

"زیادہ تو کچھ نہیں بس دو دو چمچ کالی مرچوں کے ڈالے تھے اور بڑے پیار سے اس چائے کو بنایا تھا۔۔" عفاف نے بھی بھیگتے ہوئے وہی سے جواب دیا جانتی تھی وہ دونوں بارش میں تو نہیں آئیں گے اس لیے آرام سے وہ ادھر سے ہی ان کی شکلیں دیکھ کر لطف اندوز ہو رہی تھی۔

یاد رکھنا مائی ڈیر یہ بدلہ ادھار ہے تم پر اور ہم سود سمیت وصول کریں گے علی نے کہتے ہی وہاں پر پڑا تیسرا مگ اٹھالیا جو یقیناً عفاف کا ہی تھا اور غازی نے آیت کے سامنے پڑا ہوا مگ اٹھالیا جو وہ آدھا پی چکی تھی۔

"یہ میرا کپ ہے غازی" آیت نے غازی کو گھورا۔۔۔ "پتا ہے مجھے یہ لو۔۔۔" اس نے ایک سپ لے کر اسے واپس کیا۔۔۔ "میں تمہارا جھوٹا نہیں پیئوں گی پیوں اب تم ہی اسے۔۔" آیت نے غازی کی پیشکش کو رد کیا۔۔ "میں جانتا تھا تم نہیں لو گی اسی لیے تو دی تھی تمہیں۔۔" اب جو پکوڑے ان کو اندر نصیب نہیں ہوئے تھے وہ انہوں نے ادھر سارے پکوڑوں کا صفایا کر دیا تھا تھوڑی دیر بعد دونوں وہاں سے اٹھ کر چلے گئے تھے۔

"عفاف کو بارش بہت پسند تھی وہ کوئی بارش مس نہیں کرتی تھی سردیوں میں گھر والوں سے چھپ چھپ کر وہ نہایا کرتی تھی سب اسے بارش کی دیوانی کہتے تھے وہ کہتی ہے جب بارش زمین پر آ کر ٹکراتی ہے تو ایک دھن بجاتی ہے اور وہ اسی دھن پر مسکراتی ہے بارش اس کو اللہ کی رحمت سے بھیگاتی ہے۔"

"کیا ہوا ادیرا کن سوچوں میں کھوئی ہو۔۔" آیت نے ادیرا کے آگے چٹکی بجائی جو چیئر پر ٹانگے اوپر کیے سامنے ایک ہی زاویے میں دیکھ رہی تھی جہاں عفاف بارش میں بھیگ رہی تھی۔

"سوچ رہی ہوں ایک ہی چیز ایک ہی وقت میں خوشی بھی لے کر آتی ہے اور غم بھی فائدہ بھی اور نقصان بھی۔۔۔" اس نے کھوئے کھوئے لہجے میں جواب دیا۔

"کیا مطلب ہے میں سمجھی نہیں۔۔" آیت نے نہ سمجھ آنے پر پوچھا۔

نصیبِ یقین

فقیہ بتول

"وہ دیکھو سامنے عفاف کتنی خوش ہے اسے بارش بہت پسند ہے وہ دعائیں کرتی ہے بارش ہونے کی بارش اس کے چہرے پر مسکراہٹ لاتی ہے۔۔۔ایک کسان بارش ہونے کی دعا کرتا ہے تاکہ وہ بارش اس کے کھیت کو زرخیز کر سکے۔۔۔۔"اور" ایک جھومپڑی میں رہنے والا شخص سڑک پر رات گزارنے والا شخص کچے مکانوں میں رہنے والے شخص کی زبان پر یہی دعا ہوتی ہو گی کہ بارش نہ ہو میری چھت ٹپکنے لگ جائے گی ساری رات وہ اسی پریشانی میں ہی گزارتا ہو گا۔

چھت سے ٹپکتا بارش کا وہ پانی ہو گا

اس غریب کو کہاں سونے دیتا ہو گا

چھت سے ٹپکتے پانی کے نیچے بالٹی رکھتا ہو گا

بالٹی رکھ کر وہ پانی کی بوندوں کو گنتا ہو گا

بالٹی کے بھر جانے پر وہ پانی باہر گرا کر آتا ہو گا

آکر دو پل سکون کے وہ بھی گزارتا ہو گا

اور پھر بالٹی کے بھرنے کا انتظار کرتا ہو گا

ساری رات انہی چکروں میں کاٹتا ہو گا

وہ غریب تو بس یہی سوچتا ہو گا

یہ بارش کا مزہ تو امیر لوگوں کو ہی آتا ہو گا

غریب کی چھت ٹپکنے کا کون سوچتا ہو گا

ADABAVENUE
خیال زبان

(فقیہہ بتول)

ادیرا نے ایک نظم کی شکل میں اپنی اس وقت کی کفیت بیان کی۔ کبھی سوچا ہے کیا بنتا ہو گا کس طرح رات گزرتی ہو گی ان کی کس طرح وہ بسر کرتے ہو گے۔۔ کوئی نہیں سوچتا ہو گا آیت اپنی خوشی میں سب لوگ بھول جاتے ہو گے۔

لیکن میری بہن تو سوچتی ہے اور اس کا مطلب تو یہی ہوا نہ کہ اس دنیا سے اچھائی ختم نہیں ہوئی آیت نے ادیرا کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا اور مسکرائی وہ جانتی تھی اس کی بہن بہت حساس ہے وہ اپنے علاوہ سب کا سوچتی ہے اور ان کی ہر ممکن مدد کرتی ہے۔

"سوچنے سے کام نہیں چلے گا ،ہمیں کچھ کرنا چاہیے میں نے کچھ سوچا ہے۔۔ اگلے اتوار کو جب سب اکٹھے ہو گے تب میں بتاؤں گی۔۔۔" ادیرا نے آیت سے کہا جس پر آیت نے حامی بھر لی۔ ہم سے جو ہو پائے گا ہم ضرور کریں گے۔

ادیرا اب اٹھ کر اندر چلی گئی تھی آیت نے اپنی بہن کو جاتے ہوئے دیکھا اس کا ارادہ بھی اب اپنے کمرے میں جانے کا تھا۔

"بس بھی کر دو عفاف بہت نہا لیا آج تم نے۔۔" آیت نے عفاف کو پکارا۔۔ "تم جاؤ میں بس دو منٹ میں آتی ہوں"۔۔۔ "جانتی ہوں تمھارے دو منٹ دو گھنٹوں میں ہی بدلیں گے لیکن پھر بھی مرنے سے پہلے آ جانا۔۔ میں نے تو ابھی تمہاری شادی پر ڈانس بھی کرنا ہے۔۔" آیت نے دانتوں کی نمائش کی اور اندر کی جانب چلی گئی۔

☆☆☆☆☆

"سر۔۔ کام ہو گیا ہے آپ کو کل صبح تک رپورٹ مل جائے گی۔۔" عباد کو ظفر کا میسج موصول ہوا تھا جس پر اس نے اوکے لکھ کر اسے سینڈ کیا۔

سب لوگ ابھی بھی باتیں کرنے میں لگے ہوئے تھے ادیرا دادا جان کو بھی وہی لے آئی تھی۔۔ تبھی عدیل صاحب کے فون کی گھنٹی بجی وہ سائیڈ پر ہو کر بات کرنے لگ گئے اور یوں لگ رہا تھا جیسے بہت خوش ہو فون سن کر وہ واپس اپنی جگہ پر ہی آ کر بیٹھ گئے۔

سب گھر والے وہی موجود تھے عفاف بھی کپڑے تبدیل کر کہ آ گئی تھی۔

"باباجان ایک خوش خبری ہے۔۔"عدیل صاحب نے داداجان کو مخاطب کیا تھا لیکن سب لوگ ہی خوشخبری کے نام پر عدیل صاحب کی طرف یک ٹک دیکھ رہے تھے۔

باباجان ابھی میری یشب سے بات ہوئی وہ کہہ رہا تھا کہ وہ اگلے مہینے تک آ رہا ہے۔

سب کہ چہرے خوشی سے کھل اٹھے ہر طرف مبارک باد کا شور اٹھا۔۔ادیرا کی گرفت صوفے پر اور مضبوط ہو گئی یہ خبر اس پر بجلی کی طرح گری تھی۔۔اس نے سب کے مسکراتے چہروں پر نظر ڈالی تھی اس نے خود کو سمبھالہ اور زبردستی کی مسکراہٹ چہرے پر سجائی۔

بیٹا اس کہ آنے سے پہلے ہی شادی کی تیاریاں شروع کر دیں گے اس کہ آتے ہی کچھ دن بعد شادی کی تاریخ رکھ لیں گے۔۔نکاح کو بہت عرصہ ہو گیا ہے اب شادی کرنا ہی مناسب ہے اب اور دیر نہیں کرنی چاہیے۔

"جی باباجان ایسا ہی ہو گا۔۔"عدیل صاحب کے ساتھ ساتھ سب نے حامی بھر لی۔

سب لوگوں کی خوشی کی انتہا ان کے چہروں سے جھلکتی خوشی ہی بیان کر رہی تھی۔۔۔علی غازی اور آبص نے تو بھنگڑے بھی ڈالنا شروع کر دیے تھے عفاف اور آیت ادیرا کو گھیر کر بیٹھ گئی اور ان کا بھنگڑا انجوئے کرنے لگی اور ساتھ ساتھ تالیاں بجا کر ان کو داد بھی دے رہی تھیں۔

"ادیرا ہی جانتی تھی وہ وہاں کیسے بیٹھی ہے اس کے اندر ایک شور برپا تھا جو شاید باہر کے شور سے بھی زیادہ تھا اندر جو ہل چل مچ رہی تھی اس کے بارے میں کسی کو بھی بھنک نہیں ہونے دی تھی کیوں کہ ادیرا احمد اپنے غم اپنے دکھ اپنی تکلیف کو اپنی مسکراہٹ میں بدلنا خوب جانتی تھی اس کی یہ مسکراہٹ بہت سے دلوں کا سکون تھی جو وہ جان بوجھ کر تو تباہ نہیں کر سکتی تھی۔"

سب بڑے اٹھ کر اپنے کمروں میں چلے گئے تھے گھر کی عورتیں رات کا کھانا تیار کرنے کے لیے کچن میں چلی گئی ان کا ساتھ دینے کے لیے فاطمہ بیگم بھی ان کے ہمراہ گئی۔

اب لاؤنج میں بچہ پارٹی ہی رہ گئی تھی عباد بھی ادھر ہی موجود تھا عفاف نے اپنے فون پر ایک سونگ پلے کیا اور اسے ٹیبل پر رکھ کر خود بھی ان کا ساتھ دینے لگی اور آیت وہ کیوں پیچھے رہتی وہ بھی آگے آئی تھی۔

اس نے اپنا دوپٹہ گھونگھٹ کی طرح اوڑھا تھا اور شرمانے کی بھرپور ایکٹنگ کرتی ہوئی ان تک آئی تھی۔۔ آیت کو درمیان میں کھڑا کر کہ باقی سب اس کہ گرد بھنگڑا ڈال رہے تھے۔۔ آیت اور عفاف نے ایک دوسرے کے ساتھ کپل ڈانس بھی کیا تھا۔۔ سب نے مل کر ہلکہ پھلکہ ڈانس کیا۔۔۔ سب تھک ہار کر صوفوں پر گرنے کے انداز میں بیٹھے تھے۔۔۔

"او ہم نے دیہان ہی نہیں دیا ہمارے درمیان بزرگ لوگ بھی موجود تھے ان سے پوچھ لو اتنے شور سے انھیں زیادہ تکلیف تو نہیں ہوئی دیکھو نہ کیسے منہ لٹکایا ہوا ہے۔۔" آیت نے عباد پر طنز کیا تھا وہ صبح والی بات بھولی نہیں تھی۔

عباد نے ایک ناگوار نظر آیت پر ڈالی وہ اس کا طنز اچھے سے سمجھ گیا تھا۔

"نہیں میں عورتوں کے اتنے شور کا برا نہیں مناتا۔۔" عباد نے بھی ادھار رکھنا مناسب نہیں سمجھا۔۔ "ایکسکیوزمی"۔۔۔ وہ ایکسکیوز کرتا ہوا اٹھ کر چلا گیا۔

پیچھے آیت نے غصے میں کشن اٹھا کر ان چاروں پر پھینکے جن کی مسکراہٹ تھمنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔۔ بھاڑ میں جاؤ تم سب ۔۔ وہ وہاں سے اٹھ کر چلی گئی۔

☆☆☆☆☆

ادیر اسید ھا اپنے کمرے میں آئی تھی اور بیڈ پر گرنے کے انداز میں بیٹھی تھی۔۔ سوچوں کی کئی لہریں تھی جو اس کے دماغ میں اودھم مچا رہی تھیں۔۔۔ اب زندگی کونسا باب شروع کرنے والی ہے کیا آنے والا کل واقعی خوشگوار ہونے والا ہے یا پھر زندگی کا وہ باب جو شروع ہی نہیں ہوا وہ ختم ہو جائے گا۔۔ جس باب کے شروع ہونے پر سب اتنا خوش ہو رہے ہیں کیا وہ خوشی چند لمحوں کی ہے

یا پھر عمر بھر اس باب کے صفحے خوبصورتی سے سجائے جائے گئے۔۔کون جانے آنے والا وقت اپنے ساتھ کیا لے کر آئے گا خوشیوں کا سیلاب یا غم کا طوفان۔

مجھے آج بھی نکاح کی وہ شام یاد ہے جو ان پانچ سالوں میں مجھ سے ایک پل کے لیے بھی جدا نہیں ہوئی اور ابھی بھی میری چھٹی حس کچھ غلط ہونے کا احساس دلا رہی ہے۔

کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا تھا۔۔۔آجاؤ اندر سے اجازت ملی تھی وہ اندر آیا تھا۔۔۔ادیرا اپنے ہی دیہان میں لگی اپنا کمرا صاف کر رہی جس کا حشر سب نے مل کر بگاڑا تھا۔

"مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے۔۔"یشب کی آواز پر وہ پلٹی تھی۔

آف وائٹ کلر کی لمبی گھیر دار فراک پہنے سر پر ریڈ کلر کی چیزی اوڑھے ہاتھوں میں گلاب کے پھولوں کے گجرے پہنے وہ کوئی شہزادی لگ رہی تھی۔

"آپ۔۔جی کہیں میں سن رہی ہوں"ادیرا نے اس کو بولنے کی اجازت دی۔

"دیکھو ادیرا میں گھوما کر بات نہیں کرو گا میں سیدھا پائنٹ پر ہی بات کروں گا یہ نکاح گھر والوں کی مرضی سے ہوا ہے یہ نکاح اس لیے جلدی کیا گیا کہ کہی میں وہاں جا کر شادی نہ کر لوں اور اب اس نکاح کہ بندھن میں باندھ کر بھیجا جا رہا ہے کہ مجھے یہ یاد رہے کہ کوئی ہے جو میرا انتظار کر رہا ہے مجھے اس کے لیے لوٹنا ہے۔۔میں نے تمہیں کبھی ایک لائف پاٹنر کی حثیت سے نہیں دیکھا تھا تم میرے لیے عفاف جیسی ہی ہو پتہ نہیں گھر والوں نے کیا سوچ کر یہ رشتہ جوڑا ہے اور پتہ نہیں اس بے جوڑ رشتے کی منزل کیا ہو گی۔۔تم بہت الگ ہو بہت سیدھی سادھی ہو میں نے کبھی بھی ایسے لائف پاٹنر کی توقع نہیں کی تھی۔۔۔"یشب نے دل میں مچلتی باتیں ادیرا کے سامنے رکھی۔

"کیا آپ کو نہیں لگتا ان سب باتوں کے لیے بہت دیر ہو گئی ہے اب ان سب باتوں کا کیا مطلب ہے؟ اگر آپ یہ سب باتیں مجھ سے پہلے کر لیتے تو شاید آج یہ رشتہ جڑتا ہی نہیں میں خود سب سے بات کرتی۔۔" ادیرا نے اپنے اندر کی کفیت کو دبا کر ایشب سے کہا۔

"تمہیں کیا لگتا ہے میں نے بات نہیں کی ہو گی بہت بار کی ہے لیکن کسی نے میری نہیں سنی تم سے بھی بات کرنے کی کوشش کی لیکن بات کرنے کا کوئی موقع ہی نہیں ملا۔۔" اس نے جواب دیا۔

"تو اب آپ کیا چاہتے ہیں۔۔" ادیرا نے سپاٹ سے لہجے میں کہا۔

میں آج شام کو امریکا جا رہا ہوں ہائیر اسٹڈیز کے لیے اور ادھر جو اپنے بزنس کی برانچ ہے اس سے میں ڈیل کروں گا اور میں نہیں جانتا کہ وہاں پر کتنی دیر لگے گی میں تمہیں انتظار کی گھڑی تھما کر نہیں جانا چاہتا تم میرا انتظار مت کرنا اس رشتے کا فیصلہ میری واپسی پر ہو گا اور کیا ہو گا میں وہ بھی نہیں جانتا۔۔ میں اب چلتا ہوں اللہ حافظ۔۔ وہ کہہ کر چلا گیا تھا۔

"اور ادیرا وہی ڈھ گئی تھی آنسو اس کی آنکھوں سے بے مول ہو کر اس کی جھولی میں گر رہے تھے۔ اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا پل میں دنیا بدل گئی ہے یا پل میں دنیا ختم ہو گئی ہے۔ نکاح کی رات وہ شخص اسے یہ باور کروانے آیا تھا کہ وہ اس کا نہیں ہے وہ اس کو انتظار کی نوید سنا کر کہہ رہا تھا کہ وہ اس کا انتظار نہ کرے۔"

ADABAVENUE
خیال زبان

ماضی کی اک بوسیدہ یاد تھی جو اس کے وجود کا حصّہ بن گئی تھی۔۔۔ "تو اب پانچ سال کے بعد اب آپ کی واپسی ہو گی اور اسی واپسی پر ہمارے رشتے کا خلاصہ بھی ہو گا اور اب دیکھتے ہیں زندگی کہاں لا کر کھڑا کرے گی۔۔" ادیرا ایشب کے تصور سے مخاطب تھی۔

رات کا کھانا کھا کر فاطمہ بیگم بھی اپنے بچوں کے ساتھ چلی گئی تھی آبص بھی اپنے گھر چلا گیا تھا ادیرا ابھی دادا جان کو میڈیسن دے کر اپنے کمرے میں آ گئی تھی۔۔ اس نے نماز ادا کی اور دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے۔۔ "یا اللہ میں نہیں جانتی آنے والا کل اپنے ساتھ کیا لے کر آئے گا میری بس یہی دعا ہے جو بھی ہو وہ سب کے حق میں بہترین ہو۔"

نماز ادا کر کہ وہ سونے کے لیے لیٹی تھی لیکن نیند اب کہاں آنی تھی ساری رات اس کی آنکھوں میں ہی کٹنی تھی۔

☆☆☆☆☆

گڈ مارننگ بھابھی۔۔۔غازہ نے کچن میں قدم رکھتے ہی اپنی بھابھی کو مارننگ وش کی جو ناشتہ بنانے میں مصروف تھی۔

السلام علیکم! ساریہ نے سلام کیا جس پر اس نے بھی سلام کا جواب دیا۔۔بھابھی آج میں بھی کھانا بنواؤں آپ کے ساتھ۔۔مجھے بھی پراٹھا بنانا سیکھنا ہے اس نے بھابھی سے التجائی انداز میں کہا۔

ہاں کیوں نہیں تم ضرور سیکھو بس دو منٹ رک جاؤ انکل اور فراز کو آفس کے لیے نکلنا ہے تو ان کا ناشتہ تیار کر کے پھر میں تمہیں بنانا سکھاتی ہوں۔۔ساریہ نے پراٹھے کو پلٹتے ہوئے کہا جس پر غازہ نے بھی حامی بھر لی۔

"بھابی آج میرا انٹر کا رزلٹ آنے والا ہے" غازہ نے نروس ہوتے ہوئے کہا۔

تو گھبرانے کی کیا بات ہے مجھے پورا یقین ہے تمھارا رزلٹ بہت اچھا آئے گا بس تم اچھے کا ہی گمان کرنا۔۔ساریہ نے مصروف سے انداز میں کہا۔

جی بھابی سب بہتر ہی ہو گا بس ویسے ہی تھوڑی سی عجیب حالت ہو جاتی ہے رزلٹ پر۔۔۔اسی لیے سوچا خود کو بزی رکھتی ہوں تو دیہان ادھر نہیں جائے گا۔

ہاں یہ بھی ٹھیک ہے میں یہ ناشتہ باہر دے کر آتی ہوں تم تب تک پیڑا بناؤ پراٹھا بنانے کے لیے۔۔۔ساریہ کہتے ہوئے باہر ڈائننگ پر ناشتہ لگانے لگی جہاں سب ناشتے کا ہی انتظار کر رہے تھے۔

"یہ گول کیوں نہیں ہو رہا؟"۔۔غازہ پیڑا بنانے کی کوشش کر رہی تھی لیکن وہ اس سے گول نہیں ہو رہا تھا۔

لاؤ میں بتاتی ہوں کیسے بناتے ہیں ساریہ نے اس سے آٹا لیتے ہوئے کہا۔۔دیہان سے دیکھنا بہت آسان ہے۔

"بھابھی آپ بھی ناشتہ کر لیتی بعد میں سکھا دیتی بنانا۔۔"اس نے ساریہ سے کہا جو پیڑا بنا چکی تھی۔

"ہاں میں کروں گی ناشتہ لیکن وہ والا جو تم ابھی بنانے والی ہو۔۔"اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن میں تو پہلی دفع بنانے لگی ہوں اور پہلی کوشش میں صحیح تو نہیں بنے گا اور آپ وہی خراب کھائیں گی۔۔"اس نے تعجب سے پوچھا۔

"بنانے سے پہلے ہی تم اسے خراب کیسے کہہ سکتی ہو کیا پتہ وہ بہت اچھا بنا ہو اور جو دل سے کام کیے جاتے ہیں وہ کبھی بھی خراب نہیں ہوتے۔۔"اس نے دوسرا پیڑا بناتے ہوئے کہا اب تم مجھے دیکھنا بناتے ہوئے جیسے جیسے میں کروں گی تم بھی ویسے ہی کرنا۔۔غازہ نے حامی بھری۔

اب یہ تیار ہے تم اسے توے پر ڈالو اور اس کے اوپر گھی ڈالو اور اسے پکاؤ۔۔غازہ نے ہاں میں سر ہلایا اور اسے پکانے لگی۔

یہ لیں بھابھی ناشتہ اب چیک کر کے بتایں کیسا بنا ہے۔۔غازہ نے خوش ہوتے ہوئے کہا آج اس نے پہلی دفع ناشتہ بنایا تھا باقی تو گھر کے کام اس سے آنٹی کرواہی لیتی تھی کچن کا کام اس سے نہیں کرواتی تھی اور کرواتی اس لیے نہیں تھی کہ کہی ہاتھ وغیرہ جل گیا تو اس کہ باپ کو کیا جواب دیں گی۔

اب وہ دونوں ڈائننگ ٹیبل پر آکر بیٹھی تھی باقی سب ناشتہ کر کے اٹھ گئے تھے اب وہ دونوں اپنا ناشتہ لے کر بیٹھی تھیں۔

تم میرا بنایا ناشتہ کرو گی اور میں تمہارا بنایا کرو گی ساریہ نے اس سے کہا جس پر اس نے ہاں میں سر ہلایا۔

ساریہ نے پہلا نوالہ لیا تھا جس پر غازہ نے پر جوش ہوتے ہوئے پوچھا کیسا بنا۔

"بہت مزے کا ہے ساریہ نے مسکراتے ہوئے دوسرا نوالہ لیتے ہوئے کہا"۔۔"اچھا میں بھی چیک کرو کیسے کا بنا ہے"اس نے ساریہ کی پلیٹ سے نوالہ لیتے ہوئے کہا۔

نوالہ کھاتے ہی اس کہ منہ کہ زاویے بگڑے۔۔بھابی یہ تو صحیح سے پکا بھی نہیں ہے اور آپ مزے سے کھا رہی ہیں۔۔۔اس نے سار یہ کے آگے سے پلیٹ دور کرتے ہوئے کہا۔

چلو آج میں تمہیں اپنی بات بتاتی ہوں اس نے پلیٹ اپنے آگے کو کھسکائی۔

"جب میں نے پہلی دفع روٹی بنائی تھی ناتب وہ بالکل اچھی نہیں بنی تھی وہ تھوڑی سی کچی تھی اور تھوڑی سی جل بھی گئی تھی اور جب میرے بابا کو پتہ چلا تھا کہ میں نے روٹی بنائی ہے تو انہوں نے وہی روٹی کھانے کی فرمائش کی تمہاری طرح میں نے بھی ان کو کھانے سے منع کیا کہ یہ اچھی نہیں ہے آپ نہیں کھاؤ گے لیکن انہوں نے میری کوئی بات نہیں سنی اور پوری روٹی کھا گئے اور میری اتنی تعریف کی کہ میں بھی خوش ہو گئی اور مجھے میری اس پہلی کوشش پر انعام بھی دیا۔۔اور میرے سر پر ہاتھ رکھ کر کہنے لگے "بیٹا اگر یہ روٹی میں نہیں کھاؤں گا تو اگلے گھر جہاں تم جاؤں گی وہ کیسے کھائیں گے۔۔"آج پہلی کوشش پر ایسی بنی ہے اور آگے کوشش کرتی رہو گی تو بہت اچھی بھی بنے گی اور کہنے لگے اب سے روز میری بیٹی ہی میرے لیے کھانا بنائے گی۔۔اور میں روز صرف ان کے لیے ہی کھانا بناتی تھی باقی کا کھانا ماما ہی بناتی تھیں اور پھر آہستہ آہستہ روٹی اچھی بننے لگی۔۔"اس نے مسکراتے ہوئے اپنی پہلی روٹی کا قصہ سنایا جس پر غازہ بھی کھلے دل سے مسکرائی اور باتوں کے دوران دونوں نے ناشتہ بھی کر لیا تھا۔

اومہارانیوں اٹھ بھی جاؤ کب سے باتیں ہی ہانکنے میں لگی ہو پورا گھر صاف کرنے والا پڑا ہے اور تم اٹھو جاؤ جا کر صفائی شروع کرو نائلہ آنٹی نے سار یہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اسے اٹھنے کا کہا جس پر وہ برتن اٹھاتے ہوئے کچن میں چلی گئی۔

اور تم بخار اتر گیا ہے نا تو چلو اپنی اصلی حالت میں واپس آجاؤ جا کر میرے کپڑے استری کرو پانچ سوٹ میں اپنے استری اسٹینڈ پر رکھ کر آئی ہوں اب ان کی توپوں کا رخ غازہ کی طرف تھا اور وہ پورے جلالی موڈ میں تھیں۔۔جس پر غازہ بھی ہاں میں سر ہلا کر چلی گئی کیونکہ غازہ کا خیال تھا ان کے سامنے کچھ بھی کہنا بھینس کے آگے بین بجانے والی بات تھی۔

☆☆☆☆☆

"سر"۔۔۔عباد کے آفس میں آتے ہی ظفر نے سلیوٹ کیا۔

"کیا رپورٹ ہے ظفر"۔۔عباد نے ظفر سے استفسار کیا۔

اس فائل میں ساری ڈیٹیلز موجود ہے سر اس نے فائل عباد کی طرف بڑھائی۔

"اور یہ کچھ سامان ہے جو وہاں سے بر آمد ہوا ہے۔۔۔ایک اور بات سر جس کار کا فورینسک کیا ہے اس کو ایک بار نہیں بلکہ دو بار ٹکڑ ماری گئی ہے ایک بار پیچھے سے ماری ہے اور جب ٹکڑ ہوئی ہے وہ کار گھومی تھی اور سڑک کے درمیان میں جا کر رکی تھی اور پھر اس کو سائیڈ سے ٹکڑ ماری گئی ہے اور اسی وجہ سے کار کی اتنی بری حالت ہوئی ہے۔۔باقی ساری ڈیٹیلز اس فائل میں ہے اور فوٹو گرافز بھی ہیں آپ اچھے سے پڑھ لیں"۔۔۔ظفر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ہمم۔۔۔تو میرا شک بالکل ٹھیک نکلا یہ کوئی اکسیڈنٹ نہیں تھا بلکہ سوچی سمجھی سازش تھی۔"

"اور سر اس سامان میں ایک ٹوٹی ہوئی پلیٹ بھی ملی ہے جو اس کار کی نمبر پلیٹ سے بالکل بھی میچ نہیں کرتی ہے" ظفر نے اس سامان سے نمبر پلیٹ نکالتے ہوئے کہا۔

اوکے ظفر اب تم ایک کام کرو یہ نمبر پلیٹ لے کر جاؤ اور جتنی بھی اس ایریا میں کار شاپس ہیں وہاں جا کر پتہ لگاؤ کچھ ملتا ہے یا نہیں عباد نے ظفر کو کہا جس پر وہ سلیوٹ مارتے ہوئے وہاں سے چلا گیا۔

"جتنی کھلی ہوا میں تم نے سانس لینی تھی لے لی اب تم اپنی الٹی گنتی شروع کر دو کیوں کہ اب تو میں تمہیں بالکل بھی چھوڑنے نہیں والا۔۔۔"عباد نے سر کرسی پر گراتے ہوئے غصّے سے مٹھیاں بھینچی اور اس قاتل کے تصور سے مخاطب ہوا۔

"چار سال پہلے جہاں قہقہوں کی گونج گونجتی تھی اب وہاں سناٹوں کا گھر آباد تھا چار سال پہلے دفتر سے واپسی پر عمر صاحب کی کار کو بڑی بے رحمی سے کچلا گیا تھا جس کو اکسیڈنٹ کا نام دے کر ڈھانپ دیا گیا تھا تب عباد نے نئی نئی پولیس فورس جوائن کی تھی اور تب اس کیس پر کسی نے بھی اسے کام نہیں کرنے دیا تھا اور اب وہ سب سے خفیہ اس کیس کی کاروائی شروع کر چکا تھا۔۔اب وہ سینئر رینک پر ایس پی آفسر تھا اب وہ پہلے سے زیادہ مضبوط تھا۔۔وہ ایک محنتی انسان تھا اور اپنی اس محنت کے بلبوتے پر اس نے یہ رینک جلد ہی حاصل کر لیا تھا۔۔اور اب اس کا پختہ ارادہ تھا کہ وہ قاتل کو پاتال سے بھی ڈھونڈ نکالے گا۔"

☆☆☆☆☆

بھابھی بھابی۔۔۔غازہ خوشی سے چلاتے ہوئے بھابھی کو آوازیں لگا رہی تھی جو لاؤنج میں ڈسٹنگ کرنے میں مصروف تھی۔۔اس کے ہاتھ سے ڈسٹنگ کا کپڑا لیتے ہوئے اس نے دور پھینکا اور ساریہ کو بازوؤں سے پکڑ کر گول گول گھومانے لگی۔۔۔"بھابھی میرا رزلٹ آگیا ہے اور آپ کو پتہ میرے نائنٹی فور پرسنٹ مارکس آئیں ہیں۔۔۔"غازہ نے پرجوش انداز میں کہا خوشی اس کے انگ انگ سے پھوٹ رہی تھی۔

"ماشااللہ بہت بہت مبارک ہو یہ تو بہت بڑی خوش خبری ہے"اس نے اس کی خوشی میں خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"بھابھی میں بہت خوش ہوں اب میرا میڈیکل میں میریڈ پر داخلہ ہو گا میں بہت خوش ہوں آآآآ۔۔۔۔۔۔"وہ بھابھی کو چھوڑ کر اب خود گول گول گھوم رہی تھی۔

ارے او بی بی یہ کیا تماشا لگایا ہوا ہے تم نے کیوں اتنا شور مچایا ہے۔۔آنٹی شور کی آواز سن کر باہر آئی۔

وہ آنٹی میرا رزلٹ آگیا ہے اور میں۔۔۔ابھی وہ بات کر ہی رہی تھی کہ آنٹی بیچ میں بول پڑی۔۔۔بس بس ٹھیک ہے رزلٹ آگیا تو اس کا مطلب گھر سر پر اٹھا لو تم۔۔اب بہت پڑھ لیا تم نے اور اتنا پڑھنے کی ضرورت ہی کیا ہے ساریہ کی طرح تم نے بھی ہانڈی روٹی ہی کرنی ہے جو کہ سب کرتے ہیں اب کوئی اچھا سا رشتہ دیکھ کر تمھارے ہاتھ پیلے کرتی ہوں۔

"آنٹی وہ صرف پاس نہیں ہوئی بلکہ اس کے بہت اچھے نمبر آئے ہیں اور وہ ڈاکٹر بننا چاہتی ہے ساریہ اس کی حمایت میں بولی۔

بس بس کوئی ضرورت نہیں ہے فضول خرچ کرنے کی اندازہ بھی ہے کتنے پیسے ضائع ہوتے ہیں اس ڈاکٹری کہ چکروں میں اب باپ پر اور بوجھ ڈالنے کی ضرورت نہیں ہے اور ویسے بھی ان کی صرف تم ہی ایک اولاد نہیں ہو اور بھی دو اولادیں ہیں اور اب ان کے سر پر ایک اور بوجھ مت ڈالنا اور کوئی ضرورت نہیں ہے ان کو بتانے کی۔۔نائلہ بیگم نے سفاکی سے کہا۔

"میرا باپ افورڈ کر سکتا ہے۔۔"غازہ نے غصّہ پیتے ہوئے تحمل سے کہا۔

میں نے یہ نہیں پوچھا کہ کر سکتا ہے یا نہیں میں نے یہ کہا ہے کہ تم ان سے بات نہیں کرو گی اس کا جبڑا اپنی مٹھی میں دباتے ہوئے انہوں نے چبا چبا کر کہا اور وہاں سے اٹھ کر چلی گئی۔

غازہ وہی صوفے پر ڈھے گئی جو خوشی اس کے چہرے سے جھلک رہی تھی اب اس کی جگہ آنسوؤں نے لے لی تھی۔

"تم ٹینشن نہ لو میں انکل سے خود بات کروگی" ساریہ نے اس کو اپنے ساتھ لگایا اور تسلی دی۔

"کوئی ضرورت نہیں ہے آنٹی ٹھیک ہی تو کہہ کر گئی ہے کہ میں بوجھ ہوں ان کی صرف دو ہی اولادیں ہیں میں تو "انویزبل" ہوں کسی کو نظر ہی نہیں آتی۔۔" وہ روتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف بھاگ گئی اور کمرا اندر سے بند کر لیا۔

ساریہ نے تاسف سے اسے جاتے ہوئے دیکھا۔۔اس نے ایک میسج ٹائپ کیا اور فراز کے نمبر پر سینڈ کر دیا اور اٹھ کر اپنا چھوڑا ہوا کام کرنے لگ گئی۔

☆☆☆☆☆

اوئے سارے تمیز کی چادر اوڑھ کر بیٹھو پیتھالوجی والے سر لیکچر لینے کے لیے آرہے ہیں غازی نے کلاس میں داخل ہوتے ہوئے سب کو کہا جو ٹولیوں کی شکل میں ایسے بیٹھے تھے جیسے کلاس نہیں کوئی فن لینڈ ہو۔

دو منٹ میں ہی کلاس اصلی حالت میں واپس آگئی تھی۔غازیان کلاس ریپریزینٹیٹو تھا ابھی بھی وہ سر کو ہی لینے گیا تھا کیوں کہ ان کی آج دوسرے سال کی پہلی کلاس تھی۔

"گڈ مارننگ سر۔۔۔" ساری کلاس ادب میں کھڑی ہوئی تھی۔

"گڈ مارننگ بچوں"۔۔۔"بیٹھ جاؤ اور آئندہ میرے آنے پر کھڑے ہونے کی ضرورت نہیں ہے ایک ٹیچر کی عزت آپ کے دل میں ہونی چاہیے آپ کا کھڑا ہونا یہ ظاہر نہیں کرتا اپنے ٹیچر کو اچھے لفظوں میں یاد رکھا کریں اور ان کو کبھی بھی مت بھولنا زندگی کے چاہے جس مقام پر بھی چلے جانا ان کے دیے ہوئے سبق ہمیشہ یاد رکھنا کیوں کہ آج آپ جو کچھ بھی پڑھ رہے ہیں یہ انہی کی بدولت ہے"روحان مسکراتے ہوئے بچوں سے مخاطب ہوا۔

"کہتے ہیں پیچھے مڑ کر نہیں دیکھنا چاہیئے لیکن میں یہ بالکل نہیں کہوں گا۔۔۔کچھ چیزیں خوشی دیتی ہیں اگر انہیں پیچھے مڑ کر دیکھا جائے جیسے کہ جہاں پر آپ اپنی زندگی کا خوبصورت وقت گزارتے ہیں ابھی آپ کے پاس چار سال ہیں اور یہ چار سال بھی پر لگا کر اڑ جائے گے کرنے کو بہت کچھ ہو گا مگر ان میں سے کچھ کچھ آپ کر لو گئے اور بہت کچھ نہیں بھی ہو پائے گا لیکن جب یہاں سے جاؤ گئے بہت سی یادوں کا پٹارا ساتھ ہو گا جو آپ کے چہرے پر مسکراہٹ لانے کے لیے کافی ہو گا یہاں سے نکل کر آپ ایک زندگی کا ایک اور سفر شروع کرو گئے اور کبھی کبھار پیچھے مڑ کر ضرور دیکھنا بہت خوشی دے گا آپ کو۔۔۔ایک اور بات ہمیشہ مسکراؤ اور مسکراہٹیں پھیلاتے رہا کرو ہلکی پھلکی گفتگو سے اس نے کلاس کا آغاز کیا تھا۔

"نمبروں کی بیس پر خود کو جج مت کرنا آپ کے اچھے یا کم نمبر آپ کے فیوچر میں ایک اچھے ڈاکٹر ہونے کا فیصلہ نہیں کرتے۔۔۔اگر بھاگنا ہے تو نالج کے پیچھے بھاگنا۔۔میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں اس کے پیچھے بھاگنا آپ کو بہت فائدہ دے گا۔۔میں یہ چاہتا ہوں آپ یہاں سے نکلو تو آپ کہ پاس یادوں کہ پٹارے کہ ساتھ ساتھ نالج کا بھی پٹارا ہو۔۔تو کیا کہتے ہیں سب لوگ۔۔"سر روحان نے کلاس سے استفسار کیا۔

"یس سر"۔۔۔۔سب نے یک زبان ہو کر کہا۔

آواز سے تو لگ رہا ہے کہ بچے سمجھ گئے ہیں چلے آپ کی کلاس کے سی آر سے میں مل چکا ہوں اور اب باقی سب اپنا انٹرو دے اس کے بعد ہم اپنا کونٹینٹ سٹڈی کریں گے۔

سب نے باری باری اپنا تعارف کروایا اور پھر سر روحان نے کلاس کا آغاز کیا۔

☆☆☆☆☆

ہارن کی آواز سنائی دی تھی۔۔سار یہ فوراسے اپنے کمرے سے باہر آئی۔

فراز آکر سر پیچھے کو گرائے صوفے پر بیٹھا تھا۔۔ تبھی اس نے غازہ کو کچن سے باہر نکلتے ہوئے دیکھا اس کی نظر بھی پر چکی تھی جو چائے لے کر اپنے کمرے کی طرف جارہی تھی۔۔۔ آپ چائے لیں گے اس نے تکلف میں پوچھا جس پر فراز نے نفی میں سر ہلایا بس پانی کا ایک گلاس چاہیے۔۔۔لے کر آتی ہوں۔اس نے پانی لا کر دیا پانی دے کر وہ مڑی تھی۔۔۔ہاں سچ یاد آیا۔۔۔بہت بہت مبارک ہو تمھارے بہت اچھے مارکس آئے ہیں۔

"شکریہ "کہتے ہوئے وہ پھر جانے کے لیے مڑی۔۔۔کیا بات ہے اتنا روکھا پھیکا شکریہ

وہ فراز کی بات پر مسکرائی تھی۔۔"آپ نے بھی تو روکھی پھیکی ہی مبارک دی ہے میں نے تو بس جواب دیا ہے"اب وہ رکی نہیں تھی سیدھا اپنے کمرے میں آئی تھی آنسوؤں کا سیلاب پھر امڈ کر آرہا تھا۔

ساریہ جو لاؤنج سے تھوڑا دور رک گئی تھی غازہ کے جانے کے بعد لاؤنج میں آئی تھی۔

فراز میں نے آپ کو غازہ کے لیے کچھ لانے کے لیے کہا تھا۔۔اس نے آتے ہی کہا۔۔۔یار میں تھک گیا تھا ذہن سے ہی نکل گیا اور وقت ہی نہیں نکل پایا کہ تھوڑا پہلے نکل پاتا اس نے سر کو اپنے ہاتھوں سے مسلتے ہوئے کہا۔

"وقت نکالیں"۔۔۔"وقت سے آگے بھاگنے کی کوشش مت کریں کہی ایسا نہ ہو وقت کی رفتار آپ کو اتنا پیچھے پٹخ دے کہ پھر دوبارا اٹھتے اٹھتے وقت آپ سے بہت دور چلا جائے اور آپ کے پاس صرف پچھتاوے کی ڈگر ہی رہ جائے اور اس پر چلنا بہت ہی دشوار ہو سکتا ہے"۔۔۔ساریہ نے ذو معنی سا کہا۔

"کیا مطلب ہے اس بات کا میں کچھ سمجھا نہیں"۔۔۔فراز نے نا سمجھی کہ انداز میں کہا۔

"آپ بہت امیر ہیں۔۔اس لیے نہیں کہ آپ کے پاس بہت دولت ہیں اس لیے کیوں کہ آپ کے پاس ایک بہت خوبصورت بہت انمول رشتہ ہے۔۔۔اس کی ناقدری نہ کرے ورنہ دور تو وہ ہو رہا ہے کہی مکمل طور پر دور نہ ہو جائے۔۔کیا آپ نے کبھی نوٹ کیا ہے غازہ آپ کو بھائی نہیں بلاتی آپ سے جب بھی بات کرتی ہے آپ کو "آپ" کہہ کر ہی مخاطب کرتی ہے۔۔ایک بھائی سے بہن کا رشتہ دور جا رہا ہے اسے دور جانے سے روک لیں۔۔شاید وہ بہت دور نہیں گیا ہو آپ قدم بڑھالیں اس کی طرف وہ پلٹ آئے گی "۔۔۔ساریہ فراز کو سوچ میں ڈال کر اٹھ کر کچن میں چائے بنانے چلی گئی اور جب وہ باہر آئی تو فراز اپنی کار کی چابیاں اٹھائے باہر کی طرف جارہا تھا۔

"کہاں جارہے ہیں اس نے پیچھے سے ہانک لگائی"۔۔۔"قدم بڑھانے کے لیے کچھ تیاریاں تو کرنی ہی پڑنی ہے"۔۔فراز نے پلٹتے ہوئے جواب دیا۔۔"اچھا رکیں میں بھی ساتھ چلتی ہوں مجھے آپ سے کچھ بات بھی کرنی ہے" جس پر اس نے مسکراتے ہوئے حامی بھرلی۔

وہ کار میں آکر بیٹھی تو فراز نے کار بیکری کی طرف گھمائی۔۔۔شادی کے بعد یہ پہلی بار تھا جب ساریہ فراز کے ساتھ باہر نکلی تھی۔

شاپ میں جا کر اس نے غازہ کا فیورٹ کیک آرڈر کیا اور اس پر کونگریجولیشن لکھوایا۔۔۔اور بہت سی چاکلیٹ خریدی اور واپس کار میں آیا جہاں ساریہ اس کا انتظار کر رہی تھی۔۔چیزیں اس نے پچھلی سیٹ پر رکھی اور ایک چاکلیٹ ساریہ کی طرف بڑھائی یہ تمھارے لیے۔۔"میرا شکریہ قبول کرو" اس نے مسکراتے ہوئے کہا جس پر اس نے مسکراتے ہوئے چاکلیٹ لی۔

اب اس نے مال کے آگے کار روکی اب وہ دونوں کار سے باہر نکل کر اندر گفٹ شاپ کی طرف بڑھے وہ دونوں گفٹ سلیکٹ کر رہے تھے۔۔فراز کی نظر ایک پین پر پڑی تھی وہ پین گولڈن کلر میں تھا اور وہاں پر موجود سب پینز سے زیادہ خوبصورت تھا اس نے ساریہ کو بھی اس کی طرف متوجہ کیا تھا۔۔۔واؤ یہ تو بہت خوبصورت ہے یہ غازہ کو ضرور پسند آئے گا۔۔۔ساریہ نے ایک گھڑی پسند کی تھی وہ بھی لائٹ گولڈن کلر کی تھی دونوں نے ایک چٹ لی تھی اور اس پر کچھ لکھ کر اس کے اندر رکھ کر شاپ کیپر کو پیک کرنے کا کہہ کر وہ لوگ شاپ سے نکل کر دوسری شاپ پر چلے گئے تھے۔

"فراز اسے کپڑوں کی دکان پر لے آیا تھا۔۔جب سے شادی ہوئی ہے میں تمہیں نہ کہی لے کر گیاہوں اور نہ ہی کبھی شاپنگ کے لیے لے کر آیاہوں۔۔۔اب تم یہاں سے شاپنگ کر سکتی ہو۔۔۔" فراز نے اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا۔

لیکن اس کی ضرورت نہیں ہے میرے پاس پہلے ہی بہت سے ڈریسیز ہیں وہ تو اسی بات پر خوش ہو گئی تھی کہ فراز نے اس کے بارے میں سوچا تو صحیح۔

ہو گئے لیکن میرا دیا ہوا نہیں ہو گا۔۔۔اب فراز خود اس کے لیے سلیکٹ کر رہا تھا۔۔اس نے میرون کلر کا ایک ڈریس نکالا جو کرتا اور کیپری تھا جس پر گولڈن کلر کا ہلکا سا کام ہوا تھا اور شاپ کیپر کو پیک کرنے کا کہا۔۔اس سے ایک چھوٹا سائز بھی پیک کر دی جیئے گا ساریہ نے شاپ کیپر کو کہا۔۔وہ جی میم کہہ کر چلا گیا۔۔۔دوسرا کس لیے فراز نے تعجب سے پوچھا۔

"دوسرا غازہ کے لیے" اس نے مسکراتے ہوئے کہا جس پر وہ بھی مسکرا دیا اور بل دے کر وہ دکان سے نکل آئے اور دوسری دکان سے گفٹ لے کر ان کا رخ کار کی طرف تھا۔

"مجھے آپ سے ایک اور بات کرنی تھی غازہ کے بارے میں "۔۔ہاں کہو اس نے ڈرائیونگ کرتے ہوئے کہا۔

"وہ غازہ میڈیکل میں ایڈمشن لینا چاہتی ہے صبح وہ مجھ سے بات کر رہی تھی پھر آنٹی آ گئی اور انہوں نے منع کر دیا اور کہنے لگی کہ اب وہ اس کی شادی کرے گیں۔۔۔فراز ابھی وہ بہت چھوٹی ہے وہ بہت معصوم ہے وہ اتنی جلدی شادی کی زمیداری نہیں اٹھا سکتی صبح سے اس نے خود کو کمرے میں بند کر کے رکھا ہے اور روئے جا رہی ہے۔۔میں چاہتی ہوں آپ اس کو اعتماد میں لیں اسے اتنا یقین دلائے کہ اس کی مرضی کہ بغیر کچھ بھی نہیں ہو گا۔۔۔" ساریہ نے ایک سانس ہوا کے سپرد کرتے ہوئے کہا جس پر اس نے حامی بھر لی۔

"وہ سوچ رہا تھا کتنی عجیب بات ہے جو باتیں بہن کی مجھے بتانی چاہیے تھی وہ مجھے ساریہ بتا رہی ہے میں واقع ہی اپنی بہن سے بہت دور آ گیاہوں۔۔۔" سگنل پر کار آ کر رکی تھی تبھی فراز کی نظر باہر ایک بچے پر پڑی جس کے ہاتھ میں بلونز تھے وہ کار سے باہر نکلا اور اس بچے سے سارے بلونز خرید لیے اور انھیں لیے واپس آ گیا۔

سار یہ حیرانگی سے ان کو دیکھ رہی تھی۔۔۔"غازہ کو بلونز بہت پسند ہیں"۔

کار پورچ میں آکر رکی تھی سامان نکال کر وہ دونوں کچن کی طرف گئے تھے۔

کیک کوٹرے میں نکالا اور ایک چھری لی اور ایک کینڈل جلا کر وہ دونوں غازہ کے کمرے کی طرف گئے۔

فراز نے دروازہ ناک کیا۔

غازہ نے دروازہ کھولا تو سامنے کوئی بہت سارے بلونز لے کر کھڑا تھا اس کا چہرہ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔۔غازہ نے مسکراتے ہوئے بلونز ہٹائے تھے اور سامنے فراز کو کھڑا پایا۔

"آپ"۔۔۔فراز کو اس کا آپ کہنا چبا تھا پھر بھی مسکراتے ہوئے وہ دونوں اندر آئے تھے اور اسے اچھے سے وش کیا۔

فراز نے ٹیبل سیٹ کیا اس پر کیک سیٹ کیا اور بلونز کو بھی اسی ٹیبل پر سیٹ کیا۔

تھوڑی وزنی چیز لے کر فراز نے ان غباروں کے دھاگوں پر رکھی تھی تاکہ بلونز اڑ نہ جائے

غازہ تو حیرانی سے یہ منظر دیکھ رہی تھی اور سوچ رہی تھی کیا وہ سب اس کے لیے ہے۔

"آؤ گڑیا"۔۔۔فراز نے اپنے بازو وا کیے تھے غازہ کو آنے کا اشارہ کیا تھا۔۔اس نے بھی ذرا دیر نہیں لگائی تھی جیسے وہ اسی کے انتظار میں ہو۔۔۔وہ آکر اپنے بھائی سے لپٹ گئی تھی برسوں بعد اس نے یہ سکون محسوس کیا۔۔وہ زارو قطار رونے میں مصروف تھی ۔۔۔بس کرو گڑیا آج تو خوشی کا موقع ہے اور تم غلط وقت پر رو رہی ہو وہ دیکھو تمہاری بھابھی بھی رونے کا پروگرام بنا رہی ہے فراز کی بات پر اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تھا آنکھوں سے آنسو صاف کیے اور مسکرائی۔جہاں سار یہ بھائی بہن کے ملن کی ویڈیو بنانے میں مصروف تھی آنکھیں اس کی بھی نم تھیں مگر ہونٹوں پر زندگی سے بھرپور مسکراہٹ تھی۔غازہ نے سار یہ کو بھی گلے لگایا۔

فرازنے کیمرا اسیٹ کیااور ایک جگہ پر رکھ کر اب دونوں نے غازہ کے ساتھ مل کر کیک کاٹااور ایک دوسرے کو کھلایا جو فراز اور ساریہ گفٹ لائے تھے وہ بھی غازہ کو دیے ایک دوسرے کہ منہ پر کیک لگا کر غازہ نے اپنے فون میں سیلفیز بھی لی۔۔۔یہ منظر کیمرے کی آنکھ نے بھی محفوظ کیا۔

بھائی آج میرا یہ سب سے اسپیشل دن تھا اوںن یہ میری زندگی کا سب سے خوبصورت دن تھا میں اس کو ہمیشہ یاد رکھوں گی اس نے مسکراتے ہوئے دونوں کو ہگ کیا۔۔بس میری بہن کے چہرے سے یہ مسکراہٹ کبھی غائب نہیں ہونی چاہیے اگر کبھی بھی کوئی بھی مسلہ ہو تو تم سیدھا اپنے بھائی کے پاس آؤ گی اوکے۔۔۔فراز نے تصدیق چاہی جس پر اس نے ہاں میں سر ہلایا۔

"چلو اب میں چلتا ہوں تم بھی آرام کرو۔۔ہاں ایک اور سرپرائیز ہے میری بہن کے لیے"

"کیسا سرپرائیز"۔۔غازہ نے تجسس میں پوچھا۔

"پتہ چل جائے گا بہت جلد"۔۔۔وہ کہتے ہی کمرے سے باہر چلا گیا۔

غازہ نے ساریہ کی طرف دیکھا جس نے کندھے اچکائے۔۔۔غازہ نے ساریہ کو ایک بار پھر سے گلے لگایا۔۔"میں جانتی ہوں بھابھی یہ آپ کی وجہ سے ہی ہوا ہے۔۔شکریہ بھابھی۔۔۔یہ دن میری زندگی کا ایک نمایاں دن ہے سب دنوں سے مختلف"۔۔اس نے خوشی میں جھومتے ہوئے کہا۔

"میری وجہ سے کچھ نہیں ہوا یہ دن تمہاری زندگی میں لکھا تھا پھر یہ دن یادگار ہونا ہی تھا۔"

ہم سب کو بس تمھارے چہرے کی مسکراہٹ چاہیے اور کچھ نہیں۔۔اور اگر کبھی زندگی میں تم اداس ہوئی بھی تو تم اس دن کو یاد کرنا اور دل کھول کر مسکرانا"۔۔ساریہ نے ابھی کی بنائی ہوئی ویڈیو غازہ کہ نمبر پر سینڈ کرتے ہوئے کہا جس پر غازہ مسکرائی تھی۔۔ساریہ اسے پیار کر کہ چلی گئی تھی۔

"غازہ نے بلونز کو آزاد کیا تھا وہ چھت سے جا کر ٹکرائے تھے اور ان لٹکتے دھاگوں کے بیچو بیچ وہ گھوم رہی تھی۔۔۔یا اللّٰہ پاک شکریہ بہت بہت شکریہ۔۔۔شکریہ آپ نے یہ خوبصورت دن میری زندگی میں لکھا۔۔۔اتنا بڑا شکریہ۔۔اس نے بازو کھولتے ہوئے خوشی سے چینختے ہوئے کہا۔۔آج اس کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا۔۔انہی چھوٹی چھوٹی خوشیوں کے لیے تو وہ ترستی تھی۔۔۔کہی بہت دور کھڑی زندگی اور قسمت دونوں مسکرائی تھیں"۔

☆☆☆☆☆

شام کولاؤن میں بیٹھی ینگ جنریشن موسم کا مزہ لے رہی تھیں۔۔یار آج والے سر کتنے کول تھے نا مطلب ایسے ہمارے پورے کیریئر میں آج تک کسی ٹیچر نے بھی بات نہیں کی ہم سے۔۔۔ارے او ابھی کہا ہمارا کیریئر بنا ہے آیت کی بات کو بیچ میں کاٹ کر غازیان نے اس کہ سر پر چپت لگاتے ہوئے کہا۔

"تو سر پر مارنا ضروری تھا تمیز سے نہیں بول سکتے تھے میری بات کا مطلب تو سمجھ ہی گئے تھے نا تم۔۔اور اب آگے سے تم نے اپنے ہاتھوں کا استعمال میرے بال خراب کرنے کے لیے کیا نہ تو میں نے یہ جو تمہارا گلشن ہیں نہ اسے میں نے اڑا دینا ہے اور تم جانتے ہو میں ایسا کر سکتی ہوں"۔۔۔آیت نے اس کہ بالوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

اور تم جانتے ہو میں ایسا کر سکتی ہوں غازی نے اس کی نقل اتارتے ہوئے کہا جس پر اس نے منہ بسورا اور عفاف سے بات کرنے لگ گئی۔۔۔اتنے میں ادیرا اور زوریز بھی وہاں پر چائے اور کچھ کھانے کا سمان لے کر آ گئے۔

اور تمہیں پتہ وہ ایجڈ بالکل نہیں تھے بالکل ینگ لگ رہے تھے اور ان کے پڑھانے کا انداز بھی ایسا تھا جیسے بہت سارا ایکسپیرینس ہو ان کو پڑھانے کا۔۔اور میں نے سنا تھا وہ کسی ہسپتال میں پریکٹس بھی کرتے ہیں۔۔۔اور انہوں نے اپنے تعارف میں صرف اپنا نام بتایا اور اپنی کوالیفیکیشن اور اپنی تعریف کے راگ نہیں آلاپے۔۔وہ سب سے مختلف تھے۔۔۔آیت نے عفاف کو بتاتے ہوئے کہا جس پر غازی نے بھی اس کی اس بات سے اتفاق کیا۔

کیا پتا وہ سچ میں ایجڈ ہو اور اپنے آپ کو فٹ رکھا ہو عفاف نے بھی تجسس میں جواب دیا۔

"ارے نہیں وہ واقع ہی ینگ ہیں کوئی انتیس سال کے ہوگئے اور میں نے ڈیپارٹمنٹ سے سنا تھا وہ یہاں سے ہی پڑھ کر گئے ہیں اور ٹاپ پڑرہ چکے ہیں اور ان کی قابلیت کی وجہ سے ہی انہیں ریکویسٹ کر کے واپس بلایا گیا ہے۔۔"غازی نے بھی مزید گفتگو میں حصہ لیا۔

"تو یہ بات تم مجھے پہلے نہیں بتا سکتے تھے یہاں میں تجسس میں ہی مر جاتی۔۔"آیت نے غازی کو چٹکی کاٹتے ہوئے کہا۔

"ہاں تو اچھا ہی ہے زمین کو بھی سانس آجاتی"۔۔غازی کی اس بات پر ادیرا نے اس کو ڈانٹا تھا۔۔ایسی باتیں غلطی سے بھی منہ سے مت نکالا کرو کوئی بھی وقت قبولیت کا ہو سکتا ہے ادیرا کو غازی کی بات بری لگی تھی۔

"کچھ صفات ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تحفے میں ملی ہوتی ہیں جن کو تلاشنے کی ضرورت ہی نہیں پڑتی وہ خود با خود ہمیں نظر آنے لگتی ہیں اور کچھ کو ہمیں تلاش کرنا پڑتا ہے اور ان کو تلاشنے کا سفر آسان بھی نہیں ہوتا ہو گا بعض اوقات جو ہمارے اندر خوبیاں موجود ہوتی ہیں وہ دوسروں کو نظر آجاتی ہیں اور ہم ان سے انجان ہی رہتے ہیں اور کوئی دوسرا ہمیں ہماری خوبیوں سے آشنا کرواتا ہے جیسے کہ ہماری ادیرا ہے کوئی بھی اس سے بات کرے تو الفاظ سیدھا لوگوں کے دلوں میں اتر جاتے ہیں ویسے ہی تم لوگوں کہ وہ سر ہوگے جن کا پڑھانے کا انداز ایسا ہو گا جو ان کو سب سے منفرد بناتا ہو گا"۔۔۔۔زوریز نے اپنی بہن کو غصے میں دیکھتے ہوئے ٹاپک چینج کیا۔

"یہ سال ان کی سنگت میں بہت اچھا گزرنے والا ہے ہم ان سے نالج کے ساتھ ساتھ اور بھی بہت کچھ سیکھیں گے"۔۔آیت نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

اچھا یہ سب چھوڑوں یہ بتاؤ کہ ہم لوگ شادی کی شاپنگ پر کب جارہے ہیں؟۔۔عفاف نے کرسی آگے کو کرتے ہوئے پوچھا۔

"جس کی شادی ہے اس کو بھی تھوڑی سی اکسائیٹمنٹ دیکھالینے دو زوریز نے اس پر چوٹ کی۔

رہنے دو تمہاری بہن تو صدا کی بورنگ انسان ہے اسے دیکھ کر تو لگتا ہے کہ اسے شادی میں کوئی انٹرسٹ ہی نہیں ہے۔

بس رہنے دو میری بہن کے بارے میں الٹے سیدھے لفظ بولنے کی ضرورت نہیں ہے اس وقت ایک لڑکی کی کیا حالت ہوتی ہو گی وہ فیلنگ تمہیں کونسا آ رہی ہو گی۔۔ زوریز نے ادیرا کو اپنے ساتھ لگایا جس پر اس کی آنکھیں نم ہوئی آیت نے بھی آ کر دونوں کے گرد بازو پھیلائے۔

غازی نے اپنا فون نکالا اور یہ منظر کیپچر کیا جس میں عفاف بھی غازی کے ساتھ کھڑی تھی اور پیچھے تینوں بہن بھائی کا ایموشنل سین چل رہا تھا۔۔ جس پر ہیش ٹیگ اموشنل سین ہیش ٹیگ رخصتی اور ہیش ٹیگ اپنے آنسو بیدائی کے لیے بچا لو۔۔۔ کیپشن لکھ کر غازی نے تصویر کزن گروپ میں سینڈ کر دی۔

☆☆☆☆☆

فراز میں نے آپ کو بتایا تھا نہ کے ماما اور بھائی آئے تھے مجھے لینے تب میں نے منع کر دیا تھا غازہ کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی۔۔ تو اب میں سوچ رہی ہوں کہ کل چلی جاؤں اور غازہ کو بھی میں اپنے ساتھ لے کر جانا چاہتی ہوں وہ بھی تھوڑا سا فریش ہو جائے گی آپ کل صبح آفس جاتے ہوئے چھوڑ دے گئے۔۔۔ ساریہ نے بستر ٹھیک کرتے ہوئے فراز سے کہا جو صوفے پر بیٹھا شاید کوئی فائل پڑھ رہا تھا۔

"صبح جانا ہے۔۔۔" اس نے فائل بند کرتے ہوئے پوچھا جس پر ساریہ نے سر ہلاتے ہوئے حامی بھری۔

"ٹھیک ہے چھوڑ دوں گا لیکن کتنے دن کے لیے جاؤ گی"۔۔۔ اس نے مزید پوچھا۔

ماما تو کہہ رہی تھیں کہ ایک مہینے کے لیے آنا لیکن میں ایک ہفتے تک واپس آ جاؤں گی اس نے اپنا سامان پیک کرتے ہوئے کہا۔

ٹھیک ہے۔۔ لیکن غازہ بھی ایک ہفتہ وہی رہے گی کیا؟ اس نے سوالیہ انداز میں پوچھا۔

ہاں وہ میرے ساتھ ہی رہے گی اور ویسے بھی ایک ہفتہ کوئی زیادہ نہیں ہے اور وہاں پر آیت غازی لوگوں سے بھی مشورہ کر لے گی کہ آگے کس کالج میں ایڈمشن لینا چاہیے۔۔۔ اس نے مزید تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور غازہ کو دیکھنے کا کہہ کر وہ باہر چلی گئی۔

ADABAVENUE
خیال زبان

میں اپنی بہن کو تمہارے ساتھ بھیجتے ہوئے فکر مند نہیں ہوں مجھے پتا ہے تم کو اس کی فکر مجھ سے بھی زیادہ ہے۔۔ تمہارا شکریہ کیسے ادا کروں تم نے مجھے ایک بہت خوبصورت رشتے سے دور جانے سے بچالیا۔۔۔ آہ میں فضول چیزوں کے پیچھے بھاگ رہا تھا اصل خوشی تو میں نے آج جئی ہے اس کے لیے شکریہ ساریہ۔۔ اس نے ساریہ کو تصور میں لاتے ہوئے کہا اور ایک لمبی سانس ہوا کہ سپرد کی۔

ساریہ غازہ کہ کمرے میں آئی تو وہ سو رہی تھی زندگی سے بھرپور مسکراہٹ اس کے چہرے سے عیاں ہو رہی تھی وہ بہت پر سکون انداز میں سوئی ہوئی تھی۔۔۔ وہ اسے ایسے پر سکون دیکھ کر مسکرائی تھی اس کے اوپر بلینکٹ درست کر کہ وہ اس کی پیکنگ کرنے لگ گئی ۔۔ اور جو ڈریس وہ آج لے کر آئی تھی اسے صوفے پر رکھ کر اس نے ایک سٹکی نوٹ چپکایا تھا جس پر لکھا تھا جب اٹھو تو اسے پہن کر صبح ڈائننگ ٹیبل پر آٹھ بجے پہنچ جانا۔۔ اور خود وہ بھی کمرے سے چلی گئی تھی۔

☆☆☆☆☆

"بس کر دیں بیٹا جی اب اور نہیں چلا جا رہا"۔۔ دادا جی نے ادیرا سے واک ختم کرنے کا کہا۔

ٹھیک ہے تھوڑی دیر بیٹھ جاتے ہیں اس نے دادا جان کو بینچ پر بیٹھاتے ہوئے کہا۔

جس دن ادیرا کو چھٹی ہوتی تھی وہ لوگ پارک میں زیادہ دیر کے لیے رکتے تھے ابھی بھی وہ واک کر کے تھک گئے تھے اسی لیے آرام کی غرض سے بیٹھ گئے۔

بیٹا جی آپ خوش ہو نا اس شادی سے۔۔۔ دادا جی نے ادیرا سے استفسار کیا۔

آپ بتائیں آپ خوش ہیں ادیرا نے الٹا سوال کر ڈالا۔۔۔ بیٹا یہاں پر میری خوشی کی بات نہیں ہو رہی آپ کی بات ہو رہی ہے۔

"میں آپ لوگوں سے علیحدہ نہیں ہوں میری خوشی آپ لوگوں سے منسلک ہے اگر آپ لوگ خوش ہے تو میں بھی بہت خوش ہوں اس نے مسکراتے ہوئے کہا جس پر دادا جان بھی مسکرا دیے۔"

چلیں پھر تھوڑی سی واک کرتے ہیں اس کے بعد گھر چلیں گے اس نے اٹھتے ہوئے دادا جان کو کہا۔

بس اب گھر چلتے ہیں ویسے بھی واک ہی ہونی ہے دادا جان نے اٹھتے ہوئے کہا۔

دادا جان آپ کی رپورٹس میں امپرووومنٹ آئی ہے اور اب آپ لاپرواہی مت کیا کریں اور اگلے چیک اپ کے لیے میں آپ کے ساتھ جاؤں گی۔۔ آج کے لیے معاف کرتی ہوں لیکن کل دو گھنٹے لگائیں گے اس نے فیصلہ کن انداز میں کہا۔

دونوں نے گھر کی طرف قدم بڑھائے تھے۔

☆☆☆☆☆

بھابھی بھابھی وہ سیڑھیوں سے چہکتی ہوئی اتر رہی تھی اور وہی ڈریس پہنا تھا جو ساریہ رکھ کر آئی تھی۔ ساریہ نے بھی وہی ڈریس پہنا تھا وہ آکر اس سے لپٹ گئی تھی۔۔ بھابھی ڈریس بہت پیارا ہے اور بتائیں میں کیسی لگ رہی ہوں اس نے تھوڑا پیچھے ہٹتے ہوئے پوچھا۔

"ایک دم شہزادی لگ رہی ہو" بھابھی نے اس کی گال پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا اور یہ ڈریس تمھارے بھائی لے کر آئے ہیں اس نے فراز کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جو ناشتہ کرنے میں مصروف تھا۔۔ نائلہ بیگم بھی وہیں پر بیٹھی جل بھن رہی تھی ایک تو غازہ کی آواز ان کو زہر لگ رہی تھی اوپر سے ان دونوں نے بنا پوچھے جانے کا پلان بنا لیا اور فراز کو بھی شامل کر لیا۔۔ انہیں تو یہی ٹینشن تھی کہ گھر کے کام کون کرے گا ایک صبا ہی رہ جاتی تھی پیچھے نکمی اولاد وہ تو اٹھتی ہی بارہ بجے ہے اور ملازموں کی بھی چھٹی انہوں نے خود ہی کروائی تھی اب گھر کا سارا کام انھیں خود ہی کرنا پڑنا تھا۔

فراز نے ٹیبل پر بیٹھتے ہی ان کے جانے کا بتایا تھا جس پر کسی نے کوئی اعتراض نہیں کیا تھا سب کے سامنے نائلہ بیگم نے بھی کچھ کہنے سے گریز ہی کیا تھا۔

ساریہ بھی اپسرا ہی لگ رہی تھی میرون کلر کہ ڈریس میں میرون ہی لپسٹک لگائے بال کھلے دوپٹہ گلے میں ڈالے وہ بہت پیاری لگ رہی تھی اور سیدھا فراز کے دل میں اتر رہی تھی فراز نے بھی اسے پہلی بار ہی ایسے تیار ہوتے ہوئے دیکھا تھا ورنہ تو وہ بہت سادھے

حلیے میں رہتی تھی۔ لیکن وہ کیا جانے کہ نائلہ بیگم اس کو تیار ہونے دیتی ہی نہیں تھی اس کہ ذرا سے تیار ہونے پر اس کو کتنی جھاڑ پلاتی تھی۔۔ وہ اپنے کمرے میں اپنا بیگ لینے آئی تھی وہ چادر اوڑھ کر جب مڑی تو فراز دروازے سے ٹیک لگائے کھڑا تھا۔

وہ چلتا ہوا اس کے پاس آیا اور اس کا ہاتھ تھاما تھا۔۔ ساریہ جانتا ہوں ابھی وقت نہیں ہے باتوں کا تمہاری واپسی پر ہی بات ہو گی ۔۔ جلدی آنے کی کوشش کرنا پلیز۔۔ فراز نے اس کا ہاتھ دبا کر چھوڑا تھا۔۔ "اس کی آنکھوں میں کیا نہیں تھا امید کی نئی جوت تھی شاید جو وہ ساریہ کو تھما رہا تھا۔"

" آنکھوں کے راز بہت گہرے ہوتے ہیں ان کو پڑھنے کے لیے بہت اندر تک اترنا پڑتا ہے" اور فراز اور ساریہ نے تو پہلی دفع ہی شاید ایک دوسرے کی آنکھوں میں جھانکا تھا اس لیے دونوں ہی سمجھنے سے قاصر تھے۔

اب وہ دونوں کار میں آکر بیٹھے تھے غازہ پہلے سے ہی موجود تھی سفر ہلکی پھلکی گفتگو میں کیا تھا سفر زیادہ نہیں تھا آدھے گھنٹے کا ہی راستہ تھا۔ وہ پہنچ گئے تھے فراز نے کار باہر ہی پارک کی تھی اب وہ اندر کی جانب گئے تھے سب سے ملنے کے بعد فراز اجازت لیتا ہوا وہاں سے نکل آیا تھا۔

☆☆☆☆☆

عفاف کو گاڑی چلانا آتی تھی لیکن کبھی کبھار وہ کسی کی گاڑی کو ٹکر مار دیتی تھی بقول عفاف کہ اس کا بیڈ لک ہوتا ہے جس دن اس سے کسی کی کار ٹھوکی جاتی ہیں سب اس کا اس بات پر مذاق اڑاتے تھے۔۔۔ جس میں غازی اور آبص پیش پیش تھے گھر والے اس کو کار چلانے ہی نہیں دیتے تھے اور آیت کو کار چلانا آتی ہی نہیں تھی۔۔۔ عفاف اور آیت کو کچھ سامان چاہیے تھا اور دونوں نے ادیرا کا سر کھالیا تھا کہ وہ ان کے ساتھ چلے جس پر وہ بہت مشکل سے راضی ہوئی تھی

اب وہ سامان خرید کر واپس آرہی تھیں۔

ابھی گھر کہ پاس وہ پہنچی ہی تھیں اس نے ہارن بجایا ہی تھا کہ گیٹ کھل گیا وہ گاڑی آگے بڑھانے ہی لگی تھی کہ عفاف کی زوردار آواز پر اس نے بریک لگائی بریک اتنی زور سے لگی تھی کہ آیت جو پیچھے ٹیک لگا کر بیٹھی تھی وہ آگے کو آکر گری تھی۔

"کیا ہوا"۔۔ادیرا نے حیران ہوتے ہوئے اس کے اتنے زور سے بولنے کی وجہ دریافت کی جس پر وہ کوئی بھی جواب دیے بغیر اتر گئی اور سامنے والے گھر میں چلی گئی۔

یہ آنٹی کی طرف کیوں گئی اور وہ بھی ایسے گاڑی کو رکوا کر کچھ نہ کچھ تو اس کہ دماغ میں چل رہا ہونا۔۔ایک کام کرو تم جاؤ اندر میں ذرا پتا لگا کر آتی ہوں۔۔ آیت نے کار کا دروازہ کھولتے ہوئے ڈیٹیکٹو انداز میں اس سے کہا جس پر اس نے کندھے اچکاتے ہوئے کار اندر بڑھائی۔

آنٹی میری پیاری آنٹی۔۔۔وہ آنٹی کو آوازیں دیتی ہوئی لاؤنج میں داخل ہوئی کہ اس کی نظر ڈائننگ ٹیبل پر پانی رکھتی ہوئی ساریہ پر پڑی۔

"ساریہ"۔۔۔اس نے چیختے ہوئے ساریہ کو پکارا اور دوڑ کر آئی اور اس سے لپٹ گئی تم سچ میں آگئی ہو نہ یا میں خواب میں ہوں۔

آآآ۔۔۔ساریہ نے اس کہ چٹکی کاٹی جس پر وہ اس سے علیحدہ ہوئی۔۔۔اب آگیا یقین ساریہ نے اس سے پوچھا۔

"ہاں ہاں۔۔۔آگیا یقین وہ پھر اس کے گلے لگ گئی۔۔۔میں بھی کہوں ایسی کونسی کشش اور خوشبو ہے جو میرے قدم اس گھر کی طرف بڑھنے سے رک ہی نہیں رہے۔۔"عفاف نے ڈرامائی انداز میں کہا۔

"جھوٹ بول رہی ہے یہ اس کو آپ کی نہیں بلکہ بریانی کی خوشبو کھینچ کر لائی ہے۔۔" آیت نے عفاف کے اوپر سے ہی ساریہ کو ہگ کیا۔

"جانتی ہوں میں اس نوٹنکی کو۔۔اور بتاؤ کیسی ہو تم لوگ" اس نے ان دونوں سے پوچھا۔

ہماری چھوڑو تم بتاؤ تم کیسی ہو تم تو اپنے میاں اور سسرال والوں کو اتنی پیاری ہو گئی ہو کہ پیچھے مڑ کر تم نے دیکھنا ضروری نہیں سمجھا ۔۔اس نے کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھا۔

آج پیچھے مڑ کر ہی تو دیکھنے آئی ہوں اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

آپی آپ بہت پریٹی لگ رہے ہو آیت نے بھی گفتگو میں حصہ لیا جس پر وہ مسکرا دی۔

اب اگر ملن ختم ہو گیا ہو تو کھانا کھا لیں رافعیہ بیگم نے وہاں آتے ہوئے کہا۔

"ہاں بالکل کھاتے ہیں ویسے بھی بریانی کو زیادہ انتظار نہیں کرواتے اگر ٹھنڈی کر کہ کھائیں گے تو بچاری کی توہین ہو جائے گی "۔۔عفاف نے چیئر پر بیٹھتے ہوئے بریانی اپنی پلیٹ میں ڈالتے ہوئے کہا۔۔ جس پر سب مسکرا دیے کیوں کہ عفاف میڈم کی جان بریانی میں بستی تھی۔

آو غازہ۔۔ساریہ نے غازہ کو سیڑھیاں اترتے ہوئے دیکھا تو اسے اپنے پاس بلایا جو واشروم تک گئی تھی۔

غازہ نے وہاں آتے ہی سلام کیا۔۔ساریہ نے اس کا تعارف کروایا۔

ہاں شادی پر ملاقات ہوئی تھی لیکن صرف رشتہ کی حد تک ہی تعارف قائم ہے اب جاننے کا موقع ملے گا اس نے اٹھ کر اسے بھی گلے لگایا تھا پھر آیت بھی اس سے ملی تھی۔

"غازہ صرف تمہارے لیے میں نے بریانی کو تین سیکنڈ کے لیے اگنور کیا ہے ورنہ لوگوں کو مجھ سے ملنے کے لیے لائینوں میں کھڑا ہونا پڑتا ہے۔۔"عفاف لمبی لمبی چھوڑتے ہوئے دوبارہ بیٹھ گئی غازہ بھی اس کی بات پر مسکرا دی۔

سب ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھ گئے تھے سب نے ابھی پلیٹ میں بریانی نکالی تھی اور عفاف نے ایک پلیٹ ختم بھی کر لی تھی اس نے دوبارہ بریانی ڈالنے کے لیے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ آیت نے اس کا بازو بیچ میں ہی اچک لیا اور اس کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

ہم اپنے گھر میں نہیں بیٹھے تھوڑا تمیز کے دائرے میں رہ کر کھالو سامنے مہمان بیٹھے ہیں وہ کیا سوچیں گے۔

اپنا ہی گھر ہے کیوں آنٹی جی اور کونسے مہمان ہیں آنٹی آپ کے گھر کوئی مہمان آئیں ہیں آپ نے بتایا ہی نہیں اور وہ ہمارے ساتھ کھانا کیوں نہیں کھا رہے۔۔عفاف نے لہجے میں حیرانی سموتے ہوئے سیدھا آنٹی سے ہی پوچھ لیا۔

ہاں اپنا ہی گھر سمجھو اور کوئی بھی مہمان نہیں ہیں سب اپنے ہی لوگ ہیں اچھے سے کھانا کھاؤ۔۔ آنٹی نے اس کو تسلی سے کھانا کھانے کو کہا۔

آیت اپنا سر مسلتی ہی رہ گئی اور عفاف سے بات کرنا اسے فضول ہی لگا اس لیے چپ چاپ اس نے کھانا کھانا ہی مناسب سمجھا۔

"آنٹی بریانی کا مزہ ہی آ گیا بڑے مزے کی بنی ہے۔۔ مجھے تو صرف دو لوگوں کے ہاتھ کی ہی بریانی زیادہ مزے کی لگتی ہے اور آپ دوسرے نمبر پر ہے آپ کے ہاتھوں کی بریانی کسی ایوارڈ کی محتاج ہی نہیں ہے۔۔"اس نے بریانی کھاتے ہوئے تعریفوں کے پل باندھے۔

"اور یہ بھی بتا دو پہلے نمبر پر کون ہے؟"ساریہ نے اس سے استفسار کیا۔

"پہلے نمبر پر۔۔۔ پہلا نمبر تو میرا ہی ہے میرے جیسی بریانی کوئی نہیں بنا سکتا جیسی مجھے پسند ہے میں ویسی ہی سپائیسی بریانی بناتی ہوں آپ کو بھی کھلاؤں گی کسی دن۔۔ دیکھنا آپ کو بھی پسند آئے گی۔۔"اس نے خود کو ہی نمبر ون رکھتے ہوئے جواب دیا۔

"Self praise is no recommendation."

ADABAVENUE
خیال زبان

آیت نے عفاف سے کہا۔

"لو جی اب انسان میں ایک چیز اگر اچھی ہے تو وہ اس کا اظہار بھی نہ کرے ایسے تو اس انسان کی خوبیوں سے سب ناواقف ہی رہ جاتے ہو گے اس میں میاں مٹھو والی کونسی بات کی ہے میں نے سب کو آگاہ ہی تو کیا ہے۔۔ دیکھنا ایک دن تم بھی میری اس خوبی کو سراہوں گی۔۔"اس نے اتراتے ہوئے کہا۔

اچھا خیر چھوڑو یہ سب۔۔۔ تم بتاؤ اب یہی ہونا کچھ دن کہ پھر سے بھاگنے کا پلان ہے اس نے ساریہ سے پوچھا۔

"ہاں ادھر ہی ہوں ابھی کچھ دن تک۔۔"ساریہ نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ہمم رہنا بنتا بھی ہے تمہارا شادی کے بعد تو تمہارا دیدار میں آج ہی کر رہی ہوں۔۔" اس نے منہ بسورتے ہوئے کہا تھوڑی دیر بعد وہ جانے کے لیے اٹھی۔

چلو اب ہم چلتے ہیں کل پھر ملاقات ہو گی کل سب اکٹھے ہوں گے۔۔۔ آنٹی بریانی سچ میں بہت مزے کی ہے میں تو ابھی اور بھی کھانا چاہتی تھی پر یہ آیت کی گندی نظر جو میری بریانی پر ٹکی ہوئی ہے یہ خطرناک ثابت ہو سکتا ہے بعد میں ڈائجسٹ کرنے میں بھی مسلہ ہو گا اور آپ کے اس پیٹو بیٹے نے بھی تو کھانی ہو گی۔۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے اس کا حلق تک کڑوا ہوا۔

"ویسے لوگ اپنی مثال دیتے ہوئے دوسرے لوگوں کا نام ہی استعمال کرتے ہیں۔۔" پیچھے سے آبص کی آواز آئی۔

"ویسے تمہیں کسی نے دعوت دی تھی یا بن بلائے ہی آگئی ضرور بریانی کی خوشبو کے پیچھے پیچھے چلتی ہوئی آئی ہو گی۔۔" آبص نے ٹائی ڈھیلی کرتے ہوئے کہا۔

تم سے مطلب میں جیسے مرضی آؤں اس نے آنکھیں گھماتے ہوئے کہا۔

"آپ بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں آبص بھائی۔۔ یہ بالکل بریانی کے نقشِ قدم پر چلتی ہوئی ہی آئی ہے" آیت نے آبص کی بات کی تصدیق کی۔

"اوہیلو مسٹر" اس نے ایک انگلی سے اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"اپنے کام سے کام رکھو یہ تمہارا کنسرن نہیں ہے کہ میں کس طرح آئی ہوں اور ہاں کبھی آفس بھی ٹک جایا کرو جب دیکھو تمہارے گھر کے چکر ہی ختم نہیں ہوتے۔۔ جتنا اس شکل کو دیکھنے سے گریز کرتی ہوں اتنی ہی سامنے آجاتی ہے پتہ نہیں صبح صبح کس منحوس کی شکل دیکھی تھی میں نے جو تم سے سامنا ہو گیا۔۔" اب دونوں لڑنے کے موڈ میں آچکے تھے دونوں کو بھول چکا تھا کہ وہ کہاں کھڑے ہیں۔

"ضرور اپنی ہی شکل آئینے میں دیکھ لی ہو گی جو سب کی شکلیں تمہیں منحوس ہی لگ رہی ہیں"۔۔ آبص نے طنزیہ مسکراہٹ سے کہا۔

ADABAVENUE
خیال زبان

"زیادہ فری ہونے کی ضرورت نہیں ہے ورنہ تمہارا سر پھاڑ دینا ہے میں نے"۔۔اس نے دانت کچکچاتے ہوئے کہا۔

"جاؤ جاؤ ایک تو خیالی سر بہت پھاڑتی ہو تم کس دن سچ میں پھاڑ کر دکھانا پھر مانوں گا"۔۔آبص نے ماتھے پر بکھرے بال پیچھے کرتے ہوئے کہا۔

"کسی اور دن کا انتظار کیوں کرنا ہے ابھی پھاڑ دیتی ہوں"۔۔اس نے ادھر ادھر نظریں گھماتے ہوئے کہا اور اسے گلدان نظر آیا۔۔۔اب اس کے ہاتھ میں ایک شیشے کا گلدان تھا جسے لے کر وہ آبص کی طرف بڑھی۔

اس سے پہلے کہ وہ اس کا سر پھاڑتی آیت اور ساریہ نے اس سے گلدان پکڑ لیا۔۔آیت عفاف کو کھینچ کر لے جا رہی تھی ساتھ ساتھ وہ آبص سے آنچی آواز میں بھی مخاطب تھی یاد رکھنا تمہاری یہ خواہش میں بہت جلد پوری کروں گی۔

ارے جاؤ جاؤ دیکھ لے گے تمہیں بھی آبص نے کوٹ اتارتے ہوئے اسے نظر انداز کیا۔

اب آبص ساریہ کو ساتھ لگائے اس سے حال چال پوچھ رہا تھا۔۔اور تم کیسی ہو اس نے غازہ سے بھی پوچھا جس پر اس نے جی اچھی ہوں پر اکتفا کیا۔

"کیوں اتنا لڑتے ہو اس سے تمہیں پتا تو ہے تھوڑی جنونی سی ہے واقع میں اگر سر پھاڑ دیتی تو"۔۔ساریہ نے تھوڑے سخت لہجے میں کہا۔

ارے کچھ نہیں کرتی اس کے تو روز کے ہی ڈرامے ہیں تم اسے چھوڑو اور بتاؤ گھر میں سب ٹھیک ہے۔۔آبص نے ٹاپک بدلتے ہوئے کہا۔

ہاں جی سب ٹھیک ہے اللہ کا شکر ہے اس نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

آبص نے کھانا کھاتے ہوئے اور بھی بہت سی باتیں کی جس میں ساریہ اور غازہ کو بھی شامل کیا۔

☆☆☆☆☆

ADABAVENUE

عفاف سید ھا اپنے کمرے میں آئی اور دروازہ زور سے بند کیا دروازہ بند کرنے کی دھاڑ اتنی تیز تھی کہ ابراھیم ولا اس دھاڑ سے گونج اٹھا تھا۔

اپنے کمرے میں آکر وہ ادھر سے ادھر چکر کاٹ رہی تھی اور منہ ہی منہ میں بڑبڑا بھی رہی تھی۔

" سمجھتا کیا ہے خود کو کہی کا تیس مار خان ہے۔۔۔ کہی کا وزیر اعظم ہیں ہنہ۔۔۔۔اس نے کشن اٹھا کر اسی پر مکوں کی برسات شروع کر دی وہ کشن کی دھلائی ایسے کر رہی تھی جیسے وہ کشن کو نہیں آبص کو پیٹ رہی ہو۔"

اس نے سارے کشن اٹھا کر پورے کمرے میں پھینک دیے۔

"اپنی ہی شکل دیکھی ہوئی ہنہ آیا بڑا"۔۔۔اس نے اس کی نقل اتاری۔

"اگلی دفع تم میرے ہاتھ لگو سہی۔۔۔بدلہ تو میں تم سے لوں گی عفاف عدیل ایسے ہی کسی کو نہیں بخشتی۔۔اور اس انسان کو تو بالکل نہیں بخشتی جس نے اس کا خون جلایا ہو۔۔۔اور موقع دیکھتے ہی سر بھی پھاڑو گی تمہارا۔۔جسٹ ویٹ اینڈ واچ۔۔۔"اس نے دونوں ہاتھوں کو مسلتے ہوئے خود سے ہی کہا۔

آآآآآہہہہ۔۔۔۔۔وہ غصے سے چلائی اور اتنی ہی زور سے چلائی تھی کہ آواز باہر ہی نہیں گئی۔

وہ واک آوٹ کرتی غصے سے واشروم میں آئی اور ٹھنڈے پانی کے چھینٹے منہ پر مارے۔

"ریلیکس۔۔۔۔کنٹرول۔۔۔۔ٹیک ڈیپ بریتھ۔۔۔۔۔اوکے۔۔۔۔اوکے۔۔۔اس نے خود کو لمبا سانس لے کر نارمل کیا اور مسکرائی۔۔۔۔میں کیوں اپنا خون جلا رہی ہوں۔۔۔اب تو کسی اور کا خون جلانے کی باری ہے۔۔بس تم دیکھتے جاؤ۔۔"وہ اس کے تصور سے مخاطب ہوئی اور دل جلا دینے والی مسکراہٹ چہرے پر سجائے کمرے سے باہر آئی۔

☆☆☆☆☆

"ہاں بولو ظفر"۔۔۔فون کان سے لگائے اس نے ڈرائیو کرتے ہوئے کہا۔

"سر۔۔یہاں پر چار پانچ کمپنیز سے پتہ کیا وہ کہہ رہے ہیں یہ ان کی کمپنی کی نمبر پلیٹ نہیں ہے۔۔اور یہاں پر کسی نے بتایا یہ جو نمبر پلیٹ ہے یہ کسی کار کی نہیں بلکہ کسی ٹیمپو کی نمبر پلیٹ ہے اور یہ اسلام آباد میں کوئی کمپنی ہے جس کی یہ نمبر پلیٹ ہے۔۔" ظفر نے تفصیل سے عباد کو بتایا۔

ٹھیک ہے تم اس کا پتہ لگواؤ اس کو اسلام آباد بھیجو اور ڈیٹیلز پتہ لگواؤ اور اس کیس سے ریلیٹڈ فائل میرے ٹیبل پر شام تک پہنچ جانی چاہیے۔

جی سر پہنچ جائے گی آپ بے فکر رہے اس نے تابعداری سے کہا۔

اور وہ جو ایک بچی کا کیس تھا اس کا کیا بنا۔۔عباد نے ظفر سے استفسار کیا۔

سر وہ ساری انفارمیشن درست ہیں اس بچی پر تشدد اس وڈیرے کے بیٹے نے ہی کیا تھا اس بچی کا سٹیٹمنٹ میں نے خود ریکارڈ کیا ہے اور دو گارڈز کو بھی ان کے گھر کے باہر کھڑا کیا ہے تاکہ کوئی ان پر بیان تبدیل کرنے کا دباؤ نہ ڈالے سر اگر آپ کی پرمیشن ہو تو ہم آج ہی ان کے اڈے پر ریڈ کریں گے۔۔ ظفر نے ایک کیس کی ڈیٹیلز بتاتے ہوئے اجازت لی۔

نہیں وہاں پر ریڈ میں کروں گا تم وہ کام کرو جو میں نے کرنے کو کہا ہے اور آج کل کام میں اتنی دیر کیوں ہو رہی ہے جلدی سے ساری ڈیٹیلز کا پتہ کرواؤ عباد نے سپاٹ لہجے میں کہا جس پر ظفر نے سوری کہہ کر سر جھکا دیا جیسے عباد اس کے سامنے ہی کھڑا ہو۔

عباد نے کال کاٹ کر ایک اور نمبر پر کال ملائی اور کسی کو کچھ ضروری ہدایتیں دے کر کال کاٹ دی۔

☆☆☆☆☆

السلام علیکم بابا جان!" کیسے ہیں آپ اور بچے کدھر ہیں۔۔۔" اس نے آتے ہی امان صاحب سے پوچھا جو لاؤن میں بیٹھے چائے پی رہے تھے۔

بچے اندر ہے گورنس ان کو نہلا رہی تھیں انہوں نے سلام کا جواب دیتے ساتھ ہی اس کے سوال کا جواب بھی دیا۔

"اچھا میں ان کو دیکھ کر آتا ہوں"۔۔روحان نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"بیٹھ جاؤ مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے"۔۔۔امان صاحب نے اسے بیٹھنے کو کہا۔

"بابا جان میں جانتا ہوں آپ کس بارے میں بات کرنا چاہتے ہیں لیکن میں اس بارے میں بات نہیں کرنا چاہتا"۔۔اس نے بیٹھتے ہوئے کہا۔

میں جانتا ہوں تم بات نہیں کرنا چاہتے لیکن تمہیں بات کرنی ہی پڑنی ہے۔

"دیکھو بچے ابھی چھوٹے ہیں انہیں ایک ماں کی ضرورت ہیں تم چاہے جتنی مرضی ایک ماں کی بھی کمی پوری کر لو لیکن بچے پھر بھی اس ایک احساس کو مس کریں گے " جسے ماں کہتے ہیں"وہ جیسے جیسے بڑے ہوگے تم سے اپنی ماں کے بارے میں سوال پوچھا کریں گے پھر تم ان سے کیا کہو گے اور اب تو تم بھی اتنا بزی رہتے ہو اب کالج بھی پڑھانے جاتے ہو پھر ہوسپیٹل سے کسی ٹائم بھی بلاوا آجاتا ہے اب تو بچوں کے ساتھ تم بھی گھر میں زیادہ وقت نہیں گزار پاتے ایسے میں اگر ان کی ماں ہوگی تو وہ بچوں کے ساتھ وقت گزارے گی"۔۔۔انہوں نے اسے سمجھانے کی کوشش کی۔

"بابا آپ سمجھ کیوں نہیں رہے اگر میں شادی کر لوں تو وہ صرف میری بیوی بن کر رہ جائے گی میرے بچوں کی ماں نہیں بن کر رہے گی اور کون دو بچوں کے باپ سے شادی کرے گا۔۔آج کل آپ جانتے تو ہیں سوتیلی مائیں کیسی ہوتی ہیں اور میں اپنے بچوں کو ان کے سہارے نہیں چھوڑ سکتا۔۔پلیز بابا ہم اس بارے میں اور بات نہیں کریں گے۔۔"اس کا لہجہ سخت نہیں تھا لیکن لہجے میں پہلے جیسی نرمی بھی نہیں تھی وہ اپنے بابا سے التجا کرتا ہوا اٹھ گیا پیچھے امان صاحب تاسف سے سر ہلاتے رہ گئے ہر بار کی طرح روحان آج بھی انہیں ٹال گیا تھا۔

وہ سیدھا بچوں کے کمرے میں آیا جہاں فجر فریش سی کھلونوں کے ساتھ کھیل رہی تھی اور گورنس ازلان کو کپڑے پہنا رہی تھی جو آرام سے پہن ہی نہیں رہا تھا۔۔۔بیٹا پہن لو تنگ نہیں کرو گورنس نے اس کو پچکارتے ہوئے کہا۔

ADABAVENUE

فجر روحان کو دیکھتے ہی بیڈ پر کھڑی ہو گئی اور روحان کی طرف اشارہ کیا کہ وہ مجھے اٹھائے روحان نے مسکراتے ہوئے اسے اٹھایا اور اس کی گال پر کس کی اور پھر فجر نے بھی اپنے بابا کے کس کی۔۔۔ازلان نے بھی شور ڈال دیا کہ وہ اسے بھی اٹھائے تب روحان ازلان کی طرف مڑا۔

فجر کو صوفے پر بیٹھائے اب وہ ازلان کو کپڑے پہنا رہا تھا کپڑے پہنانے کے بعد وہ ان دونوں کو اٹھائے باہر لاؤن میں آگیا جہاں امان صاحب ابھی بھی بیٹھے ہوئے تھے۔

سر آپ فریش ہو جائے تب تک بچوں کو میں دیکھ لیتی ہوں پھر میں نے گھر جانا ہے میں دو دن سے گھر نہیں گئی آمنہ (گورنس) نے روحان سے کہا۔

اوسوری۔۔میرے ذہن میں ہی نہیں رہا آپ جاؤ گھر۔۔میں سب دیکھ لوں گا روحان نے اس کو گھر جانے کا کہا وہ بھی جی اچھا کہہ کر چل دی بچے بھی روحان کی گود سے اتر کر کھیلنے لگ گئے روحان بھی ان کو کھیلتا دیکھ کر مسکرا دیا۔

جاؤ جا کر فریش ہو جاؤ دو دن سے گھر نہیں آئے تھک گئے ہو گے۔۔امان صاحب نے اس سے کہا۔

جی بابا جان بس جاتا ہوں میری تھکن تو بچوں کو دیکھ کر ہی اتر جاتی ہے۔۔۔رانو باجی چائے لے کر آتی ہی ہو گی وہ پی کر جاتا ہوں ۔۔۔روحان نے مسکراتے ہوئے کہا اب پہلے جیسی نرمی اس کے لہجے میں جھلک رہی تھی جو اس کی شخصیت کا خاصہ تھی۔

رات کا کھانا کھا کر روحان بچوں کو اپنے ساتھ ہی کمرے میں لے آیا تھا۔۔وہ بچوں کو رات کو اپنے ساتھ ہی سلاتا تھا بچے ابھی ڈھائی سال کے تھے اور دونوں جڑوا تھے اور گورنس بھی شام کو گھر چلی جاتی تھی اور جب روحان نے ہوسپیٹل رکنا ہوتا تھا اس دن گورنس بچوں کے پاس ہی رکتی تھی کوئی ایمرجینسی کی وجہ سے آج وہ دو دن بعد گھر آیا تھا۔

کارپٹ پر کھلونے رکھ کر وہ بچوں کو ان کے ساتھ کھیلنے میں بزی کرنے لگا جب بچوں کا دیہان کھلونوں میں لگ گیا تو وہ وضو کرنے چلا گیا۔۔۔وضو کر کے اس نے جائے نماز بچھایا اور نماز پڑھنے لگ گیا۔

ازلان کھیلتے کھیلتے کھلونوں کو ادھر ادھر پھینکنے لگا اور ان میں سے ایک کھلونا فجر کے ماتھے پر جالگا۔۔اور اس نے زاروقطار رونا شروع کردیا۔

روحان نے سلام پھیر کر اسے اٹھایا اور اسے چپ کروانے لگا لیکن وہ چپ ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔۔فجر کے دیکھا دیکھی ازلان نے بھی رونا شروع کردیا روحان نے ازلان کو اٹھا کر صوفے پر بٹھایا اور اسے بھی چپ کروانے لگا وہ تو چپ ہو گیا تھا لیکن فجر نہیں ہوئی۔

وہ اس کو اٹھائے کمرے میں ادھر ادھر چکر کاٹنے لگا اور اس کو تھپکنے لگا۔۔تھوڑی دیر تک وہ روتے روتے اس کے کندھے پر سر ٹکائے ہی سوگئی۔۔روحان نے اس کو بیڈ پر لٹایا اور ازلان کو اٹھانے گیا ابھی وہ بیڈ پر ازلان کو لے کر آیا تھا کہ تب تک فجر پھر سے اٹھ کر بیٹھ گئی تھی۔

اب روحان بیڈ پر لیٹا تھا اور اس کے سینے پر فجر لیٹی تھی اور ازلان اس کے دائیں بازو پر لیٹا تھا۔۔نماز وہ پڑھ چکا تھا۔۔تینوں تھوڑی دیر تک نیند میں گم ہو گئے روحان بھی دو دن سے سویا نہیں تھا اس لیے لیٹتے ہی سو گیا۔

☆☆☆☆☆

آج اتوار کا دن تھا اس لیے وہ تھوڑا لیٹ جارہا تھا اور آج انہوں نے کسی جگہ ریڈ کرنی تھی۔

وہ کار ڈرائیو کررہا تھا کہ اس کے فون کی گھنٹی بجی۔۔ہاں اذان بولو اس نے فون کی دوسری طرف کھڑے شخص کو بولنے کو کہا۔

"سر۔۔ٹیم تیار ہے اور ہم لوگ یہاں سے نکل گئے ہیں"۔۔اذان نے عباد کو آگاہ کیا۔

"ٹھیک ہیں تم لوگ اس کے ڈیرے کو چاروطرف سے گھیر لو آج وہ کمینہ انسان بچ کر جانا نہیں چاہیئے اور میں تم لوگوں کو وہی پر ملتا ہوں میں بھی رستے میں ہوں"۔۔۔اس نے کہہ کر فون رکھ دیا۔

انہوں نے ڈیرے کو چاروں طرف سے گھیر لیا پوری ٹیم میں بارہ لوگ تھے سب یونیفارم میں ملبوس ہاتھوں میں بندوقیں لیے کھڑے تھے اذان اور چار لوگ دیوار پھیلانگ کر اندر کی جانب کو دیں۔

وہاں موجود لوگ تاش کھیل رہے تھے وہ سب لوگ اپنے کھیل میں مگن تھے۔۔۔یونیفارم میں ملبوس پولیس والے پلر کے پیچھے سے ان لوگوں کو دیکھ رہے تھے۔۔اذان سب کی راہنمائی کر رہا تھا۔۔اس کے ایک اشارے پر سب لوگ پلر کی آوٹ سے باہر آئے تھے اور ان پر بندوقِ تانی تھیں۔

"ہاتھ اوپر کرو سب اور خبردار اگر ہلنے کی کوشش بھی کی تو ورنہ یہ بھیجا اڑا دوں گا اور کونسی بل میں چھپ کر بیٹھا ہے تم لوگوں کا ڈرپوک وڈیرہ۔۔"اذان کی گرجدار آواز بلند ہوئی جس میں نرمی کی ذرا بھی امید نہیں تھی۔

"اتنی بھی کیا جلدی ہے سالے صاحب ابھی تو آپ لوگ آئے ہو تھوڑی خاطر مدارت کا موقع تو دو۔۔پھر آرام سے بیٹھ کر جانیے گا ہمیں کہ ہم کتنے ڈرپوک ہیں اور کتنے بہادر ہیں"۔۔۔اذان کو اپنے پیچھے سے اس وڈیرے کی آواز سنائی دی جو اسی کے ایک کونسٹیبل پر گن تانے کھڑا زہریلی مسکان سجائے اس سے مخاطب تھا۔

"ابے میں تیرا سالا کب سے ہو گیا"۔۔اذان غصّے سے بپھرا اس کو تو یہ خواب میں بھی گوارا نہ ہو تا کہ اس گھٹیا انسان سے اس کا کوئی تعلق ہو۔

"اب دیکھ تو مجھے سسرال لے جانے ہی تو آیا ہے اس حساب سے میں تیرا بہنوئی ہی ہوا نہ اور وہاں سسرال میں تھوڑے دن مہمانوں کی طرح رہوں گا پھر اپنے آشیانے میں لوٹ ہی آوں گا۔۔۔"لیکن"۔۔اگر تمہارا یہ بندا اللہ کو پیارا ہو گیا نہ تو کبھی واپس نہیں آئے گا چل اب رکھ نیچے بندوق"۔۔۔لیکن پر زور دیتے ہوئے اس نے دانتوں کو چبا چبا کر بولا۔

"تم اس کو کچھ نہیں کرو گے چھوڑ دو۔۔۔چل ایک ڈیل کرتے ہیں۔۔"اذان نے کرسی کھینچ کر چِل موڈ میں کرسی پر ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"کیسی ڈیل۔۔"اس نے اچھبے سے پوچھا۔

"ڈیل ایسی ہے کہ تم میرے ایک بندے کو چھوڑو میں تمہارے ایک بندے کو چھوڑ دوں گا۔۔ پھر تم میرے ایک بندے کو چھوڑنا اور پھر دوبارہ میں تمہارے ایک بندے کو چھوڑوں گا ایسا کرتے کرتے ہم تمہارے سارے بندوں کو چھوڑ دیں گے۔۔۔ پھر آخر پر میں تمھیں اپنے ساتھ تمہارے سسرال لے جاؤ گا بناباراتیوں کے۔۔۔ تو پھر کیسا لگا پلین جیجا جی۔۔۔ "اس نے شرارتی مسکراہٹ سمیت کہا۔

"بکواس بند کرو اپنی میں تم لوگوں کے ساتھ نہیں جاؤ گا بلکہ اس بندے کی لاش تمہارے ساتھ جائے گی۔۔ "اس نے دھاڑتے ہوئے کہا۔

" اتنا بھی کیا غصّہ داماد جی اتنے پروٹوکول میں نہیں آرہے تھے آپ سوچا میں خود ہی لینے آجاؤں۔۔ اب داماد کے لیے سسر اتنا تو کر ہی سکتا ہے۔۔۔ "عباد نے اس کی گردن دبوچتے ہوئے اس کی کنپٹی پر گن رکھی۔ اذان نے عباد کو آتے ہوئے دیکھ لیا تھا اسی لیے وہ پرسکون انداز میں بیٹھا اسے باتوں میں لگا بیٹھا تھا۔

"پاپا جی تو پھر لے کر چلے جیجا جی کو سب وہاں ان کے پہنچنے کا انتظار کررہے ہوگئے۔۔ "اذان نے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا جس پر عباد نے اس کو گھورا اور اسے سب کو ہتھکڑی لگانے کو کہا اور خود اس وڈیرے کی اولاد کو گھسیٹتے ہوئے لے گیا۔ تقریباً آدھے گھنٹے تک وہ لوگ پولیس سٹیشن پہنچ گئے تھے اور ان سب لوگوں کو لاک اپ میں بند کیا۔

"اس کمینے انسان کا سٹیٹمنٹ لو اور اگر اس نے چوں چرا ں کی تو اس کی اچھی طرح خدمت کرنا آفٹر آل بہنوئی جی آئے ہیں۔۔ "عباد نے اذان سے کہا۔

فکر ناٹ سر میں اپنے جیجو کا بہت اچھے سے خیال رکھو گا وہ سلیوٹ مارتا ہوا وہاں سے چلا گیا۔

ہاں جی تو کیا حال ہیں جیجا جی۔۔ اس نے جیل میں داخل ہوتے ہوئے پوچھا۔

"کچھ چاہیے تو نہیں کیا لیں گے آپ۔۔۔ ڈنڈے۔۔۔ جوتے۔۔۔ چپیرے۔۔۔ مکے۔۔۔ یا پھر بیلٹ لینا پسند کرے گے آج ہی نیا بیلٹ پہن کر آیا ہوں اور اتفاق کی بات یہ ہے کہ آج ہی یہ کام بھی آجائے گا۔۔ "اس نے دانتوں کی نمائش کی۔

چلواب سٹیٹمنٹ ریکارڈ کرواؤ ورنہ خدمت کرنے کے لیے تو ہم پیش پیش ہی رہتے ہیں۔

"کونسا سٹیٹمنٹ۔۔۔میں نے اس بچی پر ظلم نہیں کیا" اس نے غراتے ہوئے کہا۔

"ارے واہ میں نے تو بچی کا نام لیا ہی نہیں تجھے کیسے پتہ چلا"۔۔اس نے اس کا جبڑا دبوچا۔

اب تم نے ادھر ادھر کی بکواس کی تو یہ تیرے لیے اچھا نہیں ہو گا سیدھی طرح بول۔۔۔اس نے اس کے بال نوچتے ہوئے کہا۔

"تو جانتا نہیں ہے میں کون ہوں۔۔" اس نے اپنے بال چھڑاتے ہوئے کہا۔

"جانتا ہوں میں کہ تو کون ہے۔۔تو میرا اچھا ہے میرا تیرا سالا ہوں تو میرے پاپا کا داماد ہے اور انہی کے ہاں تو گھر داماد رہے گا کچھ سالوں تک۔۔اور ان سب سے بھر کر تو ایک پیچ اور گھٹیا انسان ہے۔۔۔بتا اور کچھ جاننا ہے اپنے بارے میں تم نے۔۔" اذان نے ایک مکہ اس کے منہ پر مارا۔

"تم لوگ جو مرضی کر لو میں سٹیٹمنٹ نہیں لکھواؤں گا"۔۔اس نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے اٹل لہجے میں کہا۔

اذان اس کی بات پر بھڑکا تھا اور اس کو پانچ چھ مکے جھڑ دیے تھے۔۔مگر وہ ٹس سے مس نہ ہوا تھا۔ تبھی ایک کونسٹیبل جا کر عباد کو بلا لایا تھا۔

ہاں کیا صورت حال ہیں اس نے اذان سے استفسار کیا جس پر اس نے ساری صورت حال سے آگاہ کیا۔

تم جاؤ میں دیکھ لیتا ہوں۔۔۔پر سر میں۔۔۔وہ کچھ بولنا چاہ رہا تھا جس پر عباد نے اسے چپ کروا کر جانے کو کہا اور کونسٹبل کو بھی ساتھ جانے کا کہا۔

عباد نے اسے شرافت سے سٹیٹمنٹ لکھوانے کو کہا اور جب وہ نہ مانا تھا تو اس نے اس پر مکوں کی برسات کی۔

"بول گھٹیاں انسان کیوں اس معصوم بچی پر تم نے گرم پانی پھینکا۔۔بول کیوں تم نے اس کو بیلٹ سے مارا۔۔بول کیوں تم نے اس کا ہاتھ استری کے نیچے رکھا۔۔بول کیوں تو نے اس کو موت کی نیند سلایا۔۔بولللل۔۔۔وہ غصّے سے دھاڑا تھا اس نے اسے مار کر ادھ موا کر دیا تھا۔

"موت"۔۔۔اس کے منہ سے لفظ سن کر عباد پھر سے دھاڑا تھا۔

"ہاں موت۔۔۔جو زخم تم نے اسے دیے تھے وہ ان زخموں کو سہتے سہتے موت کی آغوش میں چلی گئی۔۔آج وہ اس دنیا سے رخصت ہو گئی۔۔۔دس سال کی بچی تھی وہ۔۔دس سال کی۔۔جو تیرے عتاب کا شکار ہوئی اور زندگی ہار بیٹھی۔۔اب اگر تمہاری یہاں سے نکلنے کی خواہش ہے بھی تو اسے یہی دفن کر دے تمہیں تو میں یہاں سے نکلنے نہیں دوں گا۔۔اس نے اس کو اتنا مارا تھا کہ ایسا لگتا تھا کہ اب یہ شخص نہیں بچا ہو گا۔"

"لیکن عباد نے اس کو مرنے نہیں دیا تھا اس کو مرنے سے پہلے ہی چھوڑ دیا تھا کسی کے گھر کی رونق کو برباد کرنے والے اپنی زندگی کی رونق ختم ہوتے ہوئے دیکھے گئے۔۔کیوں کہ یہاں تمہارا جینا موت سے بھی بدتر ہو گا تمہارے گھر والے بھی ویسے ہی جیئے گے جیسے اس بچی کے گھر والے جی رہے ہیں۔۔"عباد نے اس کا منہ دبوچتے ہوئے کہا اور وہاں سے چلا گیا۔

"ہوش میں آجائے تو بیان نوٹ کر لینا۔۔اور ہاں یہ اس کا پہلا کیس تو ہو گا نہیں اس کے اگلے پچھلے سارے کارناموں کا پتہ لگواؤ۔۔۔اور کون کون اس کے زیر عتاب آیا ہے کیس مضبوط کرو اتنی آسانی سے تو اسے جیل سے نکلنے نہیں دینا۔۔کم سے کم عمر قید ہونی چاہیے اور زیادہ سے زیادہ پھانسی۔۔۔اور اس کی بیل کسی صورت نہیں ہونے دینی"۔۔۔عباد نے اذان سے کہا۔

اوکے سر آپ فکر ہی نہ کرے اس ذلیل انسان کے لیے کوئی رایت نہیں ہو گی۔۔اس نے بھی حکم کی تعمیل کی۔

کچھ ضروری ہدایتیں دے کر عباد وہاں سے نکل آیا۔

☆☆☆☆☆

آج اتوار کی شام پورے گرج چمک کے ساتھ فاروق ہاؤس میں گزرنی تھی شام کے چار بج گئے تھے سب بڑے فاروق صاحب کی طرف پہنچ گئے تھے ادیرا ابھی داداجان کو لے کر آگئی تھی۔سب اندر لآنج میں بیٹھے تھے۔۔غازہ اور ساریہ بھی سب سے آکر ملی اور ابھی وہ دونوں داداجان کے پاس ہی بیٹھی تھیں۔

کیسی ہیں ہماری بچی خوش تو ہیں نہ اپنے گھر میں۔۔داداجان نے سر پر ہاتھ رکھ کر پوچھا جس پر اس نے مسکراتے ہوئے سر ہلایا۔

میں بالکل بہت خوش ہوں اور آپ سب کو دیکھ کر اور بھی خوش ہوں۔۔اس نے چہکتے ہوئے کہا۔

اور ہماری دوسری بیٹی کیسی ہے اچھا کیا جو آپ اس بچی کو بھی ساتھ لے آئی ان سے بھی ملاقات ہو گئی داداجان نے غازہ کا حال چال پوچھتے ہوئے ساریہ کو بھی سراہا۔

میں سب کے لیے چائے لے کر آتی ہوں وہ اٹھنے ہی لگی تھی کہ ادیرا نے روک دیا تم بیٹھو سب کے ساتھ میں لے کر آتی ہوں۔۔وہ کہتے ہی کچن کی طرف بڑھ گئی۔

"انکل آیت لوگ کدھر ہیں وہ لوگ نہیں آئے کیا"۔۔ساریہ نے احمد صاحب سے پوچھا۔

بیٹا وہ لوگ باہر ہی بیٹھ گئے ہیں لاؤن میں چیک کر وو ہی ہونے ہیں۔۔احمد صاحب کے کہنے پر وہ غازہ کو لیے باہر کی جانب چل دی۔۔جہاں پر زوریز غازی آیت عفاف اور علی بیٹھے تھے۔

السلام علیکم! پیارے لوگوں ساریہ نے وہاں بیٹھے لوگوں کو سلام کیا۔

وعلیکم اسلام! کم پیارے لوگوں غازی جو کہ علی کو فون پر کچھ دکھا رہا تھا ساریہ کے سلام کرنے پر اس کی طرف متوجہ ہوا۔

"بڑی جلدی نہیں آپ اس گھر کا رستہ بھول گئی" غازی نے فون سائیڈ پر رکھتے ہوئے کہا۔

"ٹانٹ مار رہے ہو" ساریہ نے چیئر پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"نہیں مار نہیں رہا میں مار چکا ہوں" اس نے دانتوں کی نمائش کی۔

چھوڑو یہ سب یہ بتاؤ یہ لٹل گرل کون ہے زوریز نے ساریہ کے ساتھ آئی لڑکی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا۔

"اس سے میرے کئی رشتے ہیں یہ میری نند بھی ہے میری دوست بھی ہے میری بہن بھی ہے"۔۔اس کے تعارف پر سب نے اسے سلام کیا اور حال چال پوچھا۔

ادیرا اندر سب کو چائے سرو کر کہ اب باہر سب کے لیے چائے لے آئی تھی ساتھ میں آبص بھی اپنی چائے اٹھائے وہی آگیا تھا تبھی بیل کی آواز سنائی دی۔۔آبص دروازہ کھولنے چلا گیا۔

"شکر ہے کہ تم نے بھی اپنا دیدار کروایا ورنہ تمہارے دیدار کرنے کی چاہ میں ہم صفہ ہستی سے ہی کوچ کر جاتے"۔۔آبص نے دروازہ کھولا تو سامنے نک سک سا تیار عباد کھڑا تھا اس کے بغلگیر ہوتے ہوئے اس نے ڈرامائی انداز میں کہا۔

"نوٹنکی بند کرا بھی دو دن پہلے ہی دیدار کروایا تھا تمہیں۔۔"اس نے اس کی پیٹھ پر مکا جڑا جس پر وہ کراہتے ہوئے اپنی جگہ پر آ کر بیٹھا اور اپنی کمر سہلاتے ہوئے اسے سلواتے سنانے لگا۔

"اچھا کیا عباد بھائی دو تین اور لگا دیتے نہ تو دل میں ٹھنڈک پڑ جاتی تھی"۔۔عفاف نے دل کی خوشی بیان کی۔

ADABAVENUE

چل ہٹ۔۔آئی بڑی ٹھنڈ پڑنے والی آبص نے اس کی نقل اتاری جس پر اس نے منہ بسورا۔

اچھا لڑنا بند کرو چائے پینے کے بعد ادیرا ایک اہم اناؤنسمنٹ کرنے والی ہے۔۔آیت نے کھڑے ہوتے ہوئے ہاتھوں کا مائیک بنا کر سب کو متوجہ کیا۔

کیا؟؟سب نے یک زبان کہا۔

"بہنوں اور ان کے بھائیوں تھوڑا سا صبر رکھے اور اپنی نظریں ادیرا کی طرف گھومایں وہ ہی بتا سکتی ہے کہ وہ کیا بتانا چاہ رہی ہے۔

ادیرا نے چائے کا کپ رکھ کر ایک لمبا سانس اندر کھینچا اور خود کو بولنے کے لیے تیار کیا۔

"ہم سب لوگوں کی ضروریات گھر والے بہت اچھے سے پوری کر رہے ہیں پھر بھی ہمیں پاکٹ منی ملتی ہے اور میرے خیال سے وہ کہیں خرچ ہوتی بھی نہیں ہو گی اور عیدی وغیرہ بھی تو سب کے پاس ویسی کی ویسی ہی پڑی رہتی ہے تو میں نے یہ سوچا ہے کہ ہم لوگ اس کو ایک اچھے کام کے لیے استعمال کریں گے ہم لوگ کسی کی ضرورت بنے گے ہم لوگ ان کی مل کر ضروریات پوری کریں گے ایسا میں چاہتی ہوں آپ لوگ اپنی رائے دے سکتے ہیں میں بس اتنا کہنا چاہ رہی ہوں کہ اللہ نے ہمیں دینے والوں میں شامل کیا ہے تو کیوں نہ ہم نیکی کی طرف قدم بڑھائیں مجھے دکھ ہوتا ہے جب میں ایسے لوگوں کو دیکھتی ہوں جن کے پاس دو وقت کی روٹی تک نہیں ہوتی پھر بھی ان کے چہرے پر مسکان ہوتی ہے اور سہی معنی میں امیر لوگ وہی ہیں اور مجھے لگتا ہے ہم انکی نہیں خود کی مدد کریں گے۔۔۔" ادیرا کی آنکھوں میں نمی تھی سب جانتے تھے وہ حساس ہے وہ ہر چیز کو بہت ڈیپلی لیتی ہے وہ کسی اور کا دکھ اپنے اوپر محسوس کرتی ہے۔

آپ نے ایسا سوچا بھی کیسے کہ ہم لوگ آپ کا ساتھ نہیں دیں گے ہم بالکل آپ کے ساتھ ہیں اور ہم ضرور مدد کریں گے لیکن کچھ سوچا ہے یہ سب کیسے ہو گا۔۔عباد نے سکتا توڑا۔

"جی میرے پاس پیسے پڑے ہیں اور باقی لوگ بھی اپنا حصّہ ڈالے گے تو کافی زیادہ رقم ہو جائے گی اس سے ہم لوگ کافی لوگوں کی مدد کر سکتے ہیں۔"

"لیکن ہم لوگ کن لوگوں کو یہ سب دیں گے"۔۔ علی نے بھی تجسس میں پوچھا۔

"اس کا پتہ میں لگوالوں گا مجھے ایسی کچی بستی کا پتہ ہے جہاں پر لوگوں کو مدد کی ضرورت ہو سکتی ہے"۔۔غازیان نے گفتگو میں حصّہ ڈالا۔

"بس ٹھیک ہے سب کے حصّے میں تھوڑا سا کام آئے گا تو پھر ڈن ہو گیا"۔۔ادیرا نے آگے ہاتھ بڑھایا جس پر سب نے ہاتھ رکھا اور ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر مسکرائے۔

آنکھوں میں ایک عزم تھا

کچھ کرنے کا جنون تھا

نئی منزل کو تکتے مسافر تھے

قدم بڑھانے کے لیے پر جوش تھے

نئی منزل کی راہ مل گئی تھی

اب بس اس پر چلنا باقی تھا

(فقیہہ بتول)

" کبھی کبھی میں سوچتی ہوں کہ ایسا تفریق کیوں ہوتا ہے ایک انسان اتنا امیر کیوں ہے اور ایک انسان اتنا غریب کیوں ہوتا ہے کہ اس کے پاس کھانے کو دو وقت کی روٹی تک نہیں ہوتی اور پھر دماغ اس جواب سے بھی آگاہ کر دیتا ہے۔۔۔ اگر سب برابر ہو جائے گا تو فرق کیا رہ جائے گا ہر چیز اپنے آپ میں ہی کتنی مکمل ہیں۔۔ ہیں نہ۔۔۔" غازہ نے ایک ٹرانس میں کہا اور پھر دوسروں سے تصدیق چاہی۔

"ہاں بالکل یہ دستورِ دنیا ہے ہر چیز اللہ پاک نے ایک توازن میں برقرار رکھی ہے "۔۔۔ عفاف نے غازہ کی ہاں میں ہاں ملائی۔

"ہمارے پاس جو رقم ہو گی وہ تو ایک بار میں ہی ختم ہو جائے گی پھر بعد میں ہم کیا کریں گے "۔۔۔ آیت نے نا سمجھی میں پوچھا۔

"یہ بات اہم نہیں ہے امپورٹنٹ تو یہ ہے کہ ہم نیکی کی طرف قدم بڑھا رہے ہیں اور آگے آگے راہیں بھی اپنے آپ کھلتی جائیں گی" ادیرا نے ایک جذب سے کہا۔

"اور ہر اچھا کام جو ہم کرنا چاہتے ہیں اس کا آغاز ہمیں اپنے آپ سے کرنا چاہیئے پھر ہی ہم دوسروں کے لیے مثال بنتے ہیں"۔۔سار یہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اب کل کو سب اپنی اپنی جمع پونجی لے کر آئے گے اور میں اس کا انچارج سمبھالو گا۔۔ آبص نے چائے کا کپ ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا جس پر سب نے حامی بھری۔

اور سار یہ آپ سناؤ آپ کیسی ہو فراز نہیں آیا۔۔عباد نے سار یہ سے پوچھا۔

"جی اللہ کا شکر ہے میں بالکل ٹھیک ہوں اور وہ بھی آئے تھے ہمیں انہوں نے ہی ڈراپ کیا ہے"سار یہ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

اوہو۔۔انہوں نے۔۔۔سب نے یک زبان ہو کر اسے چھیڑا جس پر وہ مسکراتے ہوئے نہ میں سر ہلا گئی۔ یہاں پر کوئی کسی کو آپ کہہ کر مخاطب نہیں کرتا تھا سوائے ادیرا اور عباد کے۔

عفاف زوریز عباد آبص اور ادیرا کچھ ڈسکس کرنے لگ گئے سار یہ غازہ آیت علی اور غازیان اپنی باتوں میں مصروف ہو گئے۔

"غازہ کا رزلٹ آیا ہے انٹر کا اور نائنٹی فور پرسنٹ مارکس ہیں تو اسے تم لوگ کوئی اچھا سا میڈیکل کالج ریکومنڈ کر دو"۔۔سار یہ نے غازیان سے کہا۔

ارے واہ مبارک ہو آیت نے پہل کی۔۔۔اس میں ریکومنڈ کیا کرنا ہمارے کالج ہی آجائے نا علی نے مشورہ دیا۔

"ہاں اور ایم ڈی کیٹ بھی تھوڑے دنوں تک ہونے والا ہے تم نے تیاری کر لی"اس کی غازی نے غازہ سے پوچھا۔

"نہیں میں نے پروپروے میں کوئی تیاری نہیں کی بس نیٹ سے دیکھ دیکھ کر کی ہے تھوڑی بہت۔۔۔ آنلائن اکیڈمی جوئین کی ہوئی ہے۔۔۔لیکن اب اس کی بھی ضرورت نہیں ہے کیوں کہ میں میڈیکل میں ایڈمشن نہیں لے رہی۔۔۔"وہ آخر میں تلخ ہوئی تھی۔

سار یہ نے اس کہ بازو پر ہاتھ رکھ کر اسے آنکھوں سے سب ٹھیک ہو جائے گا کا اشارہ کیا۔

"آپ تو سب جانتی ہے بھابی پھر بھی۔۔"اس نے ہارے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیا کوئی پروبلم ہے؟"علی نے پوچھا۔

"نہیں سب ٹھیک ہے بس کچھ مس انڈرسٹینڈنگ ہو گئی تھی جس وجہ سے یہ منع کر رہی ہے لیکن تم لوگ اسے آگاہ کر دو بعد میں جب ٹھنڈے دماغ سے سوچے گی تو سب سمجھ آجائے گا"۔۔ساریہ کی اس بات پر وہ وہاں سے اٹھ کر چلی گئی تھی۔

"اسے کیا ہوا؟"آیت نے اس کے جانے کی وجہ دریافت کی۔

کچھ نہیں تھوڑا سا اپسیٹ تھی شاید اس لیے چلی گئی۔

"شاید میڈیکل کی فیلڈ اسے پسند نہ ہو اس لیے اس کے بارے میں باتیں کرنا اسے اچھا نہ لگا ہو"۔۔۔علی نے اپنی رائے پیش کی۔

"نہیں ایسی بات نہیں ہے ڈاکٹر بننا اس کا خواب اس کا جنون حتی کہ اس کی زندگی بھی کہہ سکتے ہو اس حد تک اس کو یہ پیشہ پسند ہے" ساریہ نے اس کو جواب دیا جس پر سب نے سر ہلایا سوائے غازی کے۔

"کچھ خواب جو ہم سب سے چھپ کر دیکھتے ہیں اور ہم یہ بھی جانتے ہوتے ہیں کہ ان خوابوں کو پورا کرنے کا اختیار ہمارے ہاتھ میں نہیں ہوتا پھر بھی ہم وہ خواب دیکھنا نہیں چھوڑتے۔۔جانتی ہو کیوں؟۔۔۔۔۔۔کیوں کہ ہمیں یقین ہوتا ہے کہ اللہ پاک ہمارے ان خوابوں کو راہ ضرور دکھائیں گے انھیں منزل تک ضرور چھوڑ کر آئیں گے۔"

اسے اپنے پیچھے غازی کی آواز آئی اس نے اپنی آنکھوں کی نمی کو اپنے اندر اتارتے ہوئے پیچھے مڑ کر دیکھا۔

"ک۔۔کونسا خواب۔۔۔میں نے ایسا کوئی خواب نہیں دیکھا"اس نے لڑکھڑاتے لہجے میں کہا۔

"وہ خواب جو آپ کی آنکھوں کی گہرائی میں ہونٹوں کے پیچھے چھپی مسکراہٹ میں اور آپ کے سینے میں چھپے دل میں سانس بن کر دھڑکتا ہے۔"

وہ اس کی اس دلیل پر حیران ہوئی تھی پھر جلدی سے سنبھل بھی گئی اور نہ میں سر ہلایا۔۔۔نہیں ایسی کوئی بھی بات نہیں ہے۔

"قدم تو تم نے بڑھا لیے ہیں اب پیچھے کیوں ہٹنا چاہ رہی ہو" غازی نے استفسار کیا۔

"میں نے کب قدم بڑھائیں" اس نے اپنی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"اتنے اچھے مارکس اس خواب میں داخل ہونے کا پہلا سٹیپ ہی تو ہے" اس نے غازہ کو سراہا۔

"اس میں میرا کوئی کمال نہیں وہ تو اللہ نے کرم کیا ہے" غازہ نے اس کی داد وصول نہیں کی۔

"میں بھی تو یہی کہہ رہا ہوں کہ اللہ نے تمہارے لیے رستہ بنایا ہے اب تمہارا بس اتنا سا کام ہے کہ تم نے اس پر چلنا ہے"۔۔غازی نے اس کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

"مجھے نہیں سمجھ آرہا آپ کہنا کیا چاہ رہے ہیں" اس نے ناسمجھی میں کہا۔

"تم سمجھنا نہیں چاہ رہی یا پھر تم سمجھ کر بھی ناسمجھ بن رہی ہو۔"

"اب آپ مجھے اریڈیٹ کر رہے ہیں" غازہ اس کی بات پر تھوڑے سخت لہجے میں بولی۔

ADABAVENUE
خیال زبان

"I am sorry for that"

"تم یہ تو جانتی ہو کہ اس دنیا میں ہر انسان کوئی مقصد لے کر جیتا ہے اور شاید تمہارے جینے کا مقصد بھی یہی ہو کہ تم دوسروں کے کام آسکو ایک اچھی ڈاکٹر بن کر دوسروں کا علاج کر سکو"۔۔۔غازی نے اس کو سمجھانا چاہا جس پر اس کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ نمودار ہو کر غائب ہوئی۔

"جو شخص خود زندگی پر بوجھ ہو وہ کیا کسی کے لیے مقصد لے کر جیتے ہو گے" اس کے لہجے میں کرب تھا جسے غازی سمجھنے سے قاصر تھا۔

"میں نہیں جانتا تمہاری زندگی میں کیا مسلے مسائل ہیں لیکن یہ سب ہر ایک کی زندگی کا حصّہ ہوتے ہیں اللہ پاک کسی کو دے کر آزماتے ہیں تو کسی سے لے کر۔۔۔اور شاید تم سے لے کر آزما رہے ہیں جس میں تم بری طرح سے شکست کھا رہی ہو۔۔۔تم سے

بات کرنے کا کوئی فائدہ نظر نہیں آرہا پھر بھی ایک دفع ضرور سوچنا"۔۔"ان خوابوں کو منزل سے آشنا کروانے کے لیے اللہ پر یقین کر کے دیکھنا"۔۔چلتا ہوں۔۔۔اس نے ٹھہرے ہوئے لہجے میں بات کی اور وہاں سے چلا گیا۔

"کیا کہہ کر گیا ہے یہ شخص کہ میں اللہ پر بھروسہ نہیں کرتی۔۔ایک وہی تو ہے جن سے میری ساری امیدیں وابستہ ہیں۔۔۔اور اس شخص نے میرے خواب کو اتنی گہرائی سے کیسے جانا؟۔۔کیا یہ شخص انسان کو دیکھ کر اس کہ اندر کیا چل رہا ہے اس کا اندازہ لگانے میں ماہر ہے؟۔۔۔میں کیا کروں آنٹی کسی صورت مجھے ایڈمشن نہیں لینے دیں گی کیا اب ان کے خلاف جاؤں۔۔۔یہ سب تو گھر والے خود کرتے ہیں جیسے ان کے گھر والوں نے کیا ہو گا ان کے بن کہے ہی جان لیا ہو گا کے ان کے بچے کیا چاہتے ہیں اور میں ساری زندگی ایک یہی جملہ سننے کو ترستی رہ جاؤں گی کہ کوئی مجھ سے آکر میری خوشی پوچھے گا۔۔۔یہ خواب زبان پر لانے سے پہلے ہی ٹوٹ گیا ہے اس کو خاک منزل سے روشناس کرواؤں ان ٹوٹے ہوئے خوابوں کو ڈسٹ بن میں پھینکنا باقی رہ گیا ہے۔۔کوئی نہیں سمجھ سکتا کہ میں کس طرح کے حالات سے گزر رہی اور ان کی حقیقت کیا ہے"۔۔غازہ کے لہجے میں کرب تھا آنسو اس کی آنکھوں سے بے مول ہو کر گھاس میں جذب ہو رہے تھے اور وہ اپنے آپ سے ہی نہ جانے کونسی جنگ لڑ رہی تھی۔

ADABAVENUE
خیال زبان

اور کچھ نہیں ہے حقیقت اس خواب کی

یہ ٹوٹ کر بکھرا ہے اور کرچیوں میں بٹا ہے

(فقیہہ بتول)

☆☆☆☆☆

چلو سب اندر چلے آنٹی کھانے پر بلا رہی ہیں عفاف نے لاؤن میں بیٹھے سب لوگوں کو اندر ڈائننگ روم میں جانے کا کہا جس پر سب اٹھ کر اندر کی جانب چل دیے۔

ٹیبل پر سب بڑے پہلے سے ہی موجود تھے ینگ جنریشن نے بھی اپنی اپنی کرسیاں سمبھال لی تھیں لیکن ابھی بھی دو تین لوگ رہ گئے تھے جن کو کرسی نہیں ملی تھی۔۔۔ادیرا ان کے لیے دوسری چیئرز لے آئی تھی۔

سب نے کھانا کھانا شروع کر دیا تھا غازی اور علی کی شوخیاں عروج پر تھیں کھانا کھانے کے دوران بیچ میں کوئی چٹکلا چھوڑ دیتے تھے جو سب کو ہنسنے پر مجبور کر دیتے تھے۔۔۔غازہ غازی کی طرف دیکھ کر حیران ہوئی تھی اور سوچ میں پڑ گئی تھی کیا یہ وہی شخص ہے جو باہر اتنی سنجیدہ باتیں کر رہا تھا اور یہاں ایک الگ ہی روپ میں منظرِ عام پر آیا تھا۔۔۔آبص عباد اور زوریز آپس میں محوِ گفتگو تھے ۔۔۔سب لڑکیاں شادی کی شاپنگ کے لیے پلین بنا رہی تھیں۔

کوئی کسی ٹاپک کو چھیر لیتا تو کوئی کسی کو اسی طرح فاروق ہاؤس میں ایک خوبصورت شام کا اختتام ہوا تھا۔کل کو سب نے ابراھیم ولا میں اپنے اپنے ڈونیشنز کے ساتھ اکھٹا ہونا تھا۔

☆☆☆☆☆

اگلے دن کا سورج پوری آب و تاب سے چمکا تھا سب لوگ اپنے اپنے کاموں میں جڑ گئے تھے کوئی یونیورسٹی کے لیے بھاگ رہا تھا کوئی آفس کے لیے تو کوئی کالج کے لیے۔۔۔آج جس کے جو بھی کام تھے وہ وقت پر کرنے کا عہد کر کے سب گھر سے نکلے تھے۔

ADABAVENUE
خیال زبان

دو بجے کے قریب عفاف اور ادیرا گھر پہنچ گئیں تھی ساریہ اور غازہ بھی آ گئی تھیں غازہ سب سے مل کر باہر لاؤن میں ٹہلنے کے لیے آ گئی تھی اس نے ہاتھ میں پکڑے فون پر ایک کال ملائی۔۔۔۔دوسری طرف سے کال اٹھاتے ہی اس نے سلام کیا۔

"وعلیکم اسلام!کیسی ہو گڑیا"۔۔۔فراز نے غازہ سے استفسار کیا۔

"میں ٹھیک ہوں بھائی وہ میں نے پوچھنا تھا کہ آپ آج گھر جلدی جاسکتے ہیں"۔۔غازہ نے ہچکچاتے ہوئے پوچھا۔

ہاں جاسکتا ہوں کیا بات ہے اس نے تعجب سے پوچھا۔

"بھائی میری الماری میں ایک باکس ہے اس میں کچھ پیسے پڑے ہیں اگر آپ وہ مجھے دے جائیں تو کوئی مسلہ تو نہیں ہے"۔۔اس نے تصدیق چاہی۔

نہیں کوئی مسلہ نہیں لیکن کیا ضرورت پیش آگئی فراز کی بات پر اس نے مختصر کر کے ساری بات بتائی جس پر اس نے حامی بھرتے ہوئے لائن کاٹ دی۔

چار بجے تک آیت علی اور غازیان لوگ بھی آ گئے تھے وہ لوگ بھی سیدھے لاؤن میں آئے تھے جہاں عفاف غازہ اور ساریہ براجمان تھے۔

"ہائے"۔۔علی نے بیٹھتے ہی سب کو ہائے کیا۔

"یہ ہائے جب چوٹ لگے تب نکلتا ہے وہ والا ہے یا کوئی اور ہائے کی قسم ہے"۔۔عفاف نے ٹھوڑی کھجاتے ہوئے پوچھا۔

یہ ہائے ہیلو والا ہے مطلب کہ السلام علیکم !علی نے دانتوں کی نمائش کی۔

"وعلیکم اسلام !تو پہلے بولنے سے زبان میں درد تھا کیا؟"اس نے جلے بھنے انداز میں کہا۔

"نہیں درد تو نہیں تھا لیکن میں اپنے دشمنوں پر سلامتی کیوں بھیجوں"اس نے غازی کے ہاتھ پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔

"تم ذلیل انسان۔۔۔"ابھی عفاف کچھ کہتی کہ ساریہ نے اسے مزید لڑائی کرنے سے باز کیا۔

"تبھی ادیرا سب کے لیے فریش جوس لے کر آئی۔۔۔شکریہ ادیرا۔۔اور شکر ہے کہ تم شادی کر کہ اس گھر سے کہی نہیں جا رہی ورنہ ہم لوگ ان کے آسرے رہتے تو ہم دو دن میں ہی مر جھا جاتے"غازی نے عفاف اور آیت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں تو تم لوگوں کے ہاتھ پاؤں ٹوٹے ہیں خود کیا کرو یہ سب چو چلے ہم تم لوگوں کے ملازم نہیں ہیں"۔۔۔آیت جو آنکھیں بند کیے کرسی کی پشت سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی غازی کی بات پر فورا حرکت میں آئی۔

اچھا بس کر دو ہر وقت لڑنے کے لیے تیار رہتے ہو ادیرا نے ان کو چپ رہنے کا کہا۔

"عباد بھائی نہیں آئے "ادیرا نے علی سے پوچھا۔

"ہاں وہ انہیں کوئی امپورٹنٹ کام آگیا تھا تو وہ کہہ رہے تھے کہ ان کا آنا مشکل ہو جائے گا اور مجھے ہی چیک دے دیا تھا کہ میں پہنچا دوں"۔۔۔علی نے عباد کے نہ آنے کی وجہ بتائی۔

السلام علیکم !آبص نے وہاں آتے ہی سب کو سلام کیا اس کی فارمل ڈریسنگ سے لگ رہا تھا کہ وہ سیدھا آفس سے یہاں ہی آیا ہے ماتھے پر بکھرے بال اس کو اور پر کشش بنا رہے تھے۔

سب نے یک زبان سلام کیا۔

"کیا بات ہے برو آج ڈیٹ پر گئے تھے اتنے تیار شیار ہو کر "۔۔۔غازی نے اس کی گردن کے گرد بازو ڈالتے ہوئے شرارتی لہجے میں پوچھا۔

"بکواس نہیں کرو میٹنگ تھی ادھر سے ہی واپس آرہا ہوں "آبص نے اپنی گردن آزاد کرواتے ہوئے کہا۔

"کیا یار۔۔عمر نکلی جا رہی ہے تمہاری اور کوئی لڑکی ابھی تک نہیں ملی کتنی افسوس کی بات ہے "۔۔۔غازی نے مسکراہٹ دباتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"بھائی آپ کے لیے کچھ لے کر آؤں کھانے کے لیے۔۔"ادیرا نے آبص سے پوچھا۔

ہاں پانی کا ایک گلاس پلا دو آبص اسے جواب دیتے ہوئے غازی کی طرف متوجہ ہوا۔

اور میرے لیے ایک جگ پانی کا لیتی آنا۔۔آیت نے پیچھے سے ہانک لگائی۔

"ایک جگ۔۔۔آپ پورا جگ پانی کا پیئے گی"۔۔۔غازہ نے لہجے میں حیرانی سموتے ہوئے کہا۔

"ہاں تو صبح سے تین گلاس ہی پانی کے پیئے ہیں اب ایک جگ تو کچھ بھی نہیں ہے "آیت نے بات ہوا میں اڑائی۔

"آپ اتنا پانی روز پیتی ہیں؟" اس نے پھر سے استفسار کیا۔

"نہیں اتنا نہیں اس سے بھی زیادہ پیتی ہوں میری "فیوریٹ تھنگ پانی" ہی ہے زیادہ سے زیادہ پانی پینا ہمیں بہت سی بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے یا یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ بہت سی بیماریوں کا علاج پانی ہی ہے ہمارے باڈی کے سیلز کو نیوٹرینٹس اور آکسیجن دیتا ہے ہمارے بلڈ پریشر کو نارمل رکھتا ہے ڈائیجیشن میں مدد دیتا ہے کونسٹیپیشن سے بچاتا ہے ہمارے باڈی ٹمپریچر کو ریگولیٹ کرتا ہے ہماری ہارٹ بیٹ کو سٹیبل رکھتا ہے ہمارے آرگن اور ٹیشوز کو محفوظ رکھتا ہے ویٹ لوس میں مدد دیتا ہے ہماری سکن گلو کرتی ہے اور اگر ہم پانی کا استعمال کم کرتے ہیں تو ہماری باڈی ڈی ہائیڈریٹ ہو جاتی ہے جس سے کڈنی کی پرابلم فیس کرنی پڑتی ہے کمزوری فیل ہوتی ہے چکر آنا شروع ہو جاتے ہیں بلڈ پریشر لو ہو جاتا ہے اور ہمارے چہرے پر رینکلیز پڑنا شروع ہو جاتے ہیں"۔۔۔ آیت نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آیت ہیلتھ کونشیس تھی وہ پانی کا زیادہ سے زیادہ استعمال کرتی تھی اور باقیوں کو بھی زیادہ سے زیادہ استعمال کا کہتی تھی مگر زیادہ پانی پینے میں اس کا کوئی ثانی نہیں تھا یہ غصّے میں ہو تب پانی پیتی ہے کسی بات پر رونا آرہا ہو یا بہت ایکسائیٹڈ ہو خوشی سمبھالی نہ جارہی ہو ٹینشن میں ہو پریشان ہو یہ ہر حالت میں خود کو سٹیبل کرنے کے لیے پانی پیتی ہے اور کسی کو پانی پینے پر لیکچر دینا ہو تو ڈھیر سارے اس کے بینیفٹس بتاتی ہے۔"

اندازہ ہو رہا ہے کہ تم ایک میڈیکل کی سٹوڈنٹ ہو سارہ نے اس کی اتنی لمبی دلیل پر اسے سراہا جس پر وہ مسکرا دی۔ ادیرا پانی لے آئی تھی۔

میں بھی دو گلاس پانی کے پیوں گا آبص نے پانی گلاس میں ڈالتے ہوئے کہا۔

اور میں بھی پیوں گی غازہ نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

تو پھر ہم کیسے پیچھے ہٹ جائے ہم لوگ بھی پیئے گے علی نے اپنی اور غازیان کی طرف سے کہا۔

ادیرانہ سمجھی میں سب کو دیکھ رہی تھی پھر اسے اندازہ ہوا کہ ضرور آیت نے پانی پینے پر لیکچر دیا ہے۔

اب اگر تم لوگوں نے پانی پانی کھیل لیا ہو تو ہم کام کی بات کریں ادیرا نے ان لوگوں کو اصل مدے کی طرف متوجہ کروایا۔

ہاں ہاں کام کی بات کرو پھر تھوڑی دیر تک مجھے دوبارہ آفس جانا ہے زوریز نے کرسی سمبھالتے ہوئے کہا جو ابھی ابھی آفس سے لوٹا تھا۔

میں ذرا اپنے روم سے پیسے لے کر آتی ہوں اور پانی بھی پی کر آتی ہوں سارا تو ان لوگوں نے پی لیا آیت پانی کا جگ پکڑ کر اندر کی جانب بڑھی تھی۔

میرے لیئے بھی لیتی آنا زوریز نے پیچھے سے ہانک لگائی۔

آبص نے اپنا چیک نکال کر ٹیبل پر رکھا تھا اس کے دیکھا دیکھی سب نے رکھنا شروع کیا آیت نے بھی اپنے پیسے لا کر دیے۔عفاف علی آیت غازی آبص زوریز عباد ادیرا ان سب نے پیسے دے دیے تھے۔

"میں تم لوگوں کو گھر جا کر بھجوا دوں گی"۔۔سار یہ نے ان سے کہا تبھی ڈور بیل سنائی دی۔

جاؤ آیت بیٹا دیکھ کر آؤ زوریز نے اپنی بہن سے کہا جس پر وہ سر ہلاتے ہوئے اٹھ کر چلی گئی۔

جیسے ہی اس نے دروازہ کھولا اسے سامنے فراز کھڑا نظر آیا۔

السلام علیکم !فراز نے اسے سلام کیا۔

وعلیکم اسلام !آیئے اندر آیئے آیت نے اسے اندر آنے کا رستہ دیا۔

"ویسے اگر آپ ہماری آپی کو لینے آئے ہیں تو ان کو کچھ دن کے لیے بھول جائیں ہم ان کو اتنی جلدی واپس نہیں بھیجیں گے" آیت نے مسکراتے ہوئے کہا اور دونوں نے قدم آگے کی جانب بڑھائیں۔

فکر نہیں کرو میں یہاں کسی اور کام سے ہی آیا ہوں فراز نے بھی مسکراتے ہوئے اس کی بات کی نفی کی۔

فراز نے آکر سب کو سلام کیا اور وہاں پر بیٹھے سب لڑکوں سے بغلگیر ہوا۔۔۔سب نے اسے بیٹھنے کی پیش کش کی۔۔۔فراز کو وہاں دیکھ کر ساریہ کو خوشگوار حیرت ہوئی تھی۔

"اس نے پیسے نکال کر غازہ کی جانب بڑھائے تھے جسے تھام کر اس نے آبص کی جانب بڑھائے تھے۔۔۔فراز نے بھی ایک چیک نکال کر آبص کو دیا یہ میرے اور میری بیگم کی طرف سے اس نے مسکراتے ہوئے کہا"۔۔۔جس پر سب کے چہروں پر دبی مسکراہٹ تھی۔

کتنے پیسے ہو گئے آبص؟ غازی نے اس سے پوچھا۔

"نو لاکھ اور پچیس ہزار ہوئے ہیں "اس نے سب کو بتایا۔

گریٹ یہ تو بہت اچھا ہو گیا اس سے ہم لوگ کافی کچھ کر سکتے ہیں ادیرا نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

اور یہ رہا وہ پتا جہاں پر لوگوں کو ضرورت ہو سکتی ہے غازی نے ایک چٹ ادیرا کی طرف بڑھائی جسے دیکھنے کے بعد اس نے آگے کو سر کولیٹ کر دی۔

"اور اب ہم یہ ڈیسائیڈ کر لیتے ہیں کہ ہمیں ان کے لیے کیا لینا چاہیے عفاف نے اپنی رائے دی

ایک مہینے کا راشن دے دیتے ہیں جو ضروری چیزیں ہو جیسے کہ چاول آٹا اور دالیں وغیرہ"۔۔ساریہ نے گفتگو میں حصّہ ڈالا۔

"کیوں نہ پہلے اس جگہ جا کر اس کا تجزیہ کریں پھر اس کے مطابق ہم لوگ چیزیں خریدیں مطلب کہ وہاں کتنے گھر ہیں اور ان کے لیے کیا کیا ضروری چیزیں ہو سکتی ہیں "زوریز نے عقلمندانہ تجویز پیش کی جس پر سب نے اس کی بات کی تصدیق کی۔

تو ٹھیک ہے میں اور غازی وہاں جا کر پتہ کر لیں گے علی نے وہاں جانے کی حامی بڑھی۔

بس ہو گیا فائنل اب کل کو یہ دونوں پتہ کروا کر آئیں گے اور پھر اس سے اگلے دن سب چیزیں منگوا لیں گے اور پھر ہفتے والے دن چلیں گے آفس والے اس دن چھٹی ماریں گے اور باقی سب کو چھٹی ہی ہو گی آیت نے چہکتے ہوئے کہا۔

آج باہر چلیں کھانا کھانے فراز بھائی بھی آئے ہیں تو کچھ آوٹنگ ہی ہو جائے گی عفاف نے سب کی رائے لینی چاہی جس پر ادیرا نے اسے ٹوک دیا۔

کوئی ضرورت نہیں ہے میں نے تقریباً کھانے کا انتظام کر لیا ہے بانو باجی کے ساتھ مل کر بس تھوڑی دیر تک کھانا تیار ہو جائے گا ادیرا نے وہاں سے اٹھتے ہوئے کہا اور کچن کی جانب چل دی

میں سب کے لیے چائے لے کر آتی ہوں سارہ نے اٹھتے ہوئے کہا۔

نہیں تم کیوں جاؤ گی عفاف جاؤ تم لے کر آؤ چائے سب کے لیے زوریز نے اسے چائے لانے کا کہا جس پر وہ اسے گھورتے ہوئے زبردستی کی مسکراہٹ چہرے پر سجائے وہاں سے اٹھی اور اس کے کان میں ہلکی سی سرگوشی کی۔۔۔"تمہاری بہن کے ہاتھ ٹوٹے ہیں یہ خامخواہ کا روب مجھ پر نا جھاڑا کرو ابھی فراز بھائی بیٹھے ہیں ورنہ میں تمہیں بتاتی کہ عفاف عدیل کیا چیز ہے۔"

آبص زوریز کے ساتھ ہی بیٹھا تھا اس نے اس کی سرگوشی میں کی جانے والی گفتگو سن لی تھی اس نے اپنی مسکراہٹ چھپانے کے لیے اپنا رخ دوسری جانب کر لیا تھا کیا پتا اگر عفاف دیکھ لیتی تو اس کا حال بھی وہی ہونا تھا جو اس دن علی اور غازی کا ہوا تھا۔

سب نے خوشگوار موڈ میں چائے پی اور سب باتوں میں مگن ہو گئے کچن میں ادیرا عفاف اور بانو باجی کام کر رہی تھیں۔

کھانا تیار ہو گیا ہے کیا غازی نے عفاف سے پوچھا جو ابھی ابھی لاؤن میں آئی تھی۔

ہاں ہو چکا ہے ادیرا دادا ابو کے پاس گئی ہے وہ کہہ رہی تھی دس منٹ تک کھانا لگا دے گی اس نے زبردستی کی مسکراہٹ چہرے پر سجاتے ہوئے کہا۔

"فراز بھائی آپ کو کھانے میں کیا پسند ہے" عفاف نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

ADABAVENUE

"کھانا بنا کر پوچھ رہی ہے کہ کھانے میں کیا پسند ہے"۔۔۔ علی نے لقمہ دیا۔

"آئی ایم ناٹ ٹاکنگ ٹو یو ول یو پلیز شٹ اپ" اس نے آنکھیں گھماتے ہوئے علی سے کہا اور دوبارہ فراز کی طرف متوجہ ہوئی۔

میں گھر کا بنا سب کچھ کھا لیتا ہوں۔۔ اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

کھانا لگ گیا ہے آجاؤ سب۔۔۔ تھوڑی دیر تک آیت ادیرا کا پیغام لے کر آئی۔

ڈائننگ ٹیبل پر سب بڑے پہلے سے ہی موجود تھے فراز ان سب سے آکر ملا اور پھر سب نے مل کر کھانا کھایا۔

کھانا کھانے کے بعد سب لوگ لیونگ روم میں آگئے اور پھر کافی کا دور چلا جو آیت نے بنائی تھی ایک یہی گھریلو کام تھا جو اسے کرنا آتا تھا۔

کافی پینے کے بعد فراز نے اجازت چاہی سارِیہ اس کو باہر تک چھوڑنے آئی تھی۔۔۔ کب تک واپسی ہے فراز نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"کیوں آپ اداس ہو گئے ہیں؟" سارِیہ نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

ہاں بہت زیادہ جو بھی تھا لیکن تم گھر میں نظر تو آتی تھی کچھ نہیں بھی کہتی تھی مگر میرے آس پاس تمہارا احساس تو رہتا تھا اور اب گھر خالی خالی سا لگتا ہے جیسے بہت سے لوگ گھر سے چلے گئے ہو میں تمہاری واپسی کا منتظر ہوں جلدی آنا۔۔۔ فراز نے ایک جذب سے کہا جس پر اس نے مسکراتے ہوئے گردن جھکا دی۔

اپنا خیال رکھنا اللہ حافظ کہہ کر وہ اپنی گاڑی کی جانب بڑھا سارِیہ تب تک وہاں کھڑی رہی جب تک گاڑی نظروں سے اوجھل نہیں ہو گئی۔

☆☆☆☆☆

اونالائق اولاد اب اٹھ جا صبح کے گیارہ بج رہے ہیں نائلہ بیگم نے صبا کو اٹھاتے ہوئے کہا جو ٹس سے مس نہ ہوئی تو انہوں نے اس پر سے کمبل کھینچ ڈالا۔

"کیا ہے امی کیوں میری نیند کی دشمن بنی ہوئی ہیں" اس نے جھٹکے سے اٹھتے ہوئے چلا کر کہا۔

"ٹائم دیکھا ہے تم نے کیا ہو رہا ہے ذرا احساس نہیں ہے تمہیں کہ میں اکیلی صبح سے لگی ہوئی ہوں کوئی کام ہی کروادوں ساتھ ۔۔۔" انہوں نے کمبل تہہ لگاتے ہوئے کہا۔

"مجھ سے نہیں ہوتے یہ کام وام اگر آپ سے بھی نہیں ہوتے تھے تو کیوں آپ نے ان دونوں کو جانے دیا" اس نے پھر بد تمیزی سے جواب دیا۔

"ان کمبختوں نے پوچھا ہی کب مجھ سے سیدھا فراز سے سفارش کی تھی" نائلہ بیگم نے منہ بسورا۔

سب ملازموں کو چھٹی کروانے کی کیا ضرورت تھی ایک کو ہی رکھ لیتی میں بتا رہی ہوں وہ مہارانی ایک یا دو مہینے سے پہلے نہیں آنے والی اچھی خاصی جان چھوٹی ہے اس کی کاموں سے صبا نے بالوں میں پونی ڈالتے ہوئے کہا۔

"میں فراز کو کہتی ہوں کہ اسے واپس لے کر آئے بہت رہ لیا۔۔۔ اور تم نالائق اولاد باز آجاؤ یہ سیر سپاٹوں سے۔۔۔ وہ تمہاری بہن ٹاپ کرتی پھر رہی ہے اور تم فیل ہونے کے قریب قریب ہی پاس ہوتی ہو۔۔۔ کوئی تو کام ڈھنگ کا کرلیا کرو ہر طرف سے ذلیل ہی کروا کر رکھا ہے تم نے"۔۔۔ انہوں نے اسے کوسنے دیتے ہوئے کہا۔

"ڈھنگ کا کام کروں یا بے ڈھنگ کا آپ بڑھا چڑھا کر اسے ڈھنگ کا لوگوں کے سامنے بنا ہی دیتی ہیں"۔۔۔ اس نے ناک سے مکھی اڑائی۔

بد تمیز اولاد انہوں نے جوتا اتارا تھا اور اس پر نشانہ لگایا ہی تھا کہ وہ بھاگ گئی۔

"صبا ایک ہٹ دھرم اور منہ پھٹ لڑکی تھی اس کو کسی سے کوئی غرض نہیں تھا وہ اپنے آپ میں ہی مگن رہتی تھی اپنی امی سے بھی وہ بد تمیزی کر جاتی تھی اس کے تین ہی شوق تھے کھالیا سو لیا اور گھوم لیا۔"

☆☆☆☆☆

آج غازیان اور علی اسی سائٹ پر گئے تھے وہاں کا حساب کتاب لگانے آخری لیکچر انہوں نے بنک کیا تھا آیت کالج ہی تھی کیوں کہ وہ اپنی اسٹڈی کو لے کر بہت سیریس ہے میڈکل کی فیلڈ میں آنا اس کا شوق اس کا پیشن اس کا خواب تھا جو وہ پورا کر رہی وہ ہر چیز کو ڈیپلی اسٹڈی کیا کرتی تھی۔

اب یہاں رہ کر اس نے لیکچر لینا تھا اور پھر ان دونوں کو سمجھانا تھا آج آیت کو عفاف اور ادیرا نے پک کرنا تھا کیوں کہ وہ دونوں تو کام سے گئے تھے اور انہوں نے سیدھا گھر ہی لوٹنا تھا۔

ادیرا اور عفاف نے دس منٹ انتظار کیا تھا کہ آیت آکر کار میں بیٹھ گئی اور وہ تینوں گھر کی طرف روانہ ہو گئیں۔

تین گھنٹے بعد وہ دونوں گھر لوٹے تھے جہاں لاؤنج میں پہلے سے ہی سب ینگ جنریشن بیٹھی ہوئی تھی۔ ساریہ اور غازہ بھی وہی پر موجود تھیں آبص بھی ابھی ابھی وہاں رف سے حلیے میں آیا تھا اور کرسی سمبھال کر بیٹھ گیا۔

"یہ لو ادیرا اس میں ساری ڈیٹیلز ہے تم دیکھ لو اور سب کو دکھا دینا میں ذرا فریش ہو کر آتا ہوں"۔۔۔غازی نے اس کی طرف کچھ بڑھایا اور فریش ہونے چلا گیا۔

وہاں بیٹھے سب لوگوں نے اسے پڑھ لیا تھا اب اگلے منصوبے پر عمل کرنے کی تیاریاں ہو رہی تھیں۔

سامان کی لسٹ بنا کر مجھے دے دو سامان کل تک آجائے گا آبص نے ادیرا سے کہا۔

وہ سب لوگ سامان میں کیا کیا ہونا چاہیئے وہ ڈسکس کر رہے تھے۔۔۔ آیت غازہ کا ہاتھ پکڑ کر لاؤنج کی دوسری طرف لے گئی جہاں پھولوں کی خوبصورت بیلیں لٹک رہی تھیں۔

"ہم یہاں کیوں آئے ہیں؟"غازہ نے پوچھا۔

"فوٹو شوٹ کے لیے۔۔۔یہ لو فون اور میری اچھی اچھی سی فوٹو کھینچ دو"۔۔آیت نے اس کو اپنا فون دیا۔

اس نے اس کی کئی زاویوں سے مختلف پوزز میں تصویریں کھینچی۔

"غازی"۔۔۔آیت نے غازی کو آواز دی جو ابھی ابھی فریش ہو کر لاؤنج میں آیا تھا۔

"ہاں کیا ہے"۔۔۔اس نے ٹراوزرز کی جیب میں ہاتھ ڈالتے ہوئے پوچھا۔

"میری اور غازہ کی کچھ تصویریں کھینچ دو"آیت نے اس کے ہاتھ میں فون تھماتے ہوئے کہا۔

"تمہارا پیٹ کبھی نہیں بھر سکتا ان تصویروں سے"کیمرا آن کرتے ہوئے اس نے بیزاریت سے کہا جس پر اس نے دانتوں کی نمائش کی اور غازہ کو اپنے ساتھ کھڑا کیا۔

غازی نے ان کی ڈھیر ساری تصویریں لیں۔۔اور فون اس کہ ہاتھ پر رکھ کر جانے ہی لگا تھا کہ آیت نے اسے جانے سے منع کیا کہ اگر اچھی تصویر نہ آئی ہوئی تو دوبارہ لینی ہے۔۔۔آیت تصویریں چیک کر رہی تھی اور غازہ ادھر ادھر نظریں دوڑا رہی تھی۔

"خواب وہ نہیں ہوتے جو ہم سوتے ہوئے دیکھتے ہیں خواب وہ ہوتے ہیں جو ہم کھلی آنکھوں سے دیکھتے ہیں کیوں کہ ان خوابوں کی تعبیر ہمارے اپنے ہاتھوں میں ہوتی ہے ان خوابوں کی جستجو کو پانے کے پیچھے حوصلے پختہ ہوتے ہیں"۔۔۔غازی نے غازہ کی طرف ہوتے ہوئے دھیمی اور پر اسرار آواز میں کہا جس پر اس نے اس کی طرف دیکھا اور وہ بھی اسے ہی دیکھ رہا تھا اس نے فوراً سے نظریں جھکائیں۔

"وہ سامنے ادیرا کی آنکھوں کی چمک دیکھ رہی ہو وہ چمک اس کے خوابوں کی طرف بڑھتے قدموں کی ہے۔۔اس نے یہ خواب کھلی آنکھوں سے دیکھا تھا اور اس نے اس خواب کو منزل تک پہنچانے کے لیے اس سفر کے لیے قدم بڑھائے ہیں اور اب وہ منزل کو

پانے کے بہت قریب ہے "ہر خواب کو پانے کے لیے شرط یہ ہے کہ اس پر پہلا قدم آپ رکھ لو باقی قدم خود با خود اٹھے گے اور سب اللہ پر چھوڑ دو منزل تک ضرور پہنچو گے "۔۔۔غازی نے دھیمے لہجے میں کہا تھا اور آیت کی طرف مڑا تھا۔

"اور پہلا قدم اٹھانا ہی تو مشکل ہوتا ہے "۔۔۔غازہ نے لاشعوری انداز میں کہا۔

"بس زرا سا حوصلہ ہی تو چاہیے "غازی نے دوبدو کہا جیسے ہر سوال کا جواب حاضر ہو۔

ٹھیک آئی ہو تو اب میں جاؤں۔۔۔ہاں ہاں جاؤ اچھی آئی ہیں ادھر آؤ غازہ تم بھی دیکھو آیت نے اسے بازو سے پکڑ کر اپنے ساتھ کھڑا کیا اور وہ صرف غازی کو جاتا ہوا ہی دیکھتی رہ گئی۔

☆☆☆☆☆

عفاف عفاف۔۔۔آیت عفاف کو ڈھونڈتی ہوئی آئی۔

کیا ہے؟اس نے مصروف لہجے میں جواب دیا۔

"یار بند کر دو یہ بک۔۔۔میں بہت بور ہو رہی ہوں کافی عرصہ ہو گیا ہے ہم نے کچھ مزے دار نہیں کیا"اس نے اس کی بک چھین کر بیڈ پر اچھالی۔

"مثلاً کچھ سوچا ہے کیا کرنا ہے "اس نے ہاتھ باندھتے ہوئے استفسار کیا۔

"ہائے بیوٹیز "۔۔۔غازی عفاف کو ڈھونڈھتا ہوا آیا تھا۔

ہاں جی کیا حکم ہے؟عفاف نے اس کے آنے کی وجہ دریافت کی۔

"میری پیاری بہن ہو نہ تو ایک کپ چائے بنا دو"غازی نے بڑی مسکراہٹ سجاتے ہوئے اسے چونا لگایا۔

مجھے پتا تھا تم کوئی نہ کوئی کام کے سلسلے میں ہی آئے ہو اور ایک گھنٹے تک سب کے لیے چائے بنے گی تو وہی پی لینا ہاتھ جھاڑتے ہوئے وہ آیت کی طرف متوجہ ہوئی۔

ویسے کیا ڈسکشن ہو رہی ہے غازی نے لیز کھاتے ہوئے کہا جو عفاف اپنے کھانے کے لیے لائی تھی۔

آیت نے ساری بات غازی کو بتائی۔۔۔میرے پاس ہے ایک پلین اس نے چپس کی طرف ہاتھ بڑھائے جس پر عفاف نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ مارتے ہوئے اسے جھٹکا۔

غازی نے منہ بسورتے ہوئے انہیں سارا پلین بتایا۔

"لیکن ان کا گارڈ تو ہو گا ہی وہاں" آیت نے تجسس میں پوچھا۔

نہیں ہے وہ دو دن پہلے ہی اپنے گاؤں گیا ہے اور میں نے اسے جاتے ہوئے دیکھا اور پوچھا بھی تھا کتنے دنوں کے لیے جا رہے ہو تو اس نے کہا ایک ہفتے کے لیے غازی نے تفصیل سے آگاہ کیا۔

یہ تو اچھی بات ہے تو پھر چلیں اپنے اگلے مشن پر آیت نے ہاتھ آگے بڑھایا جس پر ان دونوں نے ہاتھ رکھا اور "ہرا ااا" کرتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے۔

آیت پلٹی ہی تھی کہ اسے سامنے کھڑکی سے غازہ ٹیرس پر ٹہلتی ہوئی نظر آئی۔۔۔یار غازہ کو بھی ساتھ لے کر چلیں آیت نے ان دونوں سے پوچھا غازہ آیت کی کافی اچھی دوست بن گئی تھی۔

"اس نے ایسا کام پہلے نہیں کیا ہو گا اس کی وجہ سے ہم پھنس نہ جائیں" غازی نے سوچتے ہوئے کہا۔

کچھ نہیں ہو گا علی نہیں ہے نہ تو جو کام میں یا عفاف کرتی تھیں اب وہ غازہ کریں گی آیت نے اسے رازدرانہ انداز میں کہا۔

اوکے ٹھیک ہے بلا لو غازی نے اجازت دی تم اسے فون کرو میں ذرا گوندیا الفی ڈھونڈ کر آتا ہوں۔ آیت نے اسے فون کر کے نیچے آنے کا کہا تھا۔

"ہاں کیا بات ہے تم نے مجھے ایسے ہڑبڑی میں کیوں بلایا؟" آیت نے اسے سارا پلین سمجھایا۔

لیکن میں نے پہلے ایسا کوئی کام نہیں کیا۔

تو اب کر لو نہ تمہارا زیادہ کام نہیں ہے بس تم نے ویڈیو بنانی ہے۔۔غازہ تھوڑی نروس تھی لیکن جانے کی حامی بھر لی تھی۔

ہاں تو سب اوکے ہے نہ غازی نے الفی عفاف کے سپرد کرتے ہوئے سب سے پوچھا۔۔ہاں ہاں چلو عفاف کی طرف سے جواب آیا۔

دو گلیاں چھوڑ کر اب وہ ایک گھر کے باہر کھڑے تھے میں دیوار پھیلانگ کر اندر جاتا ہوں اور دروازہ کھولتا ہوں پھر تم لوگ بھی آ جانا غازی نے ان کو تھمبز اپ کا اشارہ کیا اور اپنے فون میں کیمرا آن کر کے غازہ کی طرف بڑھایا اور دیوار کی طرف بڑھا۔

"رکو میں بھی اسی دیوار سے اندر جاؤں گی تھوڑا ایڈونچر تو بنتا ہے" آیت نے اچھلتے ہوئے کہا۔

"میں نے جوتا اتار لینا ہے فضول باتیں نہ کرو تم یہاں سے نہیں جا سکتی" غازی نے غصّہ دباتے ہوئے کہا۔

"کیا فضول بات دھمکی دے رہے ہو مجھے"۔۔وہ بھی کڑے تیور لیے کمر پر ہاتھ باندھے پورے لڑنے کے موڈ میں تھی۔

"ایک منٹ ایک منٹ۔۔۔یہ لڑائی سپاٹ نہیں ہے یہ مشن سپاٹ ہے لڑائی تم لوگ گھر جا کر کر لینا۔۔۔اور جانے دو اسے اسی راستے سے کچھ نہیں ہو گا ایک کام کرو تم گھوڑا بن جاؤ اور آیت تمہارے اوپر چڑھ کر دیوار پر چڑھ جائے گی۔۔۔"عفاف نے ان کے بیچ آتے ہوئے ان کو لڑائی کرنے سے باز کیا۔

"ہاں یہ آئیڈیا اچھا ہے" آیت نے عفاف کی ہاں میں ہاں ملائی۔

"کیا اچھا ہے میں نہیں بنوں گا گھوڑا وہ بھی اس بھینس کے لیے" غازی نے سرے سے ہی انکار کر دیا۔

"تو پھر ٹھیک ہے گھر چلتے ہیں تم دونوں ہی اپنی ضد میں بے مثال ہو" عفاف نے چبا چبا کر کہا۔

دونوں ایک منٹ تک ایک دوسرے کو گھورتے رہے تھے۔

"چلو اب"۔۔۔غازی نے غصّہ سے اسے آگے چلنے کا کہا۔

"غازہ ویڈیو بنانا سٹارٹ کر چکی تھی۔۔غازی نیچے کو جھکا ہوا تھا آیت اس کے اوپر چڑھ کر دیوار پر چڑھ گئی تھی دیوار زیادہ لمبی نہیں تھی اس لیے چڑھنے میں زیادہ مشکل نہیں ہوئی۔۔۔غازی بھی ایک جمپ لگا کر دیوار پر چڑھ چکا تھا اب دونوں نے اندر کی طرف چھلانگ لگائی تھی اور انہوں نے دروازہ کھولا تھا۔

عفاف غازہ کا ہاتھ پکڑ کر اندر لے کر آئی ویڈیو ابھی بھی بن رہی تھی غازہ گھبرا بھی رہی تھی کیوں کہ اس طرح کے کام اس نے زندگی میں پہلے کبھی نہیں کیے تھے۔اب ان کا رخ انار کے درخت کی طرف تھا۔

ارے واہ غازی انار تو بڑے اچھے لگ رہے ہیں کھا کر مزہ ہی آجائے گا اور ہے بھی کتنے زیادہ میرے تو منہ میں پانی آرہا ہے۔

اور فلحال تم اسی پانی سے کام چلالو گھر جا کر کھائیں گے مزے سے اب اتارو ان کو جلدی جلدی۔۔غازی نے انار اتارتے ہوئے آیت سے کہا جو بنا کھائے ہی ان کا مزہ لے رہی تھی۔

"سب کے لیے دو دو اتار لو اور جنھوں نے محنت کی ہے ان کے لیے تین تین اتارنا" آیت نے سب سے کہا۔

"او لالچی عورت۔۔۔جتنے اترتے ہیں اتارو اور چلتی بنو اور اگر کوئی آگیا نہ تو خیر نہیں ہے" غازی نے اس کو چپ چاپ کام کرنے کا کہا جس پر اس نے اس کو گھوری سے نوازا اس کو چڑ تھی جب کوئی اسے عورت کہتا تھا لیکن فلحال وہ غصہ دبا گئی تھی کیوں کہ لڑائی کے لیے یہ جگہ مناسب نہیں تھی۔۔وہ لوگ دو باسکٹس لائے تھے دونوں ہی بڑھ چکی تھیں اب انہوں نے واپسی کے لیے قدم بڑھائے تھے۔۔۔عفاف نے اندر سے بیل کا بٹن بند کر دیا تھا۔

ADABAVENUE

آیت عفاف دونوں ایک ایک باسکٹ اٹھائے گیٹ سے تھوڑا آگے کھڑی تھی کہ بھاگنے میں آسانی ہو۔۔غازی نے عفاف سے الفی لی تھی اور بیل کو تھوڑا سا دبائے اس میں الفی ڈالنے لگا اور پھر اس بیل کو چھوڑ دیا آیت اور عفاف گھر کی طرف بھاگ گئیں تھیں غازی نے اندر جا کر بیل کا بٹن آن کر دیا۔۔بیل کی گھنٹی مسلسل بج رہی تھی۔

"غازی نے بھی اب دوڑ لگائی تھی غازہ ادھر ہی کھڑی کانپ جا رہی تھی ہلکی ہلکی اس کے منہ سے چینخیں بھی نکل رہی تھی اس سے قدم اٹھانا مشکل ہو رہے تھے غازی دوبارہ بھاگ کر اس کی طرف آیا تھا اور اسے بازو سے پکڑ کر گھسیٹتے ہوئے لے جا رہا تھا۔

"یار دماغ خراب ہے تمہارا ہمیں وہاں سے بھاگنا تھا اور تم وہاں پر کھڑی چینخیں مارنا شروع ہو گئی" غازی نے بھاگتے ہوئے اس کو ڈپٹا اس نے آگے سے کچھ نہیں کہا بھاگنے سے اس کا سانس پھول رہا تھا۔

کون ہے کمبخت جو بیل پر ہاتھ رکھ کر ہٹانا ہی بھول گیا ہے۔۔۔آ رہا ہوں صبر نہیں ہوتا کیا؟ جمال صاحب نے گیٹ کی طرف آتے ہوئے کہا۔

یہاں پر تو کوئی نہیں ہے پھر گھنٹی کون بجا رہا ہے کہیں بھوت تو نہیں آ گیا یہاں انہوں نے بیل کی طرف دیکھا جو مسلسل بج رہی تھی ۔۔۔نہیں نہیں بھوت کیسے ہو سکتا ہے ضرور یہ ان شیطانوں کا ہی کام ہے چھوڑوں گا نہیں میں تم لوگوں کو بتاتا ہوں تمہارے دادا کو میں۔۔۔انہوں نے غصّے سے سوچا اور اندر سے بیل کا بٹن بند کیا۔

وہ چاروں لاؤنج میں گھاس پر بیٹھے ہنسی سے لوٹ پھوٹ ہو رہے تھے ان کو دیکھا دیکھی غازہ بھی ہنس رہی تھی ہنستے ہنستے اس کی آنکھوں سے پانی بھی نکل رہا تھا۔۔۔ویسے انار بازار سے نہیں ملتے کیا؟ اس نے ہنستے ہوئے پوچھا۔

" ملتے ہیں نہ مگر ان میں وہ مزہ کہاں جو جمال چچا کہ اناروں میں ہے۔۔چچا جمال تھوڑے چڑچڑے سے رہتے ہیں ہر ٹائم چینختے رہتے ہیں ہم بچپن سے ہی ان کے انار چوری کر کے کھاتے ہیں اور یقین جانو بڑا مزہ آتا ہے اپنے اناروں کو وہ کسی کو بھی ہاتھ نہیں لگانے دیتے چاہے وہ گل سڑ ہی کیوں نہ جائیں۔۔۔"عفاف نے اس کو چچا کے بارے میں آگاہ کیا۔

وہ سب تو ٹھیک ہے لیکن بیل والی حرکت کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ اس نے مزید کریدا۔

"ہم جو بھی کرتے ہیں ڈنکے کی چوٹ پر کرتے ہیں۔۔۔اتنی شرارت تو بنتی تھی" غازی نے گردن اکڑاتے ہوئے کہا اور ویڈیو ہم اس لیے بناتے ہیں تاکہ ایک میموری محفوظ ہو جائے اور جو لوگ ہمارے ساتھ نہیں ہوتے وہ بھی دیکھ لیں ہم جو بھی ایڈونچر کرتے ہیں اس کی ویڈیو لازمی بناتے ہیں اور اس پر کیپشن ڈال کر اس کو محفوظ کر لیتے ہیں۔"

"چلو سیلفی ہو جائے مشن کے کامیاب ہونے کی خوشی میں" آیت نے چہکتے ہوئے کہا۔

غازی نے اپنا فون نکالا اور سیلفی لی۔۔۔کیپشن میں دوں گی آیت نے اس سے موبائل چھینا اور اس پر کیپشن لکھی "ہیش ٹیگ تھری بیوٹیز اینڈ ون جنِ ان ون فریم ہیش ٹیگ انار مشن کمپلیٹ لکھ کر کزنز گروپ میں سینڈ کر دی۔"

یار غازہ کو بھی ایڈ کر لو گروپ میں اب یہ ہماری پاٹنر ہے عفاف نے آیت سے کہا جس پر اس نے حامی بھرتے ہوئے فوراً سے اسے ایڈ کیا۔

جو ویڈیو بنائی تھی آیت نے وہ بھی گروپ میں سینڈ کر دی تھی اب سب لوگ بیٹھے مزے سے ویڈیو دیکھ رہے تھے۔

شام کی چائے پر جب سب اکٹھے ہوئے تو سب اپنا اپنا انار چھیل کر اپنے اپنے باؤل میں نکال رہے تھے اور ساتھ ساتھ کھا بھی رہے تھے جب سے سارہ یہ آئی تھی شام کو سب چائے اکٹھے ہی پیتے تھے آبص بھی وہی موجود تھا بس عباد نہیں تھا چلو ایک اور سیلفی لیتے ہیں آیت نے اپنا فون نکالا اور کیمرا آن کیا آیت کھڑی تھی باقی سب چیئرز پر بیٹھے تھے مسکراتے چہرے سیلفی میں قید ہو گئے تھے ۔۔۔"ہیش ٹیگ چوری کا مال کھاتے ہوئے ہیش ٹیگ لائف از فل آف فن"

مزہ آ گیا اتنے دنوں بعد کچھ مزے کا کر کے آیت نے ایک سانس ہوا کہ سپرد کی جس پر سب مسکرا دیے زندگی کی ایک اور خوبصورت شام ڈھل گئی تھی۔

☆☆☆☆☆

آج جمعہ تھا سب لوگ جمعہ کی نماز کے بعد فاروق ہاؤس میں ہی اکٹھے ہو گئے تھے جمعہ کے بعد کوئی بھی دوبارہ آفس نہیں جاتا تھا آج عباد بھی ٹائم نکال کر آیا تھا سب مردوں نے وائٹ کرتا شلوار پہن رکھے تھے بازوں کو کہنیوں تک فولڈ کیے وہ سب بہت ہینڈ سم لگ رہے تھے آنکھوں پر کالا چشمہ لگائے وہ پانچوں بہت ہینڈ سم لگ رہے تھے عفاف ان پانچوں کا فوٹو شوٹ کر رہی تھی جو نہ جانے کب ختم ہونے والا تھا۔

آبص کل سامان لے کر آ گیا تھا سامان بہت زیادہ تھا اسی لیے اس کے لیے ایک اسپیشل وین بک کی گئی تھی اور وہ وین فاروق ہاؤس میں تھی اسی لیے سب ادھر ہی آ گئے اور اب انہوں نے ان کی پیکنگ کرنی تھی۔

ادیرا نے اور باقی لڑکیوں نے مل کر سارا سامان لاؤنج میں گھاس پر رکھا اور پیکنگ کا سامان بھی لے آئی تھیں۔

آبص بھائی غازی بس بھی کر دو اب آ کر پیکنگ کر لیں تاکہ جلدی سے فری ہو جائیں آیت نے وہی بیٹھے ان سب کو ہانک لگائی جن کا پروگرام ختم ہی نہیں ہو رہا تھا۔

زوریز اور عباد تو فوراً آ گئے تھے کیوں کہ ان کو فوٹو شوٹ میں زیادہ دلچسپی نہیں تھی وہ تو آبص نے سب کو گھسیٹا تھا۔

رات کو زوریز نے سب گھر والو کو بتادیا تھا جس پر سب گھر والے ان کی اس پیاری سی کوشش سے بہت خوش ہوئے تھے اور انہیں بہت سی دعائیں دی اور مدد کی پیشکش کی جس پر زوریز نے یہ کہہ کر انہیں مطمئن کر دیا کہ فلحال تو سب ہو گیا ہے اگر آگے ضرورت پڑی تو ضرور کہیے گا۔

اب سب لوگ بیٹھے مختلف چیزوں کو ایک پیکٹ میں اکھٹا کر کے ان کے کرٹنز بنا رہے تھے۔۔۔غازہ ان سب کے لیے چائے اور کچھ کھانے کا سامان لے کر آ گئی تھی غازہ کو کچن کے کام نہیں آتے تھے لیکن وہ چائے بہت اچھی بنا لیتی تھی۔

لوگ زیادہ تھے کام بھی جلدی جلدی ہو رہا تھا تقریباً تین گھنٹے لگے تھے ان کو وہ پیکنگ کرنے میں اور اب سب بالکل ریڈی تھا۔

اب سب لوگ لاؤنج کی چیئرز پر بیٹھے دوبارہ سے غازہ کی ہاتھ کی چائے پی رہے تھے جو کہ ان لوگوں نے فرمائش پر بنوائی تھی۔

"اب کل جانا ہے وہاں پر"۔۔۔زوریز نے پوچھا۔

نہیں کل نہیں اتوار کو جائیں گے میں نے کل دادا ابو جی کو ان کے چیک اپ کے لیے ہوسپیٹل لے کر جانا ہے ادیرا نے مختصر سا جواب دیا۔

"دادا ابو کو تو میں لے کر جاتا ہوں نا" زوریز نے پھر سے کہا۔

ہاں آپ جاتے ہیں لیکن میں خود جانا چاہتی ہوں میں ان کے ڈاکٹر سے مل کر خود تسلی کرنا چاہتی ہوں ادیرا نے دھیمے انداز میں کہا جس پر اس نے حامی بھر لی۔

"چلو پھر چلتے ہیں گھر جا کر ریسٹ کر لیں" عفاف نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

اچھا ٹھیک ہے تم جاؤ باقی سب ماما کے ہاتھ کی بریانی کھا کر آ جائے گے۔۔سار یہ نے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا۔

ہیں۔۔۔اب تم اتنا انسسٹ کر ہی رہی ہو تو رک ہی جاتی ہوں گھر میں ویسے بھی کوئی کام نہیں ہے۔۔اس نے واپس بیٹھتے ہوئے کہا بریانی کا نام سن کر اس کی آنکھوں کی چمک بڑھ گئی تھی۔میں ذرا دیکھ کر آتی ہوں آنٹی کو مدد کی ضرورت نہ ہو وہ کھسیانا انداز میں وہاں سے کھسک گئی۔

"کل عفاف کی برتھڈے ہے تو پھر کیا پلین ہے" آیت نے دھیمی آواز میں پوچھا تا کہ عفاف میڈم کے کانوں تک آواز نہ پہنچ پائے۔

"پلین وہی ہے جو ہر دفع ہوتا ہے سرپرائز کا۔۔۔ویسے سرپرائز دینے کا مزہ تو عفاف کو ہی آتا ہے یہ اپنی نیند کے چکروں میں سب کچھ فراموش کر دیتی ہے برتھڈے والے دن بھی گدھے گھوڑے بیچ کر سوئی ہوتی ہے" علی نے مسکراتے ہوئے لقمہ دیا۔

آج بارہ بجے اس کو وش کرنا ہے میں نے گروپ بنادیا ہے جس میں عفاف کے علاوہ سب ایڈ ہیں اب جو بھی اس سے ریلیٹڈ بات کرنی ہے وہ یہیں ہو گی۔

کل کو سب گفٹس لے کر آئیں گے اور نائٹ پارٹی کریں گے برتھڈے کی خوشی میں عفاف سے نیند کی قربانی مانگیں گے غازی نے بھی حصّہ ڈالا۔

"دے ہی نہ دے وہ قربانی" ادیرا نے ان کی بات کی نفی کی۔

"دے گی اس کے تو اچھے بھی دے گی" علی نے شاطرانہ مسکراہٹ سے کہا۔

باتوں کا سلسلہ کافی دیر تک چلا رات کا کھانا کھا کر وہ سب اپنی اپنی راہ پکڑ کر نکل گئے تھے علی بھی آج ابراھیم ولا میں ہی رُک گیا تھا آج وہ فاطمہ بیگم کو بھی اپنے ساتھ ہی لے آیا تھا۔

☆☆☆☆☆

آبص اٹھ بھی جاؤ کہا بھی تھا کہ نہ سونا ہمیں عفاف کی طرف جانا ہے اٹھو بھئی پونے بارہ ہو گئے ہیں۔۔۔ ساریہ اسے اٹھانے کی کوشش کر رہی تھی جو اٹھنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔

"میں نہیں جارہا اتنی رات کو اس بھوتنی کی شکل دیکھنے رات بھر سونا مشکل ہو جائے گا اور تم لوگوں نے جانا ہے تو تم لوگ جاؤ اس کو ویسے بھی میرے آنے سے کوئی فرق نہیں پڑے گا"۔۔ بیڈ پر الٹا لیٹے وہ بوجھل آواز میں بولا۔

"شرم تو نہیں آئے گی اتنی رات کو دو نوجوان لڑکیوں کو اکیلے گھر سے باہر بھیجنے میں"۔۔ ساریہ نے غیرت پر حملہ کیا تھا اور ساتھ ہی کمبل کھینچ ڈالا تھا۔

بہت ہی کوئی نمبر ون بلیک میلنگ خاتون ہو آبص نے اٹھتے ہوئے پاؤں میں چپل اڑستے ہوئے کہا۔

"لڑکی"۔۔۔ لڑکی ہوں میں اس نے تنک کر کہا اور ابراھیم ولا کی طرف قدم بڑھائے۔

ابھی تک لڑکی ہی ہو اب تو ایک رینک بڑھا ہی لو شادی شدہ ہو ترقی ہو گئی ہے تمہاری آبص نے جمائی روکتے ہوئے کہا۔

جس پر ساریہ نے اس کے پیٹ میں کہنی ماری جس سے وہ بلبلا اٹھا۔

خبردار جو پھر سے کہا وہ تو شادی تم لوگوں نے جلدی کر دی تھی۔۔اس نے آبص کو انگلی دکھائی۔۔غازہ بھی ان کے ساتھ ہی تھی جو ان کی نوک جھوک انجوئے کر رہی تھی اس نے اپنی بھابھی کو ان سب کے ساتھ ایک الگ ہی روپ میں دیکھا تھا۔

اب وہ تینوں بھی عفاف کے کمرے کے باہر پہنچ گئے تھے جہاں پہلے سے ہی سب موجود تھے۔

ادھر دو چابی ادیرا صرف سات منٹ رہتے ہیں بارہ بجنے میں علی نے تیزی دیکھاتے ہوئے ادیرا سے عفاف کے کمرے کی چابی لی۔

"وہ سب اندر آئے تھے جہاں نیندوں کی ملکہ گدھے گھوڑے بلکہ پورا اصطبل بیچ کر سو رہی تھی۔۔۔ایک منٹ تک سب اسے سوتے ہوئے دیکھتے رہے پھر علی کے دماغ میں ایک جھماکہ ہوا۔

"آیت ذرا ریڈ لپسٹک اور کاجل تو دینا۔۔" علی نے آیت کو آواز لگائی حالانکہ وہ اس کے برابر میں ہی کمر پر ہاتھ رکھ کر کھڑی تھی۔

"ہیں۔۔اب تم کارٹون بن کر اسے وش کرو گے " آیت نے آنکھیں گھماتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں ڈفر۔۔۔ہم اپنے ایکسپرٹ ہاتھوں سے عفاف کا میک اپ کریں گے " اس نے شیطانی مسکراہٹ سے کہا۔

آیت نے اس کو سامان دیا اور دونوں نے مل کر اپنے جلوے دکھائے غازی ویڈیو بنا رہا تھا اور باقی سب آس پاس کھڑے تماشا دیکھ رہے تھے کیوں کہ بومب پھٹنے میں صرف تین منٹ باقی تھے اور آبص ڈریسنگ سے ٹیک لگائے اپنی جمائیاں روکنے کی کوشش کر رہا تھا۔

آیت نے اس کی آنکھوں کے گرد ریڈ کلر کی لپسٹک لگائی اور اس کی گالوں پر علی نے کاجل کے دو سرکل بنائے اور وائٹ نیل پالش سے اس کے ماتھے پر چھوٹی سی بندیا بنائی جو اگلے پانچ منٹ میں ہونے والا تھا اسے سوچ کر ہی سب کے چہروں پر دبی دبی سی مسکراہٹ تھی۔

غازی نے فون آبص کو دیا تھا اب ویڈیو اس نے شوٹ کرنی تھی ایک پارٹی پوپر اس نے خود پکڑا تھا اور دوسرا علی کی طرف پھینکا تھا جسے وہ بڑی مہارت سے کیچ کر گیا تھا۔

آیت اور ساریہ عفاف کے ارد گرد بیٹھی تھی ادیرا بیڈ کے سامنے کیک لیے کھڑی تھی اور ساتھ ہی غازہ کھڑی تھی۔

پانچ۔۔۔چار۔۔۔تین۔۔۔دو۔۔۔ایک۔۔۔۔بھوم آیت اور ساریہ نے عفاف کو جھنجھوڑ ڈالا تھا تبھی پارٹی پوپر بھی پھٹے تھے اور وہ ہڑبڑاہٹ میں اٹھی تھی۔

"کیا ہوا کیا ہوا۔۔کون ظالم ہے جو میری نیند کی قربانی مانگ رہا ہے" ابھی بھی اس کی آنکھیں پوری طرح نہیں کھلی تھی وہ ابھی نیند میں تھی اور بوجھل لہجے میں بولی۔

ہیپی برتھڈے ٹو یو چڑیل۔۔۔ہیپی برتھڈے ٹو یو بھوتنی۔۔۔ہیپی برتھڈے ٹو یو عفاف۔۔۔کوئی بھوتنی کہہ کر وش کر رہا تھا تو کوئی چڑیل تو کوئی اس کے نام سے اب اس کی آنکھیں پوری کی پوری کھل گئی تھیں اب سب کچھ صاف صاف نظر آ رہا تھا۔۔آج میرا برتھڈے تھا اس نے دھیمی آواز میں خود سے ہی استفسار کیا پھر بھی باقیوں نے سن لیا تھا۔

"یہ لو۔۔۔۔جانے نہ جانے گل ہی نہ جانے باغ تو سارا جانے ہے" علی نے سر کھجاتے ہوئے ضرب المثل بولی۔

اب کیک کاٹیں ادیرا نے کیک بیڈ پر رکھا اور اس نے مسکراتے ہوئے کیک کاٹا ایک بار پھر برتھڈے وشز کی گونج عفاف عدیل کے کمرے میں گونجی تھی۔

اس نے سب کو کیک کھلایا تھا سوائے آبص کو اور آبص کو کیک ساریہ نے کھلا دیا تھا اور اسے منہ سیدھا کرنے کی ہدایت دی تھی جو کب سے منہ کے الٹے الٹے پوزز بنا رہا تھا۔

کیک کاٹنے کے بعد وہ سب سے گلے ملی ابھی وہ ادیرا سے گلے ملی تھی کہ اسے اپنے سامنے ڈریسنگ کے آئینے میں اپنی ایک جھلک دکھی وہ پیچھے ہٹتے ہوئے ڈریسنگ کی طرف بڑھی جہاں پر آبص ویڈیو بنا رہا تھا اس نے آبص کو بازو سے پکڑ کر دھکا دیا جو سیدھا آگے کو

جا کر گرا اس نے جلدی سے سمبھلتے ہوئے کیمرے کا رخ عفاف کی طرف گھمایا جہاں پر وہ اپنے آپ کو میکانکی انداز میں چہرے کو ہاتھ لگا کر دیکھ رہی تھی وہ یقین دہانی کرنا چاہتی تھی کہ کیا وہ واقعی عفاف عدیل ہے اور جب یقین دہانی ہو گئی تب پورے کمرے میں اس کی چینخیں گونجی جس پر سب نے کانوں پر ہاتھ رکھ کر ٹولیریٹ کیا۔

وہ علی اور غازی کی طرف بڑھی وہ جانتی تھی یہ ان دونوں کی ہی حرکت ہو سکتی ہے اور وہ دونوں کمرے میں اپنی اپنی جان بچانے کے لیے ادھر سے ادھر بھاگ رہے تھے۔

عفاف نے ایک ہاتھ میں کیک کا ٹکڑا اٹھایا تھا اور آیت اور ساریہ کو ان کو پکڑنے کا اشارہ کیا تھا۔۔۔ان دونوں نے ان کو قابو کر لیا تھا عفاف نے ان کے منہ پر اور ان کے بالوں پر کیک سے لی گئی کریم مل دی تھی اب وہ دونوں بھی اس کی طرح کارٹون ہی لگ رہے تھے۔

سب نے ایک دوسرے کے منہ پر کیک لگایا انہوں نے وہ سارا کیک ایک دوسرے کے منہ پر ہی ضائع کیا تھا۔

تھک ہار کر جب سب بیٹھ گئے تو ایک دوسرے کی شکلیں دیکھ کر ان کے حلق پھاڑ قہقہے بلند ہوئے وہ تو شکر تھا کے دروازے ساؤنڈ پروف تھے آواز باہر نہیں جا رہی تھی ورنہ گھر والے ایک منٹ کے لیے یہ سوچنے پر مجبور ضرور ہو جاتے کہ کہی ہمارے گھر پر کسی کا سایہ تو نہیں

سب نے مل کر ایک سیلفی لی تھی جس میں سب ایک سے بڑھ کر ایک نمونے لگ رہے تھے اس پر کیپشن ڈال کر گروپ میں سینڈ کر دی گئی تھی۔

"عفاف میڈم آپ شرط ہار گئی ہیں وہ بھی پورے ایک سال بعد اور اس شرط کے اکورڈنگ تمہیں ہم سب کو پارٹی دینی ہو گی" ۔۔۔علی نے نہایت اہم بات یاد کروائی۔

"کونسی شرط اور کونسی پارٹی۔۔۔" اس نے ایسے ظاہر کیا جیسے کچھ نہ جانتی ہو۔

بیٹا جی تم نے کہا تھا کہ اگر تم اپنا اگلا بر تھڈے یاد رکھ پائی تو ہم لوگ پارٹی دیں گے اور اگر تم بھولی تو تم پارٹی دو گی اور مکرنے کی ضرورت نہیں ہے ویڈیو ہمارے پاس محفوظ ہے کہو تو دکھادوں۔۔غازی نے اس کو ایک سال پہلے کی بات یاد کروائی۔

ہاں ٹھیک ہے لیکن میرے پاس پیسے نہیں ہیں اسی لیے ابھی نہیں دے سکتی اس نے سکون سے کہا۔

ٹھیک ہے پیسوں والی پارٹی نہیں کرتے کچھ اور مانگ لیتے ہیں تم سے غازی نے کچھ اور ڈیمانڈ کرنی چاہی۔۔۔جس پر اس نے آنکھوں کے اشارے سے پوچھا۔۔کیا؟

کل کو تم گھر پر ہی سب کچھ بناؤ گی ہمارے لیے اور ساری رات ہم بیٹھ کر باتیں کریں گے تھوڑا پارٹی والا ماحول بنائیں گے علی نے مزید لقمہ دیا۔

رات صرف سونے کے لیے ہوتی ہے باتیں کرنے کے لیے پورا دن ہو گا کوئی ضرورت نہیں ہے جاگنے کی اس نے منمناتے ہوئے کہا سب اس سے اس کی نیند کی قربانی مانگ رہے تھے۔

نہ بیٹا جی نہ ایک بات ہم نے مانی ہے ایک تم مانو گی ورنہ ہم تمہارا جینا حرام کر دیں گے علی نے دھمکی دی۔

اچھا ٹھیک ہے کل کے لیے ڈن کر لو لیکن یہ مت سوچنا کہ میں تم لوگوں کی دھمکیوں سے ڈرتی ہوں بلکہ اس لیے ہاں بولی کہ میں تم لوگوں کو گلے کا ڈھول بنا کر رکھنا نہیں چاہتی عفاف نے منہ بسورتے ہوئے انگلی دکھا کر کہا۔

اچھا مینیو ڈیسائیڈ کرو اور نکلتے بنو دو بج گئے ہیں مجھے سونا بھی ہے۔

بریانی تو ڈن ہے اب باقی خود دیکھ لو۔۔۔ایک دو ڈشز اور بنا لینا ادیرا کی ہیلپ لے لینا وہ تم پر تھوڑا سا رحم کر ہی دے گی اب آیت میدان میں کودی تھی۔

وہ تم لوگوں جیسی ہڈ حرام نہیں ہے کوئی اور میری ہیلپ کرے نہ کرے وہ ضرور کرے گی اس نے ایک بار پھر ادیرا کو مسکراتے ہوئے گلے لگایا۔

اب اپنا اپنا رستہ ناپو اور دفع ہو جاؤ یہاں سے اس نے دروازہ کھولتے ہوئے انہیں جانے کا اشارہ کیا۔

ابھی تو بہت سی باتیں کرنی ہے علی بیڈ پر دراز ہوتے ہوئے بولا جس پر عفاف نے کشن اس کی طرف اچھالا۔

کل ساری رات باتوں کے لیے ہی فکس کی ہے نہ اس نے دانتوں کو چباتے ہوئے کہا۔

وہ سب بدمزہ ہو کر وہاں سے نکلے تھے علی جاتے جاتے اس کے سر پر چپت لگا کر گیا تھا جس پر اس نے اس کو سو سلواتے سنائی تھیں۔

اور کمرے میں بکھری حالت کی پرواہ کیے بغیر دس منٹ میں ہی نیند کی وادیوں میں گڑک ہو گئی۔

☆☆☆☆☆

صبح واک سے واپسی پر جب ادیر الوگ پہنچے تب سب لوگ پہلے سے ہی ڈائننگ ٹیبل پر موجود تھے اور عفاف کو وش کر چکے تھے۔ دادا ابو نے بھی اسے ڈھیروں دعائیں دی تھی جس میں نصیبوں کی دعا سرِ فہرست تھی اچھے ماحول میں کھانا کھایا گیا تھا۔

گیارہ بجے ادیر ادادا ابو کو لے کر ہوسپٹل کی طرف روانہ ہوئی۔ وہاں پہنچ کر وہ ڈاکٹر اسفند کے روم میں داخل ہوئے جہاں پر کوئی بھی موجود نہیں تھا ادیرا نے ان کو چیئر پر بٹھایا اور خود ڈاکٹر کا پتہ کرنے چلی گئی ریسیپشن سے اسے پتہ چلا کہ ڈاکٹر کو ایمرجنسی آ گئی تھی تو وہ گھر چلے گئے اور اپنی جگہ ایک اور ڈاکٹر کو چیک اپ کے لیے کہہ کر گئے ہیں۔

ادیرا کار سے پانی کی بوتل لینے چلی گئی کیوں کہ دادا ابو نے اس سے پانی مانگا تھا۔

السلام علیکم! معاف کیجیئے گا میں تھوڑا سا لیٹ ہو گیا دراصل آپ کے ڈاکٹر کو جانا پڑ گیا کسی کام سے تو اس لیے میں آپ کا چیک اپ کروں گا۔ دادا جی نے سلام کا جواب دیا اور اپنی رپورٹس ڈاکٹر کی طرف بڑھائی۔

آپ کے گھٹنوں کا مسلہ کب سے چل رہا ہے ڈاکٹر نے شروع سے اب تک رپورٹس پڑھی تھی وہ جانتا تھا کہ اس عمر میں گھٹنوں کا درد رہتا ہے لیکن وہ یہ دیکھ کر حیران ہوا تھا کہ انہوں نے بہت جلد ریکور کیا ہے۔

دادا جی نے شروع سے لے کر سب بتانا شروع کیا۔۔۔دادا جی کے پھیپھڑے ختم ہونا شروع ہونے لگے تھے یہ تو ٹائم سے ساری رپورٹس کروالی گئی تھی تو اس کو وہی پر قابو کر لیا گیا تھا اس کورس کی جو میڈیسن کھائی گئی تھی وہ بہت زیادہ ہیوی تھی جس کے سائیڈ افیکٹ یہ ہوا تھا کہ ان کو گھٹنوں کا مسلہ بن گیا تھا اور اب اس کی میڈیسن کھاتے تھے۔

ویل آپ کی یہی رپورٹس میں ہی پتہ چل رہا ہے کہ آپ پہلے سے کافی بہتر ہیں پھر بھی کچھ ٹیسٹ لکھ دیے ہیں وہ لازمی کروالیں ڈاکٹر نے ان سے کہا جس پر انہوں نے حامی بھر لی۔

ادیرا پانی لے کر اندر کی جانب جا ہی رہی تھی کہ اس کی نظر ایک عورت پر پڑی جو دو بچوں کو تھامے ہوئی تھی ایک بچی اس نے بازوؤں میں اٹھائی تھی جو مسلسل رونے کا شغل کر رہی تھی اور دوسرا بچہ اس سے بار بار ہاتھ چھڑوا کر ادھر ادھر بھاگ جاتا تھا وہ اس کو پکڑ کر لاتی اور وہ پھر ہاتھ چھڑوا کر بھاگ جاتا۔ادیرا اس عورت کے پاس گئی تھی اور اسے مدد کی آفر کی۔

ہاں پلیز کیا آپ دو منٹ اسے پکڑے گی میں ازلان کو پکڑ لاؤں اس نے فجر کو ادیرا کی طرف بڑھاتے ہوئے مشکور لہجے میں کہا۔

ادیرا نے فجر کو پکڑ لیا تھا اور اسے چپ کروانے کی کوشش کر رہی تھی جو تھوڑی دیر تک چپ ہو بھی گئی تھی اب وہ اس پر نظریں ٹکائے اسے مسلسل غور سے دیکھ رہی تھی۔

ADABAVENUE
خیال زبان

کیا دیکھ رہے ہو بیٹا اور آپ رو کیوں رہے تھے ادیرا نے اس کو پچکارتے ہوئے پوچھا جس پر اس نے کوئی تاثر نہیں دیا۔

تب تک وہ عورت ازلان کو بھی لے آئی تھی۔۔۔بہت شکریہ آپ کا اس نے شکریہ کہ ساتھ ہاتھ آگے بڑھائے تاکہ وہ فجر کو اٹھا سکے جس پر اس نے اس کے ہاتھ جھٹک دیے اور ادیرا کے ساتھ لگ گئی۔۔۔اور ایک بار پھر ازلان ہاتھ چھڑوا کر بھاگ گیا تھا۔

اور جب وہ اسے دوبارہ واپس لائی تو اس نے ادیرا سے ریکویسٹ کی کہ آپ فجر کو اندر ڈاکٹر روحان کے پاس بھجوا دے گی میں یہاں ازلان کو دیکھ لوں لگتا ہے اس کا اندر جانے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔

ڈونٹ وری میں ڈاکٹر اسفند سے ڈاکٹر روحان کا پوچھ کر ان تک پہنچادوں گی اگر تو وہ نہ ملے تو آپ یہی رکیے گا میں ادھر ہی واپس آ جاؤں گی ادیرا نے تسلی دیتے ہوئے کہا۔

وہ تھوڑا آگے آئی تھی کہ اسے یاد آیا کہ ڈاکٹر اسفند تو ہے ہی نہیں پھر وہ یہ سوچتے ہوئے بڑھ گئی کہ جو ڈاکٹر ہو گا اسی سے پوچھ لے گی۔

"ویسے لوگ اس عمر میں گھٹنوں کے درد کو ایک فرضی بیماری سمجھ کر زندگی گزارنا شروع ہو جاتے ہیں کہ اب تو عمر ہو گئی ہے اور یہ چھوٹی موٹی بیماریاں اب ساتھ چلے گی ہی لیکن اب آپ کو دیکھ کر ایک اور رائے بن گئی ہے"۔۔۔روحان نے خوشگوار انداز میں کہا۔

بالکل سہی سوچتے ہیں آپ میں بھی بالکل یہی کرتا میں شاید آپ کو ویل چیئر پر ہی نظر آتا اگر میری پوتی میرے پیچھے نہ پڑی ہوتی ڈاکٹر کی ہدایت کو سختی سے مجھ سے فولّو کرواتی رہی ہیں ایک دن بھی واک سے چھٹی نہیں کرواتی تھی کوئی بہانہ نہیں سنتی تھی کہتی تھی بے شک دس منٹ کی کریں لیکن کریں ضرور اور میڈیسن دینے میں بھی کبھی کوتاہی نہیں کرتی تھی اور آج دیکھ لو اس کی محنت رنگ لائی ہے ابراھیم صاحب نے محبت سے اپنی پوتی کا ذکر کیا۔

"ہمیں نہ چاہتے ہوئے بھی وہ سب کرنا پڑتا ہے جو ہمیں بالکل بھی اچھا نہیں لگتا کیوں کہ بہت سے لوگوں کی محبتیں ہم سے جڑی ہوتی ہیں اور ان کی خاطر ہمیں وہ کرنا ہی پڑتا ہے"۔۔روحان نے کل رات والی بات یاد کرتے ہوئے کہا جس میں اس نے اپنے بابا کے پرزور اسرار پر شادی کے لیے حامی بھر لی تھی۔

تبھی ایک اور پیشنٹ اندر آیا تو وہ اسے چیک کرنے کے لیے اٹھ گیا۔

دو منٹ بعد ادیرا اندر داخل ہوئی تھی ڈاکٹر روحان ابھی بھی اس پیشنٹ کو سٹیتھو سکوپ لگائے چیک کر رہے تھے۔

ایکسکیوزمی ڈاکٹر صاحب کیا آپ ڈاکٹر روحان کا بتا سکتے ہیں کہ وہ کہاں ملے گے ان کی بیٹی بہت رو رہی تھی تو ان کے پاس بھجوانا ہے اس کا دیہان فجر کی طرف تھا اور وہ بات ڈاکٹر سے کر رہی تھی۔

ڈاکٹر نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو ایک لڑکی خوبصورت سا حجاب پہنے فجر کی طرف متوجہ تھی۔

یہ میری پوتی ہے ادیرا۔۔۔ ابراھیم صاحب نے ڈاکٹر سے اس کا تعارف کروایا جس پر اس نے گردن ہلائی اور آگے بڑھ کر فجر کو اس کی گود سے اٹھالیا۔

"میں ہی ڈاکٹر روحان ہوں۔۔۔ آپ کو کہا پر ملی فجر" اس نے فجر کے گال پر پیار کرتے ہوئے پوچھا پھر ادیرا نے اسے سب بتایا۔

روحان نے دوسرے پیشنٹ کو میڈیسن لکھ دی تھی اور وہ چلا گیا تھا اب صرف چار نفوس ہی ادھر موجود تھے روحان نے فجر کو ٹیبل پر بٹھایا تھا اور خود چیئر پر بیٹھ گیا۔

کوئی پریشانی والی بات تو نہیں ہے نہ دادا ابو جی کی رپورٹس بالکل ٹھیک ہے نہ؟ اس نے ڈاکٹر سے پوچھا۔

جی بالکل ٹھیک ہیں کچھ ٹیسٹ لکھ دیے ہیں وہ کروانے ہیں اور میڈیسن لکھ دی ہے بے فکر رہے اس نے پروفیشنل انداز میں کہا جس پر وہ شکریہ کہتے ہوئے وہاں سے آگئی۔ جو ٹیسٹ لکھ کر دیے تھے وہ کروا کر اور میڈیسن لے کر وہ لوگ گھر آگئے تھے۔

عفاف کچن میں لگی شام کی تیاریاں کر رہی تھی بانو باجی بھی اس کی مدد کر رہی تھی اور اب ادیرا بھی آگئی تھی ادیرا کو کچھ ہدایت دیتے ہوئے وہ اپنے کمرے میں گئی تھی جہاں آیت اس کا قتل کرنے کے لیے اس کا انتظار کر رہی تھی۔

جو رات کو ان لوگوں نے اس کے منہ کا حال کیا تھا اس پر ایک قتل تو بنتا تھا۔۔۔ ابھی اس کو یہ پتا نہیں چلا تھا کہ اس کے چہرہ ستیاناس کرنے میں آیت کا ہاتھ بھی ہے ورنہ وہ اس سے قتل کبھی نہ کروا رہی ہوتی۔

☆☆☆☆☆

رات کو سب بڑوں نے آٹھ بجے کھانا کھالیا تھا ینگ جنریشن نے ابھی تھوڑا لیٹ کھانا تھا۔ عفاف بھی ہلکا پھلکا تیار ہوئی بلکہ آیت نے ہی اسے زبردستی تیار کیا تھا رائل بلو کلر کا کرتا کیپری پہنے کانوں میں سلور جھمکے پہنے شولڈر کٹ بال کھلے چھوڑے ہلکا سا میک اپ کیے وہ آج الگ ہی لے میں تھی۔ اس نے بریانی ایک پلیٹ میں نکالی تھی اور فاروق ہاؤس میں دینے گئی تھی کیوں کہ اس نے آنٹی

سے کہا تھا کہ وہ جب بھی بریانی بنائے گی ان کو ضرور کھلائے گی۔ ابھی وہ گیٹ کھولنے ہی لگی تھی کہ سامنے سے آبص نے دروازہ کھولا وہ ایک پل کے لیے مسمرائیز ہوا تھا۔

"سوری مس میں نے آپ کو پہچانا نہیں آپ یہاں پر نئی ہے کیا؟" اس نے سنجیدگی سے کہا۔

ہٹو یہاں سے میرا دماغ چاٹنے کی ضرورت نہیں ہے عفاف نے اس کو بازو سے پیچھے کیا اور آنٹی کی طرف گئی۔

پیچھے وہ مسکراتے ہوئے سر نفی میں ہلانے لگا۔۔۔ کیا بات ہے آج چڑیل پری لگ رہی ہے اپنی ہی بات پر لاحولا ولا پڑھ کر وہ لاؤن کی پچھلی سائیڈ پر چلا گیا جہاں علی اور غازی کچھ انتظامات کر رہے تھے۔

آنٹی کدھر ہیں آپ۔۔۔ اس نے آنٹی کو آواز دی تبھی آنٹی کچن سے نکلتے ہوئے دکھائی دی۔

ماشاءاللہ آج تو میری بیٹی بڑی پیاری لگ رہی ہے اللہ نظر بد سے بچائے انہوں نے اس کے گال سہلاتے ہوئے کہا۔

شکریہ آنٹی۔۔۔ یہ لیں بریانی خود بنا کر لائی ہوں اس نے مسکراتے ہوئے بریانی پکڑائی۔

جیتی رہو اللہ تمہیں خوش رکھے انہوں نے اس کو ڈھیر ساری دعایں دی اور وہ اجازت لیتی ہوئی وہاں سے چلی آئی۔

غازی اور علی نے گھر کی پچھلی سائیڈ پر پورا پارٹی والا ماحول بنایا ہوا تھا گھاس پر گدے بچھا کر اس پر وائٹ کپڑا ڈالا گیا تھا تھوڑی سی لائیٹیں لے کر اس کو اس جگہ پر خوبصورتی سے دیوار پر سجایا گیا تھا بلو اور وائٹ کلر کے بلونز تھے جو کچھ دیوار پر اور باقی ڈھیر سارے گھاس پر بکھرے ہوئے تھے۔ وہاں پر صرف ایک چیئر ہی رکھی تھی جس کے سہارے پر گٹار رکھا گیا تھا۔

آبص ابھی ابھی وہاں آیا تھا اور داد دیے بغیر نہ رہ سکا اتنے کم ٹائم میں اور کم بجٹ میں انہوں نے کافی شاندار پلین بنایا تھا اور عفاف کو بے خبر ہی رکھا گیا تھا انہوں نے اسے کچن کے کاموں میں الجھا رکھا تھا۔ دس بجے تک سب آ گئے تھے آج سب لوگ روزمرہ کی نسبت الگ لگ رہے تھے سب ہلکے پھلکے تیار ہوئے تھے۔

عفاف اور ادیرا نے کھانا گرم کیا اور ٹیبل پر لگایا کھانا سب کو بہت پسند آیا تھا اس کے ہاتھ میں ذائقہ تھا عفاف اپنی مرضی سے کام کرتی تھی لیکن جب بھی کرتی تھی پورے دل سے کرتی تھی وہ ہر فن مولا تھی۔

کھانے کے بعد کافی کا دور چلا تھا سب نے لاؤنج میں بیٹھ کر خوشگوار ماحول میں کافی پئی۔

غازی نے عفاف کی آنکھوں پر پٹی باندھی اور اس کا ہاتھ پکڑا تھا اور اسے آگے آگے چلنے کا کہا وہ سب اسے وہاں لے آئے جہاں پر انہوں نے رات جاگنے کا انتظام کر رکھا تھا۔

اس کی آنکھوں سے پٹی ہٹادی گئی تھی اور جو منظر اس نے دیکھا تھا وہ لمحوں کے لیے مبہوت ہو گئی تھی وہ حیران ہونے کے ساتھ ساتھ خوش بھی ہو رہی تھی اس نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھا تھا وہ حیران تھی یا شاید وہ حیران سے زیادہ خوش تھی ہر طرف اندھیرا تھا صرف وہی منظر جگمگا رہا تھا

وہ غازی کے گلے لگی تھی اور اسے شکریہ کہا تھا۔

"کوئی بات نہیں بہنا اب بھائی بہنوں کے لیے اتنا تو کر ہی سکتا ہے کوئی بات نہیں اگر تمہارے پاس ابھی پیسے نہیں ہے میں نے سارا لکھ کر اپنی جیب میں سیو کر لیا ہے تمہارے پاس جب پیسے ہو مجھے دے دینا" اس نے اس کو تھپتھپاتے ہوئے کہا جس پر وہ اس سے علیحدہ ہوئی اور مسکراتے ہوئے اس کے بازو پر تھپڑ مارا"۔۔۔وہ واقع ہی بہت خوش ہوئی تھی کیوں کہ یہ سب بہت خوبصورت تھا۔

ایک گھنٹہ انہوں نے صرف تصویریں ہی کھینچی تھی اور اب وہ لوگ کیک کاٹ رہے تھے تمیز کے دائرے میں رہ کر ہی کیک کاٹا اور کھایا گیا تھا رات کو جو کسر پوری کر لی تھی۔

اب وہ سب اپنی اپنی نشستیں سمبھال چکے تھے زوریز اپنا گٹار لے کر چیئر پر ہی بیٹھ گیا تھا اور کوئی دھن بجا رہا تھا۔

"کوئی گیم کھیلیں" آیت نے مشورہ دیا۔

"ہاں ضرور ایسے نیند بھی نہیں آئے گی" اس نے حامی بھرتے ہوئے کہا جس پر سب نے یک زبان میں کہا۔۔۔ "عفاف عدیل تمہارا کچھ نہیں ہو سکتا" جس پر اس نے سب کو گھورا۔

سب دائرے کی شکل میں بیٹھ گئے تھے اور درمیان میں ایک بوتل رکھ کر اسے گھمارہے تھے اور جس کی طرف رکے گی اس کو وہی کرنا پڑے گا جو اس کے سامنے والا اس سے کہے گا۔

بوتل گھمائی گئی تھی آدھے منٹ تک وہ بوتل گھومتی رہی تھی آیت پر رُکتے رُکتے وہ عفاف کی سیدھ میں رکی تھی اور اس کے بالکل سامنے علی بیٹھا تھا۔

"ہاں تو عفاف میڈم۔۔۔ تم سب کے سامنے اپنی چار ایسی باتوں کا اعتراف کرو جس سے سب کو بہت چڑ ہو اور تمہیں بہت مزہ آتا ہو"۔

وہ کھڑی ہوئی تھی اس کا اعتراف ریکارڈ کرنے کے لیے غازی نے اپنا فون نکالا تھا۔

"میں عفاف عدیل آج سب کے سامنے یہ اعتراف کرتی ہوں کہ عفاف عدیل تین چیزوں کی دیوانی ہے۔"

نیند کی دیوانی

بریانی کی دیوانی

بارش کی دیوانی

میرے اس دیوانے پن سے سب کو بہت زیادہ چڑ ہے اور مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا

اور چوتھی وہ بیٹھنے ہی لگی تھی کہ آبص نے استفسار کیا۔

"اور چوتھی یہ کہ میں لوگوں کی گاڑیاں ٹھوکتی ہوں وہ بھی صرف مخصوص بندوں کی جس میں تم سرِفہرست ہو" اس نے تنفر سے کہا۔

ADABAVENUE
خیال زبان

اس نے پھر سے بوتل گھمائی اور وہ جا کر عباد پر رُکی سب لوگ عباد کو گانا سنانے پر انسسٹ کر رہے تھے اور اس نے صاف انکار کیا تھا اور صرف گٹار بجانے پر اکتفا کیا تھا۔

اب زوریز کی جگہ عباد نے سمبھال لی تھی اور وہ دھن بجا رہا تھا دھن بہت مسحور کن تھی آیت کو یاد آیا کہ یہ اس کی فیوریٹ دھن ہے۔

شکل سے اور حرکتوں سے ایک نمبر کے کھڑوس ہیں ہر ٹائم غصّہ سوا نیزے پر رہتا ہے پر گٹار بڑا اچھا بجا لیتے ہیں آیت نے صرف سوچا کہنے کی ہمت نہ کر سکی۔

بوتل پھر گھمائی گئی تھی اور اب ادیرا کے سامنے رُکی تھی۔

محبت کیا ہوتی ہے ادیرا اور کیا تمہیں یشب بھائی سے محبت ہے؟ اس بار سوال غازی نے پوچھا تھا۔

محبت کہنے کو ایک لفظ ہے

لکھنے کو چار حرفوں کا مجموعہ ہے

محسوس کرنے کو ایک احساس ہے

اور کسی کے نام کرنا پوری زندگی ہے

(فقیہہ بتول)

اس نے ایک جذب سے کہا تھا محبت صرف وہ نہیں ہوتی جو ایک عاشق اپنے محبوب سے کرتا۔۔ ہر رشتہ محبت سے ہی گوندا جاتا ہے اور رشتوں کی جو ڈوریاں ہوتی ہے نہ اس کو محبت کبھی ٹوٹنے نہیں دیتی محبت میں اتنی طاقت ہوتی ہے کہ وہ ان دھاگوں کو مضبوطی سے ایک دوسرے سے باندھے رکھتی ہے۔۔۔ ایک بندے کو اللہ سے محبت ہوتی ہے۔۔۔ ایک بھائی کو بہن سے محبت ہوتی بہن کو بھائی سے ماں کو بیٹے سے بیٹے کو ماں سے باپ کو بیٹی سے بیٹی کو باپ سے ایک شوہر کو اپنی بیوی سے اور بیوی کو اپنے شوہر سے۔۔۔ ہر

محرم رشتے میں محبت فطری ہوتی ہے محبت اپنی جگہ ان رشتوں کے درمیان بنا لیتی ہے جو ان کو کبھی ٹوٹنے نہیں دیتی اور میں اپنے سے جڑے ہر رشتے سے محبت کرتی ہوں ان کی عزت کرتی ہوں اور ان کی قدر کرتی ہوں۔"

"محبت کو عزت کے سانچے میں ڈھالا جاتا ہے۔"

اور رہی یشب کی بات تو ابھی میرا ان سے نکاح ہوا ہے ابھی رخصتی نہیں ہوئی ہم لوگوں نے زیادہ وقت نہیں گزارا ہاں پاسیبل ہے کہ شادی کہ بعد محبت ہو جائے محبت کا دوسرا نام عزت ہے اور میں ان کی عزت کرتی ہوں۔

وہ چپ ہوئی تو تالیوں کی ایک گونج گونجی تھی سب نے اس کی بات پر رضامندی دی تھی۔

بوتل ایک بار پھر گھومی تھی اور اس بار بوتل نے زوریز کا رخ کیا تھا۔

کیسی بیوی چاہیے تمہیں ؟۔۔زوریز سے سوال ساریہ نے پوچھا تھا کیوں کہ وہی اس کے سامنے بیٹھی تھی۔

یہ کیسا سوال ہوا اس نے اچھبے سے پوچھا۔

میرا مطلب تھا کہ اب تمہاری عمر ہو گئی ہے شادی کی کوئی اپنی پسند کی لڑکی بتا دو تا کہ ہم ڈھونڈنا شروع کریں اس نے اپنے سوال کے پیچھے کی وضاحت دی۔

"مجھے کوئی ایسی لڑکی نہیں چاہیے جسے آرڈر پر تیار کیا جائے جسے یہ کہہ کر اس کہ خواب روندھ دیے جائے کے یہ کام مت کرو تمہارے شوہر کو اچھا نہیں لگے گا فلاں فلاں۔۔ایک عورت جب اپنا سب کچھ چھوڑ کر اس شخص کے لیے آتی ہے جسے وہ جانتی تک نہیں تو کیا وہ شخص اس کو عزت بھی نہیں دے سکتا۔میری زندگی میں جو بھی لڑکی آئے گی اچھی شکل وصورت کی ہو یا نہ ہو مجھ سے ہمیشہ وہ مخلصی ہی پائے گی وہی عزت میں اس کو دوں گا جو وہ ڈیزرو کرے گی اور میرے مطابق ہر لڑکی ڈیزرو کرتی ہے کہ اسے عزت دی جائے اس کی خواہشات کا احترام کیا جائے اس کو اتنا اعتماد دیا جائے کہ جو خواب وہ اپنے ماں باپ کے گھر پورے نہ کر سکی وہ اپنے شوہر کے گھر سکے۔"سب نے اس کی بات کے سہی ہونے کی تاکید کی تھی۔

بچپن میں جب تم سے پوچھا جاتا تھا نہ کہ تم بڑے ہو کر کیا بنو گے تب تم کہاں کرتے تھے کہ میں دولہا بنوں گا ساریہ کی اس بات پر وہاں بیٹھا ہر شخص جی جاں سے مسکرایا تھا۔

"بچپن بھی کتنا پیارا تھا نہ کیسی کیسی باتیں کرتے تھے اور اب یاد کرو تو خوشی بھی ہوتی ہے اور ہنسی بھی آتی ہے۔"

کیوں نہ آج بچپن کو دوہرایا جائے اور اب جو لوگ رہ گئے ہیں وہ لوگ بچپن کی یاد میں کچھ نہ کچھ کہے گے علی نے مشورہ دیا۔

"یہ بہت اچھا آئیڈیا ہے" آیت نے بھی حامی بھری۔

"تو سب کچھ نہ کچھ بچپن کے بارے میں کہے گے۔"

چلو علی سے ہی شروع کرتے ہیں سب کی آنکھیں علی کی طرف گھومی۔

بچپن سارا شوخیوں اور شرارتوں میں گزار کر

جوانی میں ڈھیروں یادوں کو یاد کر کے مسکرا رہا ہوں

(فقیہہ بتول)

اس نے کشن آبص کی طرف پھینکا تھا کہ اب تمہاری باری ہے۔

کھوئی کھوئی سی ہے زندگی یادوں کے بھنور میں

الجھی الجھی سی ہے زندگی سوچوں کے بھنور میں

(فقیہہ بتول)

آبص نے مسکراتے ہوئے شعر پڑھا ان کا بچپن یادوں سے بڑھا پڑا تھا اور انہی سوچوں میں وہ یادیں الجھ رہی تھیں۔

آبص نے کشن غازہ کی طرف پھینکا جس پر اس نے کچھ بھی کہنے سے انکار کر دیا ساریہ نے اس کا ہاتھ نرمی سے دبایا۔

کچھ تو کہنا ہی پڑے گا غازی نے لقمہ دیا جس پر اس نے اسے دیکھا تھا اس کی آنکھوں میں کیا نہیں تھا بے بسی۔۔۔تکلیف۔۔۔ غم۔۔۔

غم کے اس آشیانے میں خوشیاں ہم کہاں ڈھونڈ ھے

بچپن کی ان محرومیوں میں یادیں ہم کہاں ڈھونڈ ھے

(فقیہہ بتول)

اس کے لہجے میں کرب تھا جو وہاں بیٹھے ہر نفوس نے محسوس کیا تھا اور پھر وہ مسکرا دی اور کشن ساریہ کی طرف پھینک دیا۔

"" یاد "کتنا پیارا ورڈ ہے نہ ہمارے پیدا ہونے سے لے کر اب تک کی ہماری زندگی اس چھوٹے سے ورڈ میں قید ہو جاتی ہے بنا کہے ہی سب کچھ اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے ہماری زندگی کا ایک ایک لمحہ ہر گزرتا سیکنڈ اس میں قید ہو جاتا ہے جسے ہم یاد کہتے ہیں اور ہمارا بچپن بھی اسی میں قید ہے "کھوئے کھوئے انداز میں ساریہ نے یاد کو بہت خوبصورت انداز میں بیان کیا۔

ADABAVENUE
خیال زبان

ساریہ نے کشن آیت کی طرف پھینکا۔

"یہ جو میموری ہوتی ہے یہ ہمارے دماغ کے پارٹ ہپپو کیمپس میں سیو ہو جاتی ہیں اور کتنی عجیب بات ہے نا کہ جب ان کو یاد کیا جائے تو یہاں دل سے محسوس ہوتی ہیں "اس نے دل کی طرف اشارہ کیا۔

میڈیکل کی سٹوڈنٹ تھی ہر چیز کو میڈیکل سے ریلیٹ کر کہ ہی بیان کرتی تھی۔

آیت نے کشن غازی کی طرف پھینکا تھا۔

اک خواہش ہے کہ وہ وقت دوہرایا جائے

جن میں فکروں سے آزاد مسکرایا جائے

(فقیہہ بتول)

وہ سب لوگ ایک دوسرے کو کشن پاس کر رہے تھے اور ایک ایک لائن بچپن کی یاد میں چہرے پر نرم زندگی سے بھرپور مسکراہٹ سجائے بول رہے تھے۔

ادیرا۔۔۔پیارا ہوتا ہے بچپن سب کو

ساریہ۔۔۔یادیں پھر آتی ہیں بچپن کی سب کو

آیت۔۔۔ہر شیطانی عمل سے پاک

غازی۔۔۔وہ معصوم بچپن یاد آتا ہے

علی۔۔۔رات کو آسمان پر ستارے گننا یاد آتا ہے

عباد۔۔۔وہ سورج کے ساتھ ساتھ چلنا یاد آتا ہے

زوریز۔۔۔اپنے آپ سے ہی باتیں کرنا یاد آتا ہے

آبص۔۔۔بارش میں گندے پانی میں اچھلنا یاد آتا ہے

عفاف۔۔۔کاغذ کی کشتی کو ٹھہرے پانی میں چلانا یاد آتا ہے

ادیرا۔۔۔گڑیا گڈے کی شادی کروانا یاد آتا ہے

ساریہ۔۔۔ایک دوسرے سے روٹھ جانا یاد آتا ہے

آیت۔۔۔تھوڑی دیر بعد لڑائی بھول کر مان جانا یاد آتا ہے

ADABAVENUE
خیال زبان

غازی۔۔۔وہ کسی چیز کے لیے ضد لگانا یاد آتا ہے

علی۔۔۔ضد میں زمین پر لیٹ کر ایڑیاں رگڑنا یاد آتا ہے

عباد۔۔۔بے وجہ رونا اور ہسنا یاد آتا ہے

زوریز۔۔۔وہ شیطانیاں یاد آتی ہیں

آبص۔۔۔وہ کھیل یاد آتے ہیں

عفاف۔۔۔وہ ساتھی یاد آتے ہیں

ادیرا۔۔۔وہ لمحے یاد آتے ہیں

ساریہ۔۔۔وہ کھکھلاہٹیں یاد آتی ہیں

آیت۔۔۔وہ بے فکریاں یاد آتی ہیں

غازی۔۔۔دن پر لگا کر اڑ جاتے ہیں

علی۔۔۔یادیں چھوڑ جاتے ہیں

عباد۔۔۔پیارا ہوتا ہے بچپن سب کو

زوریز۔۔۔یادیں پھر آتی ہے بچپن کی سب کو

پیارا ہوتا ہے بچپن سب کو

ADABAVENUE
خیال زبان

یادیں پھر آتی ہیں بچپن کی سب کو

وہ شیطانیاں یاد آتی ہیں

وہ کھیل یاد آتے ہیں

وہ ساتھی یاد آتے ہیں

وہ لمحے یاد آتے ہیں

وہ کھکھلاہٹیں یاد آتی ہیں

وہ بے فکریاں یاد آتی ہیں

دن پر لگا کر اڑ جاتے ہیں

یادیں چھوڑ جاتے ہیں

پیارا ہوتا ہے بچپن سب کو

یادیں پھر آتی ہے بچپن کی سب کو

(فقیہہ بتول)

"زندگی کا سب سے خوبصورت دور ہمارے بچپن کا تھا اب وہ دور کبھی لوٹ کر نہیں آئے گا لیکن ہمارے پاس اس خوبصورت وقت کی یادیں ہیں جو ہمیں خوش رہنے اور مسکرانے پر مجبور کر دیتی ہیں آبص کے لہجے میں خوشی تھی جو سب کے چہروں پر بھی چھلک گئی

تھی اسی موقع پر غازی نے تصویر کھینچی تھی ساتھ کیپشن ڈال کر سیو کرلی گئی تھی۔۔۔ بچپن کو یاد کرنے والے لمحوں میں انہی خوبصورت لمحوں کو قید کرنے کی ایک چھوٹی سی کوشش۔"

صبح کے چار بج گئے تھے محفل برخاست کردی گئی تھی سب اپنے کمروں کی جانب روانہ ہوئے عباد زوریز کے کمرے میں علی غازی کے کمرے میں ٹھہرا ہوا تھا آبص لوگ اپنے گھر چلے گئے تھے۔۔۔ فجر کی نماز پڑھ کر سب لوگ تھوڑی دیر کے لیے سو گئے تھے کیوں کہ آج انہیں کہیں جانا بھی تھا۔

☆☆☆☆☆

اگلے دن سب لوگ گیارہ بجے تیار تھے لاؤن میں بیٹھے سب بڑوں سے دعائیں لے کر وہ باہر اپنی گاڑیوں کی طرف بڑھے تھے وین جو رینٹ پر لی گئی تھی اس میں سامان پورا نہیں آرہا تھا کیوں کہ جب ان کو کرٹنز کی صورت میں پیک کیا گیا تو وہ زیادہ جگہ گھیر رہے تھے اسی لیے کچھ سامان انہوں نے اپنی گاڑیوں میں بھی رکھا تھا۔

سب گاڑیوں میں بیٹھ چکے تھے سب سے آگے زوریز کی کار تھی جس میں ادیرا اور آیت تھیں۔ اس کے پیچھے آبص کی کار تھی جس میں ساریہ اور غازہ تھیں اور سب سے آخر پر غازی کی کار تھی جس میں علی اور عفاف تھے پچھلی دونوں گاڑیاں زوریز کی کار کو فولّو کر رہی تھیں۔

تقریباً دو گھنٹے کی مسافت کے بعد سب گاڑیاں ایک کچی سڑک پر رُکی تھیں اب یہاں سے سب لوگوں نے الگ الگ ڈائریکشن میں جانا تھا یہاں پر ادلہ بدلی ہوئی تھی ساریہ اور آیت کو غازی کے ساتھ بھیجا گیا تھا علی اور عفاف کو آبص کے ساتھ بھیجا تھا اور زوریز کے ساتھ ادیرا اور غازہ تھے سب کی گاڑیوں میں اور سامان شفٹ کیا گیا تھا اور جو وین تھی وہ زوریز لوگوں کے ہمراہ گئی تھی کیوں کہ جہاں یہ لوگ جارہے تھے وہاں پر گھروں کی تعداد زیادہ تھی سب لوگوں نے اپنا اپنا کام ختم کر کہ وہاں آنا تھا جہاں پر ادیرا لوگ تھے۔

سب لوگوں نے ماسک پہنے ہوئے تھے سب نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ وہ مدد کریں گے لیکن چرچہ نہیں کریں گے۔

السلام علیکم! آنٹی جی ایک بوڑھی عورت نے دروازہ کھولا تھا جسے ادیرا نے سلام کیا تھا۔

وعلیکم اسلام کون ہو بیٹی تم اس بوڑھی عورت نے کانپتے لہجے میں پوچھا۔

ابھی آپ نے کہا میں آپ کی بیٹی اور ابھی آپ پوچھ رہی ہیں کہ میں کون ہوں مجھے اپنی بیٹی ہی سمجھیں۔

"اس گھر میں اور کون کون رہتا ہے؟" اس نے ادھر ادھر نظریں گھماتے ہوئے پوچھا۔

میں رہتی ہوں اور ایک میرا پوتا ہے میرا بیٹا اور بہو یہ دنیا چھوڑ گئے ہیں انہوں نے نم لہجے میں جواب دیا۔

"آپ کا پوتا کہاں ہے؟"

وہ باہر گیا ہے چھوٹا موٹا سامان بڑی دکان سے لے کر بیچتا ہے جس سے ہمارے پیٹ کی بھوک ختم ہوتی ہے۔

آپ کی بیٹی آپ کے لیے کچھ لے کر آئی ہے آپ کو رکھنا پڑے گا ادیرا نے ان کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا۔

ادیرا نے وہ کرٹن آگے کیا جو وہ اپنے ساتھ لائی تھی۔

ADABAVENUE
خیال زبان

"اس میں کیا ہے بیٹی؟" انہوں نے اچھبے سے پوچھا۔

اس میں آپ کے لیے راشن ہے جس سے آپ کا پورا مہینہ بہت آسانی سے گزر جائے گا اور یہ تین ہزار روپے ہیں جو آپ مختلف کاموں میں خرچ کر سکتی ہیں۔

بوڑھی عورت نے اسے مشکور انداز میں دیکھا۔

میں اپنے پوتے کو کبھی کام نہ کرنے دیتی لیکن میرے گھٹنوں میں اب اتنی سکت نہیں ہے کہ میں کام کر سکوں گھر میں بیٹھ کر سلائی کڑھائی کر لیتی تھی لیکن اب چشمہ بھی ٹوٹ گیا ہے اور پیسے نہ ہونے کی وجہ سے ٹھیک ہی نہیں ہو رہا۔

"آنٹی آپ وہ مجھے لا دیں میں جب اگلی بار آؤں گی تو ٹھیک کروا لاؤں گی" ادیرا نے ان کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔

ارے نہیں بیٹا تم نے اتنا کچھ کر دیا ہے وہی کافی ہے میرے پوتے کو بھی دو گھڑی سکون ملے گا

اس میں تکلف کی کوئی بات نہیں ہے آپ لا دیں مجھے میں ٹھیک کروا دوں گی اور یہ بتائیں گھٹنوں کے علاوہ کدھر درد ہے ادیرا کے اسرار پر انہوں نے سب بتایا اور چشمہ بھی لا کر دیا۔

اوکے آنٹی اپنا خیال رکھیئے گا اب میں چلتی ہوں۔

"جاؤ بیٹا اللہ تمہارے نصیب اچھے کرے انہوں نے دعا دی تھی اور وہ مسکرائی تھی اسے اس دعا کی بہت ضرورت تھی۔"

ہر گھر کا دروازہ کھٹکھٹا کر انہوں نے سب کے گھر کرٹنز دیے تھے۔

ساریہ اور آیت سب سے بات کر رہی تھیں اور غازی کرٹن ڈیلیور کر رہا تھا۔

آبص عفاف اور علی بھی سب کو اپنا نامعلوم انٹرو دے کر ان کے گھر وہ کرٹن ڈیلیور کر رہے تھے۔

غازہ ایک گھر میں جب کرٹن دے کر پلٹی تو اس کو ایک شخص کی آواز سنائی دی جو اپنی بیوی سے کہہ رہا تھا۔۔۔"دیکھا اللہ کہاں کہاں سے وسیلہ بنا دیتا ہے بس اس کی ذات پر "یقین کامل" ہونا چاہئے یہ سن کر وہ مسکرا دی تھی کہ اللہ نے اس کو کسی کے لیے وسیلہ بنا دیا تھا۔"

سب لوگوں کے چہرے پر ایک سکون تھا سب لوگ اسی جگہ پر پہنچ گئے جہاں ادیرا لوگ تھے۔۔عباد بھی اپنا کام ختم کر کے وہاں پہنچ گیا تھا اور ان سب کی مدد کروائی۔۔۔جہاں پر راشن سے بھی زیادہ کوئی ضرورت نظر آ رہی تھی وہاں پر تین تین ہزار روپے بھی دیے گئے تھے۔

اب سب لوگ یہاں پر راشن بانٹ رہے تھے کیوں کہ یہاں پر تعداد زیادہ تھی۔

سب لوگ پانچ بجے کے قریب فری ہوئے تھے سب کے چہروں پر سکون اور خوشی تھی یہ سب نامعلوم افراد آج کسی کی ضرورت بن گئے تھے۔

سب لوگ اکٹھے ہو کر صورت حال کو ڈسکس کر رہے تھے کہ اور کیا کیا ضرورت ہو سکتی ہے۔سب لوگ اپنی اپنی گاڑیوں کے قریب پہنچے تھے غازی نے سیلفی لی تھی اور کیپشن ڈال کر گروپ میں سینڈ کر دی تھی۔۔۔"خوابوں کی جستجو کو پانے کی ایک کامیاب کوشش ۔"

یار تو اس دن والا بدلہ بھول گیا ہے کیا جس دن عفاف نے ہماری چائے میں ملاوٹ کی تھی علی نے غازی کے کان میں کھسر پھسر کی۔

"نہیں یار ابھی کوئی موقع نہیں ملا بدلہ لینے کا"اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"موقع مل گیا ہے"علی نے رازدرانہ انداز میں کہا جس پر اس نے پوچھا۔۔"کیا؟"

ہم عفاف کو ادھر چھوڑ کر چلے جاتے ہیں۔

ارے نہیں نہیں پاگل ہو تم غازی نے اس کی بات بیچ میں ہی کاٹ دی۔۔۔بات پوری تو سن لے علی نے اس کی گردن میں ہاتھ ڈالتے ہوئے کہا۔

"ہم چھوڑ جاتے ہیں لیکن آبص ہو گا اور آبص سے یہ کتنا لڑتی ہے اس کے ساتھ کبھی نہیں آئے گی لیکن اس کے پاس کوئی چارہ بھی نہیں ہو گا اسے اس کے ساتھ ہی آنا پڑے گا اور ہم آبص کو اپنے پلین میں شامل کر لیں گے اور اسے کہیں گے کہ اس سے ریکویسٹ کروا کر ہی بیٹھنے دے اپنی کار میں اور ویڈیو ریکارڈ کر لے۔۔"تو پھر کیسا لگا آئیڈیا علی نے اس سے پوچھا۔

"ایک نمبر کا خرافاتی دماغ ہے تیرا"غازی نے اس پر چوٹ کی۔

"بس بھائی نے کبھی غرور نہیں کیا"اس نے فرضی کالر جھاڑے۔

انہوں نے آبص کو ساری بات بتائی وہ بھی مان گیا تھا غازہ اور ساریہ کو کوئی بہانہ کر کہ انہوں نے اپنی کار میں بیٹھا لیا تھا۔

"یار دیہان سے لے آنا اسے بہت ضدی ہے اپنی بات پر اڑ گئی تو کبھی نہیں بیٹھے گی۔۔ چھوڑ مت آنا اسے"۔۔۔غازی نے آبص سے کہا۔

"چل ہٹ۔۔۔بدلہ بھی لینا ہے اور بہن کی فکر بھی پوری پوری ہے لے کر جا اس کو اپنے ساتھ" آبص نے اس کی بات پر منہ بسورا۔

کوئی نہیں ہم چلتے ہیں تم لوگ آجانا۔۔۔بہن کا پیار زیادہ ہی حاوی ہو رہا ہے علی اس کو کھینچتا ہوا لے گیا۔

سب لوگ چھ بجے کے قریب اس گاؤں سے نکلے تھے زوریز کی گاڑی نکل چکی تھی غازی نے بھی نکال لی تھی جس میں ساریہ غازہ اور علی تھے۔

عفاف فون پر کسی سے بات کر رہی تھی کہ اسے پتا ہی نہیں چلا کہ کب وہ تین گاڑیاں چلی گئیں اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو آبص بھی فون پر کسی سے بات کر رہا تھا بات کر کہ وہ کار کا دروازہ کھول کر بیٹھ گیا تھا اور کار سٹارٹ کر چکا تھا۔

عفاف بھاگ کر اس کی کار کی طرف آئی تھی اور ونڈو پر نوک کیا تھا کہاں پر ہیں سب لوگ؟ اس نے پریشان ہوتے ہوئے پوچھا۔

"چلے گئے سب" اس نے سکون سے جواب دیا۔

"ایسے کیسے چلے گئے مجھے کیوں نہیں لے کر گئے۔"

"اب یہ ان کو پتہ ہو اور کافی لمبا راستہ ہے مجھے بھی چلنا چاہیے" آبص نے ونڈو کا شیشہ اوپر کرتے ہوئے کہا۔

ایسے کیسے تم جا سکتے ہو وہ منمنائی۔

کیوں نہیں جا سکتا بالکل سہی سلامت ہے میری کار سہی سے پہنچا دے گی اس نے کار کو ادھر ادھر سے دیکھتے ہوئے کہا۔

اچھا پھر دروازہ کھولو میں بھی تمہارے ساتھ چلوں گی وہ اس کی بات پر کار کا دروازہ کھول کر باہر اس کی سائیڈ پر آیا تھا۔

"کیوں بھئی تمہیں میں کیوں اپنی کار میں بیٹھنے دوں؟" اس نے ہاتھ باندھتے ہوئے پوچھا۔

"میں یہاں پر اکیلی رہ گئی ہوں تو تم مجھے ایسے ہی چھوڑ جاؤ گے کیا؟" وہ اب غصّے میں آئی تھی۔

"جب ایک انسان دوسرے پر ڈیپینڈ کر رہا ہو تو اسے اتنا غصّہ سوٹ نہیں کرتا" اس نے تنگ کر کہا۔

"تم شاید بھول گئی ہو ہم دوست نہیں ایک دوسرے کے جانی دشمن ہیں۔۔۔ویسے ایک شرط پر تمہیں بیٹھنے کی اجازت دے سکتا ہوں۔

"کیا؟"اس نے جلدی سے پوچھا۔

"یہی کہ تم مجھ سے ریکویسٹ کروگی کہ پلیز آبص مجھے اپنے ساتھ لے جاؤ میں تمہاری زندگی بھر مشکور رہوں گی"اس نے شیطانی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

"واٹ۔۔۔تم سے ریکویسٹ کروں شکل دیکھی ہے تم نے اپنی۔۔۔"اس نے اس کی شکل کی طرف اشارہ کیا۔

"ہزار بار آئینے نے اعتراف کیا ہے کہ آبص تم بہت پیارے ہو"اس نے اتراتے ہوئے کہا۔

اچھاٹھیک ہے تو پھر میں چلتاہوں آبص اپنی کار کی طرف بڑھا۔

"اچھارکو۔۔۔"عفاف نے پیچھے سے آواز دی۔

"مصیبت میں گدھے کو بھی باپ بناناپڑتا ہے تم اس بندر کو گدھا بنالو"عفاف نے دل میں سوچا۔

پھر تم نے کیا سوچا؟

اس نے زبردستی کی مسکراہٹ چہرے پر سجائی اور اس کی بات کی حامی بھری۔

ایک منٹ رک جاؤ کیمرا نکال لینے دو اس نے فون نکالا۔

"آبص تم پلیز مجھے اپنے ساتھ لے جاؤ میں زندگی بھر تو نہیں آج کے لیے تمہاری مشکور رہو گی"

"کٹ"۔۔۔تم لائنز غلط بول رہی ہو آبص نے بیچ میں اس کی بات کاٹی۔

"تو اتنی سی مدد کے لیے میں تمہاری زندگی بھر مشکور رہوگی" وہ پھر غصّے میں آئی تھی اس کا پہلے ہی سر درد سے پھٹ رہا تھا اوپر سے آبص اس کا دماغ خراب کر رہا تھا۔

"سوچ لو چوائس تمہاری ہے" آبص نے کار کی بونٹ پر ٹیک لگاتے ہوئے کہا۔

"عفاف ریلیکس۔۔۔اس گدھے کے ساتھ جانے کے لیے مان لے اس کی بات اس نے خود کو پر سکون کرنے کے لیے ایک لمبی سانس خارج کی۔"

ٹھیک ہے اس کے ٹھیک ہے کہنے پر آبص نے کیمرا اس کی جانب کیا۔

"آبص تم مجھے اپنے ساتھ لے جاؤ میں زندگی بھر تمہاری مشکور رہوں گی" اس نے دانت کچکچاتے ہوئے کہا (اس بات پر تمہارا سر پھاڑنا فرض ہو گیا ہے) اس نے سوچا۔

اوکے ٹھیک ہے تم اتنی منتیں کر ہی رہی ہو تو بیٹھ جاؤ اس نے کار کا دروازہ کھول کر اسے بیٹھنے کو کہا اور ویڈیو بند کر کہ غازی کے نمبر پر سینڈ کی۔

وہ کار میں سیٹ سے ٹیک لگائے سر پیچھے کو گرائے آنکھیں موندگئی تھی اس کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی ایک تو ساری رات وہ جاگتی رہی تھی اور آج بہت تھکا دینے والا دن تھا۔

کیا میں نے کچھ زیادہ بول دیا یہ اتنی خاموش کیوں ہے کہی طوفان سے پہلے کی خاموشی تو نہیں اس نے اس پر نظر ڈالتے ہوئے سوچا۔

آبص نے ہلکی آواز میں میوزک پلے کر دیا جس پر عفاف نے ہاتھ بڑھا کر اسے بند کر دیا۔

کیا مسلہ ہے تمہارے ساتھ تم اپنی کار میں نہیں میری کار میں بیٹھی ہو اس نے تنک کر کہا۔

"دیکھو آبص میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے زندگی بھر کے لیے میں تمہاری مشکور ہوں ہی اور اگلے دو گھنٹوں کے لیے بھی رہوں گی اگر تم یہ میوزک نہ چلاؤ" اس نے سر کو ہلکا ہلکا سا دباتے ہوئے کہا۔

ADABAVENUE

ونڈو کھول کر اس نے تازہ ہوا کو محسوس کیا اور آنکھیں موند گئی۔

آبص نے اسے مزید تنگ کرنا چھوڑ دیا تھا اس کی شکل سے ہی اس کی خراب طبیعت کا اندازہ ہو رہا تھا۔

غازہ تمہیں کیسا لگا آج اتنے لوگوں کی مدد کر کہ علی نے مڑ کر دیکھتے ہوئے غازہ سے پوچھا۔

"مجھے تو بہت بہت زیادہ اچھا لگا ایک اچھے کام کا حصّہ بن کر مجھے واقع ہی بہت اچھا لگا" اس نے خوش ہوتے ہوئے علی کی بات کا جواب دیا۔

"یہ تو بہت اچھی بات ہے۔"

غازہ ونڈو پر بازو رکھے ان پر سر ٹکائے آسمان کو مسکراتے ہوئے دیکھ رہی تھی غازی نے بھی مڑ کر اس کے اطمینان وجود پر نظر ڈالی تھی اور ایک نرم مسکراہٹ اس کے چہرے پر چھائی تھی۔

آیت تو پچھلی سیٹ پر بیٹھی کم اور لیٹی زیادہ تھی اور آنکھیں موندھے لیٹی تھی۔

آیت بیٹا۔۔۔ تم کیوں اتنی بے آرام ہو رہی ہو لیٹ جاؤ کار میں پچھلی سیٹ پر اور کوئی نہیں بیٹھا ہے زوریز نے نرمی سے کہا جس پر وہ جی بھائی کہہ کر فٹ سے لیٹ گئی۔

"ادیرا آج بہت بڑی کامیابی پائی ہے تم نے یقین جانو لوگ سوچتے رہ جاتے ہیں اور تم نے کر دکھایا ہے اللہ تمہیں ساری خوشیاں دے آمین" زوریز نے اس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے پیار سے اسے دعا دی۔

"بھائی یہ میری نہیں ہم سب کی کامیابی ہے اس کا کریڈٹ آپ مجھے نہیں دے سکتے سب نے بہت محنت کی ہے اپنا بہت قیمتی وقت قربان کیا ہے"۔۔۔وہ مسکرائی تھی زندگی سے بھرپور مسکراہٹ تھی وہ اطمینان میں تھی۔

اندھیرا چھانے لگا تھا گاڑیوں کی رفتار بڑھ گئی تھی تقریباً نو بجے کے قریب وہ لوگ گھر پہنچے تھے سب انہی کی راہ دیکھ رہے تھے بچوں کو گھر آتا دیکھ کر سب بڑے اطمینان میں آ گئے اور سب کو سونے کے لیے کہہ دیا اور باقی سب تفصیل صبح کے لیے رکھ دی تھی کیوں کہ بچے بہت تھکے ہوئے لگ رہے تھے۔

ایک اور خوبصورت شام ڈھل گئی تھی۔

☆☆☆☆☆

رات کو سونے سے پہلے رافعیہ بیگم نے فاروق صاحب سے بات کی تھی آبص کے رشتے کے بارے میں اور انہوں نے آبص کے لیے عفاف کا ہاتھ دا.جی سے مانگنے کا سوچا تھا انہیں کوئی اعتراض تو نہیں تھا کیوں کہ بچی آنکھوں کے سامنے بڑی ہوئی تھی اور اس کی پرورش دا.جی نے کی تھی لیکن جو انہیں خدشہ تھا وہ بھی انہوں نے ظاہر کر دیا تھا۔

ان دونوں کی آپس میں بالکل نہیں بنتی ہے ہر ٹائم وہ ایک دوسرے کا سر پھاڑنے کے درپہ ہوتے ہیں اور آبص مان جائے گا کیا۔؟

کیوں نہیں مانے گا اتنی پیاری بچی ہے ہم سے پیار بھی اتنا کرتی ہے اور لڑائی جھگڑے تو ہوتے ہی رہتے ہیں شادی کے بعد سب ٹھیک ہو جائے گا ویسے آپ نے سنا ہی ہو گا جہاں لڑائی زیادہ ہوتی ہے وہاں پیار بھی زیادہ ہوتا ہے رافعیہ بیگم کی بات پر انہوں نے حامی بھر لی تھی اور اب وہ لوگ ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھے ساریہ سے بات کر رہے تھے اور اسے بھی اپنے باباوالے ہی اعتراضات تھے جس پر رافعیہ بیگم نے اسے چپ کروا دیا۔

انتیس کا ہو گیا ہے تمہارا بھائی یشب عباد اور زوریز کی ہم عمر ہی ہے یشب کی بھی شادی اگلے دو مہینوں تک ہو جانی ہے اور تمہارے بھائی کا ابھی تک کوئی رشتہ نہیں ملا۔۔۔جب گھر میں رشتہ ہے تو باہر ڈھونڈنے کی کیا ضرورت ہے بات میں فائنل کر چکی ہوں ہم آج ہی جائیں گے رشتہ لینے اور آبص کو بتانے کی ضرورت نہیں ہے رافعیہ بیگم نے روایتی اماؤں کی طرح کہا۔

ساریہ نے اپنے بابا کی طرف دیکھا تو وہ بھی کندھے اچکا کر ناشتہ کرنے لگ گئے۔

☆☆☆☆☆

عفاف کو بخار ہو گیا تھا واک سے واپسی پر ادیرا عفاف کو اٹھانے آئی تھی تب اسے پتہ چلا کہ وہ بخار میں پھنک رہی ہے اس نے اس کو اٹھایا ناشتہ کروایا اور میڈیسن دے کر اسے آرام کرنے کا کہہ کر باہر چلی گئی۔

اس نے احلام کو فون لگایا تھا اور اپنے یونیورسٹی نا جانے کی وجہ بتائی جس پر اس نے بھی نا جانے کا کہا کیوں کہ اس کی امی کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی۔

"کیا ہوا ہے آنٹی کو؟" ادیرا نے احلام کی امی کی طبیعت دریافت کی۔

وہی جو پہلے تھا ان کی الزائیمر بڑھتا ہی جا رہا ہے ڈاکٹر نے کہا تھا کہ یہ ابھی سٹارٹ ہے لیکن مجھے لگتا ہے یہ بڑھتا جا رہا ہے اور کھانسی وغیرہ بھی بہت ہوتی ہے۔۔ اب یہ کیا کنکشن ہو سکتا ہے۔۔ احلام کی پریشان آواز فون سے ابھری۔

"تم نے کسی ڈاکٹر کو چیک کروایا؟" اس نے مزید پوچھا۔

ہاں پاس والے کلینک لے کر گئی تھی لیکن ان لوگوں نے کوئی تسلی بخش چیک نہیں کیا احلام نے ہارے ہوئے لہجے میں کہا۔

میں کل آؤں گی تمہاری طرف پھر آنٹی کو لے کر چلے گے ہوسپٹل تم ٹینشن نہ لو سب ٹھیک ہو گا اور اپنا خیال رکھنا ادیرا نے اس تسلی دیتے ہوئے لائن کاٹ دی۔

غازی جلدی ناشتہ کرو آیت نے غصّے میں کہا۔

یار آج رہنے دیتے ہیں نہ کسی اور سے نوٹس لے لیں گیں غازی نے ڈھیلے پن سے کہا۔

کوئی ضرورت نہیں ہے اٹھ جاؤ آرام سے آج بہت امپورٹنٹ ٹوپیکس پڑھنے ہیں ہم نے۔۔۔ بیٹا اتنا غصّہ کیوں کر رہے ہو احمد صاحب نے اسے ساتھ لگاتے ہوئے کہا جو غازی کے سر پر کھڑی اسے بول رہی تھی۔

ADABAVENUE

"بابا آج بہت امپورٹنٹ اور انٹرسٹنگ ٹاپک پڑھانے ہیں سر نے اور یہ کہہ رہا ہے ہم نوٹس سے ریڈی کر لیں گیں" آیت نے اپنے بابا کے ساتھ ہی لگے ہوئے کہا۔

"کیوں برخوردار کیوں نہیں جا رہے۔۔۔اٹھو فوراً سے اور میری بیٹی کو چھوڑ کر آؤ" احمد صاحب نے اس کا کان پکڑتے ہوئے اسے کھڑا کیا۔

چاچو آپ کی دختر کو تو ہر ٹاپک ہی انٹرسٹنگ لگتا ہے۔۔۔لگتا ہے آپ کی بیٹی میڈیکل کی فیلڈ میں جھنڈے گاڑے گی غازی نے منہ بسورا۔

"یہ تو اچھی بات ہے اور اگر تمہارا دل نہیں کر رہا تو تم اسے چھوڑ آؤ خود بے شک نا جانا" انہوں نے حل پیش کیا۔

پھر لینے بھی تو جانا پڑے گا اس سے اچھا نہیں کہ میں بھی ساتھ ہی چلا جاؤں اس نے ٹیبل سے فون اٹھاتے ہوئے کہا۔

یہ تو اور بھی اچھا ہے آیت اور احمد صاحب نے اکٹھے کہا جس پر وہ دونوں ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر کھکھلا کر ہنس دیے۔

اب آ بھی جاؤ اب نہیں دیر ہو رہی غازی نے پیچھے سے ہانک لگائی جو لاؤنج تک پہنچ چکا تھا۔

"تھینک یو بابا جان آپ کی وجہ سے یہ اٹھا ہے جلدی ورنہ یہ مجھے پکا لیٹ کروا کر چھوڑتا" آیت ان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے پورچ کی طرف بھاگی۔

☆☆☆☆☆

تین بجے کے قریب ادیرا عفاف کے لیے سوپ ریڈی کر کہ لاؤن میں ہی لے آئی ساتھ غازی اور آیت کے لیے پانی بھی لے آئی جو ابھی آئے نہیں تھے پر آنے ہی والے تھے عفاف بھی منہ ہاتھ دھو کر وہی آنے والی تھی۔

پانچ منٹ گزرے تھے کہ غازی لوگ آ گئے وہ دونوں بھی سیدھا وہی آ گئے تھے آیت نے تو جگ پر حملہ مارا تھا غازی کو بس ایک گلاس ہی پانی کا نصیب ہوا تھا۔

"یہ سوپ کس لیے ہے؟" آیت نے پوچھا۔

"عفاف کے لیے ہے۔۔۔لو عفاف بھی آ گئی" ادیرا نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

عفاف کو کیا ہوا ہے؟۔۔۔اسے تو بہت تیز بخار ہے غازی نے اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے اپنے ساتھ بٹھایا اور خود ہی اس کے بخار کی تصدیق بھی کر دی۔

ہاں بخار ہے صبح سے کچھ کھایا بھی نہیں ہے اس نے سوپ لے کر گئی تھی اس کے کمرے میں اور اس نے پینے سے منع کر دیا اب تم ہی پلا دو ادیرا نے غازی کو سوپ پکڑاتے ہوئے کہا۔

غازی نے سوپ اس کی طرف بڑھایا جس پر اس نے منہ پیچھے کر لیا۔۔۔دل نہیں چاہ رہا میرا زبردستی نہیں کرو اس نے دوٹوک انداز میں کہا۔

"اچھا جو تم کہو گی میں وہ کروں گا پکا وعدہ۔۔" اس نے وعدہ کرتے ہوئے اسے پچکارا۔

"پکا نا۔۔۔" اس نے تصدیق چاہی۔

"ہاں پکا"۔۔۔پہلے یہ سوپ پیو اور پھر ہم میڈیسن لینے جائے گیں۔

میڈیسن کے نام پر اس نے پھر سے منہ بسورا تھا لیکن چپ کر کہ غازی کے ہاتھ سے سارا سوپ پی گئی تھی آخر اس نے وعدہ کیا تھا اور وہ جانتی تھی کہ وہ وعدہ نبھائے گا۔

غازی نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اٹھنے میں مدد دی اور اسے کار میں بٹھایا اور کار ہوسپٹل کی طرف موڑ دی۔

"مجھے رستے میں کہہ رہا تھا میں نے جاتے ہی سو جانا ہے کوئی جو مرضی کام بتائے میں نے نیند پوری کر کہ ہی کرنا ہے اور اب دیکھو کیسے ہوا کے گھوڑے پر سوار ہو کر گیا ہے" آیت نے ایک اور پانی کا گلاس پیتے ہوئے کہا۔

"یہی تو رشتوں کی محبت ہوتی ہے ان کو ہم تکلیف میں نہیں دیکھ سکتے ان سے جتنا مرضی لڑ لیں لیکن بعد میں انہی کے پاس ہی لوٹ آتے ہیں اور یہ خونی رشتہ ہے احساس کا رشتہ ہے محبت کا رشتہ ہے بہن بھائی کا خوبصورت رشتہ ہے تو تڑپ کیسے نہ ہوتی۔۔" ادیرا نے مسحور کن انداز میں کہا۔

چلو ہم بھی اندر چلتے ہیں چائے بنانی ہے سب کے لیے ادیرا اور آیت دونوں اندر کی طرف چل دی۔

ادیرا کچن میں چائے بنا رہی تھی اور ساتھ ساتھ کباب بھی فرائی کر رہی تھی کہ تبھی اسے لاؤنج سے آتی آوازیں سنائی دی وہ چولہے کے نیچے سے آنچ ہلکی کرتی ہوئی باہر کی جانب گئی جہاں انکل فاروق کی پوری فیملی آئی ہوئی تھی اور ساتھ میں مٹھائیوں کے ٹوکرے بھی لائیں تھے۔

کیا بات ہے آبص بھائی کا رشتہ پکا ہو گیا ہے کیا؟ اس نے مٹھائیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا۔

بس دعا کرو بیٹا ہو جائے میرے گھر کی بھی رونق بحال ہو۔۔۔ بیٹا جی جاؤ دا جی اور باقی بڑوں کو بھی بلا لاؤ آنٹی رافعیہ نے بھی خوشگوار لہجے میں جواب دیا اور سب کو بلانے کا کہا وہ سر ہلاتی ہوئی وہاں سے چلی گئی۔

دا جی کو صوفے پر بیٹھا کر وہ سیدھا کچن میں آئی تھی چائے بن چکی تھی کباب بھی اس نے تل لیے تھے ٹرالی میں سامان رکھتے ہوئے وہ لاؤنج میں لے آئی سب کو سرو کرنے کے بعد وہ وہی بیٹھ گئی۔

سب گھر والے لاؤنج میں جمع ہو چکے تھے۔۔۔ دا جی ہم آج آپ سے کچھ مانگنے آئیں ہیں فاروق صاحب نے بات شروع کی جس پر دا جی نے بولنے کا اشارہ کیا۔

"ہم آپ سے آپ کی پوتی عفاف کا ہاتھ اپنے بیٹے آبص کے لیے مانگنے آئیں ہیں اگر آپ کو کوئی اعتراض نہ ہو تو۔۔۔" فاروق صاحب نے ان کی رائے جاننی چاہی۔

مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے اپنا بچہ ہے ہمارے سامنے پلا بڑا ہے بہت نیک بچہ ہے لیکن فیصلہ تو ان کے ماں باپ کریں گے دا جی نے سب کچھ عدیل اور نازیہ پر چھوڑ دیا۔

کیسی باتیں کر رہے ہیں بابا جان جب آپ کو کوئی اعتراض نہیں تو ہمیں کیسے ہو سکتا ہے ماشاءاللہ آبص بہت پیارا بچہ ہے عدیل صاحب کی طرف سے بھی ہاں تھی۔

تو پھر ہم رشتہ پکا سمجھیں رافعیہ بیگم نے پوچھا۔

آیت بیٹا جاؤ مٹھائی لے کر آؤ نازیہ بیگم نے آیت سے کہا جس پر سب مسکرا دیے۔

دا جی میں چاہتی ہوں جب یشب کی شادی کی تاریخ رکھی جائے تبھی آبص کی بھی رکھ لی جائے میں بس چاہتی ہوں میرے گھر میں بھی رونق لگ جائے ساریہ کی شادی کے بعد تو گھر کاٹنے کو دوڑتا ہے رافعیہ بیگم نے دل کی بات کی۔

رافعیہ یہ کچھ زیادہ جلدی ہو جائے گا ہم نے تو کچھ تیاری بھی نہیں کی نازیہ بیگم نے اپنا خدشہ بیان کیا۔

تیاریاں تو وہی ہو گی جو یشب کی شادی کے لیے کی جائے گی اور ہمیں کونسا کچھ چاہیے بس آپ شاپنگ شروع کر دے ہم لوگ بھی کل سے تیاریاں شروع کر دے گیں رافعیہ بیگم نے ان کو بے فکر کیا۔

جس پر سب نے حامی بھر لی آیت بھاگ کر اپنے کمرے میں گئی تھی اور اپنا ریڈ کلر کا ڈیزائنر دوپٹہ لے آئی جو اس نے وائٹ فراک کے ساتھ بنوایا تھا۔

ایک مٹھائی کی پلیٹ لیے وہ لاؤن میں آگئی اور اس کے ہمراہ ساریہ اور غازہ بھی تھیں۔

تھوڑی دیر بعد ہارن کی آواز سنائی دی غازی اور عفاف بھی آ گئے تھے عفاف وہاں آکر گرنے کے انداز میں بیٹھی تھی غازی نے میڈیسن ادیرا کو دی جو ابھی ابھی وہاں آئی تھی۔

"کیا ایسے کیوں دیکھ رہی ہو؟" اس نے آیت سے کہا جو مشکوک نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

تبھی وہاں پر آبص بھی آ گیا۔۔۔ تم لوگ یہاں پر ہو سارا گھر ڈھونڈ آیا ہوں اس نے چیئر کی پشت پر ہاتھ ٹکاتے ہوئے کہا۔

مجھے لگتا ہے عفاف آپی کو نظر لگ گئی ہے کل کتنی پیاری جو لگ رہی تھی اور آج کیسے رنگ پیلا ہو گیا ہے۔۔۔ غازہ کی بات پر آبص نے اس کی طرف دیکھا تھا اور لمحے کے ہزاروے حصّے میں نظروں کا زاویہ بدلہ تھا۔

"نظر بٹو کو کب سے نظر لگنے لگی" اس نے چیئر پر بیٹھتے ہوئے گلاب جامن منہ میں ڈالتے ہوئے کہا۔

"ویسے یہ گلاب جامن کس خوشی میں ہیں؟"

آیت نے اپنے پیچھے چھپایا دوپٹہ کھول کر عفاف کے اوپر پھیلایا جو غازی کے کندھے پر سر رکھ کر بیٹھی تھی اور گنگنانے لگی۔

"ہماری عفاف کا رشتہ آیا ہے اور سمجھو پکا بھی ہو گیا ہے" آیت نے چہکتے ہوئے کہا۔

"واؤ پھر تو ایک اور گلاب جامن بنتا ہے شکر ہے جان چھوٹے گی" آبص نے ایک اور گلاب جامن کھاتے ہوئے کہا۔

کھالیں کھالیں (ویسے بھی گلاب جامن کی مٹھاس تھوڑی دیر میں کڑوے کریلے میں بدلنے والی ہے) آیت نے سوچا۔

عفاف حیرت کے عالم میں سب کو دیکھ رہی تھی اس کے تو کچھ پلے نہیں پڑ رہا تھا کہ ہو کیا رہا ہے۔

ویسے پوچھے گے نہیں کہ کس سے بات پکی ہوئی آنکھیں مٹکاتے ہوئے اس نے پوچھا۔

اس سے کیا فرق پڑتا ہے میری بلا سے جہاں مرضی ہو ویسے ہی بتا دو تمہارے پیٹ میں کونسا رہ جانی ہے اس نے لاپروائی سے کہا۔

"بتا دوں پکا نہ" اس نے تصدیق چاہی۔

"اب کیا ٹیکس ادا کریں پھر بتاؤ گی" اس بار غازی نے پوچھا۔

"اہم اہم تو پھر سنو بہنوں اور ان کے بھائیوں اس لڑکے کا نام آبص فاروق ہے" آیت نے بم پھوڑا تھا۔

"اچھا"۔۔۔"کیا؟" آبص نے بے دھانی میں اچھا کہا تھا جب بات سمجھ آئی تو وہ دونوں اپنی اپنی جگہ سے اچھلے تھے۔

"یہ تم کیا بکواس کر رہی ہو؟" عفاف نے آیت کا بازو پکڑتے ہوئے غصّے میں پوچھا۔

میری طرف سے ایک لگا بھی دینا آبص نے بھی غصّے میں کہا۔

"مجھ پر کیوں ظلم کر رہے ہو نہیں یقین آ رہا تو اندر جا کر پوچھ لو سب دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے گا" آیت نے بازو ملتے ہوئے کہا۔

وہ دونوں اندر کی جانب بڑھے تھے کہ ساریہ اور ادیرا نے انہیں روک لیا۔

"پاگل ہو گئے ہو اندر داجی سب لوگ بیٹھے ہیں کوئی تماشا بنانے کی ضرورت نہیں ہے گھر جا کر بات کرنا جو بھی کرنی ہے ویسے رشتے کو داجی نے اپروو کر دیا ہے" ساریہ آبص سے چھوٹی تھی پر روب اس نے بڑوں والا ڈالا تھا۔

ان دونوں کو پھر سے کرسیوں پر بٹھایا گیا تھا لیکن آبص بار بار غصّے میں ٹہلنے لگ جاتا عفاف کی ایسی حالت نہیں تھی کہ وہ بھی ٹہلتی وہ تو نقاہت زدہ سی بیٹھی ہوئی تھی تھوڑی دیر تک آبص غصّے میں گھر چلا گیا تھا اور ان کو بھی جلدی آنے کا کہا تھا۔

☆☆☆☆☆

تھوڑی دیر تک وہ لوگ عفاف کی عیادت کر کہ گھر آ گئے تھے جہاں آبص شدت سے ان کا انتظار کر رہا تھا۔

آ گیں آپ لوگ اور یہ کونسا گل کھلا کر آ رہے ہیں آپ لوگ ایک بار مجھ سے پوچھ تو لیتے سید ھا داجی سے بات کرنے کی کیا ضرورت تھی اس نے انہیں آتے ہی بولنا شروع کر دیا۔

"ہاں جیسے تم نے ہاں کر دینی تھی تم سے پوچھ کر جاتے" رافعیہ بیگم نے بھی تنگ کر کہا۔

"ہاں تو منع ہی کرنا تھا کم از کم آپ لوگوں کو شرمندگی نہ اٹھانی پڑتی جو اب اٹھاؤ گے آپ لوگ اس رشتے سے انکار کر کہ" آبص نے کچن کے دروازے میں کھڑے ہو کر کہا جہاں رافعیہ بیگم پانی پی رہی تھیں۔

بیٹا جی جیسا تم سوچ رہے ہو نہ ایسا بالکل نہیں ہو گا کیا برائی ہے اس بچی میں۔۔۔اچھائی ہی کیا ہے اس منہ پھٹ میں اس نے اپنی ماما کی بات کاٹتے ہوئے دوبدو کہا۔

"پڑھی لکھی ہے خوبصورت ہے آرٹسٹ ہے گھر سمبھالنے والی بچی ہے ہر فن مولا ہے ہر چیز میں مہارت رکھتی ہے۔"

"یہ جو آپ اپنے بیٹے کا گلشن دیکھ رہی ہیں نہ اسے بھی اڑانے میں مہارت رکھتی ہے وہ۔۔"اس نے اپنے بالوں کی طرف اشارہ کر کہ کہا۔

"کوئی بات نہیں بیٹا ہمارے گارڈن کا گلشن آباد رہے گا ہمارے لیے اتنا ہی کافی ہو گا"رافعیہ بیگم نے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا اور صوفے پر آکر بیٹھ گئی۔

"ماما"۔۔۔وہ حیرانی سے چیخا۔

"یار بابا آپ ہی کچھ کر دے مجھے قربانی سے پہلے قربان مت کریں"آبص نے ان کے گھٹنوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے منت کی۔

"کوئی بات نہیں بیٹا ہم انہیں کہے گئے کہ ہمیں قربانی کی ہی ڈیٹ دے دیں ہمارے بیٹے کی بڑی خواہش ہے کہ وہ قربانی پر قربان ہو"۔۔۔فاروق صاحب نے بھی مسکراہٹ دبائی۔

یار بابا آپ بھی۔۔۔مجھے آپ لوگوں سے یہ امید نہیں تھی اس نے کھڑے ہوتے ہوئے دونوں ہاتھ کمر پر باندھے اور ساریہ کی طرف دیکھا جس نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کندھے اچکا دیے جس کا صاف صاف مطلب تھا میں کچھ نہیں کر سکتی۔

"آپ لوگوں سے بات کرنا مطلب بھینس کے آگے بین بجانے والا کام کر رہا ہوں میں۔۔۔"وہ غصّے میں کار کی چابی اٹھائے گھر سے ہی نکل گیا تھا۔

ADABAVENUE
خیال زبان

ادھر عفاف میڈم رونے کا شغل فرما رہی تھیں طبیعت خراب ہونے کا فائدہ اٹھاتے ہوئے وہ بس روئی جا رہی تھی اور ایک ہی راگ الاپ رہی تھی۔۔۔مجھے آبص سے شادی نہیں کرنی۔

عفاف کے بیڈ پر ایک سائیڈ پر ادیرا بیٹھی تھی اور دوسری سائیڈ پر عدیل صاحب اسے ساتھ لگائے چپ کروا رہے تھے۔

انہی کے سامنے غازی اس کا ہاتھ پکڑے بیٹھا تھا اور نازیہ بیگم سائیڈ پر پانی کا گلاس لیے کھڑی تھی جن کا بی پی لو ہو رہا تھا عفاف کو اس حالت میں دیکھ کر۔

بیٹا چپ کر جاؤ ایسے تو مت روئے طبیعت اور بگڑے گی عدیل صاحب نے اسے تھپکا۔

"اچھا یہ بتایں شادی ہی نہیں کرنی یا پھر آبص سے نہیں کرنی" انہوں نے نرمی سے پوچھا۔

"مجھے نہ آبص سے شادی کرنی ہے اور نہ ہی کسی اور سے" اس نے دوبدو کہا۔

بیٹا شادی تو کرنی ہی پڑنی ہے آج نہیں تو کل۔۔۔ٹھیک ہے بابا میں شادی کروں گی لیکن ابھی نہیں ابھی مجھے تھوڑا وقت دیں اس نے اپنی ناک رگڑتے ہوئے کہا۔

او کے بیٹا اب آپ سے اس بارے میں کوئی بات نہیں کرے گا آپ پر سکون رہو اور میڈیسن لو اور سو جاؤ انہوں نے ادیرا سے میڈیسن لے کر عفاف کو دی اور اس کے سر پر پیار کر کہ وہاں سے چلے گئے۔

اب نازیہ بیگم عفاف کے سرہانے بیٹھ گئی اور اس کے بالوں کو سہلانے لگی آج میں اپنی بیٹی کے پاس ہی سوؤں گی انہوں نے پیار سے کہا۔

بڑی ماما میں سو جاتی ہوں عفاف کے پاس آپ اپنے کمرے میں ہی سو جائے میں عفاف کا دیہان رکھ لوں گی ادیرا نے مداخلت کی۔

مجھے پتہ ہے آپ دیہان رکھ لو گی لیکن آپ بھی بہت تھکی ہوئی ہو آپ جا کر آرام کرو جاؤ شاباش صبح سے کاموں میں الجھی ہوئی ہو انہوں نے اس کی گال تھپتھپائی۔

ان کے اسرار پر ادیرا کو اپنے کمرے کا رخ کرنا ہی پڑا تھا۔۔اور عفاف اپنی ماما کی گود میں سر رکھ کر پر سکون نیند سو گئی غازی بھی اپنے کمرے میں چلا گیا تھا وہ بھی اپنی بہن کی حالت دیکھ کر پریشان ہو گیا تھا۔

☆☆☆☆☆

عفاف آج لیٹ اٹھی تھی اس کی طبیعت پہلے سے بہتر تھی ادیرا اس کو ناشتہ کروا کر خود احلام کے گھر جانے کے لیے تیار ہو گئی تھی تقریباً گیارہ بجے وہ گھر سے نکلی تھی آدھے گھنٹے تک وہ احلام کے گھر پر تھی۔

میں نے ماما کو تیار کر دیا ہے چلے۔۔اس نے لاؤنج میں بیٹھی ادیرا سے کہا۔

احلام کا گھر زیادہ بڑا نہیں تھا چھوٹا تھا لیکن خوبصورتی سے سجایا گیا تھا عفاف فائن آرٹس کی سٹوڈنٹ تھی اس کے ساتھ مل کر نت نئی چیزیں بناتی رہتی تھی اور اپنے گھر کو سجاتی تھی یہ اس کا شوق بھی تھا احلام کے بابا کسی کمپنی میں منیجر تھے اور کافی سیوینگ چھوڑ کر گئے تھے اور کچھ زمینیں اور دکانیں بھی تھی جن سے رقم ان لوگوں کو موصول ہوتی رہتی تھی گزر بسر اچھا ہو رہا تھا۔

ہاں چلتے ہیں وہ بھی فوراً اٹھی تھی اور احلام کے ساتھ کمرے میں گئی تھی جہاں احلام کی ماما تھی۔

السلام علیکم! آنٹی کیا حال ہیں آپ کے ادیرا نے خوش مزاجی سے پوچھا۔

"تم کون ہو؟" انہوں نے کنپٹی کھجاتے ہوئے پوچھا۔

"آنٹی میں احلام کی دوست ہوں"۔۔۔اپنی ماما کی اس بھولنے کی بیماری پر اس کی آنکھیں نم ہوئی تھی جو رخ موڑ گئی تھی لیکن ادیرا نے دیکھ لیا تھا اس نے اس کا ہاتھ دبایا تھا جیسے اس کو تسلی دی گئی ہو۔

وہ دونوں ان کو لے کر ہوسپیٹل پہنچی تو ریسپشن پر کھڑی ایک لڑکی نے انہیں ڈاکٹر کے روم میں بھیجا اور انتظار کرنے کا کہا۔

☆☆☆☆☆

سر سر۔۔۔آیت نے سر روحان کو پیچھے سے آواز لگائی جو اپنی کلاسز لے کر اب ہوسپیٹل جا رہے تھے۔

جی۔۔۔انہوں نے رخ موڑ کر استفسار کیا۔

سر اگر آپ نوٹس ہمیں آج ہی دے دیتے تو زیادہ اچھا ہو جاتا۔۔۔میر امطلب ہے آج ہم نے یہ ٹاپک پڑھا ہے اور آج ہی اس کو ریڈ بھی کر لیتے تو زیادہ بینیفٹ ہو تا اس نے لفظوں کو ترتیب دیتے ہوئے اپنے کام کی بات کی۔

ہاں میں ضرور دیتا لیکن میں وہ ہو سپٹل بھول آیا ہوں تو اگر آپ کو ارجنٹ چاہیے تو آپ میرے ساتھ ہو سپٹل چلیے میں آپ کو دے دوں گا اور آپ آ کر غازی کو دے دی جیے گا وہ ساری کلاس کو فوٹو کاپی کر وا دے گا۔۔۔روحان کی بات پر اس نے سر ہلایا اور جانے کی حامی بھری ویسے بھی اس کا یہ سلاٹ خالی تھا کوئی لیکچر نہیں تھا ورنہ وہ لیکچر لینا زیادہ پریفر کرتی۔

کالج اور ہو سپٹل ساتھ ساتھ ہی تھے بلکہ کالج کے بیچ میں سے ہی راستہ بنا ہوا تھا ہو سپٹل جانے کا۔۔۔اور آل پہنے اس کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے وہ ہو سپٹل کے کوریڈور میں چل رہی تھی۔"آنکھوں میں چمک تھی جو اس کے خواب کا حصّہ تھی وہ بھی ہو سپٹل کا ایک حصّہ ہی لگ رہی تھی (بس چار سال آیت احمد چار سال پھر تو بھی اسی ہو سپٹل میں کام کریں گی انشاءاللہ)اس نے سوچا۔"

ڈاکٹر روحان نے اسے اپنے کمرے میں بھیجا تھا اور خود ریسپشن سے اپنی ڈیوٹی کی ڈیٹیلز لے رہا تھا۔

ADABAVENUE

وہ جیسے ہی اندر داخل ہوئی اسے سامنے ادیرا اور احلام نظر آئی۔

تم لوگ یہاں کیا کر رہے ہو اور کیسی ہے احلام آپی آپ کتنے دن ہو گئے آپ نے گھر چکر نہیں لگایا۔۔۔اس نے آتے ہی سوالوں کی بوچھاڑ شروع کر دی تھی پھر ادیرا نے اسے بتایا کہ آنٹی کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے اس لیے آئیں ہیں۔

تھوڑی دیر بعد روحان بھی کمرے میں داخل ہوا تو اس نے سب کو سلام کیا اسے بھی ادیرا کو دیکھ کر حیرت ہوئی تھی۔

"جی پیشنٹ کو کیا مسلہ درپیش ہے؟"اس نے پروفیشنل انداز میں پوچھا جس پر احلام نے سب بتانا شروع کیا۔

"کھانسی مسلسل آتی ہے؟"روحان نے مصروف انداز میں پوچھا۔

"جی کھانسی آتی ہے اور اس کے ساتھ بلڈ بھی آتا ہے سینے پر ہاتھ رکھ کر ملنے لگ جاتی ہیں سانس بھی بعض اوقات مشکل سے آنے لگتا ہے۔۔۔"ہمم۔۔۔احلام کی تفصیل پر اس نے ہمم پر اکتفا کیا اور انہیں سٹیتھوسکوپ سے چیک کرنے کے لیے آگے بڑھا۔

آپ یہ ٹیسٹ کروائے اس کے بعد ہی میں کچھ ریکومینڈ کرسکوں گا اس نے ٹیسٹ لکھ کر دیے تھے۔

آپ کی باتیں سن کر اور اپنے معائنے سے جو اندازہ ہوا ہے وہ یہ ہے کہ انہیں نمونیا ہو سکتا ہے۔

لیکن یہ کیا کنیکشن ہوا بھلا بھولنے کی بیماری میں نمونیا کہاں سے بیچ میں آ گیا؟اس نے دوبدو پوچھا۔

"انسان کو ایک وقت میں ایک سے زیادہ بیماریاں لاحق ہو سکتی ہیں اور بعض کیسیز میں نمونیا ہو جاتا ہے جو کہ نہیں ہونا چاہیے کیوں کہ یہ موت کا سبب بن جاتا ہے۔۔"اب کی بار جواب آیت کی طرف سے آیا تھا اور وہ حیران ہوا تھا اس کے کانفیڈنٹ لہجے سے جہاں کمی بیشی کی گنجائش نہیں تھی۔

"ڈاکٹر کیا آپ مجھے اس الزائیمر ڈیزیز کے بارے میں مناسب طریقے سے گائیڈ کر سکتے ہیں؟"احلام نے پریشانی میں کہا۔

دیکھیں میں آپ کو آسان لفظوں میں بتاتا ہوں۔۔۔"ڈیمنشیا برین کی اس کنڈیشن کو کہتے ہیں جہاں برین سکڑ جاتا ہے یا برین کی "ڈیجینیریشن"ہو جاتی ہے اور اس کی علامات میں سے جو سب سے کامن ہے وہ یہ کہ پرانی ساری باتیں یاد رہتی ہے لیکن جو ریسنٹلی باتیں ہوئی ہوتی ہے وہ انسان بھول جاتا اس انسان کو اپنا سارا بچپن یاد ہو سکتا ہے لیکن اس نے صبح کھانا کھایا یا نہیں وہ یہ بات بھول جاتا ہے دوسری علامت میں یہ دیکھا جاتا ہے کہ اس کو رشتے یاد رہ جاتے ہیں لیکن ان کے نام بھول جاتے ہیں رستہ بھول جاتے ہیں گھر کے اندر رہ کر بھی وہ ایک کمرے سے دوسرے کمرے کا رستہ بھول جاتا ہے اور بعض اوقات وہ ایموشنلی ڈسٹرب ہو جاتے ہیں ان کا اپنے ایموشنز پر کنٹرول نہیں رہتا وہ جو منہ میں آئیں وہ بولنا شروع ہو جاتے ہیں حتی کہ گالیاں بھی دے سکتے ہیں ڈیمنشیا کی بہت سی وجوہات ہیں لیکن جو کامن ہے وہ "الزائیمر" ہے یہ شوگر والے پیشنٹ میں بھی کامن ہوتی ہے جب شوگر لیول لو ہو جائے تو دماغ کو شوگر کی سپلائی کم ہو جاتی ہے یہ مختلف عمروں میں مختلف سٹیجز، میں پائی جاتی ہیں ان کی ایج زیادہ نہیں ہے لیکن نمونیا کام خراب کر سکتا ہے۔"

"آپ بس دعا کریں رپورٹس اچھی آئیں باقی اللہ پر چھوڑ دیں سب ٹھیک ہو گا"۔۔۔ڈاکٹر روحان نے انہیں علامات سے آگاہ بھی کر دیا اور اپنے پروفیشنل انداز میں تسلی بھی دے ڈالی۔

"1906 میں "الوس الزائیمر" نے اسے دریافت کیا تھا وہ اپنے ایک پیشنٹ کا معائنہ کر رہا تھا جو کہ ایک عورت تھی اور ڈیمنشیا کی وجہ سے اس کی ڈیتھ ہوئی تھی اے. الزائیمر نے "پلیک" اور "ٹینگل" کو اسٹڈی کیا اور بعد میں باقی لوگوں نے بھی انہیں سرچ کرنا شروع کر دیا پلیک کی وجہ سے "اولیگومرز" بننا شروع ہو جاتے ہیں "اولیگومرز" بہت سی اقسام میں بنتے ہیں اور ابھی تک یہ پتہ نہیں چلا کہ کونسی اقسام زیادہ خطرناک ہے ریسرچ سے یہ پتہ چلا ہے کہ اس سے "میموری اور کمیونیکشن" میں مسلہ آتا ہے اس بیماری میں "نیورون" وہ سیلز ہے جو افیکٹ ہوتے ہیں اس میں "اسٹروسائیٹ اور مائیکروگلیہ" بہت اہم کردار ادا کرتے ہیں مائیکروگلیہ امیون سیلز ہے جو برین سے ویسٹ میٹریل کو خارج کرتا ہے مائیکروگلیہ پکڑتا ہے "امیلاوڈبِٹا" کو لیکن "انفلیمیٹری سائیٹوکائینیسیز" کے ٹرگر سے اس کی پروڈکشن زیادہ ہو جاتی ہے جو نیورونز کو ڈیمیج کرتا ہے پھر یہ "سائینیپسز" کو ریموو کرنا شروع کر دیتا ہے "فیگوسائیٹوسز" کے زریعے جس وجہ سے "سائینیپسز" صحیح سے کام نہیں کرپاتے اور نیورونز کی ڈیتھ شروع ہو جاتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ دماغ انفارمیشن اسٹور نہیں کرپاتا ان میں ایک "ٹو" پروٹین ہوتی ہے جو ہیلتھی نیورون میں نیورون کی ایکزون باڈی پر موجود مالیکیولز کے مائیکروٹیبیولز سے مل کر بنتے ہیں اور ان کو جوڑ کر رکھتی ہے ٹوپروٹین۔۔۔ لیکن یہ موڈیفائے ہونا شروع ہو جاتی ہے اور مائیکروٹیبیولز سے الگ ہو جاتی ہے اور ابنارمل شکل اختیار کر لیتی ہے اور ایکزون سے سیل باڈی میں منتقل ہو جاتی ہے اور مائیکروٹیبولز کو ختم کر دیتی ہے اور یہ ہیلتھی نیورون کے سائینیپسز پر پھیل جاتی ہیں اور وہاں پر ہیلتھی ٹوپروٹین کو ڈیمیج کرتی ہے اور پورے دماغ میں پھیل جاتی ہے ابھی بھی اس بیماری پر کام ہو رہا ہے بہت سی ایسی چیزیں ہیں جو ابھی تک ڈسکور نہیں کی گئی۔"

ہاں اور وہ تم ڈسکور کر لینا احلام نے سر مسلتے ہوئے آیت سے کہا جو نون اسٹاپ بولی جا رہی تھی۔

تمہاری یہ باتیں ہمارے سر پر سے ہمارے بال خراب کرتے ہوئے گزر گئی ہیں اب ایک لفظ مت بولنا۔

آیت بیٹا آپ کو تو ان نوٹس کی بھی ضرورت نہیں ہے آپ کے پاس پہلے سے ہی بہت انفارمیشن ہے ڈاکٹر روحان نے متاثر ہوتے ہوئے ان نوٹس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جو وہ اب ٹیبل پر رکھ چکا تھا۔

لیکن میں پھر بھی اسے پڑھنا چاہوں گی کیا پتا کوئی چیز مس ہو گئی ہو مجھ سے اس نے نرم مسکراہٹ کے ساتھ نوٹس اٹھاتے ہوئے کہا اور احلام کی طرف مڑی۔

"یار سنو تو ابھی میں تمہیں اپنی اور سیر چز کے بارے میں بتاتی ہوں"۔۔۔بس آیت بہت ہو گیا تمہاری یہ میڈیکل ہمیں سمجھ نہیں آ رہی تو چپ ہو جاؤ ادیرا نے بھی اسے چپ رہنے کا کہا۔

میں تو تم لوگوں کے جنرل نالج کے لیے بول رہی تھی اس نے پھر بولنا چاہا تھا کہ ادیرا نے ہاتھ کے اشارے سے اسے باز رہنے کا کہا جس پر وہ شانے اچکا گئی۔

"آپ سب ایک دوسرے کو جانتے ہیں؟"روحان نے تجسس میں پوچھا۔

"جی بڑی بہن ہے میری" آیت نے ادیرا کی طرف اشارہ کیا جس پر اس نے اچھا کہنے پر اکتفا کیا۔

ADABAVENUE

آیت نوٹس لے کر چلی گئی تھی ادیرا لوگ بھی ٹیسٹ وغیرہ کروا کر گھر کی طرف روانہ ہو گئے تھے۔

☆☆☆☆☆

ہفتہ گزر گیا تھا عفاف سے رشتے کے بارے میں کسی نے کوئی بھی بات نہیں کی تھی اور وہ بھی مطمئن تھی کہ سب لوگ اس کی بات مان گئیں ہیں۔

وہ یونیورسٹی کے گراؤنڈ میں بیٹھی ادیرا اور احلام کا انتظار کر رہی تھی کہ وہ دونوں سامنے سے اسے آتے ہوئے دکھائی دی۔

وہ دونوں بھی ادھر آ کر بیٹھ گئی تھی احلام کچھ پریشان سی بیٹھی کسی غیر مرئی نقطے کو گھور رہی تھی۔احلام۔۔۔کیا بات ہے کہاں کھوئی ہو عفاف نے اسے جھنجوڑا تھا۔

کہی نہیں۔۔۔میں سوچ رہی ہوں یہ سمیسٹر فریز کروادوں ماما کی طبیعت ٹھیک نہیں رہتی ہے اور باز دفعہ وہ فری باجی (ملازمہ) سے بھی نہیں سمبھالی جاتی میرا چوبیس گھنٹے ان کے پاس ہونا ضروری ہے۔۔۔اس کے لہجے سے پریشانی صاف جھلک رہی تھی۔

فریز کروانے کی ضرورت نہیں ہے یہ لاسٹ سمیسٹر ہے تم لیو لے لو گھر بیٹھ کر تیاری کر لینا اور پیپرز دے دینا میں تمہیں نوٹس بھجواتی رہوں گی ادیرا نے مشورہ دیا جس پر احلام نے بھی حامی بھر لی۔

یار ایک گڈ نیوز تو سنو عفاف نے آگے کو ہوتے ہوئے احلام کا ہاتھ پکڑ کر خوش ہوتے ہوئے کہا مقصد اس کا موڈ ٹھیک کرنا تھا۔

"ایک ہفتے بعد یشب بھائی امریکہ سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے واپس آ رہے ہیں وہ اپنا سارا بزنس پاکستان شفٹ کر رہے ہیں اور ان کے آتے ہی ادیرا اور یشب بھائی کی شہنائیاں بجے گی "اس نے پرجوش انداز میں احلام کو آگاہ کیا۔

"کیا واقعی اس نے پھر سے تصدیق چاہی "جس پر عفاف نے گردن ہاں میں ہلائی۔۔۔احلام نے بیٹھے بیٹھے ہی ادیرا کو گلے لگایا جس پر اس نے صرف مسکرانے پر اکتفا کیا۔

"واؤ کیا منظر ہو گا جب پانچ سالوں بعد دیدار ہو گا۔۔۔ہوائیں چلنے لگے گی دل میں گھنٹیاں بجنے لگے گی۔۔۔ہر چیز پیاری لگنے لگے گی ۔۔۔ہر چیز رقص کرتی ہوئی نظر آئیں گی۔۔۔پاؤں زمین پر لگنے سے انکاری ہو جائے گیں واہ کیا منظر ہو گا۔۔۔"عفاف نے ایک ہفتے بعد کا فلمی نقشہ کھینچا جس پر ادیرا نے کھینچ کر اس کے بازو پر تھپڑ رسید کیا۔

نہ کرو عفاف بچی شرما رہی ہے احلام نے پھر سے اس کو ساتھ لگایا۔

یار تم بتادو تمہارے میاں کب تک آ رہے ہیں اب عفاف کا رخ احلام کی طرف تھا۔

آہ۔۔۔پتا نہیں انہوں نے ابھی کچھ نہیں بتایا اس نے ایک لمبی سانس خارج کی۔

اور تم نے پوچھا بھی نہیں ہو گا اس نے تپانے والی مسکراہٹ کے ساتھ کہا جس پر اس نے سر ہلا دیا۔

"خیر چھوڑو میرے جیجو کو میرا پیغام دے دینا کہ جلدی بوریاں بستر اسمیٹے لندن سے اور پاکستان کی تیاری پکڑے بس بہت ہو گیا
"عفاف نے روب سے کہا جس پر وہ دونوں مسکرا دی۔

اب احلام کا موڈ بہتر تھا احلام نے اپلیکیشن لکھ دی تھی اور اب دونوں ڈیپارٹمنٹ سے سائن کروانے گئی تھیں۔

☆☆☆☆☆

سار یہ گھر جانے کی ضد کر رہی تھی لیکن ان سب نے جانے نہیں دیا تھا انہوں نے خود فراز سے بات کر کہ سار یہ کی چھٹیاں بڑھوالی تھیں اور اب اس کی چھٹیوں میں بھی ایک ہفتہ رہ گیا تھا۔

ایک ہفتہ اور پر لگا کر اُڑ گیا تھا اور آخر کار وہ دن آ ہی گیا آج گھر کا چراغ لوٹنے والا تھا۔

پورے گھر میں گہما گہمی کا سماں تھا کوئی کسی کام میں بزی تو کوئی کسی کام میں گھر کی ساری عورتیں کچن میں تھی سوائے آیت کے وہ بلاوجہ کچن میں جانے کا تکلف نہیں کرتی تھی خود کو کسی چیز کی ضرورت ہو تبھی جاتی تھی۔

آج کھانے پر خاصہ اہتمام کیا جارہا تھا ادیرا اور عفاف دونوں صبح سے ہی کچن میں لگی ہوئی تھیں۔ان دونوں کی کوکنگ بہت اچھی تھی اس لیے زیادہ کام یہ دونوں ہی کر رہی تھیں۔باقی ان کی مدد کر رہی تھیں پانچ بجے تک عفاف فریش ہو کر آ گئی تھی اور اب اس نے ادیرا کو فریش ہونے کے لیے بھیجا تھا کھانا انہوں نے پہلے اس لیے بنالیا تھا تا کہ جب یشب آئے تو ان کے پاس زیادہ وقت گزارا جائے۔۔۔فاروق صاحب کی بھی پوری فیملی وہاں موجود تھی۔

چھ بجے سے تھوڑی دیر پہلے باہر کار کا ہارن بجا تھا عفاف چولہے کے نیچے سے آنچ ہلکی کرتی ہوئی پورچ کی طرف بھاگی تھی جہاں پہلے سے ہی سب موجود تھے۔

"اور آج آخر کار وہ شخص آ گیا تھا ایک نہیں۔۔۔دو نہیں۔۔۔بلکہ پورے پانچ سال بعد آج وہ شخص آیا تھا جو کسی کو رشتے میں قید کر کے گیا تھا آج وہ شخص آیا تھا جو کسی کو پانچ سال کی کسک دے کر گیا تھا۔"

"ادیرا نیچے آئی تو اسے کوئی بھی نظر نہیں آیا وہ بھی چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی پورچ کی طرف بڑھ رہی تھی قدم من بھر کے ہو رہے تھے جو اٹھنے سے انکار کر رہے تھے دل کی دھڑکن بڑھ گئی تھی دل میں کئی وسوسے اپنی جگہ بنا رہے تھے وہ چلتی ہوئی ہجوم کے پیچھے کھڑی ہو گئی اور نظریں سامنے اسی کار پر ٹکی تھیں جس میں وہ شخص آیا تھا۔"

یشب کو ائیر پورٹ پر زوریز لینے گیا تھا وہ سب جانا چاہتے تھے لیکن یشب نے ہی ان سب کو منع کیا تھا۔

کار کا دروازہ کھلا تھا اور وہ شخص باہر نکلا تھا وائٹ جوگرز بلیک جینز پر وائٹ ٹی شرٹ پہنے اس پر بلیک لیدر کی جیکٹ پہنے آنکھوں پر کالا چشمہ پہنے وہ پہلے سے زیادہ ہینڈسم لگ رہا تھا۔

علی اور غازی بھاگتے ہوئے اس سے لپٹے تھے اس افتاد کے لیے وہ تیار نہیں تھا توازن برقرار نہ رکھ پانے کی صورت میں وہ گر جاتا اگر پیچھے کار کا بونٹ اسے سہارا نہ دیتا تو۔

"پیچھے ہٹو مجنوں کی اولاد بعد میں کرنا یہ میلوڈرامہ ابھی بڑوں سے ملنے دو" یشب نے ان دونوں کو پیچھے ہٹایا تھا جس پر وہ دونوں جو حکم آپ کا کہہ کر بتیسی نکالتے ہوئے سر جھکا گیں۔

سب بڑوں سے وہ بغل گیر ہوا تھا اب ایک کندھے پر نازیہ بیگم رونے کا شغل کر رہی تھی تو دوسرے کندھے پر عفاف چپکی ہوئی تھی وہ رو نہیں رہی تھی لیکن آنکھیں اس کی بھی نم تھیں۔

اوئے بس کر دو میری ویڈیو لمبی ہو رہی ہے جس کو اس طرح رونا چاہیے تھا وہ چپ چاپ پیچھے کھڑی ہے غازی نے ان کی توجہ ادیرا کی جانب کروائی نازیہ بیگم نے یشب سے علیحدہ ہوتے ہوئے اس کی کمر پر تھپڑ رسید کیا جس پر اس کے ڈرامہ کرنے پر سب لوگ ہنس پڑے۔

سب بڑے اندر چلے گئیں تھے اب صرف ینگ جنریشن ہی بچی تھی اور وہ زبردستی ادیرا کو وہی روکے رکھے تھے۔

چلیے بھائی اب آپ ادیرا سے بھی مل لیں ہم اس طرف منہ کر لیتے ہیں بس کیمرا اس طرف رہے گا اس بار علی نے لقمہ دیا جس پر ادیرا نے علی کو گھوری سے نوازا۔ غازی اور علی ادیرا کا وہاں رہنا مشکل کر رہے تھے وہ وہاں سے جانے کا سوچ ہی رہی تھی کہ یشب نے سلام کیا۔

ادیرا کی نظریں یک دم اٹھی تھیں اس نے اس کے چہرے سے کوئی تاثر جانچنا چاہا تھا لیکن وہ ناکام ٹھہری تھی اس کا چہرہ بے تاثر تھا۔ اس نے سلام کا جواب دیا تھا اور پھر وہاں رکی نہیں تھی وہ وہاں سے چلی گئی تھی پیچھے سب نے ہوٹنگ کی تھی جیسے اندازہ لگایا ہو کہ وہ شرما کر گئی ہے۔

سب لوگ لیونگ روم میں بیٹھے گپے مار رہے تھے یشب فریش ہو کر آگیا تھا ادیرا نے کھانا ٹیبل پر لگا دیا تھا عفاف تو اپنے بھائی کے ساتھ ہی چپک کر بیٹھی تھی وہ دونوں بھائیوں کی لاڈلی تھی غازی جتنا مرضی لڑے لیکن اس پر جان بھی بہت چھڑکتا تھا۔

ادیرا نے کچن میں پڑے ٹیبل پر ہی بیٹھ کر کھانا کھایا تھا کیوں کہ باہر پہلے ہی ٹیبل کو اور بڑھایا گیا تھا دوسرے ٹیبل کو جوڑ کر پھوپھو کی اور فاروق صاحب کی فیملی بھی تو وہی موجود تھی وہ کھانا کھا کر اور برتن سمیٹ کر اپنے کمرے میں چلی گئی تھی آج نیند تو آنے سے رہی اب ادیرا نے یہ سوچا تھا کہ وہ صبح یشب سے صاف اور دوٹوک انداز میں بات کرے گی۔

یشب بھی تھکا ہوا تھا اس لیے وہ بھی سونے کے لیے اپنے کمرے میں چلا گیا۔

☆☆☆☆☆

اگلے دن یشب نے سب کو تحفے دیے جو وہ امریکا سے لایا تھا۔

"ادیرا کے لیے کیا لائے ہو باہر سے بھائی" غازی نے شیطانی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

"ادیرا وہاں لیونگ روم میں بیٹھی ٹھٹکی تھی اس نے تو ایسی کوئی امید نہیں لگائی تھی کیا وہ اس کے لیے تحفہ لایا تھا؟ کیا وہ اس کو یاد تھی؟ وہ اپنی ہی سوچوں سے جنگ کر رہی تھی کہ تبھی دوبارہ غازی کی آواز گونجی۔

"یا پھر ہمارے سامنے نہیں دو گے الگ دینا چاہتے ہو؟"

"ایسی کوئی بات نہیں ہے میں بعد میں دے دوں گا" یشب نے منمناتے ہوئے کہا۔۔۔اس کی بات پر سب نے ہوٹنگ کی۔ادیرا وہاں سے اٹھ کر چلی گئی تھی۔

"اس شخص کے ہاتھوں مسلسل خود کو اگنور کیا جانا کیا سمجھوں میں اس کا مطلب۔۔۔پانچ سال۔۔۔اتنے بڑے فاصلے نے ہمیں قریب نہیں پہلے سے بھی زیادہ دور کر دیا ہے۔۔۔پہلے آپ مجھے ایک کزن کی حثیت سے تو یاد رکھتے ہی تھے ہم دوست ہوا کرتے تھے آپ اپنی ہر بات سب سے پہلے مجھے آ کر بتاتے تھے پھر وہ تین سائن نے زندگی کے ایک اور باب کا آغاز کیا اور آج آپ نظریں ملانا گوارا نہیں کرتے۔۔۔"وہ سنک پر جھکی منہ پر پانی کے چھینٹے مارتے ہوئے اس کے تصور سے مخاطب ہوتے ہوئے خود سے ہی ہمکلام تھی۔

"آج آپ کو فیصلہ کرنا ہی ہو گا اب آپ کی چچی زندگی نہیں زندگیاں برباد کریں گی میں سمجھوتہ کر سکتی ہوں لیکن کوئی میری وجہ سے کرے یہ مجھے گوارا نہیں ہے"اس نے تولیے سے منہ صاف کرتے ہوئے سوچا۔

☆☆☆☆☆

شام کو سب بڑے دادا جان کے کمرے میں جمع ہوئے تھے اور یشب کو بھی بلایا تھا۔

بیٹا ہم نے اگلے ماہ شادی کی ڈیٹ رکھی ہے اور عفاف کے لیے بھی آبص کا رشتہ آیا ہے اور رشتہ مناسب ہے گھر کا بچہ ہے آنکھوں کے سامنے بڑا ہوا ہے چھان بین کی بھی ضرورت نہیں ہے تو عفاف کی شادی بھی تمہارے ساتھ ہی ہو گی دادا جان نے اپنے مخصوص لہجے میں یشب کو اپنی بات سے آگاہ کیا جس پر یہ بات بم کی طرح پھوٹی تھی۔

دادا جان یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں اتنی جلدی شادی یشب یکدم سکتے میں کھڑا ہوا تھا۔

"بیٹھ جاؤ یشب پانچ سال ہو گئے ہیں تمہارے نکاح کو وہ بچی تمہارے انتظار میں بیٹھی ہے اور تم کہہ رہے ہو اتنی جلدی" عدیل صاحب نے دوٹوک انداز میں کہا۔

"اب میں کوئی دلیل نہیں سننا چاہتا شادی کی عمر نکل جاتی ہے تمہاری کیا تم تب کرو گے شادی" عدیل صاحب نے دبدبے غصے میں کہا۔

"بیٹا اگر کوئی اور مسلہ ءہے تو تم ہمیں بتا سکتے ہو۔۔۔اگر تو تمہیں کوئی اور پسند۔۔۔میرا مطلب اگر تمہیں کوئی اعتراض ہے۔۔۔یا کوئی اور بات۔۔۔" احمد صاحب نے ٹھہر ٹھہر کر جملہ ادا کیا بیٹی کے باپ تھے سو وسوسے دل میں گڑھ کر کہ بیٹھے تھے بھتیجا باہر سے آیا تھا اور یہ تو عمر ہی کچھ اس طرح کی ہوتی ہے انسان باغی ہو جاتا ہے۔

یشب جب سے آیا تھا اس کا رویہ قدرے مختلف تھا اور یہی بات ان کو کھٹک رہی تھی۔

ارے نہیں چچا جان ایسی کوئی بات نہیں ہے میں تو بس اس لیے کہہ رہا تھا کہ میں مینٹلی تیار ہو کر نہیں آیا تھا اس نے ان کے قدموں میں بیٹھتے ہوئے کہا یشب کی اپنے چچا جان سے بہت بنتی تھی اور ابھی بھی وہ ان کے خدشات کو بوجھ گیا تھا۔

ٹھیک ہے میں شادی کے لیے تیار ہوں آبص سے بھی میں کل ملاقات کر لوں گا وہ کہہ کر رکا نہیں تھا بلکہ اجازت لے کر وہاں سے چلا گیا تھا۔

☆☆☆☆☆

رات کو اپنے ٹیرس پر کھڑا یشب نہ جانے کن سوچوں میں گم تھا کہ ادیرا کے ناک کرنے پر وہ خیالوں سے باہر آیا اور پلٹا۔

آجاؤ اس نے اندر آنے کی اجازت دی۔

میں آپ کے لیے کافی لائی تھی جس پر اس نے شکریہ کہتے ہوئے کپ اٹھالیا اسے واقع ہی بہت ضرورت تھی کافی کی۔

مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے اس نے سامنے اندھیرے میں نظریں جماتے ہوئے یشب کو مخاطب کیا۔

"سن رہاہوں۔"

"کیا فیصلہ کیا ہے آپ نے میں جاننا چاہتی ہوں اگر آپ یہ رشتہ نہیں چاہتے تو اس بار گھر والوں سے میں بات کروں گی اور انکار میری طرف سے ہی ہو گا آپ پر کوئی انگلی نہیں اٹھائے گا" اس نے دوٹوک بات کی۔

یشب کافی پیتے ہوئے مسلسل اسی کو دیکھ رہا تھا جو نماز کے سٹائل میں دوپٹہ لیے الگ ہی نور برسا رہی تھی۔۔۔ اس نے اس کی طرف دیکھا اور آنکھوں سے اشارہ کیا وہ اس کو آگے بولنے کا کہہ رہی تھی۔

"تمہارا کیا فیصلہ ہے کیا تم خوش ہو؟" اس نے الٹا سوال کر ڈالا۔

"مسٹر یشب عدیل میں اپنی خوشیاں اپنوں میں ڈھونڈتی ہوں اور انہی میں مجھے خوشیاں مل بھی جاتی ہیں کیوں کہ اصل خوشیاں اپنوں کے دم سے ہی ہے اگر میں صرف خود کے لیے خوشیاں ڈھونڈھوں تو ایک تنکا برابر خوشی نہ ڈھونڈھ پاؤں۔۔۔" ادیرا کے جواب نے اسے لاجواب کیا تھا۔۔۔ ٹھیک تو کہہ رہی تھی وہ اپنوں کے لیا کیا کیا نہیں کرنا پڑتا اور آج اس کا عملی مظاہرہ تو وہ خود کر آیا تھا اپنے چاچو کی نظروں میں بے اعتنائی دیکھ کر وہ خود ان کے آگے گھٹنے ٹیک آیا تھا۔

"میں آپ کے جواب کی منتظر ہوں" اس نے پھر اسے مخاطب کیا جو نہ جانے پھر کہاں کھو گیا تھا۔

"مجھے اس شادی سے کوئی اعتراض نہیں ہے" اس نے کافی کا آخری گھونٹ پیتے ہوئے کہا۔

"اس نے حیرانی سے اس کی طرف دیکھا۔۔۔ کیا آپ پوری طرح سے اس رشتے پر راضی ہے" اس نے یقین دہانی چاہی۔

"ہاں میں نے اس رشتے پر رضامندی دے دی ہے تم لوگ شادی کی تیاریاں شروع کر دو ایک ماہ بعد شادی کی ڈیٹ فائنل ہو گئی ہے" یشب نے اک لمبی سانس ہوا کے سپرد کی۔

اسے ابھی بھی یقین نہیں تھا وہ کیسے اتنی جلدی مان گیا اس کی زبان کچھ اور الفاظ ادا کر رہی تھی۔ اور اس کی شکل کچھ اور پڑھا رہی تھی وہ اسی کشمکش میں پھنسی تھی کہ یشب کے مخاطب کرنے پر چونکی۔

ادیرا اگر کوئی اور بات نہیں ہے تو تم جا سکتی ہو مجھے نیند آ رہی ہے۔

"جی۔۔جی۔۔۔ نہیں مجھے کوئی بات نہیں کرنی۔۔۔میں چلتی ہوں" وہ کھوئی کھوئی انداز میں اس سے بولی اور خود الجھتے ہوئے ہی اپنے کمرے میں آ گئی۔

عدیل صاحب نازیہ بیگم یشب اور غازی عدیل صاحب کے کمرے میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے کہ تبھی دروازہ ناک ہوا۔

"بھائی آپ نے بلایا تھا؟"۔۔۔عفاف نے یشب کو مخاطب کیا۔

ہاں بیٹا ادھر آ جاؤ یشب نے صوفے پر اپنے اور عدیل صاحب کے درمیان جگہ بنائی۔ وہ بھی آ کر ادھر بیٹھ گئی۔

"کیا بات ہے آج سب ایک ہی جگہ پر اکٹھے ہو کر کونسی کانفرنس کرنے والے ہیں۔"

"تمھاری شادی کی"۔۔۔غازی جو کھڑکی کے اس پار دیکھ رہا تھا فوراً سے پلٹتے ہوئے سامنے رکھے میز پر بیٹھ گیا۔

"میری شادی"۔۔اس نے اپنی طرف اشارہ کرتے ہوئے اپنے بابا کو دیکھا۔

"دیکھو بچے آبص اچھا لڑکا ہے اگر مجھے تھوڑا سا بھی شک ہوتا اس کے اچھا نہ ہونے پر تو میں کبھی اس رشتے کی حامی نہ بھرتا" اس کے بابا نے اس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے سمجھانا چاہا۔

وہ بے یقین نظروں سے ان کی طرف دیکھ رہی تھی۔

"لیکن بابا آپ نے کہا تھا کہ اب مجھ سے اس بارے میں کوئی بات نہیں کرے گا۔"

"وہ تمہاری طبیعت کی وجہ سے کہا تھا بابا نے تم نے رو رو کر برا حال جو کر لیا تھا" غازی نے مداخلت کی۔

"دیکھو عفاف آبص ہم سب کے ساتھ بڑا ہوا ہے اس کے کردار کی گواہی ہم سب دے سکتے ہیں اس نے ہمیشہ سنسیئر زندگی گزاری ہے اور سب سے بڑھ کر عورتوں کی عزت کرتا ہے اور اس سے بھی بڑی بات کہ تم ہماری نظروں کے سامنے رہو گی ہمارے آس

پاس ہو گی تو ہمیں تمہاری فکر نہیں ہو گی اور آنٹی انکل بھی تم سے کتنا پیار کرتے ہیں۔۔۔" یشب نے اس کو ساتھ لگاتے ہوئے سمجھایا۔

"بھائی آپ کی ان سب باتوں میں مجھے صرف ایک بات اچھی لگی ہے کہ آپ سب لوگ میری نظروں کے سامنے رہے گے اور میں آپ لوگوں کی" اس نے نم لہجے میں کہا۔

"تو پھر ڈن سمجھے ہم اس رشتے کو" یشب نے اس کا بازو تھپکتے ہوئے کہا۔

"جیسے آپ لوگوں کو ٹھیک لگے" اس نے ان کے آگے سر جھکا دیا تھا۔

وہ اٹھ گئی تھی غازی بھی اٹھا تھا اور اس کی گردن میں بازو ڈال کر اسے وہاں سے لے گیا تھا اور اس کا موڈ ٹھیک کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

وہ زبردستی کرنے والے لوگ نہیں تھے لیکن اتنا اچھا رشتہ گھر بیٹھے بیٹھے آیا تھا وہ ایسے ہی عفاف کی بچگانہ ضد کی وجہ سے جانے نہیں دینا چاہتے تھے اسی لیے انہوں نے یشب کو عفاف سے بات کرنے کے لیے کہا تھا وہ اس کی بات مانتی تھی اور وہ آج بھی مان گئی تھی پورے گھر میں بات آگ کی طرح پھیل گئی تھی۔

عفاف نے اپنے کمرے میں آکر اپنے کمرے کی چیزوں پر اپنا سارا غصّہ اتارا دوسروں کو وہ اپنی چیزوں کو ہاتھ تک نہیں لگانے دیتی تھی یہاں تک کہ اپنے دروازے کو بھی کسی کو زیادہ زور سے ناک کرنے کی اجازت نہیں دیتی تھی۔

"اگر تو تم نے شادی کے بعد مجھ سے پنگے لیے تو میں تمہاری زندگی جہنم بنا دوں گی وہ آبص کے تصور سے مخاطب تھی۔"

نازیہ بیگم نے فون کر کے رافعیہ بیگم کو بھی بتا دیا تھا وہ بھی پھولے نہیں سما رہی تھی اور انہوں نے آبص کو بھی آگاہ کر دیا تھا جس پر وہ بت کی طرح ساکت ہو گیا تھا اسے لگا تھا وہ نہیں مانے گی اس لیے وہ بھی چپ کر کہ بیٹھا تھا لیکن سارا کھیل بدل چکا تھا۔

اب وہ رافعیہ بیگم کے پیچھے پیچھے تھا اور ان کو منع کرنے کی کوشش کر رہا تھا اور وہ آبص کو فل اگنور مار رہی تھیں وہ بھی جھنجھلاتے ہوئے وہاں سے واک آؤٹ کر گیا تھا۔

ادھر رافعیہ بیگم نے تیاریاں شروع کر دی تھیں ادھر گھر کی سب عورتوں نے بازاروں کے چکر لگانے شروع کر دیے شادی کی تیاریاں زور و شور سے ہو رہی تھیں۔

آج پورے تین دن بعد سب اکٹھے ہوئے چائے سے لطف اندوز ہو رہے تھے آبص نہیں آیا تھا لیکن بعد میں عباد اس کی گردن میں ہاتھ ڈالتا ہوا اسے لے کر آرہا تھا۔

"چھوڑ دے خبیث انسان میں کوئی تمہارا جیل سے بھاگا ہوا مجرم نہیں ہوں جس کی گردن کا ستیاناس کر دیا تم نے" اس نے گردن چھڑواتے ہوئے اس کو سلواتوں سے نوازا۔

"یہ کس روٹھی ہوئی محبوبہ کی طرح شکل اتری ہوئی ہے" زوریز نے لقمہ دیا۔

"بس چھوڑ اب زندگی بھر کا یہی رونا ہے" اس نے بے ذاریت سے وہاں بیٹھتے ہوئے چائے کا کپ اٹھایا جو ادیرا نے اس کے لیے تیار کیا تھا۔

"بھائی یہ ان ڈائیریکٹلی مجھے کہہ رہا ہے" عفاف نے منہ بسورتے ہوئے یشب کو شکایات لگائی۔

"نہیں میں ڈائیریکٹلی بھی کہہ سکتا ہوں" اس نے چائے کا کپ رکھتے ہوئے آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا۔

"دیکھ رہے ہیں بھائی یہی پہلے لڑائی شروع کرتا ہے ساری زندگی میری لڑائی کرتے کرتے ہی گزر جانی ہے"۔۔۔ آبص تو اس کے الزام پر بدک ہی اٹھا تھا۔ وہ آبص کے کندھے پر بندوق رکھ کر چلانا چاہ رہی تھی۔

اپنا پھیلایا ہوا رائتہ میرے اوپر پھینکنے کی ضرورت نہیں ہے یہاں پر سب جانتے ہیں کون کتنا پانی میں ہے۔

ADABAVENUE
خیال زبان

"ہاں تو جانتے رہے میری بلا سے۔۔۔اور کیوں نہ پھینکوں تمہارا گندا رائتہ تم پر ہی پھینکوں گی" دونوں کمر پر ہاتھ باندھے لڑاکا عورتوں کی طرح میدان میں کھڑے جنگ کے موڈ میں تھے۔دونوں ایک فضول سی بات پر ایک دوسرے پر غصّہ اتار رہے تھے وہ تو شکر تھا بیچ میں ٹیبل پڑا تھا ورنہ دونوں کہ ہاتھ ایک دوسرے کے بالوں میں ہوتے۔

کہی ہم نے واقع ہی غلطی تو نہیں کر دی یہ رشتہ جوڑ کر۔۔۔یشب نے خود کلامی کی تھی لیکن وہاں بیٹھے سب نے سنی تھی۔

"ہاں فوراسے منع کر دو۔۔۔" آبص اور عفاف دونوں نے یک زبان میں کہا۔

چپ کر کہ بیٹھو شادی کینسل نہیں ہو گی جتنا مرضی لڑلو اور اب دونوں مجھے لڑتے ہوئے نظر نہ آؤ یشب نے دونوں کو جھاڑ پلائی تھی دونوں ایک دوسرے سے منہ موڑ کر بیٹھے تھے۔

ویسے یشب بھائی عباد بھائی آبص اور زوریز یہ سب لوگ ہم عمر ہیں اور آبص ان سب ہم عمروں میں بھی سب سے اینڈ پر ہی لینڈ ہوا تھا اور گھوڑی سب سے پہلے چڑھ رہا ہے واہ کیا بات ہے غازی نے ساتھ بیٹھے آبص کو چھیڑا اور ان دنوں کو تعنہ مارا جس پر آبص نے اس کی گردن دبوچی۔

"فکر نہ کرو جو اندر گول میز کانفرنس ہو رہی ہے نہ وہ عباد بھائی کو قربان کرنے کے لیے ہی ہو رہی ہے" علی نے بمب پھوڑا تھا۔

"کیا مطلب ہے تمہارا؟" غازی نے پوچھا۔

"ماما بھائی کے رشتے کے سلسلے میں ہی ماموں سے اور نانو سے بات کرنے آئی ہیں" اس بار غازی نے علی کی گردن پکڑی تھی۔

"بد تمیز انسان کب سے یہاں بیٹھے ٹھوسی جا رہا ہے مجھے بتانا ضروری نہیں سمجھا کیسے نکلی تیرے پیٹ سے یہ بات مجھے بتائے بغیر"۔۔۔"یار چھوڑ دے گردن اب کیا ٹوٹی گردن سے اپنے بھائیوں کی شادی اٹینڈ کروں گا" علی نے دہائی دی۔

"تو اسی قابل ہے ڈیش انسان" غازی نے اس کی گردن دبا کر چھوڑی۔

سب کی نظریں اب عباد کی طرف تھی جو موبائل پر کسی کو میسج کر رہا تھا تبھی زوریز نے فون کھینچ لیا۔

کیا چل رہا ہے یہ سب اور تم نے بتایا نہیں آبص نے آئی بر و اٹھاتے ہوئے پوچھا۔

رات کو ہی بات کی ہے ماما نے اور ایمو شنلی بلیک میل کر کہ مجھ سے بات منوائی ہے اس نے اپنا فون زوریز سے کھینچا۔

تو پھر کوئی لڑکی بھی دکھائی ہو گی۔۔۔زوریز نے استفسار کیا۔

نہیں یار ابھی کہاں ابھی رات کو ہی بات ہوئی ہے ابھی لڑکی ڈھونڈنے میں ٹائم لگے گا ہی عباد نے ان کو بہلایا۔

"جانے دو بھائی آپ کو پتہ نہیں ہے ہماری ماما کتنی فاسٹ چل رہی ہیں" علی نے تپانے والی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

"تو اٹھ چل میرے ساتھ "۔۔۔غازی نے علی کو اٹھنے کا کہا۔

"کہاں "۔۔۔علی نے حیرانی چہرے پر سجاتے ہوئے کہا۔۔۔اٹھ بتاتا ہوں میںنے وہ اس کو گھسیٹتے ہوئے اندر کی جانب بڑھا۔

"اب تو مجھ سے لڑکی کا نام بھی چھپا رہا ہے "غازی نے کڑے تیور لیے پوچھا۔

نہیں یار نہیں چھپا رہا بس ماما نے کہا تھا کہ لڑکی اپنے ہی خاندان کی ہو گی علی نے اس کی گردن میں ہاتھ رکھ کر اسے ٹھنڈا کیا۔

ADABAVENUE

"چل آ جا سن کر آئے کون ہے جس کا نصیب پھوٹنے والا ہے " علی نے اس کو اندر کی جانب گھسیٹا۔

"بھائی صاحب آیت کی پڑھائی میں کوئی رکاوٹ نہیں آئے گی وہ جیسے یہاں پڑھتی ہے ویسے ہی وہاں بھی پڑھتی رہے گی اور وہاں پر تو وہ زیادہ سکون سے پڑھ پائے گی کوئی شور وغیرہ بھی نہیں ہو گا "فاطمہ بیگم احمد صاحب کو کنوینس کر رہی تھی۔

"او تیری "۔۔۔مطلب پھوپھو آیت کے رشتے کے لیے آئی ہیں غازی خود سے بڑبڑایا۔

چل باہر چلتے ہیں اس نے علی کا ہاتھ پکڑا اور لاؤن میں چلا گیا۔

فاطمہ بیگم نے عباد کے لیے آیت کا ہاتھ مانگا تھا مانگنا تو وہ عفاف کا چاہ رہی تھیں لیکن انہوں نے دیر کر دی تھی اب وہ اپنی بھتیجی آیت کو ہاتھ سے جانے نہیں دینا چاہتی تھی۔

"لیکن فاطمہ میری آیت ابھی چھوٹی ہے" احمد صاحب نے کہا۔

"بیٹا اتنا فرق کچھ نہیں ہوتا یہ تو بہت اچھا جوڑ ہوتا ہے" عائشہ بیگم نے مداخلت کی۔

احمد صاحب کے دل کو کچھ ہوا تھا آج ان کے ایک اور جگر کے ٹکرے کو ان سے مانگا گیا تھا۔ ادیرا کچن میں برتن رکھنے آئی تھی وہ باہر جا ہی رہی تھی کہ احمد صاحب نے اسے روکا۔

بیٹا جاؤ آیت اور عباد کو بلالاؤ وہ جی بابا کہتی ہوئی باہر گئی۔

"غازی ہنس ہنس کے لوٹ پھوٹ ہو رہا تھا وہ ہنستے ہنستے نیچے ہی بیٹھ گیا تھا علی بھی ہنس رہا تھا مگر اتنا نہیں جتنا غازی اپنا کنٹرول کھو رہا تھا۔"

"تم دونوں میری طرف دیکھ کر کیوں ہنس رہے ہو" آیت اٹھ کر ان تک آئی تھی۔

"تو ہنسنے والی بات پر روئے کیا؟" غازی نے ہنسی کے درمیان کہا۔

ADABAVENUE
خیال زبان

"آیت تمہیں اور عباد بھائی کو بابا نے اندر بلایا ہے۔"

"ضرور ان دونوں نے کوئی شوشہ چھوڑا ہو گا" اس نے دبدبے غصّے میں ان دونوں کی طرف اشارہ کیا جو اس پر ہنس رہے تھے۔

"او فیوچر ڈاکٹر اور سائنس دان اس بار ہم نے نہیں تمہاری قسمت نے شوشہ چھوڑا ہے" اس نے کھڑے ہوتے ہوئے مسکراہٹ کو کنٹرول کرتے ہوئے کہا۔

"ہٹو یہاں سے تم لوگوں کی منحوس شکلیں دیکھ کر لگ رہا ہے خبر کوئی منحوس ہی ہے" وہ ان کو دھکا دیتی ہوئی اندر گئی عباد اس سے پہلے جا چکا تھا۔ غازی اور علی نے نیوز بریک کی جس پر سب لوگ اندر کی جانب گئے۔

"جی بابا آپ نے بلایا۔"

"ہاں بیٹا ادھر آؤ فاطمہ بیگم نے اس کے لیے جگہ بنائی وہ بھی آ کر ان سے چپک کر بیٹھ گئی سب اپنی پھو پھو کی لاڈلیاں تھیں۔"

"بیٹا آیت آپ کی پھو پھو نے آپ کا رشتہ مانگا ہے" احمد صاحب نے ٹھہرے ہوئے لہجے میں بات کی۔

"کیا؟"۔۔۔دونوں اپنی اپنی جگہ ساکت ہوئے۔

"بابا"۔۔۔اس نے حیرانگی سے اپنے بابا کی طرف دیکھا۔

"یہ آپ لوگ کیا کہہ رہے ہیں میری شادی کی بات کہاں سے آ گئی ابھی میری پڑھائی شروع ہی ہوئی ہے" آیت نے رونی صورت بنا کر کہا۔

"بیٹا پڑھائی میں کوئی رکاوٹ نہیں آئے گی" پھو پھو نے سر پر ہاتھ رکھ کر کہا۔

"بابا میں ابھی چھوٹی ہوں پلیز ایسا مت کریں میرے بہت سے خواب ہے پلیز ان کو مت روندھے بابا پلیز ایسا مت کریں" وہ اپنے بابا کے قدموں میں ڈھیر ہوئی تھی آنسو اس کی پلکوں کی حدود کو توڑ کر اس کی گالوں پر پھسل رہے تھے احمد صاحب کے دل کو کچھ ہوا تھا انہوں نے اپنی بیٹی کو اپنے قدموں میں سے اٹھا کر اپنے سینے سے لگایا تھا۔

عباد خاموش تماشائی بنا بیٹھا تھا۔

پورے حال میں صرف آیت کے رونے کی آواز گونج رہی تھی اس کو اپنے خواب اپنا ڈاکٹر بننا خطرے میں لگ رہا تھا۔۔۔ردا بیگم نے اس کی پیٹھ تھپتھپائی۔

فاطمہ بیگم نے ردا بیگم کو اشارہ کیا اور وہ اٹھ کر ان کی جگہ آئی اور انہوں نے ان کی جگہ سمبھالی۔

"بیٹا آیت بس کر دو میں کہہ رہی ہوں کہ کوئی رکاوٹ نہیں بنے گی تو آپ کیوں ٹینشن لے رہی ہو" فاطمہ بیگم نے اس کا بازو سہلایا۔

"پھو پھو پلیز میں جانتی ہوں ایسا ہی ہو گا جیسے آپ کہہ رہی ہیں لیکن میں ابھی یہ زمیداری اٹھانا نہیں چاہتی پلیز پھو پھو" آیت نے ان کے دونوں ہاتھ پکڑتے ہوئے ان میں منہ چھپاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے بیٹا جیسی آپ کی مرضی آپ بے فکر ہو جاؤ میں اب اس بارے میں کوئی بات نہیں کروں گی" انہوں نے آیت کو ساتھ لگایا۔

"میں چلتی ہوں بابا" فاطمہ بیگم نے اٹھتے ہوئے کہا۔

رک جاؤ بیٹا کھانا کھا کر جانا ابراھیم صاحب نے اسے روکنا چاہا۔

"نہیں بابا میں کل آوں گی پھر عفاف ادیرا اور ریشب کے لیے شادی کی شاپنگ کرنے چلے گئے" فاطمہ بیگم نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ابراھیم صاحب نے اپنی بیٹی کی کھوکھلی مسکراہٹ دیکھی تھی وہ جانتے تھے اس ہنسی میں خوشی کی کوئی رمق نہیں ہے وہ امید لے کر آئی تھی بھائیوں کے پاس اور انہوں نے اسے خالی ہاتھ لوٹایا تھا۔"

"پھوپھو آپ ناراض تو نہیں ہے نہ" آیت نے ان کا ہاتھ پکڑتے ہوئے ہارے لہجے میں کہا۔

نہیں میری بچی میں اپنی بیٹی سے ناراض نہیں ہوں انہوں نے اس کی گال تھپتھپائی اور باہر کی جانب بڑھ گئی ان کا وہاں بیٹھنا مشکل نہیں تھا تو آسان بھی نہیں تھا۔

ADABAVENUE
خیال زبان

عباد اور علی بھی پیچھے گئے تھے۔۔۔وہاں پر بیٹھے سب لوگ ایک دوسرے سے نظریں چرا رہے تھے۔

☆☆☆☆☆

"ماما کیا ضرورت تھی آپ کو آیت کا رشتہ مانگنے کی ابھی وہ پڑھ رہی ہے ابھی چھوٹی ہے اور ایمپیور بھی تو ہے آپ کو میرے لیے وہی جوڑ ملا تھا" عباد گاڑی ڈرائیو کرتا ہوا فاطمہ بیگم سے مخاطب تھا جو پچھلی سیٹ پر آنکھیں موندے ہوئے بیٹھی تھی۔

"میں نے تو ماما سے کہا بھی تھا کہ اس گھر میں کوئی انسان ہے تو وہ صرف ادیرا ہے جو پہلے سے ہی شادی شدہ ہے مگر میری بات سنتا کون ہے" علی نے ناک سکوڑا۔

"تو تمہیں پتہ تھا تو تم بتا نہیں سکتے تھے کم از کم ماما کو شرمندگی تو نہ اٹھانی پڑتی" عباد نے علی کی گردن دبوچی۔

"بھائی چھوڑ دے میں نے تو ہوا میں تیر چھوڑا تھا اور ماما نے ادھر سے ہی کیچ کر کے نشانے پر لگانے کی کوشش کی تھی پر کامیاب نہیں ہو پائی مجھے تو ماما نے بس یہ کہا تھا کہ لڑکی خاندان کی ہو گی یہ تھوڑی کہا تھا کہ آیت ہو گی" علی نے گردن چھڑواتے ہوئے کہا۔

ماما کچھ تو بولیں عباد نے انہیں پکارا۔

عباد چپ کر کے گاڑی چلاؤ مجھے تم سے کوئی بھی بات نہیں کرنی اور تم لوگ کچھ نہیں سمجھو گیں۔

اوکے ٹھیک ہے نہیں کرتے بات لیکن آپ بھی ان سب باتوں کو بھول جائیں ابھی یہ شادیاں نمٹا لیں پھر بعد میں میری شادی کی شہنایوں کا سوچیے گا عباد نے مڑ کر میں سے دیکھتے ہوئے کہا جس پر انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا۔

رات کو سب آیت کے کمرے میں موجود تھے اور وہ سر جھکائے بیٹھی تھی جیسے کوئی عادی مجرم ہو۔

"کیا ضرورت تھی تمہیں پھوپھو سے ایسے بات کرنے کی کیا کمی ہے عباد بھائی میں"

"اچھا تو کیا کمی ہے آبص بھائی میں" آیت نے دوبدو کہا۔

"نام مت لو اس کا یہاں میری اور اس کی بات نہیں ہو رہی۔"

تو تم بھی نام مت لو آیت نے عفاف سے دوٹوک انداز میں کہا۔

اور جائیے سب لوگ یہاں سے مجھے کسی سے کوئی بات نہیں کرنی اس کی آنکھوں سے آنسو چھلک پڑے تھے۔

کول ڈاؤن آیت بیٹا چپ کر جاؤ زوریز نے بیڈ کی پائنتی پر بیٹھتے ہوئے اسے ساتھ لگایا۔

لیکن انکار کی کوئی مہذب وجہ بھی تو ہو یشب نے نرمی سے پوچھا۔

"کیا آپ لوگ وجہ نہیں جانتے" اس نے سب کی طرف حیرانگی سے دیکھا۔

ADABAVENUE
خیال زبان

"میں وہ خواب صرف دیکھتی ہی نہیں ہوں اس خواب کو زندہ رکھا ہے میں نے اس خواب کو روز جیتی ہوں میں روز اس کو پانی دیتی ہوں کہ کہیں وہ مرجھا نہ جائے اور آپ سب کی یہ باتیں مجھے پریشان کر رہی ہے میرا خواب درخت بننے سے پہلے ہی جڑ سے اکھاڑ کر پھینکنے کی تیاریاں ہو رہی ہیں" اس نے آنسوؤں کے درمیان بات کی۔

"لیکن بیٹا پھوپھو نے کہا تو ہے کہ تمہاری پڑھائی ڈسٹرب نہیں ہو گی" زوریز نے اسے تھپکا۔

"ہو گی بھائی ضرور ہو گی زندگی بدلے گی میری باپ کے گھر سے شوہر کے گھر تک کا سفر ہو گا نہ ڈالتے ڈالتے بھی بہت سی زمیداریاں میرے کندھوں پر آجائے گی بھائی۔۔۔ کیا چار پانچ سال ان سب سے بھاگتی رہوں گی مجھے تو کچھ بھی نہیں آتا گھرداری کا پھوپھو میرے جیسی بہو ڈیزرو نہیں کرتی جو ان کو دو گھڑی سکون کے نہیں دے سکتی" آیت نے ہارے ہوئے لہجے میں کہا۔

پھوپھو ہرٹ ہوئی ہے انہیں اپنے بھائیوں سے اور ہم سے ان سب کی شاید امید نہیں تھی وہ بہت مان سے ہمارے پاس آئی ہو گی غازی اسٹڈی ٹیبل کی کرسی کھینچ کر دونوں ٹانگے ادھر ادھر کیے چہرہ کرسی کی پشت پر ٹیکائے بازو کرسی کی پشت پر باندھے کہہ رہا تھا۔

ہم صبح پھوپھو کی طرف جاتے ہیں اور ان سے معافی بھی مانگ لیں گئے اور ان کا موڈ بھی ٹھیک کرنے کی کوشش کریں گے ادیرا نے جواز پیش کیا جس پر سب نے حامی بھری اور اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے۔

☆☆☆☆☆

آج ناشتے پر پہلے کی طرح گہما گہمی نہیں تھی سب خاموشی سے اپنا ناشتہ کر رہے تھے۔ ماما آج بابا ناشتے پر نہیں آئیں انہوں نے آفس نہیں جانا کیا؟ آیت نے اپنی ماما سے اپنے بابا کے نہ آنے کی وجہ دریافت کی۔

ان کی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں ہے اس لیے وہ آج آفس نہیں جائے گے۔

"میں دیکھ کر آتی ہوں" اس نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"پہلے ناشتہ کر و پھر دیکھ لینا" ردا بیگم نے اسے ٹوکا۔

ناشتہ ختم کر کہ وہ اپنے بابا کے روم کی طرف بڑھی اس کے قدم دروازے کے باہر ہی اپنی ماما کی اندر سے آتی آواز پر رکے۔

"بس کر دیں احمد اب کیوں پریشان ہو کر طبیعت خراب کر رہے ہیں آپ کو رشتے سے منع کرنا ہی نہیں چاہیے تھا فاطمہ کتنے مان سے کتنے پیار سے رشتہ لے کر آئی تھی آیت نہ سمجھ ہے اسے کیا پتہ ان معاملات کا" ردا بیگم نے احمد صاحب کو کہا جو پریشان اور بیمار دکھ رہے تھے۔

"یہی بات تو میرے گلے کا طوق بنی ہے میری بہن اپنے بھائی کے گھر سے خالی ہاتھ لوٹ گئی میں نے اس کا بھرم بھی نہیں رکھا بیٹی کے آگے بے بس تھا وہ اگر وہاں بہو بن کر جاتی تو وہ بہت خوش رہتی فاطمہ ہمارے بچوں سے پیار بھی تو بہت کرتی ہے۔۔۔ میری آیت کو لگتا ہے اس کا خواب اس طرح ادھورا رہ جائے گا شادی کی زمیداریوں کی وجہ سے اس کے قدم لڑکھڑا جائے گے۔ میں اس رشتے سے ہر گز انکار نہ کرتا اگر آیت کے خواب کے پیچھے کا جنون میں نے نہ دیکھا ہوتا" احمد صاحب نے عجیب رنجیدگی سے کہا۔

"اب کیا ہو جائے گا جو ہونا تھا وہ ہو گیا اب اپنی طبیعت خراب مت کریں اٹھے فریش ہو جائے میں ناشتہ لے کر آتی ہوں۔"

"بیٹی کے خواب اور بہن کی خوشی کے بیچ جکڑا گیا ہوں ایک طرف جھکتا ہوں تو ایک کو خوشی دے پاؤں گا تو دوسری کو صرف غم "انہوں نے ہلکی آواز میں ٹوٹے ہوئے لہجے میں کہا۔

ADABAVENUE
خیال زبان

میں آرام کرنا چاہتا ہوں کوئی مجھے ڈسٹرب نہ کرے ان کا صاف اشارہ تھا کہ وہ بھی جا سکتی ہیں۔

باہر کھڑی آیت کی آنکھوں سے آنسو چھلکے تھے وہ عجیب کشمکش میں پھنسی تھی نہ چاہتے ہوئے بھی وہ سب کی نظروں میں گنہگار بن گئی تھی آنسو پونچھتی ہوئی وہ پورچ کی طرف بڑھ گئی جہاں غازی اس کا انتظار کر رہا تھا۔

☆☆☆☆☆

ساریہ اور غازہ اپنے گھر چلی گئی تھیں ساریہ اب مزید نہیں رک رہی تھی وہ کہہ کر گئی تھی کہ اب وہ شادی سے تین چار دن پہلے ہی آئے گی اب اس کی شادی ہو گئی ہے اب اس کے اپنے گھر کے بہت کام ہیں۔

سب اس کی بات پر خوش بھی ہوئے تھے کہ ان کی بیٹی اپنا گھر اچھے سے سمبھال رہی ہے جس نے بچپن سے لے کر شادی سے پہلے تک "شوق" کے علاوہ کبھی کوئی کام نہیں کیا تھا آج وہ پورا گھر سمبھالے بیٹھی ہے اور رہی سہی کسر غازہ نے تعریفوں کے پل باندھ کر پوری کر دی تھی۔

غازہ صوفے پر بیٹھی اپنے بھائی کے کندھے پر سر رکھے اس کو اپنی چھٹیوں کی روداد سنا رہی تھی جو اس نے ساریہ کے گھر والوں کے ساتھ گزاری تھیں۔

"آپ کو پتہ ہے وہ اتنی مزے کی فیملی ہے سب بہت پیارے اور بہت اچھے ہیں مجھے لگ ہی نہیں رہا تھا کہ میں ان کے درمیان نئی ہوں مجھے بہت مزہ آیا یہ میری سب سے یادگار چھٹیاں گزری ہیں وہ پر جوش سی سب کو بتا رہی تھی لیکن وہاں بیٹھی نائلہ بیگم اس کی باتوں پر منہ بسور رہی تھیں۔ صبا بھی وہی تھی لیکن اسے اس سے کوئی فرق نہیں پڑ رہا تھا وہ اپنے فون میں ہی مگن تھی۔ صرف ساریہ اور فراز اس کی باتیں غور سے سن رہے تھے۔

میرے پاس بھی تمہارے لیے ایک سرپرائیز ہے فراز نے جیب سے ایک پیج نکال کر اس کے ہاتھ میں تھمایا۔

"یہ کیا ہے بھائی؟"۔۔۔"خود ہی دیکھ لو۔"۔۔۔اس نے پیج کھولا تو اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی۔

"بھائی یہ تو ایم ڈی کیٹ کی ریجسٹریشن ہے۔۔۔اور یہ میرا نام۔۔۔کیا یہ میرے لیے ہے الفاظ گڈ مڈ ہو رہے تھے۔"

"ہاں بالکل بس تھوڑے دن ہے تم اپنی تیاری شروع کرو مجھے یقین ہے کہ تم ضرور اس کو کلئیر کرو گی" فراز نے اس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے مان سے کہا۔

صبا وہاں سے کھسک گئی تھی اپنی ماں کی نظروں کی تپش سے اسے اندازہ ہو رہا تھا کہ تو پوں کا رخ کبھی بھی چینج ہو سکتا ہے۔

"تھینک یو بھائی تھینک یو سو مچ مجھے یقین نہیں آ رہا۔۔۔ مطلب میں آگے پڑھوں گی۔۔۔۔اور ڈاکٹر بھی بنوں گی" اس نے بے یقینی کی کیفیت میں کہا۔

وہ اٹھ کر اپنے کمرے میں آگئی تھی سار یہ اور فراز بھی اپنے کمرے میں چلے آئیں۔

"شکریہ سار یہ میری بہن نے جتنے بھی خوشگوار لمحے گزارے ہیں وہ تمہاری توسط سے ہی گزارے ہیں"۔۔اس نے مشکور لہجے میں کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں ان خوشیوں پر اس کا حق تھا یہ اس کے نصیب کی خوشیاں ہے اور نصیب میں لکھا سب کچھ ہی مل جاتا ہے"۔۔۔"محبتیں بھی خوشیاں بھی غم بھی نفرتیں بھی اور ٹھوکریں بھی۔"

ویسے بہت دیر نہیں کر دی مہربان آتے آتے اس نے بیڈ پر دراز ہوتے ہوئے کہا۔

جی نہیں زیادہ لیٹ نہیں آئی ماما تو کہہ رہی تھی کہ اب شادی کے بعد ہی جانا بہت مشکل سے ٹال کر آئی ہوں سار یہ نے بیڈ شیٹ درست کرتے ہوئے کہا۔

ہاں اصولاً تو تمہیں وہی ہونا چاہیے تھا اگر تم وہاں رکنا چاہتی ہو تو میں چھوڑ آؤں گا شادی والا گھر ہے سو کام ہوتے ہیں اس نے دل پر پتھر رکھ کر شاید یہ بات بولی تھی۔

جی کام تو ہوتے ہیں اور میں دس دن پہلے چلی جاؤں گی یہاں پر بھی اتنے کام اکٹھے ہوئے ہیں وہ بھی کرنے ہیں اور غازہ کو بھی تیاری کرنی ہے وہ کون کون سے کام دیکھے گی وہاں پر سب لوگ ہیں کچھ نہیں ہو تا سب مینیج ہو جائے گا اس نے مسکراتے ہوئے اپنی بات کہی جس پر وہ بھی مسکرا دیا۔ اور اب وہ دونوں گود میں سرہانہ رکھے باتوں میں مشغول ہو گئے۔

☆☆☆☆☆

ہیلو ہیلو عباد بھائی۔۔۔ سپیکر سے گھبرائی ہوئی آواز برآمد ہوئی۔

کیا بات ہے نور باجی اتنی گھبرائی کیوں ہے وہ بھی فکر مند ہوا تھا۔

فاطمہ بی بی بیہوش ہو گئی ہیں آپ جلدی سے آجائیں اس نے ایک ہی سانس میں بول دیا۔

آپ آپ ان کو ہوش میں لانے کی کوشش کرتی رہے میں رستے میں ہی ہوں بس پہنچنے والا ہوں اس نے لائن کاٹ دی اور کار کی سپیڈ بڑھادی۔

"آیت"۔۔۔روحان سر نے اسے پکارا جو سیدھ میں ہی چل رہی تھی پھر غازی نے اس کو ہلایا۔

ہاں کیا ہے؟اس نے خالی نظروں سے دیکھا۔

"سر بلا رہے ہیں تمہیں کہاں کھوئی ہو۔"

کہیں نہیں اس نے نفی میں گردن ہلائی تب تک سر روحان بھی وہاں پہنچ گئے تھے۔

آیت آج کی کلاس میں آپ کی ذرا بھی دلچسپی نہیں تھی آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے نا سر روحان سے استفسار کیا۔

"جی میں ٹھیک ہوں بس سر میں ہلکہ سا درد ہے" اس نے نظریں چراتے ہوئے کہا۔ تبھی علی کے فون کی گھنٹی بجی۔

"جی بھائی" اس نے فون اٹھاتے ہی بولا۔

"کیا کیا ہوا ماما کو"۔۔۔دوسری طرف سے شاید کوئی بری خبر سنائی گئی تھی۔

"جی جی میں پہنچ رہا ہوں۔"

"کیا ہوا ہے پھوپھو کو؟" آیت نے بے چینی سے پوچھا۔

ماما بے ہوش ہو گئی ہیں بھائی انہیں ساتھ والے ہوسپیٹل لے کر آرہے ہیں۔۔۔ چلو پھر ہم بھی چلے۔۔ آیت نے فوراقدم ہوسپیٹل کی طرف بڑھائے۔

"رک جاؤ آیت تم ہوسپیٹل نہیں آؤ گی میں نہیں چاہتا ماما کو تمہیں دیکھ کر پرانی باتیں یاد آئیں اور وہ اور پریشان ہو جائے" علی کے الفاظ بھی سادہ تھا لہجہ بھی سادہ تھا پر پھر بھی کچھ تو تھا جو اسے چبھا تھا۔ علی ہوسپیٹل کی طرف بھاگا تھا غازی بھی اس کے پیچھے گیا تھا۔

وہاں کھڑا روحان ان سب کو دیکھ رہا تھا اور اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ تبھی اس کا فون بجا۔

السلام علیکم !۔۔۔اوکے ٹھیک ہے تم آ جاؤ میں بھی پہنچ رہا ہوں اس نے کہہ کر لائن کاٹ دی۔

آیت کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے اس کا آنسوؤں پر کنٹرول نہیں رہا تھا وہ بھی ہوسپٹل کی طرف بھاگی تھی۔

علی اور غازی پہلے ہی ہوسپٹل کے باہر پہنچ گیں تھے اور عباد کا انتظار کر رہے تھے جیسے ہی عباد پہنچا تو انہوں نے سٹریچر گھسیٹتے ہوئے فاطمہ بیگم کو اس پر ڈالا تب تک روحان اور آیت بھی پہنچ گئیں تھے۔

"روحان ماما کو دیکھ ان کو بہت کوشش کی ہے ہوش میں لانے کی لیکن ہوش نہیں آ رہا کچھ کر تو"عباد نے روحان کو پریشانی میں کہا جو ان کی نبض ٹٹول رہا تھا۔

"گھبراؤ نہیں میں چیک کر رہا ہوں تم سب یہی رکو اور زیادہ پینک ہونے کی ضرورت نہیں ہے"روحان نے ان کو کمرے کے باہر ہی رُکنے کا کہا۔

عباد اِدھر اُدھر ٹہل رہا تھا علی دیوار سے ٹیک لگائے ایک ہی سمت میں دیکھ رہا تھا غازی بھی ہاتھ باندھے ڈاکٹر روحان کے باہر آنے کا منتظر تھا۔

آیت بینچ پر بیٹھی آنسو بہا رہی تھی وہ بی پی کی پیشنٹ تھیں اور وہ جانتی تھی کہ انہوں نے سٹریس لیا ہو گا جس کی وجہ سے ان کی حالت خراب ہو گئی ڈاکٹر روحان ان کو آ کر اگر کچھ نہ بھی بتاتا تو وہ سمجھ جاتی کہ اس کی پھوپھو کے ساتھ ہوا کیا ہے رونا تو اسے اس بات پر آ رہا تھا کہ وہ آج اس حالت میں اس کی وجہ سے تھی اس نے ایک فیصلہ لیا تھا جو سب کی زندگیوں پر اثر انداز ہوا تھا اور ایک فیصلہ اس نے وہاں بیٹھے بیٹھے کیا تھا جو سب کی زندگیوں کی بقا کا تھا۔

ڈاکٹر روحان باہر آئے تو سب اس کی طرف بڑھے سوائے آیت کے اور اس کی توقع کے عین مطابق ڈاکٹر روحان نے بھی وہی بتایا تھا
۔

ان کا بی پی ہائی ہو گیا تھا کسی چیز کا کوئی سٹریس لیا ہے یا کوئی چیز انہیں بہت پریشان کر رہی ہے ویسے ہم نے بی پی کنٹرول میں کر لیا ہے آدھے گھنٹے تک ہوش بھی آجائے گا۔

"کیا ہم مل سکتے ہیں ان سے ؟" علی نے بے چینی سے پوچھا۔

ابھی نہ ملے آپ لوگ جب انہیں ہوش آجائے تو تب مل لیجیے گا ڈاکٹر روحان نے اپنے پروفیشنل انداز میں کہہ کر وہاں سے چلے گئے عباد بھی اس کے پیچھے گیا تھا۔

"اب علی ادھر اُدھر ٹہل رہا تھا لمحوں میں وہ سب ہل کر رہ گئے تھے دنیا ختم ہوتی ہوئی نظر آرہی تھی آج انہیں احساس ہوا تھا زندگی کتنی قیمتی ہے۔"

"یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے تمہارے انکار نے میری ماما کو چپ لگا دی کل سے انہوں نے ہم سے بات تک نہیں کی اتنے مان سے گئی تھی وہ تمہیں مانگنے اور تم نے ان کا ہاتھ جھٹک دیا یاد رکھنا تمہارا خواب میری ماما کی زندگی سے بڑھ کر نہیں ہو سکتا" علی غصّے سے اس پر چلا رہا تھا وہ یہ بھی بھول گیا تھا کہ وہ کہاں کھڑا ہے۔

آیت سر جھکائے رونے میں مصروف تھی کوئی اور وقت ہوتا تو وہ اسے اپنی طرف انگلی اٹھانے بھی نہ دیتی لیکن اب وہ خود کو ہی گناہگار سمجھ رہی تھی۔

"علی یہ کیا بدتمیزی ہے یہ اس کی زندگی ہے وہ جو چاہے فیصلہ کرے تمہیں اس سے کوئی مطلب نہیں ہونا چاہیے" عباد نے دبدبے غصّے میں کہا۔

آپ کی پیشنٹ کو ہوش آگیا ہے اندر سے ایک نرس نے آتے ہوئے کہا۔

عباد اور غازی فوراً سے اندر کی جانب بھاگے آیت بھی جانے لگی تھی کہ علی نے اسے وہی روک دیا۔ اور وہ وہی بیٹھ گئی اس کے لیے اتنا ہی کافی تھا کہ اس کی پھوپھو کو ہوش آگیا ہے۔

تھوڑی دیر گزری تھی کہ باقی لوگ بھی آگئے سب کے لیے یہ خبر کسی طوفان سے کم نہیں تھی۔زوریز نے بھی اسے اندر جانے کا کہا تھا وہ بعد میں آنے کا کہہ کر چپ ہو گئی تھی۔

"تم مل سکتی ہو ماما سے وہ تمہیں یاد کر رہی تھیں" عبادنے باہر آتے ہوئے اس سے کہا۔

"لیکن وہ علی"۔۔۔اس نے علی کی بات کا حوالہ دینا چاہا۔

"ہاں جیسے علی کی ساری باتیں تم مانتی ہو کچھ نہیں کہے گا ماما اندر ہی ہے جاؤ چلی جاؤ" اس نے اسے اندر جانے کا کہا۔وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اندر گئی سب لوگ بیڈ کے ارد گرد جمع ہوئے تھے وہ رستہ بناتی ہوئی پھو پھو کے سرہانے تک پہنچی۔

کیا ہوا ہے میری بیٹی کو آنکھیں کیوں سوجا رکھی ہیں پھو پھو کا اتنا ہی کہنا تھا کہ وہ ان کے سینے سے لگی پھوٹ پھوٹ کے رو دی۔

"آیت بس کرو پھو پھو کے ڈرپ لگی ہے انہیں تکلیف ہو رہی ہو گی" ادیرا نے اسے پیچھے کیا۔

"مجھے معاف کر دیں پھوپھو یہ سب میری وجہ سے ہوا ہے مجھے معاف کر دے اس نے ہاتھ جوڑتے ہوئے" آنسوں کے درمیان کہا۔

نہیں میری بچی تمہاری وجہ سے نہیں ہوا میں بی پی کی میڈیسن کھانا بھول گئی تھی انہوں نے اس کے بندھے ہاتھوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"پھو پھو جیسا آپ چاہے گی ویسا ہی ہو گا۔۔۔میں شادی کے لیے تیار ہوں" اس نے نظریں جھکاتے ہوئے کہا۔

نہیں میری بچی تم میری حالت کی طرف دیکھ کر فیصلہ نہ کرو میں تمہارے خوابوں کی رکاوٹ نہیں بنوں گی فاطمہ بیگم نے اس کی گال تھپتھپائی۔

نہیں پھو پھو یہی فیصلہ مجھے پہلے ہی کرنا چاہیے تھا میں سٹوپڈ ہوں جلدی بات سمجھ نہیں آتی اور میں نے بہت سے لوگوں کا دل دکھا دیا ہے وہ میری نادانی سمجھ کر بھلا دیں پلیز اس نے التجائی انداز میں کہا اور پھو پھو اس کی بات پر مسکرا دی۔

"ویسے کتنی بے شرم لڑکی ہو تم بڑے لوگ بھی موجود ہیں پھر بھی اپنے رشتے کی بات خود ہی کری جا رہی ہو" غازی کے اس چٹکلے پر ہوسپیٹل کے اس پرائیویٹ روم میں سب کے قہقہے بلند ہوئے تھے۔

عباد نے بھی اس رشتے سے اعتراض نہیں کیا تھا کیوں کہ وہ بھی اپنی ماما کی حالت دیکھ کر ڈر گیا تھا۔ اب تو ہر ٹائم فاطمہ بیگم کے ساتھ کسی نہ کسی کا ہونا ضروری تھا۔

احمد صاحب نے بھی اپنی بہن سے معذرت کی تھی اور پھر باتوں کا سلسلہ شروع ہو گیا تھا۔ نرس نے انہیں رش کم کرنے کا کہا تھا لیکن وہ بھی چوڑے ہو کر وہی بیٹھ گئے تھے ان کا کہنا تھا کہ وہ اپنی پھوپھو کو لے کر ہی جائے گیں۔

ڈاکٹر روحان ایک دفع پھر چیک کرنے آئیں تھے اور سب لوگوں نے سوال پوچھ پوچھ کر انہیں تنگ کر دیا تھا جس پر انہوں نے بڑے حوصلے کے ساتھ ان سب کو تسلی دی اور انہیں گھر لے کر جانے کی اجازت بھی دے دی۔ سب لوگ فاطمہ بیگم کے گھر ہی آ گئے تھے۔

گھر میں عجیب قسم کی رونق لگی ہوئی تھی جو خوشی کی وضاحت کر رہی تھی ادیرا اور عفاف نے کچن سمبھال رکھا تھا۔ سب بڑے لاؤن میں بیٹھے شادی کی بات کر رہے تھے اور یہ فیصلہ ہوا تھا کہ یشب ادیرا عفاف اور آبص کی شادی میں چونکہ کم دن رہ گئے ہیں تو صرف ان دونوں کا نکاح ہو گا رخصتی بعد میں دھوم دھام سے ہی ہو گی فاطمہ بیگم کے اپنے بہت ارمان تھے۔

میرے گھر میں بھی پہلے جیسی رونق ہوا کرے گی اب جیسے عمر کے ہوتے ہوئے ہوتی تھی فاطمہ بیگم نے مسکراتے ہوئے اپنے آنسو پونچھے ردا بیگم نے انہیں گلے سے لگا یا رافعیہ بیگم کی فیملی بھی تھوڑی دیر پہلے ہی وہاں آئی تھی۔

"تم لوگوں نے ویسے کوئی بہت ہی سوتیلوں والا سلوک کیا ہے۔۔۔ پھوپھو کی طبیعت اتنی خراب ہو گئی تھی اور تم کمینوں نے بتانا بھی ضروری نہیں سمجھا" آبص ان سب پر چینخ رہا تھا اور ان سب کو کوئی فرق ہی نہیں پڑ رہا تھا۔

"اچھا نہ اب بیٹھ جا کیوں ہمارے لاؤن کی گھاس گھسا رہا ہے" عباد نے اس کو کھینچ کر بیٹھانا چاہا۔

"فٹے منہ تم لوگوں کی ایسی منحوس شکلوں پر صرف اسی خوشی میں معاف کرتا ہوں کہ تم جیسے کی بھی اللہ نے سن لی۔"

کیا مطلب ہے تمہارا مجھ جیسے سے؟ اس نے کڑے تیوروں سے پوچھا۔

"یہاں پر بیٹھے سب لوگ بتا سکتے ہیں کہ تجھ جیسے سے کیا مراد ہے۔"

"نہایت ہی کوئی کھڑوس۔۔ بونگا اور بور انسان ہے دونوں ایک دوسرے پر گولہ برساری کر رہے تھے اور وہاں پر بیٹھے سب ان کو آپس میں گتھم گتھا ہوئے دیکھ رہے تھے اور انجوئے کر رہے تھے۔۔۔ ادیرا نے چائے ڈال کر آبص کو دی تھی جس نے شکریہ کے ساتھ لے لی۔

"واہ کیا مزے دار چائے بنائی ہے" آبص نے چائے بنانے والے کی تعریف کی۔

"یہ میں نے نہیں آپ کی ہونے والی مسز نے بنائی ہے" اس نے بھی شرارت سے کہا۔

"ہاں بس ٹھیک ہی ہے اتنے بھی مزے کی نہیں ہے" اس نے منہ بسورتے ہوئے کہا اور دوسرا سپ لینے ہی لگا تھا کہ عفاف نے اس سے کپ چھین لیا۔

"تم اس قابل نہیں ہو کہ تم میرے ہاتھ کی بنی چائے پی سکو" اس نے دانتوں کو پیستے ہوئے کہا۔

"دیکھ لو تم لوگ میرا فیوچر کھلم کھلا ہی اشتہار لگائے جا رہے ہیں۔۔۔ تم بھی دیکھو اپنی بہن کی کارستانیاں" آبص نے یشب کو نشانے پر لے کر کہا۔

" صحیح کیا ہے میری بہن نے تیرے ساتھ عورتوں کو تعریف پسند آتی ہے اور تو اس کے منہ پر ہی اسے برا بھلا کہے گا تو وہ تجھے پھولوں کے ہار تو نہیں پہنائے گی" یشب نے اس کی شکایات پر ٹھنڈا پانی پھینکا۔

"بھائی آپ انڈائیریکٹلی مجھے عورت کہہ رہے ہیں" اب عفاف کی توپوں کا رخ یشب کی طرف تھا۔۔۔ "نہیں بہنا میں نے تمہیں نہیں کہا میں تو بس مثال دے رہا تھا" اس نے بحث کو لمبا نہ کرنے کے لیے بات ہی ختم کر دی۔

ADABAVENUE

"اچھا آیت جاؤ میری پیاری بہن نہیں میرے لیے ایک کپ چائے کا بنالاؤ" آبص نے آیت کو مسکا لگایا۔

"آبص بھائی مجھے نہیں بنانی آتی چائے مجھے صرف کافی بنانی آتی ہے اور آپ یقیناً آپ اس وقت نہیں پینا چاہ رہے" اس نے جیسے اس کو اس کی رائے سے آگاہ کیا تھا۔

"ویسے تمہارے ہونے والے شوہر نامدار کو کافی سے زیادہ چائے پسند ہے۔"

"تو میں کیا کروں۔۔۔ مجھے صرف کافی بنانی آتی ہے یا تو وہی پینی پڑے گی یا پھر چائے کو بھولنا پڑے گا" اس نے شولڈر کٹ بالوں کو پیچھے جھٹکتے ہوئے اک ادا سے کہا۔

تیرا اور میرا دونوں کا ہی بیڑا پار ہے آبص نے عباد کے کان میں گھستے ہوئے کہا جس پر اس نے سر جھٹکا صحیح لاٹری تو یشب عدیل ابراھیم کی نکلی ہے ادیرا جیسی بیگم پا کر۔۔ بعد میں سب نے شاپنگ پر ایک ساتھ جانے کا پروگرام بنایا تھا۔

☆☆☆☆☆

وہ چائے کا ایک کپ ہاتھ میں لیے اس پر انگلی پھیرتے ہوئے کھڑکی سے دیکھتے چاند کو بڑی محویت سے دیکھتے ہوئے کوئی اداس مورت لگ رہی تھی۔ چائے پیتے ہوئے آج اس کا ذہن "قسمت" پر اٹک گیا تھا۔

"قسمت"۔۔۔ "چار حرفوں کا مجموعہ ہے مگر پوری زندگی کو اپنے اندر سمانے کی طاقت رکھتی ہے۔ قسمت ہر انسان کی ہوتی ہے امیر اور غریب سب قسمت لے کر پیدا ہوتے ہیں فرق اتنا پڑتا ہے۔ کہ اس قسمت کے ساتھ "اچھا" لگ جاتا ہے یا "برا"۔۔۔ "اچھی قسمت" یا "بری قسمت"۔۔۔ کیا ساری عمر انسان کی ایک جیسی قسمت رہتی ہے؟ نہیں جب کچھ بھی ایک جیسا نہیں رہتا تو قسمت کیسے ایک جیسی رہ سکتی ہے۔ قسمت بھی اچانک پلٹا کھا جاتی ہے "قسمت لمحوں کی طرح نہیں بدلتی مگر لمحوں میں بدل جاتی ہے ۔۔۔" وہ آسمان میں کھوئی ہوئی ذہن سے الجھ رہی تھی۔

"میری قسمت بھی تو اچھی ہے سب سے پہلے ایک مسلمان گھر میں آنکھ کھولی ماں باپ جیسی نعمت پائی اچھی تربیت اچھا گھر اچھے دوست ہر وہ چیز پائی جو اگر کسی کی قسمت میں ہو تو اسے خوش قسمت کہتے ہیں بابا نے جاتے جاتے بھی مجھے کسی اور کو سونپ گئے تاکہ ان کی بیٹی اکیلی نہ پڑ جائے لیکن میں اکیلی پڑ گئی ہوں بابا مجھے آپ کی ضرورت ہے مجھے ڈر لگنے لگا ہے ماما کی حالت سے مجھے خوف آتا ہے ڈر لگتا ہے کہی میری قسمت پلٹا نہ کھا جائے پلیز یا اللہ پاک میری ماما کو ٹھیک کر دے آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور احلام آنکھیں موندے اپنے رب سے مخاطب تھی۔

"کیا یشب کو میسج کروں پوچھوں ان سے کہ وہ کب آئیں گئے؟"

اس نے فون اٹھایا تھا اور میسج ٹائپ کیا بھیجنے سے پہلے اس نے دس بار سوچا تھا کیوں کہ اس نے کبھی خود سے اس کو میسج نہیں کیا ہمیشہ پہل وہی کرتا تھا اور اب کافی دن ہو گئے تھے اس کا کوئی میسج نہیں آیا تھا اس نے میسج سینڈ کر دیا تھا۔ ریپلائے بھی دو منٹ بعد آ گیا تھا۔

آپ میرا انتظار کر رہی ہے؟ اس نے اس کا میسج دوہرایا۔

"ہاں"۔۔۔اس نے ایک لفظی جواب دیا۔

"آپ کے لیے ایک سرپرائز ہے"۔۔۔اس کا میسج پڑھتے ہی اس نے پوچھا تھا۔۔۔"کیا؟"

میں پاکستان آچکا ہوں کچھ مصروفیات ہے جس کی وجہ سے میں ملنے نہیں آسکا لیکن بہت جلد آنے کی کوشش کروں گا۔ اس کا میسج پڑتے ہی اس کی آنکھ سے خوشی کا ایک آنسو چھلکا تھا۔

میں انتظار کروں گی اس نے میسج سینڈ کیا جس پر اس نے ایموجی بھیجا جس کا مطلب تھا کہ بات ختم ہو گئی۔

اس نے فون رکھ کر اللہ کا شکر ادا کیا اور نماز پڑھنے کے لیے اٹھ گئی وہ اب اپنی ماما کے کمرے میں ہی سوتی تھی اس کی ماما کو چوبیس گھنٹے نرسنگ کی ضرورت تھی اور دن رات اس کا اپنی ماما کی خدمات میں گزر جاتا وہ سارا دن ان سے اپنا نام پوچھنے کی کوشش کرتی لیکن وہ اجنبیوں کی طرح اسے تکتی رہ جاتی اور وہ بے بسی کے عالم میں گھری کچھ نہ کر پاتی۔۔۔اس عمر میں بیماری نے اتنی شدت پکڑلی تھی نہ

جانے ایسی کونسی باتیں تھی جو انہیں اندر ہی اندر سے گھن کی طرح چاٹ گئی تھی نمونیہ نے حالت خراب کر دی تھی جس کی وجہ سے بیماری نے شدت پکڑی تھی اور وہ بیماری ان کو دیمک کی طرح چاٹ رہی تھی۔

جس عمر میں وہ تھی وہاں الزائمر کے پیشنٹ کا آغاز ہوتا ہے لیکن یہاں پر اور بیماریاں حاوی ہوگئی تھیں بی پی بھی لو رہنے لگا تھا۔

☆☆☆☆☆

عورتوں کے تقریباً روز بازار کے چکر لگتے تھے بہت ساری شادی کی شاپنگ تقریباً ہوگئی تھی صرف شادی کے جوڑے رہ گئے تھے اور وہ انہوں نے بچوں پر چھوڑ دیے تھے کہ بچے اپنی پسند کا لے لیں گے۔

آج اتوار کا دن تھا آج سب لوگ شاپنگ کے لیے نکلے تھے۔ دو گھنٹوں سے وہ لوگ ایک ہی دکان میں گھسی شادی کا جوڑا سلیکٹ کر رہی تھیں لیکن ابھی کسی ایک نے بھی اپنے لیے پسند نہیں کیا تھا۔ سب مرد اپنی شاپنگ کر کے واپس بھی آ گئے تھے۔

"یار کیا مصیبت ہے تم لوگوں نے ابھی تک کچھ بھی پسند نہیں کیا" علی نے جھنجھلاتے ہوئے کہا۔

ہاں تو تم لوگ کر لو اتنا ہی آسان کام لگتا ہے تم لوگوں کو تو عفاف نے بھی چڑتے ہوئے کہا۔

الگ الگ ہو کر شاپنگ کرو ادیرا تم یشب بھائی کے ساتھ جاؤ اور آیت تم عباد بھائی کے ساتھ جاؤ اور عفاف تم آبص کے ساتھ جاؤ ایک دوسرے کی پسند پوچھ کر لے لینا غازی نے تجویز پیش کی۔

ان لڑکیوں سے زیادہ گھوریاں تو باقی سب دے رہے تھے غازی کو کہاں ان سب کو ان لڑکیوں کے بیچ پھنسا دیا تھا۔

آیت اور ادیرا تو چپ چاپ دوسری سائیڈ چلی گئی تھیں عفاف ملنے کا نام نہیں لے رہی تھی غازی نے اس کے آگے ہاتھ جوڑ کر اسے منایا تھا تب جا کر وہ مانی۔

وہ ایک لہنگا پکڑ کر شیشے کے سامنے کھڑی دیکھ رہی تھی۔۔۔ "جو مرضی ٹرائے کر لو کچھ نہیں سوٹ کرنا تم پر" آبص نے پیچھے سے تپانے والی مسکراہٹ سے کہا۔

"اچھا تو تمہیں کیا لگتا ہے کہ تم کہی کے شہزادہ گلفام ہو جو مرضی پہن لو وہ سوٹ کر جاتا ہے تم پر" اس نے بھی تپانے والی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

"اس میں کوئی شک نہیں ہے" اس نے فرضی کالر کھڑے کیے۔

"اچھا۔۔۔تو پھر یہ لہنگا پہن کر دیکھو۔۔۔برائیڈل ورژن میں نئے شہزادہ گلفام لگوگے" وہ لہنگا اس کے منہ پر مارتی ہوئی کاؤنٹر کی طرف بڑھی اور وہاں پر کھڑی ایک شاپ کیپر کو اس ڈریس کی طرف اشارہ کر کہ پیک کرنے کا کہا جو آبص کے ہاتھ میں تھا۔

"استغفر اللہ"۔۔۔خود کو اس ڈریس میں امیجن کرتے ہوئے اس کے منہ سے صرف ایک ہی لفظ نکلا تھا۔لہنگا وہی پٹختے ہوئے وہ بھی اس کے پیچھے گیا تھا۔

ادیرا نے اپنے لیے رسٹ کلر کا لہنگا پسند کیا تھا اور اب اس کے ساتھ حجاب سلیکٹ کر رہی تھی۔ آیت نے وائٹ کلر کی شارٹ شرٹ اور ساتھ وائٹ ہی کلر کا شرارہ پسند کیا تھا جس کا دوپٹہ بھی وائٹ تھا اور اس کے ساتھ اس نے ریڈ کلر کی چیزی لی تھی۔

سب لوگ شاپنگ کر کہ فوڈ کورٹ میں اکٹھے ہوئے تھے دو ٹیبلز کو آپس میں ملا کر ایک ٹیبل بنا کر وہ سب بیٹھے تھے کھانے کا آرڈر دیا ہوا تھا لیکن ابھی تک کھانا آیا نہیں تھا۔

شادی کی شاپنگ تقریباً ہو گئی ہے میں سوچ رہا تھا ایک بیچلر پارٹی تو بنتی ہے غازی نے مزہ لیتے ہوئے کہا۔

کیوں نہ ہم سب فارم ہاؤس پر جا کر دو دن گزارے علی نے آئیڈیا دیا۔

آئیڈیا تو اچھا ہے آوٹنگ بھی ہو جائے گی زوریز نے بھی حامی بھری۔

"تو پھر ڈن ہو گیا کل ہی چلتے ہیں" علی نے پر جوش ہوتے ہوئے کہا۔

"کوئی ضرورت نہیں ہے کل کالج جانا ہے ہفتے کو چلے گے" آیت نے چھٹی کرنے پر فوراً رد عمل دیا۔بیرا آرڈر لے آیا تھا۔

ADABAVENUE
خیال زبان

"یہ دیکھ۔۔۔شادی ہے تمہاری تھوڑی چھٹیاں کر لو گی تو کوئی شان میں فرق نہیں پڑنا" غازی نے اس کے آگے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔

"شادی تو پندرہ منٹ میں ہی ہو جاتی ہے تو فضول میں چھٹیاں کرنے کی ضرورت ہی کیا ہے اور میں منع تھوڑی کر رہی ہوں" اس نے چپس کھاتے ہوئے اس کی بات کا جواب دیا وہاں پر بیٹھا ہر انسان اس کی پندرہ منٹ والی شادی کی بات پر عش عش کر رہا تھا۔

ہفتے کو ہی چلتے ہیں پھر اور سنڈے کی نائٹ واپس آ جائیں گے عباد نے بات ہی ختم کر دی۔

اور غازہ اور ساریہ کو بھی بلا لینا عفاف نے غازی سے کہا جس پر وہ سر ہلاتے ہوئے بر گر کھانے لگا۔۔۔"صفا آپی کب آ رہی ہیں" علی نے کوک کا سپ لیتے ہوئے کہا۔

"ہاں شادی سے چار دن پہلے پہنچے گی" پاکستان آیت نے جواب دیا۔

"شکر آ تو رہی ہیں" علی نے جواباً کہا۔سب لوگ وہاں سے سیدھے گھر ہی آئے تھے۔

☆☆☆☆☆

آج ادیرا احلام کی طرف گئی تھی دونوں لاؤنج میں بیٹھی چائے پی رہی تھیں ادیرا نے اسے بھی فارم ہاؤس جانے کا کہا تھا اور آنٹی کو اپنے گھر لے جانے کا کہا تھا لیکن احلام نے صاف صاف انکار کر دیا تھا۔

یار ماما کی طبیعت خراب ہوتی جا رہی ہے وہ بالکل بھی ریکوور نہیں کر رہی دوبارہ رپورٹس کروائی تھی اور حالت پہلے سے زیادہ بگڑ گئی ہے نہ چاہتے ہوئے بھی اس کی آنکھوں سے آنسو چھلک پڑے تھے ادیرا نے اسے ساتھ لگا کر چپ کروایا تھا اور اسے صبر کی تلقین کی۔

اگر میں تمہاری شادی پر بھی نہ آ سکی تو پلیز مائنڈ مت کرنا اس نے اس کے ہاتھ پکڑتے ہوئے زبردستی کی مسکراہٹ سجائے کہا۔

"فضول باتیں نہیں کرو سب ٹھیک ہو گا آنٹی بہت جلد ٹھیک ہو جائے گی اللہ پر بھروسہ رکھو" ادیرا نے اسے نرم مسکراہٹ پاس کی جس پر وہ سر ہلا گئی۔

اچھا پھر میں چلتی ہوں مجھے کچھ ضروری کام ہیں وہ اس سے اجازت لیتی ہوئی باہر نکل آئی وہ بھی اس کو دروازے تک چھوڑنے آئی تھی۔

☆☆☆☆☆

اگلا پورا ہفتہ بھی سب کا بزی گزرا تھا سب اپنے اپنے کاموں میں مصروف رہے تھے شادی کی شاپنگ کمپلیٹ کر لی گئی تھی شادی کو صرف بارہ دن رہ گئے تھے اور آج ان سب کا فارم ہاؤس جانے کا پروگرام تھا صبح فجر کے بعد سب اپنا اپنا سامان لیے گاڑیوں کے پاس موجود تھے سب لوگ گاڑیوں میں بیٹھ گئے تھے آبص کی کار خالی تھی کیوں کہ اس نے رستے سے غازہ اور ساریہ کو پک کرنا تھا سب لوگ منزل کی طرف رواں دواں تھے۔

فارم ہاؤس ایک گھنٹے کی دوری پر تھا سب سے پہلے غازی کی کار پہنچی تھی پھر یشب زوریز آبص عباد سب پہنچ گئے تھے۔

"موسم بدل رہا تھا صبح کی تروتازگی میں ہلکی ہلکی خنکی بھی تھی لیکن سانس اندر کھینچنے سے سرور آرہا تھا۔سب نے ہاتھ کھول کر آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے ایک لمبا سانس اندر کھینچا تھا اور غازی کے کیمرے نے وہ منظر اپنی آنکھ میں قید کر لیا تھا۔"

غازی نے سامنے ہی ٹائمر لگا کر کیمرا سیٹ کیا تھا جس نے یہ خوبصورت منظر کیپچر کیا تھا۔

ادیرا نے آتے ہی سب کے لیے چائے بنائی تھی سب لوگ سوئمنگ پول کے قریب چیئرز پر بیٹھے صبح کی چائے سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔

میری ایک بات کان کھول کر سن لو یہاں پر صرف ہم دو دن کے لیے آئے ہیں اور یہاں پر کسی کو بھی فون استعمال کرنے کی ضرورت نہیں ہے اپنے اپنے فون آف کر کے میرے حوالے کر دے سب غازی نے ان سب سے ان کے وٹامنز کی قربانی مانگی۔

"نہیں ہم نہیں دے گئے" آیت نے فوراانکار کیا۔

"اور میں بالکل نہیں دوں گا کوئی ضروری کام بھی ہو سکتا ہے" عباد نے بھی ہاتھ کھڑے کرتے ہوئے کہا۔

"یہی اسی وجہ سے فون مانگا ہے بھیاجان" علی نے ناک سے مکھی اڑنے والے انداز میں کہا۔

جو بھی ضروری میسجز کرنے ہیں ابھی پانچ منٹ ہے کر لو پھر میں جیب سے بھی نکال لوں گا غازی نے سب کو وارن کیا۔ سب لوگ اپنے اپنے فون میں گھس گئے تھے اگلے پانچ منٹ تک غازی نے سب سے فون نکلوا لیے تھے۔

سب لوگ فریش ہو کر پھر سے لاؤن میں آ گئے تھے سب مردوں نے بلیو جینز پر وائٹ ٹی شرٹس پہنی تھی اور سر پر کیپ پہنے وہ سب کمال لگ رہے تھے۔

آیت نے وائٹ منی فراک پہنے لائٹ بلیو جینز پہنے جو ٹخنوں سے فولڈ کی گئی تھی اور سٹالر کو مفلر کی طرح گلے میں لپیٹے ہوئے سر پر کیپ پہنے وہ سب سے پہلے میدان میں آئی تھی۔

غازہ اور عفاف نے وائٹ کرتا ساتھ وائٹ بیلٹ والی شلوار پہنے دوپٹہ سائیڈ پر باندھے سر پر کیپ سجائے ایک ہاتھ میں بیٹ اٹھائے چہرے پر نرم مسکراہٹ سجائے وہ دونوں بھی ان سب کے پاس پہنچی۔

ادیرا اور ساریہ نے وائٹ کیپری کے ساتھ وائٹ شرٹ ہی پہنی تھی ساریہ کے بال کھلے تھے۔ جس پر اس نے کیپ پہنی تھی اور ادیرا نے ہمیشہ کی طرح حجاب لیا تھا اور اس پر کیپ پہنی وہ کسی اور دنیا کی ہی شہزادی لگ رہی تھی ادیرا کے ایک ہاتھ میں بالز کا ڈبا تھا۔

ADABAVENUE
خیال زبان

آج کرکٹ میچ سجنا تھا ٹوٹل گیارہ پلیئرز تھے لڑکے چھ تھے اور لڑکیاں پانچ تھیں۔ادیرا نے کھیلنے سے منع کر دیا تھا اس لیے پانچ پانچ پلیئرز ایک ٹیم میں تھے۔

"ٹیم اے۔۔۔زوریز آیت غازہ عفاف اور ساریہ کی تھی۔"

"ٹیم بی۔۔۔عباد علی غازی آبص اور یشب کی تھی۔"

پہلی باری ٹیم بی کی تھی سب سے پہلے بیٹنگ کے لیے عباد اور آبص آئے تھے اور پہلے اوور کی بالز کروانے کے لیے عفاف آئی تھی۔

"میچ شروع کیا گیا تھا۔"

عفاف نشانہ بنا کر وکٹ پر بال مارنے کی کوشش کر رہی تھی آبص نے اسے وارن بھی کیا تھا کہ تمیز سے بال کروائے ورنہ اس کی دفع بھی اچھا نہیں ہو گا اور اس نے بھی آگے سے اسے شٹ اپ کال دی تھی۔

پہلے اوور کی دو بالز رہ گئی تھی عفاف کی بال پر آبص نے بال کو ہٹ کیا تھا اور وہ بال آسمان سے باتیں کرتی ہوئی کہی ہوا میں ہی غائب ہو گئی تھی عفاف نے ادھر ہی شور ڈالنا شروع کر دیا تھا کہ یہ آوٹ ہے ہم نہیں مانتے اس چھکے کو۔۔۔دونوں ٹیمز آمنے سامنے آئی تھیں اور دونوں ایک دوسرے سے بحث کرنے میں لگے تھے ادیرا ان کے درمیان میں کودی تھی جس کو امپائر کی حثیت سے وہاں کھڑا کیا گیا تھا اور اس نے فیصلہ کیا تھا کہ یہ آوٹ نہیں ہے۔

ادیرا کے اس فیصلے پر عفاف نے اس کو کچا چبا جانے والی نظروں سے گھورا۔

میچ دوبارہ شروع ہوا تھا اور اب آخری بال پر وہ آوٹ ہو ہی گیا تھا عفاف اچھلتی ہوئی اس کے سامنے گئی تھی اور اسے منہ چڑا رہی تھی وہ غصّے سے بیٹ پھینکتے ہوئے دوسری جانب گیا۔

اگلے اوور پر زوریز آیا تھا اور دوسری سائیڈ پر غازی تھا۔عباد نے دو بالوں پر چوکے مارے تھے اور تیسری بال پر چھکا مارا۔غازی اور عباد کرکٹ میں خاصی مہارت رکھتے تھے۔غازی بھی میدان میں اترا تھا اس نے بھی کافی چھکے چوکے مارے تھے۔

اب تیسرے اوور پر ساریہ آئی تھی اس کی پہلی بال پر ہی عباد نے بال کو بیٹ سے ہٹ کیا تھا اور وہ اڑتی اچانک کسی کے ہاتھوں میں گری اور جس کے ہاتھوں میں گری تھی وہ دنگ رہ گئی تھی وہ ابھی بت کی طرح ساکت بال کو ہاتھ میں لیے کھڑی تھی اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ واقعی بال اس کے ہاتھ میں تھی۔

عفاف بھاگتی ہوئی اس کے پاس آئی تھی اور اس کو جھنجوڑا تھا آیت تم نے عباد بھائی کو آوٹ کر دیا آیت نے اس کی طرف دیکھا اور یقین دہانی چاہی جس پر وہ سر ہلا گئی۔

اس نے بال ہوا میں اچھالی اور خود بھی بال کی طرح اچھلتی ہوئی سب کے پاس آئی۔ یاہو یاہو۔۔۔۔ آوٹ آوٹ وہ بچوں کی طرح خوش ہوتے ہوئے شور کر رہی تھی عباد نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر سر جھٹکا۔

اب غازی اور علی آمنے سامنے تھے غازی اور علی دونوں نے بیٹ اور بال دونوں کو تو گھمایا ہی گھمایا تھا ساتھ ساتھ ان لڑکیوں کو بھی گھما ڈالا تھا۔

اب دوسری ٹیم کی باری تھی سب سے پہلے غازہ اور عفاف آئی تھیں اور پہلا اوور کروانے غازی آیا تھا۔

غازہ نے چار سکور کیا تھا اور وہ آوٹ ہو گئی تھی اب عفاف اور آیت تھیں آیت نے غازی کو سلو بال کروانے کا کہا تھا اس نے بچوں جیسی بال کروائی تھی جس پر اس نے بیٹ کو زور سے ہٹ کیا تھا اور چوکا ہو گیا تھا اور وہ اس پر ہی ہواؤں میں اڑنے لگی تھی دوسرا اوور آبص نے کروایا تھا۔

آبص کا نشانہ بھی عفاف ہی تھی اس نے بھی پکا ارادہ کیا تھا کہ وہ بھی اس چڑیل کو آوٹ کروائے گا۔ عفاف دو دفع آوٹ ہوئی تھی لیکن ماننے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی وہ بھی ڈٹ کر وہی بیٹھ جاتی تو مجبوراً اس کو باری دینی پڑتی اب اس کا آخری چانس تھا آخری بال پر آبص نے زوردار بال کروائی تھی عفاف نے بیٹ گھمایا تھا لیکن بیٹ ہوا سے ہی ہٹ ہوا تھا بال کا تو پتہ ہی نہیں چلا تھا کہ گئی کہاں بال سیدھا وکیٹ سے جا کر ٹکرائی تھی وہ آبص کو کچا چبا جانے والے انداز میں گھور رہی تھی۔

"یہ تم نے بدلہ لیا ہے نہ مجھ سے" اس نے کڑے تیور لیے پوچھا۔

"ہاں"۔۔۔اس نے اس سے بیٹ کھینچتے ہوئے تپانے والی مسکراہٹ کے ساتھ کہاوہ بھی پیر پٹختی ہوئی وہاں سے واک آوٹ کر گئی۔

اگلے اوور کے لیے عباد آیا تھا۔

آیت بارہ سکور کر کے آوٹ ہو گئی تھی اب ساریہ اور زوریز ہی بچے تھے بچپن میں بھی ساریہ زوریز کی ہی پاٹنر بنتی تھی ان دونوں نے کافی اچھا کھیلا تھا آخری بال تھی اور چار سکور چاہیے تھے اور بال باؤنڈری سے ٹکرانے ہی والی تھی کہ علی نے بال روک لی اور اس طرح یہ میچ ٹیم بی جیت گئی۔

علی اور غازی نے بھی آیت اور عفاف کی طرح دھمال ڈالا تھا اس موقع پر بھی ویڈیو بنائی گئی تھی غازی نے تین کیمرے تین الگ الگ سمت میں سیٹ کیے تھے اور پورے میچ کی شوٹنگ ہوئی تھی اب اس کو ایڈٹ کرنا باقی تھا۔

فون پر ڈھول والا میوزک لگائے وہ تینوں ناچ رہے تھے۔

آبص نے عباد کو گھسیٹا تھا اور علی نے یشب کو سب مل کر بھنگڑا ڈال رہے تھے ساریہ غازہ اور ادیرا مسکراتے ہوئے یہ منظر انجوئے کر رہی تھیں۔

ADABAVENUE

جتنے فریش وہ لوگ پہلے تھے اب اتنے ہی ڈل ہو گئے تھے سب فریش ہونے کے لیے اپنے اپنے کمروں میں گئے اور دوبارہ کپڑے بدل کر کھانے کی میز پر اکٹھے ہوئے۔

زوریز نے کھانا باہر سے ہی آرڈر کیا تھا سب نے کھانا کھا کر تھوڑی دیر ریسٹ کی تھی اس کے بعد چار بجے سب لاؤن میں دوبارہ اکٹھے ہوئے تھے۔

☆☆☆☆☆

ویسے اچھی ہوئی ہے تم لوگوں کے ساتھ چیٹنگ کرنے کا یہی انجام ہوتا ہے جیتنے کے قریب قریب ہار گئے آبص عفاف کو نشانے پر رکھ کر ان کو چڑا رہا تھا۔

کوئی چیٹنگ نہیں کی ہم نے جب نو بال آئیں گی تب کس خوشی میں آوٹ ہوتا ہے اس نے بھی اتراتے ہوئے کہا حالانکہ ایسی کوئی نو بال نہیں کروائی گئی تھی۔

"اچھا یہ تم لوگوں کا گیم ہے تم لوگ جیت گئے ایسی بھی کوئی بڑی بات نہیں ہو گئی" آیت نے منہ بسورا۔

"تو ٹھیک ہے تم لوگوں کی گیم کھیل لیتے ہیں پھر فیصلہ ہو گا کون جیتتا ہے" غازی نے اسے چیلنج کیا۔

"تو پھر ٹھیک ہے ریس لگا لیتے ہیں" آیت نے مشورہ دیا وہ ہمیشہ سپورٹس میں حصّہ لیتی تھی اور جیتتی بھی تھی۔

"پہلے پانچ ہزار روپیہ رکھو یہاں پر" آیت نے اٹھتے ہوئے غازی سے کہا۔

"کس خوشی میں؟"

"وہ اس خوشی میں جو یہاں پر سب سے پہلے پہنچے گا وہ پانچ ہزار کا نوٹ اٹھائے گا اور جیت جائے گا۔"

"واہ بھئی واہ مطلب میں جیتا تب پیسے میرے اور اگر میں ہارا تو میں سمجھو لٹ گیا ہر گز نہیں میں نہیں رکھو گا پیسے" اس نے صاف انکار کیا "تم رکھ لو پیسے آئی بڑی" غازی نے ترشی سے اسے جھڑک دیا۔

"شرم نہیں آئے گی تمہیں تم ایک لڑکی سے پیسے لوگے" اس نے اس کی غیرت کو جگانے کی کوشش کی۔

"نہیں مجھے بالکل بھی شرم نہیں آئے گی بے شک آزما کر دیکھ لو ویسے بھی ہار جیت میں انعام لیتے ہوئے کیسی شرم" اس نے ترکی بہ ترکی کہا۔

"اچھا ٹھیک ہے لڑو نہیں کچھ اور ڈیسائیڈ کر لو" زوریز نے مداخلت کی۔

بھائی ایسے کیسے ایسے یہ لوگ سمجھے گے کہ ہمیں کچھ آتا ہی نہیں آیت نے منہ پھولاتے ہوئے کہا۔

"ہاں تمہیں واقعی کچھ نہیں آتا سوائے سیر جز کے" غازی نے سیدھا اس کی رگ پر حملہ کیا تھا۔

"خبر دار جو میری سیر چز کو نظر لگائی تم نے۔۔۔فیوچر کی نئی سائنس دان ہوں ذرا تمیز سے مخاطب کیا کرو" آیت اترائی۔

"اولوکل دو نمبر سائنسدان بیٹھ جاؤ آرام سے دوسروں کا دماغ ہی خراب کرتی ہو اپنی سیر چز سنا سنا کر پلے تو ان کے پھر بھی کچھ نہیں پڑتا" اس بار علی نے اس کو چھیڑا۔

"میں ان کے ناج میں ہی اضافہ کرتی ہوں تم نالائقوں کو کیا اندازہ" اس نے ناک سے مکھی اڑائی جس پر ان دونوں نے ناک سکوڑا۔

اچھا لڑنا بند کرو یہ لو پیسے یشب نے پیسے میز پر رکھے اور دونوں کو باز رہنے کا کہاں جو لڑائی کو کہاں سے کہاں لے گئے تھے۔یشب اپنے فون میں بزی ہو گیا جو اس نے غازی سے زبردستی نکلوایا تھا۔

ایک باؤنڈری بنائی گئی تھی جس پر وہ چاروں کھڑے تھے۔۔"علی غازی اور آیت عفاف" طے یہ ہوا تھا کہ اگر کوئی بھی لڑکی پہلے پہنچی تو وہی جیتے گے اور لڑکے میں سے کوئی پہلے پہنچے گا تو لڑکوں کی ٹیم جیتے گی اور جہاں سے ریس شروع ہوئی تھی وہی پر آکر ختم ہو گی لیکن اس کے بعد جو ٹیبل پر پڑے پانچ ہزار روپے اٹھائے گا وہ جیت جائے گا۔

اور ریس میں پورے فارم ہاؤس کا چکر لگانا تھا ہاتھ میں فون پکڑے ہوئے ویڈیو کیمرا آن کر کے دوڑنا تھا تاکہ پتہ چلے پورے فارم ہاؤس کا چکر لگا بھی ہے یا نہیں۔

یشب کے فون کی گھنٹی بجی تھی وہ اکسکیوز کرتا ہوا سائیڈ پر فون سننے گیا تھا جیسے جیسے فون سن رہا تھا۔اس کے چہرے کی ہوائیاں اڑ رہی تھی۔۔۔"اوکے اوکے تم فکر نہ کرو میں آرہا ہوں۔"

مجھے ایمرجنسی میں جانا ہو گا میں چلتا ہوں اس نے لائن کاٹتے ہی ان سب کو بولا اور اپنی کار کی طرف بڑھا اور زن سے کار بھگا کر لے گیا پیچھے سے سب اس کو آوازیں دیتے رہ گئے لیکن وہ سب کچھ ان سنا کرتا ہوا نکل گیا۔

ریس شروع کرنے سے پہلے دو بار کاؤنٹ ڈاؤن کیا تھا کبھی ریڈی کہنے پر ہی دوڑ لگانا شروع کر دیتے کبھی سٹیڈی پر اور آخری بار "گو" پر ریس سٹارٹ ہوئی۔

کیاہوا ہے ادیرا؟ساریہ نے ادیرا سے پوچھا جو جب سے لاؤن میں آ کر بیٹھی تھی تب سے ہی گم سم سی لگ رہی تھی۔

"پتہ نہیں ساریہ کوئی بہت سٹرونگ سی فیلنگ آرہی ہے جیسے کچھ غلط ہونے والا ہے یا غلط ہو چکا ہے یا کچھ بھی برا ہونے والا ہے پتہ نہیں کیوں بہت گھبراہٹ سی ہو رہی ہے "اس نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

"اچھا سو چو سب چیزوں کو ذہن سے جھٹک دو کچھ بھی سر پر سوار مت کرو سب ٹھیک ہو گا۔"ساریہ نے اسے تسلی دی جس پر وہ سر ہلا گئی۔

زوریز عباد اور آبص اپنی باتوں میں مصروف ہو گئے غازہ چائے پیتے ہوئے سب کچھ انجوئے کر رہی تھی اسے وہاں آکر بہت اچھا محسوس ہو رہا تھا کچھ پرابلمز کی وجہ سے ٹیسٹ ملتوی ہو گیا تھا۔اس کا اگلے ہفتے ٹیسٹ تھا اور اس کے متعلق آیت سے اسے تھوڑی ہیلپ چاہیے تھی۔ساری تیاری اس نے نیٹ سے ہی کی تھی پیپروں سے فارغ ہو کر ہی اس نے تیاری شروع کر دی تھی اس کی تقریباً تیاری مکمل تھی کچھ پوائنٹس تھے جو وہ آیت سے ڈسکس کرنا چاہتی تھی۔

پانچ منٹ بعد وہ لوگ منظر عام پر آئے تھے اور سب سے آگے آیت ہی تھی اور اس سے تھوڑا سا پیچھے غازی تھا باؤنڈری بھی پہلے آیت نے پار کی تھی اور اس ٹیبل تک بھی آیت پہنچی تھی اور اس نے پیسے اٹھانے کے لیے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ وہ جھٹکے سے سائیڈ پر نیچے گر گئی غازی بھی اسی وقت پہنچا تھا سپیڈ بریکر نہ ہونے کی وجہ سے آیت کو دھکا لگا تھا اور ان پیسوں پر ہاتھ غازی کا ہی پڑا تھا۔

وہ منہ اٹھاتی غازی اور اس کے ہاتھ میں موجود پیسوں کو ہی دیکھتی رہ گئی وہ غصّے میں لب بھینچے تن فن کرتی اٹھی تھی اور اس کے ہاتھ سے پیسے چھینے تھے یہاں پہلے میں پہنچی تھی۔

"ہاں پر پیسے پہلے میں نے اٹھائے ہیں "غازی نے بھی دوبارہ پیسے چھینتے ہوئے کہا۔

"یہ چیٹنگ ہے میں جیتی ہوں پہلے میں پہنچی ہوں اور اس نے فاؤل گیم کھیلا ہے اس نے مجھے دھکا دیا ہے آپ سب بھی کچھ بولیں "اس نے سب کو انصاف کرنے پر اکسایا۔

ADABAVENUE
خیال زبان

پہنچی پہلے آیت تھی یہ بات بھی ٹھیک ہے لیکن پہلے پیسے غازی نے اٹھائے یہ بھی ٹھیک ہے تو ایسا کرو آدھے آدھے کر لو پیسے عباد نے حل پیش کیا۔

"نہیں بالکل نہیں پیسے پہلے میرے ہاتھ لگے ہیں تو یہ سارے کے سارے میرے ہی ہیں" غازی نے پانچ ہزار کے نوٹ کو ہونٹوں سے لگاتے ہوئے آیت کو ٹھینگا دکھایا۔ وہ پاؤں پٹختی ہوئی بازوں کو فولڈ کیے کرسی پر منہ پھلائے بیٹھ گئی۔

اچھا تم یہ لو پانچ ہزار عباد نے اپنے والٹ سے پیسے نکالتے ہوئے اس کے آگے کیے۔

"نہیں چاہیے مجھے" اس نے غصّے سے منہ پھیرا۔

"او کے ٹھیک ہے" اس نے واپس ڈالنے کے لیے والٹ نکالا۔

"اچھا ٹھیک ہے رکھ لیتی ہوں زیادہ منتیں کرنے کی ضرورت نہیں ہے" اس نے نوٹ عباد کے ہاتھ سے کھینچتے ہوئے شان بے نیازی سے کہا۔ سب لوگوں کے چہروں پر دبی دبی سی مسکراہٹ نمودار ہوئی۔

تمہیں تو میں چھوڑوں گی نہیں غازی کے بچے مجھ سے یہ ڈبل گیم تمہیں بہت مہنگا پڑے گا اس کا بدلہ ادھار رہا تم پر اس نے سوچتے ہوئے سر جھٹکا اور غازہ کو لے کر اندر کی طرف بڑھ گئی۔

☆☆☆☆☆

وہ حواس باختہ سا کار ڈرائیو کر رہا تھا اس فون کال نے اس کے طوطے اڑا دیے تھے سمجھ نہیں آ رہا تھا اتنی جلدی سب کچھ ہو کیسے گیا ایک گھنٹے کا سفر اس نے آدھے گھنٹے میں طے کیا تھا اور جب وہ وہاں پہنچا تو ایمبولینس وہاں سے روانہ ہوئی تھی اس نے بھی کار ایمبولینس کے پیچھے ڈالی تھی۔

ہوسپیٹل پہنچتے ہی ایمبولینس سے سٹریچر باہر نکالا گیا تھا اور اس سٹریچر پر وہ تھی جس سے کسی کی سانسیں مشروط تھی جس سے کسی کی زندگی مشروط تھی۔

اپنی زندگی اور اپنی سانسوں کو ایسے اکھڑتا ہوا دیکھنا وہاں کھڑی اس لڑکی کے لیے ایسا تھا جیسے موت کا فرشتہ اس کی روح قبض کر رہا تھا جیسے پاؤں کے نیچے سے زمین آہستہ آہستہ کھسک رہی ہو۔۔۔لائٹ یلو اور وائٹ کے کنٹراسٹ کے ساتھ دوپٹہ جو ڈھلک کر کندھوں پر آٹکا تھا اس کی زرد ہوتی رنگت اس کے سوٹ کے ساتھ میچ ہو رہی تھی۔

سٹریچر کو اندر ایمرجنسی کی طرف بڑھایا گیا تھا اور وہ وہی اجڑی حالت میں کھڑی تھی پاؤں آگے بڑھنے سے انکاری تھے جیسے قسمت نے پھر سے کچھ چھیننے کی نوید سنائی تھی۔

اس نے اس کو ادھر ایک ہی پوزیشن پر کھڑے دیکھتے ہوئے اس کی طرف قدم بڑھائے تھے اس نے پیچھے سے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا وہ ایک ٹرانس کی کفیت میں پیچھے مڑی تھی اور اجنبی نظروں سے اسے دیکھا تھا۔

جب اس نے اپنا تعارف کروایا تو اس کی آنکھوں سے آنسو چھلک پڑے وہ اس کے سینے سے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی وہ اسے بازؤوں سے تھامے اندر کی جانب گیا جہاں ایک خوفناک خبر ان کی منتظر تھی۔

☆☆☆☆☆

ADABAVENUE

غازہ اور آیت لیپ ٹاپ کھولے اس پر کوئی انیمیٹڈ مووی دیکھ رہی تھیں اور ساتھ ساتھ پاپ کارن کھا رہی تھیں عفاف ادیرا اور ساریہ اپنی باتوں میں لگی ہوئی تھیں۔ آیت کو پیاس کا احساس ہوا تو وہ اٹھ کر کچن میں پانی لینے گئی۔

پانی کا جگ ہاتھ میں پکڑے وہ لاؤنج سے گزر رہی تھی کہ لاؤنج میں چلتے ٹی وی پر کوئی چڑیل نمودار ہو کر غائب ہوئی۔

"آہ"۔۔۔۔۔۔۔۔۔آیت کی ہلک پھاڑ چینخ نمودار ہوئی اور اس کے ہاتھ سے پانی کا جگ چھوٹ گیا وہاں پر اندھیرا تھا اسے لگا وہاں پر کوئی نہیں ہے اس کو یہی لگ رہا تھا کہ وہاں چڑیل اصلی والی تھی وہاں کوئی ٹی وی نہیں چل رہا تھا۔

اس کی چینخ پر سب اس کی جانب بڑھے ادیرا لوگ بھی باہر آگئیں تھیں اور اس کے اردگرد جمع ہوئے اس سے چینخ مارنے کی وجہ دریافت کر رہے تھے اور وہ ایسی تھی جیسے کاٹو تو بدن میں لہو نہیں۔

وہ۔۔۔چڑیل۔۔۔اس نے لاؤنج کی طرف اشارہ کیا سب نے اس کے اشارے پر پیچھے مڑ کر دیکھا جہاں کوئی بھی نہیں تھا۔

میں نے ابھی چڑیل کو دیکھا وہاں پر وہ بہت خوفناک تھی اس نے ڈرتے ہوئے کہا۔

غازی کا قہقہہ سب سے پہلے گونجا تھا جس پر علی نے بھی اس کا ساتھ دیا تھا عباد نے بھی اس کی حالت پر نمودار ہونے والی مسکراہٹ کو چھپانے کے لیے دوسری طرف رخ موڑا تھا زوریز نے آگے بڑھ کر اسے ساتھ لگایا تھا اور تھپکی دی۔

"ویسے تو بڑی ڈون بنتی پھرتی ہو ایک نقلی چڑیل سے ڈر گئی" آبص نے اس کو چھیڑا۔

"کیا مطلب نقلی چڑیل یہ تم لوگوں نے مجھے ڈرانے کے لیے کیا ہے میں نے کیا بگاڑا تھا تم لوگوں کا اگر میرا ہارٹ فیل ہو جاتا تو۔۔۔میرا ڈاکٹر بننے کا خواب ادھورا ہی رہ جاتا میری روح پھر لوگوں کو ڈرانے کے لیے آیا کرتی اور تمہی لوگوں پر سیر چڑھی کرتی "وہ صوفے پر سکڑ کر بیٹھ گئی اور روتے روتے اپنے آنسو صاف کرتی ہوئی وہ اپنے دکھڑے بھی سنا رہی تھی اور ایسے کرتے ہوئے وہ کوئی معصوم سی بھولی بسری شہزادی ہی لگ رہی تھی جو کسی چیز کے کھو جانے پر ایسے رو رہی تھی۔

سینے پر ہاتھ باندھے وہ یک ٹک اپنی ہونے والی معصوم شریک حیات کو دیکھ رہا تھا۔

"میں بتا رہی ہوں اگر میرا ڈاکٹر بننا ادھورا رہ گیا نہ تو مرنے کے بعد تم لوگوں کا بھی جینا حرام کر دینا ہے میں نے۔۔۔اور ویسے بھی میں نے کہی سنا تھا کہ جن کی خواہشیں ادھوری رہ جاتی ہیں مرنے کے بعد ان کی روحیں بھٹکتی رہتی ہے جب تک وہ اپنا مقصد پا نہیں لیتے" اس نے معصومیت کے سارے ریکارڈ توڑ دیے تھے۔

"او دو نمبر معصوم اور ایکٹنگ کی دکان بس کرو ڈرامہ اور اندر جا کر سو جاؤ لگتا ہے نقلی چڑیل دیکھ کر تمہارا دماغ بھی ہل گیا ہے ہم تو ہارر مووی دیکھ رہے تھے ہمیں کیا پتہ تھا کہ تم ٹپک پڑو گی اور اس ہارر مووی سے زیادہ تم ہمیں اپنی ہارر امیجینیشن کی سیر کرواؤ گی" علی نے ترکی بہ ترکی کہا۔

"تو تم لوگوں سے زیادہ کوئی خوفناک تھا؟۔۔۔ایک دوسرے کو ہی دیکھ لیتے تو ہارر مووی جتنا ہی مزہ آتا تم لوگوں کو" اس نے ترشی سے کہا اور زوریز کا بازو پکڑ کر تن فن کرتی اپنے کمرے کی طرف چل دی۔

اکیلے جاتے ہوئے اب اسے ڈر لگ رہا تھا ایسا لگتا تھا جیسے کہی سے بھی چڑیل نمودار ہو جائے گی آنکھیں بند کرنے پر جب دوبارہ کھلے گی تب سامنے چڑیل ہو گی پیچھے مڑ کر دیکھے گی تو چڑیل زور زور سے ہنسنے لگے گی سوئے گی تو چڑیل خواب میں آکر اسے ڈرائے گی ایسی اور بھی خوفناک باتیں تھیں جو اس کے دماغ کا محور بنی ہوئی تھی اسی لیے وہ زوریز کا ہاتھ پکڑ کر لے آئی تھی کہ وہ باقیوں کی طرح اسے ڈرائے گا نہیں بلکہ پروٹیکشن دے گا۔

یار اپنی بہن کو سمجھاو کیسی بہکی بہکی باتیں کرتی ہے شادی کے بعد تو میرے معصوم بھائی کی زندگی برباد ہی سمجھو علی نے افسوس کیا۔

"بس رہنے دو شادی کے بعد مجھے اس بیچاری کا گزارا مشکل لگ رہا ہے تمہارے کھڑوس بھائی کے ساتھ" آبص نے لقمہ دیا جس پر عباد نے اس کی گردن میں ہاتھ ڈالتے ہوئے اسے اپنی گرفت میں لیا۔

"کیا کہہ رہا تھا تو؟" عباد نے اس کی گردن دبوچی۔

"کچھ نہیں کہہ رہا تھا تو ہاتھ دھو کر میری گردن کے پیچھے ہی کیوں پڑ جاتا ہے۔۔۔چھوڑ بھی دے اب تھوڑے دنوں تک دولہا بننے والا ہوں اسی کا لحاظ کر لے" اس نے اس سے گردن چھڑوانی چاہی جس پر دباؤں بھرتا ہی جا رہا تھا۔

"بیٹا ضرورت پڑنے پر میں نہا دھو کر بھی تمہارے پیچھے پڑ سکتا ہوں اگر تو فضول گوئی سے باز نا آیا تو" اس نے اس کی گردن چھوڑی۔

وہ کمرے میں آکر بدک کر اپنے بیڈ پر پڑے بستر میں چھپ گئی۔۔۔بھائی وعدہ کریں آپ یہاں سے نہیں جائے گے جب تک میں سو نہیں جاتی اس نے کمبل سے جھانکتے ہوئے کہا۔

نہیں جاتا سو جاؤ تم اس نے اس کے سرہانے بیٹھتے ہوئے اس کے سر کو تھپکتے ہوئے کہا وہ ایک گھنٹے تک سوئی تھی اور وہ تب تک اس کے سرہانے بیٹھا اس کو کوئی نہ کوئی کہانی سناتا رہا تھا جیسے بچپن میں سناتا تھا جب وہ ضد کرکے اس سے ساری رات کہانی سننے کی

فرمائش کرتی تھی۔۔۔اس کی آنکھیں مسکراتے لمحوں میں اداس ہوئی تھیں اس کی بہن کسی اور کے نام لکھی جانے والی تھی اور ان سب کو چھوڑ کر جانے والی تھی یہ احساس ہی اسے اداسی سے دوچار کر رہا تھا غازہ کمرے میں داخل ہوئی تو وہ وہاں سے اٹھ آیا تھا اور اپنے کمرے میں سونے چلا گیا۔

☆☆☆☆☆

آگلے دن کا سورج پوری آب و تاب سے چمکا تھا ناشتہ کرنے کے بعد سب نے مل کر لاؤن میں بیڈمنٹن کھیلنے کے لیے نیٹ لگایا تھا۔غازی اور عباد ایک سائیڈ پر تھے اور علی اور آبص دوسری سائیڈ پر تھے دونوں میں جم کے مقابلہ چل رہا تھا یہ گیم بچپن میں انہوں نے بہت کھیلی تھی اور اکثر فارم ہاؤس پر آکر ضرور کھیلا کرتے تھے۔

یشب کا کچھ پتہ چلا کہاں گیا ہے اور اتنی ہڑبڑاہٹ میں گیا کیوں تھا؟عباد نے کھیلنے کے دوران ہی پوچھا۔

ہاں میسج کیا تھا اس نے مجھے کہہ رہا تھا کہ کسی دوست کو میری ضرورت تھی اسی لیے مجھے جانا پڑا اور کہہ رہا تھا کہ اب وہ سیدھا گھر ہی ملے گا زوریز نے عباد کو بتایا جو کرسی پر بیٹھا فون استعمال کر رہا تھا۔۔۔جو اس نے غازی کے ترلے منتیں کر کہ لیا تھا عباد نے بھی مانگا تھا لیکن اس کی دفع اس نے آنکھیں ہی ماتھے پر رکھ لی تھی بقول غازی کے کہ عباد کو فون دیا تو عباد نے بھی نیوے نیوے ہو کر نکل جانا ہے۔

میری بس ہوگئی ہے میں ذرا کچھ کھا کر آتا ہوں آبص نے ریکیٹ وہی سائیڈ پر رکھا اور اندر کی جانب چل دیا علی اس سائیڈ اکیلا رہ گیا تھا اس نے بھی بس کرنے کا اعلان کر دیا اب غازی اور عباد ہی رہ گئے تھے۔

غازی تمہیں عفاف بلا رہی ہے آیت نے اسے کہا جو ابھی ابھی وہاں آئی تھی اور اس کے ہاتھ میں دو کپ تھے۔

جاتے جاتے وہ زوریز سے موبائل چھین کر لے گیا تھا اور یہ کام اتنی جلدی میں ہوا تھا کہ زوریز کو سمجھ ہی نہیں آئی وہ اس کے پیچھے بھاگا تھا وہ ایک ضروری میل کر رہا تھا جو بیچ میں ہی ادھوری رہ گئی تھی۔

افف بھائی بھی چلے گئے اب ایک کافی کا کپ ضائع جائے گا اس نے خود کلامی کی۔ اسے سامنے عباد نظر آیا۔

"آپ پیئے گے کافی" اس نے مروت میں پوچھ لیا جو اس کی طرف ہی دیکھ رہا تھا۔

"نہیں شکریہ" اس نے تکلف کیا۔

اچھا کوئی بات نہیں دونوں کپ میں ہی پی لوں گی اس نے ترکی بہ ترکی کہا۔

"آپ کو مجھے دیکھ کر غصّہ تو آتا ہو گا" اس نے عباد کو کریدنا چاہا۔

"یہ کیسا سوال ہے اور غصّہ آنے کی وجہ" اس نے تعجب سے پوچھا۔

اس دن پھوپھو کی حالت جو خراب ہوئی تھی وہ میری وجہ سے ہی تو ہوئی تھی اس وجہ سے غصّہ نہیں آتا اس نے پھر سے استفسار کیا۔

نہیں وہ سب تمہاری وجہ سے نہیں ہوا تھا وہ تمہارا حق تھا جو تم نے استعمال کیا ماما نے کچھ زیادہ ہی سوچ لیا تھا اسی لیے بی پی لو ہو گیا۔

میں میڈیکل کی سٹوڈنٹ ہوں مجھے یہ سب مت بتائے۔۔۔ جو بھی ہوا بے شک انجانے میں ہوا لیکن پھوپھو کا دل تو دکھا ہی تھا ۔۔۔ لیکن یقین کریں میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا میں تو خواب میں بھی ایسا نہیں سوچ سکتی کہ پھوپھو میری وجہ سے ہرٹ ہو اس کے لہجے میں اداسی سمو آئی۔

فکر نہیں کرو ایسا کچھ نہیں ہے اور ماما بھی اب بالکل ٹھیک ہے اور تمہاری پڑھائی میں کوئی بھی رکاوٹ نہیں آئے گی یہ وعدہ میں کرتا ہوں عباد نے ٹرے سے کپ اٹھاتے ہوئے لبوں سے لگایا وہ اس کی بات پر پر سکون ہوئی تھی۔ اس نے بھی اپنا کپ اٹھایا تھا اور کافی پینے لگی۔

وہ دونوں کپ ٹرے میں رکھے تھوڑا آگے گئی ہی تھی کہ دوبارہ پلٹی۔

"ویسے جتنا میں آپ کو کھڑوس اور بدلحاظ سمجھتی تھی اتنے آپ ہے نہیں وہ کہہ کر رکی نہیں تھی چلی گئی تھی۔"

"یہ لڑکی میری تعریف کر کہ گئی ہے یا میری بے عزتی" آیت کی بات پر اس نے منہ بسورا تھا اور سر جھٹکتے ہوئے اندر چلا گیا۔

"ہائے کیسی ہو؟" غازی کافی کا کپ اٹھائے ابھی ابھی وہاں آیا تھا اور اس نے غازہ کا حال پوچھا۔

"اللہ کا شکر ہے میں بالکل ٹھیک ہوں" اس نے مسکراتے ہوئے کپ لبوں سے لگایا وہ ٹیرس پر کھڑی کافی پی رہی تھی جب غازی اس کے پاس آیا۔

"کیسا محسوس کر رہی ہو؟" ایک اور سوال پوچھا گیا تھا۔

"سچ بتاؤں تو بہت دنوں بعد بہت اچھا بہت پر سکون" اس نے ٹھنڈی ہوا کو اپنے سانسوں کے زریعے اندر اتارا۔

"بہت خوش بھی لگ رہی ہو؟" اس نے نیچے جھانکتے ہوئے سرسری سا پوچھا۔

"ہاں خوش تو میں ہوں" اس نے بھی اسی کے انداز میں کہا۔

"کیا وجہ شیئر کرنا پسند نہیں کرو گی؟"

"ہمم۔۔۔وجہ تو خاص ہی ہے۔۔۔اور میری خوشی کی وجہ یہ ہے کہ میں ایک نئے سفر پر قدم رکھنے کے لیے تیار ہو رہی ہوں اپنے خوابوں کو پانے کی جستجو میں نکلنے کے لیے کھڑی ہوں ان خوابوں سے چند سفروں کی دوری پر ہوں میں اگلے ویکینڈ پر ٹیسٹ دینے جانے والی ہوں" اس نے نرم مسکراہٹ سجاتے ہوئے ہی اس کی بات کا جواب دیا۔

"ہمم یہ تو بہت خوشی کی بات ہے بیسٹ آف لک تم کامیاب ٹھہرو گی" اس نے بھی اسی مسکراہٹ سے اسے وشز دی تھی۔

کیا اس سفر پر آپ میرا ساتھ دے گے؟ اس نے نہ جانے کونسے مان کے تحت پوچھا۔

"میں تمہارے ساتھ اس سفر پر نہیں چل سکتا لیکن اس سفر میں اگر تم کہی گر گئی یا ڈگمگائی تو تمہیں اٹھانے کے لیے اپنا ہاتھ ضرور پیش کر سکتا ہوں" اس نے ازلی انداز میں کہا جس پر وہ مسکرا دی۔

"ایک بات کہوں؟"اس نے اجازت چاہی جس پر اس نے سر ہلایا۔

"آپ بہت عجیب ہیں میں نے آپ کے کم عرصے میں بہت سے روپ دیکھے ہیں۔"

"عجیب یا منفرد"اس نے اسے لاجواب کیا۔

"مجھے اس سوال کا جواب دینا مشکل لگ رہا ہے میں اس چیز کا فیصلہ نہیں کر پاؤں گی کہ آپ عجیب ہے یا منفرد۔"

"چلو تمہیں وقت دیتے ہیں تمہارے لیے فیصلہ کرنے میں آسانی ہو گی"وہ اس کو الجھا کر اپنا کپ اٹھائے وہاں سے چلا گیا تھا۔

☆☆☆☆☆

شام کو سب لوگ اپنا سامان باندھے لاؤن میں بیٹھے تھے۔

یار رک جاتے ہیں نہ ساری رات بیٹھ کر باتیں کریں گئے صبح صبح چلے جائے گئیں اٹس ناٹ آ بگ ڈیل علی نے ان سب کو رکنے کے لیے فورس کرنا چاہا۔

کوئی ضرورت نہیں ہے اور مجھے تو سمجھ نہیں آتی ساری باتیں رات کو ہی کرنے کا یاد کیوں آتا ہے دن کم پڑ جاتا ہے کیا رات سونے کے لیے ہوتی ہے باتوں کے لیے نہیں عفاف فوراً سے بولی اس کو اپنی نیند کی قربانی ہر گز قبول نہیں تھی۔

ہاں اور صبح کالج بھی جانا ہوتا ہے صبح نکلے گئے تو کالج کے لیے لیٹ ہو جائے گا آیت نے فرائیز کھاتے ہوئے کہا جو اس نے ادیرا سے بنوائے تھے۔

"فون واپس کرو ہمارے۔۔۔ پتہ نہیں کیا امبار لگا ہونا جیسے ہی اوپن کروں گا"آبص نے غازی سے کہا۔

"ہاں جیسے گرل فرینڈ بیٹھی ہو گی تمہاری میسج پر میسج کرنے والی"عفاف نے طنز کیا۔

"ہاں ہیں تمہیں کیا مسلہ ہے؟"اس نے بھی لاپروائی سے کہا۔

وہ طنزیہ ہنسی تھی اس شکل پر کون منہ لگاتا ہو گا تمہیں ان کی شکلیں کچھ اور ہی ہوتی ہیں جن کی گرلفرینڈز ہوتی ہیں اس نے منہ بسورتے ہوئے کہا۔

یہ تم ہر بار میری شکل پر کیوں چلی جاتی ہو ہضم ہی نہیں ہوتا تم سے اتنا ہینڈسم بندا اس نے چیئر سے اٹھتے ہوئے بازوں کو فولڈ کر کہ اسی کے انداز میں کہا۔

"کون ہینڈسم مجھے تو کوئی نظر نہیں آرہا" اس نے بھی کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

بیٹھ جاؤ ابھی مت لڑنا یہ دیکھو زوریز نے ان کے آگے ہاتھ جوڑے اور ان دونوں کو پکڑ کر بٹھایا اور دونوں ایک دوسرے کو منہ چڑھا کر دوسری طرف دیکھنے لگ گے۔

غازی نے ان سب کے فون واپس کیے فون کھولتے ہی سب کے موبائل رنگ کرنا شروع ہو گئے اور آہستہ سے وہ دونوں غازی اور علی وہاں سے کھسک گے کیوں کہ وہ جانتے تھے اگر کوئی ضروری کام ان کا مس ہو گیا تو سلواتے انہی کو نصیب ہو گی اس لیے وہ سامان اٹھائے وہاں سے کھسک لیے اور سامان گاڑیوں میں رکھنے لگ گے۔

"احلام کی اتنی ساری کالز"۔۔۔اس کی اتنی ساری کالز دیکھ کر ادیرا کے چہرے پر پریشانی نمودار ہوئی۔

"ہاں میرے پاس بھی اس کی کالز آئی ہیں" عفاف نے بھی اسے آگاہ کیا۔ ادیرا نے اسے کال بیک کی فون بند جا رہا تھا۔

میرے خیال سے اب ہمیں نکلنا چاہیے چلے بھائی اس نے زوریز کو پکارا۔۔۔زوریز بھی اس کے ساتھ ہی اٹھتے ہوئے باہر کی طرف گیا۔

بھائی پہلے احلام کی طرف جائے گئے پتہ نہیں میرا دل بہت گھبرا رہا ہے اس کے ہاتھ پاؤں پھول رہے تھے کچھ غلط ہونے کا پیغام دے رہے تھے۔

اوکے ٹھیک ہے وہی چلتے ہیں لیکن تسلی رکھوں سب ٹھیک ہو گا اس نے اپنی بہن کو تسلی دی اور ڈرائیونگ سیٹ سمبھالی زوریز اور ادیر انکل چکے تھے باقی سب لوگ ان کے پیچھے تھوڑی دیر بعد نکل گئے تھے۔

جب وہ لوگ احلام کے گھر پہنچے تو وہاں تالا لگا ہوا تھا۔

کہاں گئی ہو گی احلام۔۔۔آنٹی کی طبیعت بھی تو ٹھیک نہیں رہتی تھی ان کو لے کر وہ کہاں گئی ہو گی وہ سوچ رہی تھی۔

بھائی ہوسپیٹل چلتے ہیں کیا پتہ وہ آنٹی کو وہاں لے کر گئی ہو۔زوریز نے کار ہوسپیٹل کی طرف گھمائی تھی ہوسپیٹل پہنچتے ہی وہ سیدھا ریسیپشنسٹ کے پاس گئی تھی اور مریض کا نام بتا کر انہیں چیک کرنے کے لیے کہا تھا۔

سوری مس لیکن یہاں پر اس نام کا کوئی پیشنٹ نہیں ہے۔

"نہیں ہے "اس نے دھیمی آواز میں خود کلامی کی۔

"مس ادیرا آپ یہاں خیریت "روحان نے پوچھا جو ابھی ابھی راؤنڈ لگا کر وہاں آیا تھا۔

ڈاکٹر اس دن دو عورتوں کے ساتھ میں آئی تھی وہ دوبارہ یہاں پر آئی تھیں کیا آج یا کل اس نے روحان سے پوچھا۔

نہیں وہ تو نہیں آئی میں نے نہیں دیکھا انہیں اور نہ ہی میں نے چیک کیا ہے انہیں ایک مہینے سے اوپر ہو گیا ہے لیکن وہ دوبارہ چیک اپ کے لیے نہیں آئی روحان نے اسے بتایا وہ اچھا کہتی ہوئی الجھتی الجھتی چلی گئی وہ بھی کندھے اچکا کر اپنے روم کی طرف چل دیا۔

"وہ یہاں بھی نہیں آئی بھائی اب میں اس کو کہاں ڈھونڈوں وہ کہی مصیبت میں نہ ہو "اس کی آنکھوں میں آنسو چمکے تھے اس کا اپنے آپ پر کنٹرول کھو رہا تھا۔

ادیرا کیا پتہ وہ لوگ اپنے آبائی گھر گئے ہو اور یہی بتانے کے لیے وہ تمہیں بار بار کالز کر رہی ہو زوریز نے اس کا بازو تھپتھپایا۔

میرے پاس ان کے گھر کا نمبر بھی نہیں ہے اور وہ لوگ وہاں کیوں جائیں گے اس نے کبھی ذکر بھی نہیں کیا ادیرا ماننے کو تیار ہی نہیں تھی۔

تم فون لگاتی رہو کیا پتہ لگ جائے۔۔۔ اور اب مجھے بتاؤ گاڑی کس طرف گھماؤں اس نے ادیرا سے پوچھا۔

گھر کی طرف ہی ڈال لیں تب تک میں اس کی باقی فرینڈز کو فون کر کے پوچھ لیتی ہوں کسی کو کچھ تو پتہ ہو گا۔

ادیرا نے سب سے پوچھ لیا تھا کسی سے کچھ پتہ نہیں چلا تھا اس کی پریشانی کم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی جو اس کے ذہن میں آ رہا تھا اسے وہ سوچنا نہیں چاہ رہی تھی اب وہ بس دعائیں کر رہی تھی کہ وہ جہاں بھی ہو صحیح سلامت ہی ہو۔

وہ لوگ گھر پہنچے تو سب لوگ پہلے سے ہی موجود تھے گھر والوں کو بھی ادیرا نے بتا دیا تھا گھر والے بھی احلام کے لیے پریشان ہوئے تھے اور ادیرا کو تسلی دی کہ وہ جہاں بھی ہو گی ٹھیک ہی ہو گی وہ سر ہلاتی ہوئی اپنے کمرے میں آ گئی دل بے سکون ہو رہا تھا کسی پل چین نہیں مل رہا تھا اس نے وضو کیا اور جائے نماز بچھا کر اس کی سلامتی کے لیے نوافل ادا کرنے لگی۔

اس نے عفاف کو بھی مسلسل کال کرنے کا کہا لیکن اس کا فون ابھی تک بند جا رہا تھا ادیرا کی رات آنکھوں ہی آنکھوں میں کٹی تھی۔

☆☆☆☆☆

السلام علیکم! بابا جان روحان نے امان صاحب کو سلام کیا جو لاؤنج میں بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے روحان کے آتے ہی بچے اس کی طرف بھاگے تھے جنہیں اس نے گود میں اٹھا لیا تھا۔

وعلیکم اسلام! کیا بات ہے کل پھر نہیں گھر آئے تم پھر کوئی ایمرجنسی آ گئی تھی کیا؟ انہوں نے سوال کرنے کے ساتھ ساتھ جیسے جواب بھی ڈھونڈھ لیا تھا۔

"جی میں تو بس نکلنے ہی والا تھا کہ ایمرجنسی کیس آ گیا تو مجھے وہاں رکنا پڑا" اس نے وضاحت کی۔

"اسی لیے کہتا ہوں شادی کر لو کم از کم بچوں کی ٹینشن سے تو پاک رہو گے ان کی گورنس کی اپنی بیٹی بیمار ہو گئی ہے اور وہ کل شام سے ہی چلی گئی تھی اور تب سے بچے رانو نے سمبھالیں ہیں ابھی ابھی میں نے اس کو بھیجا ہے انہوں نے نروٹھے لہجے میں کہا۔

بابا شادی کے لیے لڑکی کی بھی ضرورت ہوتی ہے لڑکی تو ڈھونڈ لے پہلے اس نے فجر کا گال چومتے ہوئے کہا۔

اس دن جو دیکھنے گئے تھے اس کے بارے میں تم نے اپنی رائے سے آگاہ نہیں کیا مجھے انہوں نے طنز کیا۔

بابا ان عورتوں کو دیکھا تھا کیسے میرے بچوں کو گھور رہی تھیں جیسے کچا چبا جانے کا ارادہ رکھتی ہو۔ اور بابا میں نے اس لڑکی کی باتیں سنی تھی جو اپنی امی سے کہہ رہی تھی کہ وہ دو بچوں کو نہیں پال سکتی اور اس کی امی نے پتہ کیا کہا اس کے اس طرح کہنے سے امان نے بھی پوچھا کیا۔

"وہ کہہ رہی تھی ایک دفع شادی ہو جانے دو پھر بچوں کو ایک کونے میں ڈال دینا۔"

اب آپ بتایں کیا رائے پیش کروں میں اس بات پر اس نے سنجیدگی سے ان سے مشورہ لیا جس پر انہوں نے منہ بسورا۔

بابا شادی کے لیے میری بس ایک ہی شرط ہے کہ جو بھی لڑکی میری زندگی میں آئے وہ میرے بچوں کو اپنے سینے سے لگا کر رکھے اس نے ازلی انداز میں کہا۔

بیٹا ہاتھ اٹھاؤ ذرا اجتمائی دعا کریں امان صاحب نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے جس پر روحان نے بھی مسکراتے ہوئے ہاتھ اٹھائے اور فجر کے بھی ہاتھوں کا چھوٹا سا پیالہ بنایا۔

"یا اللّٰہ پاک میرے بیٹے روحان کی زندگی میں بھی کوئی ایسی لڑکی لکھ دے جو اس کو اور اس کے بچوں کو دل سے لگا کر رکھے آمین ۔۔۔" ان سب نے آمین کہا تھا۔

فجر اور ازلان کبھی ہاتھوں کو آپس میں جوڑتے تو کبھی کھول لیتے اور کھکھلا کر ہنس پڑتے اور روحان بھی ان دونوں کو دیکھ کر مسکرانے لگتا۔

اچھا اب میں فریش ہو جاتا ہوں آپ تب تک بچوں کے پاس ہی رہیے گا وہ انہیں کہہ رہا تھا جس پر وہ برہم ہوئے تھے۔

"ہاں تمہاری اولاد تو میری کچھ لگتی ہی نہیں ہے نہ میں ان کا دیہان کیوں رکھوں گا۔۔۔ ایک بات یاد رکھنا مجھے تمہاری اولاد سب سے زیادہ عزیز ہے تم سے بھی زیادہ۔"

بابا آپ تو ایموشنل ہی ہو جاتے ہیں میں تو ایسے ہی بات کر رہا تھا وہ سر جھٹکتے ہوئے اپنے کمرے میں چلا گیا۔

☆☆☆☆☆

اگلی صبح واک پر بھی وہ پریشان سی تھی دادا ابو جان کی تسلی بھی اسے پر سکون نہیں کر پائی تھی۔وہ گم سم سی ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھی جہاں سب ناشتہ کر کے جا چکے تھے۔

ادیرا یونیورسٹی نہیں جانا کیا؟ عفاف نے اسے جھنجھوڑتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں۔۔۔نہیں میں نے نہیں جانا" اس نے ہڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"فون لگا احلام کا" عفاف نے پوچھا۔

"نہیں"۔۔۔اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"اللہ اس کی حفاظت کرے" عفاف نے دعا کی جس پر اس نے آمین کہا اور دوبارہ سے فون ٹرائی کرنے لگ گئی۔

وہ سارا دن بھی ایسے گزر گیا کبھی ادھر سے پوچھا تو کبھی کدھر سے لیکن اس کا کہی بھی پتہ نہیں لگا۔رات کے کھانے پر ادیرا کو عفاف زبردستی لے کر آئی تھی اس نے کھانا کھانے سے منع کیا تھا لیکن وہ اسے کھینچ کر لے ہی آئی تھی۔

وہ نیم بے ہوشی میں کار کی پشت پر سر ٹکائے ہوئی تھی آس پاس کیا ہو رہا ہے وہ اس سب سے بے خبر تھی وہ ٹرینکولائیزر کے زیرِ اثر تھی۔

"ہم کہا جا رہے ہیں؟" اس نے نیم بے ہوشی میں ہی پوچھا۔

"ہم گھر جا رہے ہیں" جواب بھی فوراً سے آیا تھا۔

"کس کے گھر" سوال پھر کیا گیا تھا۔

"ہم لوگ میرے گھر جا رہے ہیں" جواب بھی اسی انداز میں آیا تھا۔

اور سوال کرنے کی سکت اس میں نہیں تھی۔ وہ چپ کر کے آنکھیں موند گئی تھی۔ پچھلا دن وہ ہوسپیٹل میں رہی تھی۔

وہ گھر پہنچ گئے تھے اس نے اس کو باہر نکلنے میں مدد دی تھی وہ لڑکھڑائی تھی اس نے اس کو کندھوں سے پکڑ کر اپنے ساتھ لگایا تھا اور چلنے میں مدد دی تھی۔

جیسے ہی انہوں نے قدم اندر بڑھائے تو ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھی ادیرا کی نظر احلام پر پڑی۔ وہ چینختی ہوئی اس کی طرف آئی تھی سب لوگ اس کی چینخ پر متوجہ ہوئے تھے۔

بکھرے بال دوپٹہ سر سے ڈھلکا ہوا آنکھیں سوجی ہوئی اور ان کے گرد حلقے ملگجے حلیے میں وہ ان کی احلام نہیں لگ رہی تھی۔

ادیرا کی آواز سن کر وہ بھی ہوش میں آئی تھی وہ بھاگتے ہوئے اس سے لپٹی تھی اور پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی وہ اس کے ساتھ لگے لگے ہی نیچے بیٹھ گئی تھی اس میں کھڑے رہنے کی سکت نہیں تھی ادیرا کے سینے سے لگے وہ رو رہی تھی اور آنسوں کے درمیان جو لفظ اس سے ادا ہو رہے تھے ادیرا کے دل کو بھی ٹھیس پہنچا رہے تھے۔

وہ چلی گئیں ادیرا۔۔۔وہ چلی گئیں۔۔۔وہ مجھے۔۔۔۔مجھے چھوڑ کر چلی گئیں۔۔۔۔میں نے ان کو کہا بھی۔۔۔۔۔کہ۔۔۔کہ۔۔۔مت جائے۔۔۔۔میں اکیلی رہ جاؤں گی۔۔۔۔۔لیکن۔۔۔لیکن۔۔۔۔انہوں نے میری ایک بات۔۔۔۔نہیں سنی اور۔۔۔۔اور۔۔۔آنکھیں بند کر کے ہمیشہ۔۔۔۔ہمیشہ کے لیے سو گئیں۔۔۔۔وہ بھی بابا کے پاس۔۔۔چلی گئیں وہاں پر وہ دونوں۔۔۔۔ہو گے۔۔۔۔اور یہاں وہ لوگ مجھے اکیلا چھوڑ کر چلے گئے۔۔۔مجھے بھی ان کے ساتھ جانا تھا۔۔۔۔میں۔۔۔۔میں۔۔۔۔۔اکیلی۔۔۔۔۔رہ۔۔۔۔گئی۔

احلام احلام آنکھیں کھولو۔۔۔۔میری جان تم اکیلی نہیں ہو میں ہوں تمہارے ساتھ۔۔۔آنسوؤں کے درمیان بولتے وہ وہی بے ہوش ہو گئی تھی ادیرا اس کو اپنے ساتھ لگائے پھوٹ پھوٹ کر رو دی ردا بیگم نے بڑی مشکل سے ادیرا کو احلام سے الگ کیا تھا اور احلام کو کمرے تک پہنچایا تھا ادیرا اس کے ساتھ چپک کر بیٹھ گئی تھی۔

سب ساکت سے یہ منظر دیکھ رہے تھے۔۔۔احلام کو یشب کے ساتھ آتے دیکھ کر غازی کا دل سہما تھا۔۔۔دل نے دعا کی تھی کاش جو وہ سوچ رہا ہے ویسا نہ ہو۔

آیت نے اس کا چیک اپ کیا تھا اور اس کا بی پی بھی لو تھا اور اس نے بتایا تھا کہ یہ اوور سٹریسڈ ہیں اس لیے بے ہوش ہو گئی ہے۔آیت کے چیک کرنے کے بعد ان کی فیملی ڈاکٹر نے بھی چیک کیا تھا اور اس نے بھی وہی وجوہات بتائی تھی جو آیت نے بتائی تھیں۔

میں نے ان کو انجکشن لگا دیا ہے کچھ گھنٹوں تک انہیں ہوش آ جائے گا کچھ میڈیسن لکھ دی ہیں آپ منگوا لیجیے گا اور انہیں سٹریس والی چیزوں سے دور ہی رکھیئے گا ورنہ بہت سے کیسز میں برین ہمیرج بھی ہو جاتا ہے ڈاکٹر اپنی انسٹرکشنز دے کر جا چکی تھیں۔

ایک شخص تھا جو ابھی بھی ورطہ حیرت میں تھا وہ سب احلام کو جانتے تھے یہ بات اسے ابھی پتہ چلی تھی اور وہ ادیرا کی بیسٹ فرینڈ تھی اس نے اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرا اور لاؤنج کے ایک صوفے پر ٹک گیا۔

"آئی ایم سوری احلام جس وقت مجھے تمہارے ساتھ ہونا چاہیے تھا اس وقت میں تم سے بے خبر رہی میرا دل بہت گھبرا رہا تھا چھٹی حس کچھ غلط ہونے کا احساس بھی دلا رہی تھی لیکن مجھے نہیں پتہ تھا کہ اتنا برا ہو جائے گا مجھے معاف کر دو احلام مجھے معاف کر دو "ادیرا احلام کے ہاتھ پر سر رکھے پھوٹ پھوٹ کر رو دی اور وہ آدھی موت سوتی رہی دنیا کی جنجھٹوں سے بے نیاز اپنے غم اور نقصان سے بے پرواہ وہ آنکھیں موندے لیٹی ہوئی تھی۔

بہت سارا رو لینے کے بعد وہ پانی کا جگ اٹھائے کچن سے پانی لینے نکلی۔احلام کو میڈیسن دینی تھی۔لاؤنج سے آتی آوازوں نے اس کے قدم منجمند کیے تھے۔

سب لوگ لاؤنج میں تھے دادا ابو جی بات کر رہے تھے اور یشب سر جھکائے بیٹھا تھا۔

"میں پوچھ رہا ہوں کہ احلام بیٹی آپ کو کیسے ملی اور آپ اسے کیسے جانتے ہیں؟"

"دادا ابو۔۔۔احلام میرے نکاح میں ہے "اس نے مٹھیاں بھینچتے ہوئے ٹھہرے لہجے میں کہا۔ یشب کی بات پر وہاں دو منٹ تک ہر کوئی سکتے کی حالت میں تھا بت کی طرح سب لوگ ساکت تھے۔

"یہ تم کیا بکواس کر رہے ہو؟"سب سے پہلے سکتہ عدیل صاحب کا ٹوٹا تھا۔

"یہی سچ ہے بابا"اس نے اسی انداز میں کہا۔

"تمہارا نکاح ادیرا سے ہوا تھا کیا یہ بات تم بھول گئے تھے "ان کے لہجے میں نرمی کا انصر نہیں تھا۔

وہ ان کو نہیں بتا سکا کہ ہاں میں واقع ہی بھول گیا تھا کہ کوئی پہلے سے ہی میرے نکاح میں ہے وہ سر جھکائے مجرموں کی طرح بیٹھا رہا تھا۔

"میں کچھ پوچھ رہا ہوں جواب دو کب اور کہا تم نے احلام کو نکاح میں لیا"ان کے لہجے میں سختی جھلک رہی تھی۔

"ایک سال پہلے میں بزنس ڈیل کے لیے لندن اپنے دوست کے پاس گیا تھا وہاں پر احلام کے بابا بھی تھے جو ان کی پاکستان والی کمپنی کے مینجر تھے جو پاکستان سے ڈیل کرنے آئے تھے میں وہاں گیا تو میرے دوست کو ضروری کام سے کسی اور ملک جانا پڑ گیا اسی دوران احلام کے بابا کو ہارٹ اٹیک ہوا تھا اور یہ ان کا دوسرا ہارٹ اٹیک تھا اور سویئر بھی تھا۔ان کو ہوسپیٹل میں لے کر گیا تھا انہوں نے مجھ سے التجا کی تھی کہ میری بیٹی سے شادی کر لو وہ شدید ہارٹ اٹیک کے زیرِ اثر اپنی بیٹی کے مستقبل کے لیے رو رہے تھے۔میرا دوست دوسری طرف کال پر مجھ سے رابطے میں تھا اس کے بھی بھرپور اسرار پر مجھے اس وقت بستر مرگ کی حالت میں پڑے اس لاچار اور بے بس باپ کے ہاتھوں کو تھامنا پڑا تھا۔مجھے تب کچھ سمجھ نہیں آ رہی تھی میں کیا کروں میں ان کو اس حالت میں چھوڑ کر جا نہیں سکتا تھا میرا ضمیر مجھے اس بات کی اجازت نہیں دے رہا تھا۔سٹاف کے کچھ لوگوں نے وہاں پر مولوی کا انتظام کیا تھا اور گواہ وہ لوگ

خود تھے نکاح فون پر ہوا تھا احلام کے بابا نے اس سے بات کی تھی ان سے بات نہیں ہو رہی تھی اور مجھے انہیں سب کچھ سمجھانا پڑا اور آناً فاناً نکاح ہو گیا نکاح کے بعد وہ پرسکون ہو گئے انہوں نے میرے آگے ہاتھ جوڑے کہ میری بیٹی کی حفاظت کرنا اس کی زندگی میں پہلا مرد صرف اس کا باپ ہے میرے بعد اس کا شوہر ہے جو میں اپنی سانسوں کے ہوتے ہی اس کی زندگی میں دیکھنا چاہتا تھا اس کی زندگی میں وہ شخص داخل ہو تو گیا ہے لیکن اسے دلہن بنتے ہوئے شاید میں نہ دیکھ سکوں میری بیٹی کا خیال رکھنا اسے زمانے کی گردونواح میں تنہا مت چھوڑنا۔۔ یہ ان کے آخری الفاظ تھے اور انہوں نے وہی میرے ہاتھوں میں دم توڑ دیا۔"

یشب نے نظریں جھکائے بولنا شروع کیا اور ان سے پہلی ملاقات سے آخری ملاقات کا مختصر سا قصّہ سنا دیا۔

ان کی ڈیڈ باڈی کو پاکستان پہنچانے میں تین دن لگے تھے اور ان کے ساتھ میرا کولیگ آیا تھا جس نے نکاح کے پیپرز سائن کروا کر امریکا بجھوا دیے تھے اس نے نظریں اٹھائی تھی اور سب کو پھر سکتے کی حالت میں دیکھا تھا وہاں پر اتنی خاموشی تھی کہ صرف گھڑی کی ٹک ٹک کی آواز سنائی دے رہی تھی۔

"تم نے ادیرا سے شادی کے لیے ہاں کیوں کی؟" اس بار احمد صاحب نے پوچھا جو صوفے پر ڈھے گئے تھے۔

چاچو مجھے معاف کر دیں مجھے نہیں پتہ تھا یہ سب ایسے آمنے سامنے آئے گا یشب نے ان کے گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر کہا۔

"اور کب تک یہ سب چھپا لیتے تم" انہوں نے اسی اندز میں دریافت کیا ان کے لہجے میں سختی نہیں تھی تو نرمی بھی نہیں تھی ان کے لہجے میں ٹوٹے اعتماد کی کرچیاں تھیں وہاں بیٹھا شخص اس کا چاچو نہیں تھا ایک بیٹی کا باپ تھا جو اس سے سوال کر رہا تھا۔

"نہیں جانتا کہ کب تک چھپا سکتا تھا لیکن جب تک چھپانا پڑتا چھپا لیتا احلام کی حالت بہت خراب ہو گئی تھی اس لیے اس گھر سے بہتر اور محفوظ جگہ مجھے کوئی اور نہیں لگی میں شرمندہ ہوں۔ چاچو اس لیے نہیں کے میں نے ایک مرتے شخص کی خواہش پر اس کی بیٹی کا ہاتھ تھاما تھا بلکہ اس لیے کہ میں انجانے میں ہی صحیح آپ کی بیٹی کے ساتھ ناانصافی کر گیا ہوں نظریں ایک بار پھر جھک گئی تھی۔"

ادیرا کے لیے وہاں کھڑے رہنا مشکل ہو گیا تھا وہ جگ کو مضبوطی سے پکڑے کچن میں گئی تھی۔ اور وہاں سے پانی لے کر وہ سیدھا اپنے کمرے میں گئی تھی۔ جہاں احلام سب سے بے خبر سو رہی تھی۔

احمد صاحب اس کو پیچھے ہٹاتے اپنے کمرے میں چلے گئے تھے ان کے پیچھے ردا بیگم بھی گئی تھیں۔

یشب نے عدیل صاحب کو بولنے کے قابل نہیں چھوڑا تھا پھر خاموشی کا ایک لمبا وقفہ چلا تھا دادا جان اور دادی جان بھی اپنے کمروں میں چلے گئے تھے۔عدیل صاحب اور نازیہ بیگم نے اسے مسلے کا حل نکالنے کا کہہ کر غصّے میں اپنے کمرے میں چلے گئے۔

غازی آیت زوریز عفاف سب دل تھامے اس خوفناک سچ کو ہضم کرنے کی کوشش کر رہے تھے جو کسی طور بھی انہیں ہضم نہیں ہو رہا تھا۔

"کیا وہاں پر تمہارے علاوہ اور کوئی نہیں تھا جس سے وہ احلام کا نکاح کروا سکتے" اس بار سوال زوریز نے کیا تھا اور اس کے لہجے میں بھی نرمی کی کوئی گنجائش نہیں تھی۔

"شاید نہیں"۔۔۔اس نے ایک لمبا سانس خارج کیا۔

"میری ان سے کافی بار ملاقات ہوئی تھی کافی زیادہ میٹنگز میں نے ان کے ساتھ ڈیل کی تھی وہ مجھے جانتے تھے اور شاید مجھ پر اعتماد بھی کرتے تھے جس کی وجہ سے ان کو میں زیادہ سوٹ ایبل لگا" اس نے اپنی تعریف نہیں کی تھی اس نے حقیقت بیان کی تھی۔

زوریز کی مٹھیاں بھینچ گئی تھی وہ غصّے سے تن فن کرتا اپنے کمرے میں چلا گیا تھا آیت بھی اس کے پیچھے گئی تھی۔

بھائی یہ آپ نے کیا کیا عفاف نے صوفے پر گرنے کے انداز میں بیٹھتے ہوئے یشب سے کہا۔

"آپ نے ہمیں ادیرا سے نظریں ملانے کے قابل نہیں چھوڑا" غازی کہتے ہوئے وہاں سے اٹھ کر چلا گیا تھا اور یشب وہی مجرموں کی طرح گردن لٹکائے بیٹھا رہا تھا۔

☆☆☆☆☆

"بھائی آپ یہ کیا کر رہے ہیں؟" آیت نے زوریز کا ہاتھ پکڑ لیا جو وہ دیوار پر مار رہا تھا۔

ADABAVENUE

"تو کیا کروں میں۔۔۔میں بے بس بھائی ہوں جو اپنی بہن کے لیے کچھ نہیں کر پا رہا اس کی زندگی اب نہ جانے اسے کون سے دوراہے پر کھڑا کرنے والی ہے۔"

یہ سب ادیرا کے ساتھ ہی کیوں ہوا بھائی۔۔۔کیوں قسمت نے اس کی زندگی میں طوفان اتنی خاموشی سے مچا دیا۔۔۔وہی کیوں ۔۔۔ہر چیز کو وہ خاموشی سے اور صبر سے برداشت کر لیتی ہے شاید اس لیے زندگی کو بھی اس سے امتحان لینے میں مزہ آتا ہو گا آنسو اس کی پلکوں کی حدود توڑ کر گالوں پر لڑھک گئے تھے۔

"میں نہیں جانتا کیا ہونے والا ہے لیکن اس کا صبر رائیگاں نہیں جائے گا اتنا یقین ہے مجھے اور پلیز تم بھی مت روؤ اپنی بہنوں کے آنسو برداشت کرنا میرے بس کی بات نہیں ہے" زوریز نے اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔

"جیسے وہ صبر سے کام لیتی ہے ویسے ہمیں بھی لینا چاہیے اور اسی سے مسئلے کا حل نکلے گا" اس نے آیت کو ساتھ لگاتے ہوئے اسے تسلی دی آنکھوں میں نمی اس بھائی کے بھی چمک رہی تھی جو بہنوں کی آنکھوں میں آنسو آنے نہیں دیتا تھا۔

☆☆☆☆☆

ADABAVENUE

وہ کمرے میں آئی تھی اور دروازہ بند کر کے کئی لمحے وہ وہی کھڑی رہی آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی وہ بیڈ کی دوسری جانب آکر بیٹھی تھی۔

"سناٹوں کی گونج تھی جو اسے چیخ چیخ کر کچھ بتانا چاہ رہی تھی لیکن وہ سمجھنا نہیں چاہ رہی تھی وہ ان سناٹوں میں اپنی آواز بھی شامل کرنا چاہتی تھی پر وہ نہیں کر پائی زندگی نے اسے اس دوراہے پر کھڑا کیا تھا جہاں وہ ایک کی طرف قدم بڑھاتی تو دوسرا اپنے آپ ڈھلک جاتا اس کے لیے یہ فیصلہ کرنا بہت بھاری ہونے والا تھا کہ وہ کس طرف قدم بڑھائے۔" بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے وہ احلام کے بالوں کو سہلا رہی تھی۔

تو وہ یشب عدیل تھا جو احلام کا شوہر تھا جو اسے فون کرتا تھا اس کا حال احوال پوچھتا تھا اس کی خبر رکھتا تھا۔

میں کہاں فٹ آتی ہوں اس رشتے میں۔۔۔احلام تم ہمارے بیچ نہیں آئی ہو مجھے لگتا ہے میں ہی اضافی چیز ہوں اس رشتے میں۔۔۔وہ دل ہی دل میں اس سے مخاطب ہوئی تھی۔

ساری رات وہ بیٹھ کر انتظار کرتی رہی کہ کب وہ اٹھے گی اور رات کا نہ جانے کونسا پہر تھا جب اس کی آنکھ کھلی اپنے سرہانے ادیرا کو دیکھ کر وہ ایک دفع پھر پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

"بس کرو میری جان صبر رکھو۔۔۔جانتی ہوں بہت مشکل کام ہے مگر اس فیز سے نکلنے کے لیے صرف یہی کار آمد ہے" اس نے احلام کی پیٹھ تھپتھپائی۔

میں نے تمہیں بہت کالز کی تم نے اٹھائی نہیں۔۔۔میں تمہاری سفارش کرتی کیا پتا وہ رک جاتی اس کے لہجے میں کرب ہی کرب تھا۔

"مجھے معاف کر دو میں تمہارے ساتھ نہیں تھی مجھے تب تمہارے ساتھ ہونا چاہیے تھا" اس نے اس کو خود سے علیحدہ کیا اور اس کے بالوں کو کانوں کے پیچھے اڑیسا۔

پہلے میڈیسن لے لو پھر بات کرتے ہیں ادیرا نے اسے میڈیسن دی اس نے میڈیسن کھائی اور ادیرا کی جھولی میں سر رکھے لیٹ گئی کہنے کو بہت کچھ تھا مگر آنسو بولنے کی اجازت نہیں دے رہے تھے میڈیسن کا اثر تھا شاید وہ نیند میں چلی گئی تھی اور ادیرا ساری رات اس کے بالوں میں اپنی انگلیاں ہی چلاتی رہ گئی تھی۔

☆☆☆☆☆

سر۔۔۔ظفر نے سلیوٹ کیا تھا۔۔۔سر پوری فائل تیار کر لی ہے میں نے ساری ڈیٹیلز اس فائل میں ہے اس نے فائل عباد کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

اس نے فائل پکڑی اور اسے کھول کر پڑھنے لگا ساتھ ساتھ ظفر بھی اپنی زبان سے سب بتاتا چلا گیا۔

"سر جب میں اسلام آباد اس کمپنی میں گیا تو مجھے اس بندے کا اڈریس اور فون نمبر مل گیا اور جب میں اس آدمی سے ملا تب اس نے بتایا کہ اس کا ٹیمپو پانچ سال پہلے چوری ہو گیا تھا اس نے یہ بھی بتایا تھا کہ اس نے رپورٹ بھی لکھوائی تھی لیکن اس کا ٹیمپو پھر بھی نہیں ملا میں اس پولیس سٹیشن بھی گیا تھا اور وہ رپورٹ بھی دیکھی اور پھر اس جگہ بھی گیا جہاں سے ٹیمپو چوری ہوا تھا اور فوٹیج بھی دیکھی لیکن اس میں کچھ بھی نہیں تھا اس بندے نے یہ بھی بتایا تھا کہ اس کا ٹیمپو کسی کمپنی میں سامان لینے اور لے جانے کا کام کرتا ہے میں نے اس جیسی اور بھی مختلف کمپنیز میں جا کر پتہ کروایا تو ان میں سے ایک کمپنی سے پتہ چلا کہ یہ ان کی کمپنی میں دو سال پہلے بھی زیرِ استعمال رہا ہے میں نے اس شخص کا اڈریس لیا اور اس کے گھر پہنچا لیکن وہ وہاں نہیں تھا میں نے آس پڑوس میں پتہ کیا تو انہوں نے بتایا کہ وہ لاہور چلا گیا ہے ابھی لاہور میں اس کی تلاش جاری ہے وہ بھی دو دن میں پتہ لگ جائے گا سر"۔۔۔ ظفر نے عباد کو ساری ڈیٹیلز سے آگاہ کیا۔

"ہمم ٹھیک ہے اس کا بھی اب پتہ چل جائے گا فلحال تم ایک ہفتے کی چھٹی لو اور اپنی بیوی اور بیٹی کے ساتھ ٹائم سپینڈ کرو کافی وقت سے تم اسلام آباد میں خوار ہو رہے ہو "عباد نے اس کو ریسٹ دی۔

"کیا کنواروں کو چھٹی لینے کے لیے شادی کرنی پڑے گی اذان نے وہاں آتے ہی سلیوٹ کیا اور اپنی فراٹے بھرتی زبان سے وہ جملہ ادا کیا۔

اذان شوخ مزاج کا بندہ تھا مستی مذاق کر کے سب کا دل لگائے رکھتا تھا لیکن مجرموں کے لیے وہ کوئی نرمی نہیں رکھتا تھا پل میں تولہ اور پل میں ماشا والا مزاج رکھتا تھا۔

"ہاں جی شرط ہے یہ "عباد نے بھی اسے سنجیدگی سے کہا۔

اذان اور ظفر اس کے قریبی بندے تھے جن پر وہ بھروسہ کرتا تھا اور وہ اس بھروسے کو قائم رکھتے تھے اپنے ضروری اور خفیہ کسیز کی تحقیق میں بھی وہ ان دونوں کو شامل رکھتا تھا۔

"پھر ڈھونڈھ دے میرے لیے بھی کوئی لڑکی "اس نے اسی شوخی لہجے میں کہا۔

کیوں میں تمہیں شادی کروانے والی اماں لگتاہوں عباد نے سر پیچھے گرائے کرسی پر جھولتے ہوئے کہا۔

"ارے سر آج کل پیاری پیاری آنٹیاں بھی رشتے کرواتی ہے اماں بننے کی ضرورت نہیں ہے" اس نے ازلی انداز میں کہا۔

"تو انہی آنٹیوں کو کہہ دو کہ تمہارا رشتہ بھی کروادے۔"

"سر میں تو کہہ رہا تھا ان کو آپ کا فوٹو بھیج دیتا ہوں عمر ہو تو گئی ہے آپ کی شادی کی" اس نے سنجیدگی سے کہا۔

"نہیں ہوئی۔۔۔" اس نے گردن نفی میں ہلاتے ہوئے تصدیق چاہی عباد سے جس کا ہاتھ پیپر ویٹ کی طرف بڑھ رہا تھا وہ اچھلتا ہوا باہر کی طرف بھاگا۔

ظفر بھی مسکراہٹ دبائے وہاں سے چلا گیا تھا عباد پیچھے مسکراتے ہوئے سر جھٹک گیا۔۔۔ تم لوگ کیا جانو میری اماں نے میرا ٹاکہ فٹ کر دیا ہے تم لوگوں کو بتا کر اپنی شامت نہیں بلوانی نکاح والے دن ہی تم لوگوں کو پتہ چلے گا۔

☆☆☆☆☆

اگلے دن ادیرا دادا جان کو واک پر لے کر نہیں گئی تھی اس نے آیت سے کہا تھا کہ وہ لے جائے اور وہی لے کر گئی تھی۔

آج کسی نے بھی ناشتہ نہیں کیا تھا سب لوگ ایک دوسرے سے ہی نظریں چرا رہے تھے دادا ابو جان اور دادو کو ادیرا نے خود ناشتہ دیا تھا دادا جان کو میڈیسن دینی ہوتی تھی اسی لیے ان کو ناشتہ ادیرا ہی کرواتی تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ کچن میں احلام کے لیے ناشتہ لینے آئی تھی۔

اس نے احلام کو اپنا ایک ڈریس دیا تھا چینج کرنے کے لیے وہ فریش ہو کر باہر آئی تو ادیرا نے اس کے بال بنائے اور اسے ناشتہ کروانے لگی وہ ناشتہ نہیں کر رہی تھی وہ اسے زبردستی کروا رہی تھی میڈیسن دینے کے لیے اسے ناشتہ کروانا ضروری تھا۔

ادیرا مجھے یہاں یشب لے کر آئے تھے وہ کہاں گئے۔۔۔ انہیں کیسے پتہ چلا ہو گا کہ تم میری دوست ہو شاید انہوں نے تمہیں فون کیا ہو گا میرے فون سے تب انہیں پتہ چلا ہو گا۔۔ احلام کی بات پر اس کے منہ کی طرف بڑھتا نوالے والا اس کا ہاتھ تھما تھا۔

اس نے پھر سے پوچھا تو ادیرا کا سرہاں کے انداز میں ہلا۔

"ادیرا اب تم میرے ساتھ جاؤ گی نہ میرے گھر"۔۔۔اس نے مان سے پوچھا۔

متورم آنکھیں اجڑی حالت وہ کوئی لٹی ہوئی پرستان کی شہزادی لگ رہی تھی۔

تمہیں اب کہی جانے کی ضرورت نہیں ہے تم میرے ساتھ یہاں ہی رہو گی ادیرا نے نظریں چرائی۔

"میں یہاں پر کیسے رہ سکتی ہوں۔۔۔بس تھوڑے ہی دن تم میرے ساتھ رہنا پھر میں یشب کے ساتھ چلی جاؤں گی ایسے کسی اور کے گھر میں رہنا اچھا تو نہیں لگتا" اس نے منانے والے لہجے میں کہا۔اس نے مزید بحث سے بچنے کے لیے ہاں میں سر ہلا دیا۔

وہ اسے میڈیسن دے کر آرام کرنے کا کہہ کر برتن اٹھائے کمرے سے چلی آئی تھی۔

پیچھے وہ پھر اپنی امی ابو کی یادوں میں جکڑی آنسو بہانے لگی۔۔۔"یہ ایسا سچ ہے جو مجھے دیمک کی طرح چاٹ رہا ہے مجھے یقین کرنے میں دشواری ہو رہی کہ جنہوں نے مجھے زندگی اور سانسیں دی وہ خود مجھے چھوڑ کر چلے گئے لمحوں میں سب کچھ فنا ہو گیا لمحوں میں اجڑ گئی لمحوں میں میری دنیا ہلا دی گئی۔۔۔مجھے صبر دے دے میرے مولا مجھے صبر دے دے" اس کے آنسوؤں میں شدت آگئی تھی اپنے بالوں میں ہاتھ ڈالے اپنے سر کو مضبوطی سے پکڑے وہ اٹھ بیٹھی رو رو کر اس کا سر پھٹ رہا تھا اور سکون اسے کسی پل نہیں آرہا تھا۔

"ایسے نقصانوں پر اتنی جلدی صبر کہاں آتا ہے وقت لگے گا صبر آجائے گا۔"

☆☆☆☆☆

وہ مہارانی پھر سے وہی رک گئی ہے اسے نہیں پتہ گھر میں سو کام ہوتے لگتا ہے ہم کسی بہو کو نہیں کسی ملکہ شہزادی کو بیاہ کر لائے ہیں میڈم کے پیر ہی زمین پر نہیں ٹکتے ابھی دو ہفتے پہلے تو وہاں سے آئی تھی اب کیا ضرورت تھی اسے وہاں جانے کی نائلہ بیگم غازہ پر سارا غصّہ اتار رہی تھیں۔

"آنٹی بھابھی سارا کام کر کے ہی گئی ہے" اس نے ترشی سے کہا۔

تمہیں ٹھیک کرنا پڑے گا بہت حمایتی بنتی ہو نہ تم اس کی انہوں نے غازہ کے بازو پر تھپڑ مارتے ہوئے اپنے ازلی انداز میں کہا۔

اس کی آنکھوں میں پانی چمکا بچپن سے یہی تو ہوتا آرہا تھا غصّہ جس کا مرضی ہو وہ غازہ پر ہی اترتا تھا۔

کیا ہو رہا ہے یہاں اور امی آپ اتنا اونچا کیوں بول رہی ہیں کیا کر دیا ہے غازہ نے فراز نے پوچھا جو ابھی ابھی آیا تھا۔

غازہ نے آنسو بھری آنکھوں سے اپنے بھائی کی طرف دیکھا اور ان آنکھوں میں کیا نہیں تھا شکوہ بے بسی اور نہ جانے کون سا جذبہ تھا اگر آپ نے پہلے یہ سب آنٹی سے پوچھا ہوتا تو آج آپ کو یہ سب دریافت کرنے کی ضرورت نہیں پڑتی اگر آپ نے پہلے آنٹی کو مجھ سے اونچی آواز میں بولنے سے منع کیا ہوتا تو آج آپ کی بہن اس گھر میں مذاق نہ بنی ہوتی وہ اپنی آنکھوں کی نمی کو اندر اتارتے ہوئے وہاں سے چلی گئی۔

کچھ نہیں ہر بات کا الٹا جواب دیتی ہے مجال ہے جو سیدھی طرح بات کر لے سارہ نے اسے زیادہ ہی سر پر چڑھا دیا ہے اور اب یہ ہمارے سروں پر چڑھ کر ناچتی ہے۔

اور سارہ یہ کس سے پوچھ کر گئی ہے اس کو بھی ذرا تمیز نہیں ہے ایسے ہی منہ اٹھا کر اپنے میکے چلی جاتی ہے۔۔۔بتاؤ اسے کہ اس کی شادی ہو گئی ہے گھر میں ٹک کر بیٹھا کرے اس پر بھی کچھ ذمیداریاں ہیں وہ ان سے منہ نہیں موڑ سکتی اب مجھ سے یہ گھر کے کام وام نہیں ہوتے اور اس میڈم کو کہا تھا تو منہ پر کام مار کر گئی ہے میرے۔۔نائلہ بیگم غصّے میں جو منہ میں آئے بولتی چلی گئی اور وہ صرف ان کو سنتا رہ گیا۔

وہ مجھ سے پوچھ کر گئی تھی اور اس کے بھائی کی شادی ہے سو کام ہوتے ہوگے اور شادی کے فوراً بعد ہی آجائے گی اور میں غازہ کو سمجھاتا ہوں وہ آئندہ بدتمیزی نہیں کرے گی فراز نے انہیں ٹھنڈا کرنے کی کوشش کی۔

ہاں ہاں جاؤ۔۔۔انہوں نے غصّے میں اسے جھڑکا۔

نائلہ بیگم نے ساری باتیں اپنے سے لگا کر بتائی تھیں غازہ نے ان سے کبھی بد تمیزی نہیں کی تھی وہ تو خود اس پر اپنے کام کرنے کا غصّہ نکال رہی تھیں جواب انہیں کرنے پڑ رہے تھے۔

کمبخت نہ جانے کب آئے گی اتنے دن نوکرانیوں والے کام میں خود کروں ہنہ۔۔۔انہوں نے برتن پٹختے ہوئے کہا۔

☆☆☆☆☆

شام کو کوئی بھی چائے پینے کے لیے باہر نہیں آیا تھا ادیرا نے ان کے کمروں میں بھی جا کر پوچھا تھا لیکن سب نے ہی منع کر دیا تھا ادیرا نے سب کو لاؤنج میں اکھٹا ہونے کو کہا تھا۔ عفاف اور غازی آ گئے تھے اور نظریں جھکائے بیٹھے تھے غازی اپنے فون پر لگ گیا تھا۔

ایسا کیا کام کیا ہے تم دونوں نے کے تم لوگوں کو نظریں جھکانا پڑ رہی ہیں ادیرا نے ان کے نظریں جھکانے پر چوٹ کی۔

"کاش ہمارے اختیار میں ہوتا تو ہم ویسا ہونے نہیں دیتے" غازی نے فون بند کرتے ہوئے ایک لمبا سانس اندر کھینچا۔ آیت بھی آ گئی تھی اور وہ بھی اداسی کی مورت ہی لگ رہی تھی۔

کوئی کام تھا ادیرا ایسے کیوں بلایا ہے؟ زوریز نے وہاں آتے ہی پوچھا۔

نہیں بھائی کوئی کام نہیں ہے لیکن یہ کیا چل رہا ہے اتنی ویرانی کس خوشی میں چھائی ہے ادیرا نے سب سے استفسار کیا۔

اچھا ٹھیک ہے میں جا رہا ہوں اپنے کمرے میں وہ سنجیدگی سے کہہ کر مڑنے ہی لگا تھا کہ ادیرا نے اسے روک لیا۔

بھائی کہیں نہیں جا رہے آپ میں چائے بنا کر لاتی ہوں سب بیٹھ کر پیئیں گے وہ کہتی ہوئی کچن کی طرف چل دی۔

نہ چاہتے ہوئے بھی اسے وہاں بیٹھنا پڑا آج باتیں کرنے کے لیے ان کے پاس کچھ بھی نہیں تھا آج ایک دوسرے کی ٹانگ کھینچنے کے لیے وہ شکلیں بھی نہیں رہی تھی جو ہمیشہ شیطانی مسکراہٹ لیے ایک دوسرے کی ٹانگ کھینچا کرتے تھے۔

چائے بڑی خاموشی سے پی گئی تھی چائے کے برتن رکھ کر جب وہ واپس آئی تو اس نے لفظوں کو بولنے کی ترغیب دیتے ہوئے ابھی کچھ کہنا ہی چاہا تھا کہ اسے احلام کی مرمری سی آواز سنائی دی۔

ادیرا چلیں۔۔۔ میرا خیال ہے مجھے اب گھر جانا چاہیے لوگ تعزیت کے لیے بھی آتے ہوگے تم جاؤ گی میرے ساتھ۔۔ اس نے وہاں آتے ہوئے کہا۔

ادیرا نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو احلام سر پر دوپٹہ اوڑھے صوفے کے سہارے کھڑی تھی۔

تمہیں کہی جانے کی ضرورت نہیں ہے یہ تمہارا ہی گھر ہے اس نے نظریں ٹیبل پر جماتے ہوئے کہا۔

"سب شاک کی حالت میں ادیرا کی طرف دیکھ رہے تھے وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے "تو ادیرا کو یہ بات پتہ چل گئی ہے۔

"ہاں میں جانتی ہوں تم لوگ مجھے اپنا ہی سمجھتے ہو لیکن فلحال مجھے جانا چاہیے "اس نے ٹھہرے لہجے میں کہا۔ اسے سامنے دروازے سے یشب آتا ہوا نظر آیا۔

چلو تم رہنے دو میں یشب کے ساتھ چلی جاتی ہوں وہ لگتا ہے مجھے ہی لینے آئے ہیں اس کے کہنے پر سب نے پیچھے کی طرف دیکھا جہاں یشب ہاتھ میں فون لیے کھڑا تھا۔

ادیرا اٹھ کر اس کے پاس آئی تھی اور اس کو کھڑے رہنے کے لیے سہارا دیا تھا احلام ادیرا سے گلے ملی تھی اور روندھی آواز میں اسے اس کے پاس آنے کے لیے کہا تھا۔

ٹھیک ہے تم یشب کے ساتھ جا سکتی ہو لیکن تم اپنے گھر نہیں جاؤ گی تم اپنے شوہر یشب عدیل کے گھر جاؤ گی جاؤ اپنے شوہر کو کہو وہ تمہیں اپنے گھر لے کر جائے اس نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"یہ تم کیا کہہ رہی ہو میں ایسے کیسے ان کے ساتھ چلی جاؤں "اس نے بے یقینی سے کہا۔

"کیوں نہیں جا سکتی تم بیوی ہو اس کی اور اب اُس گھر میں تم اکیلی نہیں رہ سکتی میں تمہیں اکیلی نہیں رہنے دوں گی تم یشب کے ساتھ اس کے گھر جاؤ گی یا پھر تمہیں میرے ساتھ رہنا ہو گا "ادیرا نے دوٹوک انداز میں کہا۔

اس نے بولنا چاہا تھا کہ ادیرا نے اسے منع کر دیا اور اسے صوفے پر بٹھاتی ہوئی یشب کی طرف گئی

ADABAVENUE
خیال زبان

اب وہ یشب کے روبرو تھی۔۔۔یہ وہی جانتی تھی یشب کی طرف بڑھتے قدم کس قدر بھاری ہو رہے تھے۔

"مسٹر یشب عدیل ابراھیم باتیں تو آپ ہماری سن ہی چکے ہیں تو پھر کیا فیصلہ کیا آپ نے؟"اس نے ہاتھ سینے پر باندھتے ہوئے اس کا فیصلہ جاننا چاہا۔

"فیصلہ کرنے سے پہلے ایک بات ہمیشہ ذہن میں رکھیے گا اگر آپ آج احلام کو اپنی بیوی کی حیثیت سے لے کر جانا چاہتے ہیں تو آپ کو اپنی فیملی کے ہر ممبر کی نظروں میں اسے وہ مقام دلانا ہو گا جو آپ کی بیوی ڈیزرو کرتی اگر اس کی شادی نارمل انداز میں ہوئی ہوتی "لہجہ اس بار بھی دوٹوک اور اٹل تھا جس میں رعایت کی کوئی گنجائش نہیں تھی۔

"احلام کی آنکھوں سے آنسو چھلک پڑے تھے اسے سمجھ نہیں آرہا تھا روئے یا خوش ہو کہ وہ اکیلی نہیں ہے اس کی پرواہ کرنے کے لیے لوگ ہیں اور ان سب سے بڑھ کر اس کی دوست ہے جس نے اسے اکیلا کبھی نہیں چھوڑا تو آج وہ کیسے چھوڑ دیتی وہ ایک مضبوط سائبان کی طرح اس کے سر پر سایہ کر کے کھڑی تھی۔"

سب وہاں بت کی طرح ساکت کھڑے تماشا دیکھ رہے تھے گھر کے باقی لوگ بھی باہر آگئے تھے۔کسی میں بھی بولنے کی ہمت نہیں تھی یا پھر الفاظ نہیں تھے آخر بولتے بھی کیا ایک یتیم مسکین بچی سے اس کا واحد رشتہ بھی مانگ لیتے کیا ایسے کٹھور دل ان سب کے تو نہیں تھے۔

"میں آپ کے جواب کی منتظر ہوں تو کیا فیصلہ کیا ہے آپ نے؟"اس نے پھر سے اسی انداز میں پوچھا۔

"میں احلام کو اپنی بیوی کی حیثیت سے وہی مقام دلاؤں گا جو وہ ڈیزرو کرتی ہے"اس کا لہجہ دھیما تھا۔یشب نے اس کے چہرے سے اس کے اندر چلتے طوفان کا پتہ لگانا چاہا تھا لیکن وہ ناکام ہوا اس کا چہرہ سپاٹ تھا۔

"کیا تم میرا ساتھ دو گی"یشب نے پوچھا۔

"میں اپنی دوست کا ساتھ دوں گی اگر آپ اسے وہ مقام دلانے میں ناکام ٹھہرے" جیسے سوال آیا تھا جواب بھی ویسے ہی ترکی بہ ترکی دیا گیا تھا۔

وہ پلٹی تھی اور احلام کے قدموں میں بیٹھی اس کے دونوں ہاتھ تھامے اس سے کہہ رہی تھی۔

"احلام تم اکیلی نہیں ہو دنیا چاہے ادھر کی ادھر ہو جائے ادیرا احمد تمہارا ساتھ کبھی نہیں چھوڑے گی خود کو کبھی بھی اکیلا کہہ کر ہمارے رشتے کی توہین مت کرنا اس نے دوستی کا حق ادا کیا تھا۔"

احلام اس کے گلے لگ کر رونے لگی اس نے آج اسے کوئی تسلی نہیں دی تھی اسے رونے دیا تھا رو کر جب وہ اس سے علیحدہ ہوئی تو اس نے اس کے آنسو صاف کیے اور اسے لیے دروازے کی جانب چل دی اور اس کا ہاتھ یشب کے ہاتھ میں تھمایا۔۔۔اس ہاتھ کو کبھی مت چھوڑنا اس پر اپنی پکڑ مضبوط رکھیے گا وہ کہتی ہوئی پلٹ گئی تھی اور باقی گھر والوں کے ساتھ جا کر کھڑی ہو گئی تھی۔

ادیرا نے اپنا فون اٹھایا تھا اور اس پر ایک میسج ٹائپ کیا تھا اور یشب کے نمبر پر سینڈ کیا تھا۔ فون یشب کے ہاتھ میں ہی تھا اس نے اس کا میسج پڑھا تھا جس میں اس نے لکھا تھا۔

"آپ نے احلام کو لے کر یہاں سے جانا نہیں ہے اس کو اپنے گھر والوں سے انٹروڈیوس کروانا ہے اور اب آپ یہ اپنا امتحان سمجھ سکتے ہیں احلام کو سب کچھ سمجھانا ہو گا آپ کو دیہان رہے اس کی طبیعت نہیں بگڑنی چاہیے۔" میسج پڑھ کر اس نے اس کی طرف دیکھا تھا جو رخ موڑ گئی تھی۔

"احلام کیا تم مجھ پر بھروسہ کرتی ہو" یشب نے اس سے پوچھا۔

"یہ کیسا سوال ہوا" اس نے تعجب سے پوچھا۔

"یہ میرے سوال کا جواب نہیں ہے" یشب نے سرسری سا کہا۔

"ہاں کرتی ہوں لیکن یہاں پر اس بات کا کیا مقصد ہے" اس نے پھر سے اسی انداز میں پوچھا۔

"تم جانتی ہو نہ ہماری شادی کن حالات میں ہوئی تھی ایسے میں گھر والوں کو تمہیں قبول کرنے میں تھوڑا وقت لگ جائے گا کیا تم صبر سے کام لو گی" اس نے یقین دہانی چاہی۔

"میں نے صبر سے کام لینا ہمیشہ ادیرا سے سیکھا ہے اور میری پیٹھ پر وہ صبر کی تھپکی دینے کے لیے موجود ہے تو ہاں میں صبر کر سکتی ہوں" افسردہ مسکراہٹ سے اس نے ادیرا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"نصیب تمہیں اسی کے روبرو کھڑا کرنے والا ہے کیا پھر بھی تم صبر کر لو گی" اس نے جھجھکتے ہوئے کہا۔

"آپ پہلیاں کیوں بجھوا رہے ہیں صاف صاف بات کریں میرے لیے یہاں کھڑا رہنا مشکل ہو رہا ہے۔" یشب نے خود کو پر سکون کرنے کے لیے ایک لمبا سانس ہوا کے سپرد کیا تھا۔

"احلام۔۔۔یہ میری ہی فیملی ہے میں اس گھر کا بیٹا ہوں۔۔۔اس گھر کا پوتا ہوں۔۔۔اور اس گھر کا داماد بھی ہوں۔۔۔اس نے ٹھہرے ہوئے لہجے میں یہ چار جملے ادا کیے اور اس نے اپنے ہاتھ میں موجود اس کے ہاتھ کی پکڑ کو ہلکا ہوتے ہوئے دیکھا۔"

"مطلب آپ ادیرا کے شوہر ہیں" کافی دیر خاموشی کے بعد اس کے منہ سے یہ جملہ نکلا جس پر اس نے سر ہاں میں ہلایا۔

"لیکن۔۔۔میں نے تو۔۔۔۔ان کی۔۔۔۔تصویر دیکھی ہے۔۔۔۔اگر آپ وہ ہوتے تو۔۔۔۔میں آپ کو پہچان جاتی۔۔۔۔یا میرے خدایا۔۔کیا یہ سچ ہے۔۔۔"وہ اپنا سر پکڑتی ہوئی نیچے بیٹھ گئی اس سے لفظ ادا نہیں ہو رہے تھے۔

وہ سات سال پہلے کی تصویر تھی جو تم نے دیکھی تھی اور جس کی تم نے صرف ایک جھلک دیکھی تھی کوئی بھی ایک دفع دیکھ کر نہیں پہچان پاتا ادیرا پھر اس کے پاس آئی تھی۔

"تم نے میرا ہاتھ یشب کے ہاتھ میں کیوں دیا یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ تمہارا شوہر ہے۔"

"وہ تمہارا بھی شوہر ہے اور تم اس پر حق رکھتی ہو" ادیرا نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

"تمہارے حق کا کیا؟" احلام نے اسے جھنجھوڑ ڈالا تھا آنسو ایک دفع سیلاب بن کر پھر سے اس کی گالوں پر بہہ رہے تھے۔

"بات یہاں میری نہیں ہو رہی بات یہاں تمہاری ہو رہی ہے۔"

"نہیں ایسا بالکل نہیں ہو سکتا نہیں میں تمہارے حق پر اپنا قبضہ نہیں جما سکتی۔۔۔ آپ مجھے ابھی فارغ کریں آپ پر پہلا حق ادیرا کا تھا اور آخری بھی اس کا ہی رہے گا" احلام لڑکھڑاتے ہوئے اٹھی تھی اور یشب سے مخاطب ہوئی تھی۔

"بکواس مت کرو احلام۔۔۔ تم ایسا سوچو گی بھی نہیں اور تم نے کوئی قبضہ نہیں کیا یہ تمہارے نصیب کا تھا اور تم اسے جھٹلا نہیں سکتی "اس نے اس کو پکڑ کر اپنی طرف کیا تھا اور سختی سے اسے کہا تھا۔

"اور تمہارے نصیب کا کیا۔۔۔ ہاں۔۔۔ بولوں تمہارے نصیب کا کیا" وہ پوری قوت لگا کر چیخی تھی۔

"میں نصیبوں پر یقین رکھنے والی لڑکی ہوں مجھے اتنا یقین ہے جو میرے نصیب کا ہو گا وہ بہترین ہو گا میرے نصیب کا مجھ سے کوئی نہیں چھین سکتا اور میرے نصیب کا فیصلہ بھی کل ہو جائے گا" اس کی آواز اونچی نہیں تھی لیکن لہجہ اٹل تھا۔ آنکھوں میں پانی جمع ہو کر پلکوں کی باڑ پر ہی اٹک گئے تھے۔

"تم سمجھ نہیں رہی۔۔۔۔ تم۔۔۔۔" وہ بات کرتے کرتے چکر کھا کر گر گئی تھی۔

ADABAVENUE

آیت فوراً سے اس کی طرف گئی تھی اس کی نبض ٹٹولی تھی یشب اسے اٹھا کر ادیرا کے کمرے میں چھوڑ آیا تھا۔

نبض دھیمی دھیمی چل رہی تھی ڈاکٹر بھی چیک کر گئی تھی اور انہیں لاسٹ وارننگ دے کر گئی تھی کہ احلام کی جان بھی جا سکتی ہے کوئی صدمے والی بات سے ردا بیگم اس کے ہاتھ ملتی رہی تھیں عفاف اس کے پاؤں مل رہی تھی۔ سب اسے ہوش میں لانے کی کوشش کر رہے تھے۔

آیت نے انہیں باہر جانے کا کہا تھا وہ احلام کو ڈرپ لگانے لگی تھی عفاف کو اس کے پاس چھوڑ کر ادیرا سب کو باہر لے گئی تھی۔

ادیرا دادا ابو جان اور دادو کے کمرے میں تھی اور احمد صاحب اور ردا بیگم زوریز کو اس نے آیت سے کہلوا کر ان سب کو دادا ابو جان کے کمرے میں بلوایا تھا۔

دادا ابو جان آپ کہتے تھے نہ کہ ہم کسی کا نصیب نہیں چھین سکتے جو ہمارے نصیب میں ہوتا ہے ہمیں وہی ملتا ہے اور جو نہیں ہوتا وہ ہمارے ہاتھوں میں آکر بھی ریت کی مانند پھسلتا جاتا ہے آپ نے ہی سکھایا ہے نہ کہ اپنے اللہ پر یقین رکھو وہ بہترین نصیب لکھنے والا ہے مجھے بھی نصیبِ یقین ہے مجھے یقین ہے جو میرے نصیب میں لکھا ہو گا وہ بہتر نہیں بہترین ہو گا اور جو آج میں فیصلہ کروں گی مجھے یقین ہے کہ آپ لوگ میرا ساتھ دیں گے۔۔۔ دیں گے نہ؟ اس نے بڑے مان سے پوچھا تھا دادا جان نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا تھا۔ وہ کھڑی ہوئی تھی اور اس بار وہ اپنے بابا سے مخاطب تھی۔

"میں نے قدم پیچھے لینا کا فیصلہ کیا ہے" اس نے نظریں جھکا دی تھی۔

نہ میں خود چاہتی ہوں کہ احلام پیچھے قدم ہٹائے اور نہ ہی میں اسے ایسا کرنے دوں گی قسمت نے اسے چار رشتے دیے تھے جن میں سے دو وہ کھو چکی ہے اور انہی میں سے ایک رشتے نے اسے چوتھے رشتے سے متعارف کروایا تھا میں ایسا کبھی بھی نہیں چاہوں گی کے اس سے یہ بچے کچے رشتے بھی چھین لیے جائے وہ پختہ لہجے میں بول رہی تھی۔

میرے پاس بہت سے رشتے ہیں بہت سے اپنے موجود ہیں جو میرے سر پر ہاتھ رکھ کر میرے لیے فیصلہ کرسکتے ہیں میرا بھائی ہے میرے بابا ہیں میرے دادا ابو جان ہیں۔

ADABAVENUE
خیال زبان

اس کے پاس کوئی نہیں ہے یہ کہتے ہوئے اس کی آنکھوں سے ایک آنسو بے مول ہوا تھا جسے وہ چھپانے کے لیے رخ موڑ گئی تھی۔

ردا بیگم کی بھی آنکھوں سے آنسو گر رہے تھے زوریز اپنی ماما کو اپنے ساتھ لگاتے ہوئے تھپکنے لگا۔ میرے لیے وہ پیچھے ہٹ جائے گی لیکن میں اپنے لیے اس کو پیچھے نہیں ہٹنے دوں گی۔

آپ لوگ جس سے کہو گے میں شادی کے لیے تیار رہوں گی لیکن میں یہ شادی نہیں کرسکتی یشب پر اپنا حق میں نہیں جتا سکتی وہ پھر سے اپنے دادا ابو جان کے قدموں میں بیٹھی ان سے گزارش کر رہی تھی۔

انہوں نے احمد صاحب کی طرف دیکھا تھا جنہوں نے ہاں میں سر ہلایا تھا دادا جان نے بھی ادیرا کے سر پر ہاتھ رکھا تھا اور اسے فیصلہ کرنے کا حق دیا تھا اس نے آنکھیں بند کر کے آنسوؤں کو جھٹکا تھا جو پلکوں کی بار میں ہی کہی اٹک گئے تھے۔ جو راستہ بنا کر گال پر بہہ گئے تھے۔

میری ایک گزارش ہے کہ شادی جس ڈیٹ پر رکھی گئی ہے اسی پر ہی ہو جائے تو اچھا ہو گا بس دلہن بدلی جائے گی باقی سب کچھ ویسے کا ویسا ہی رہے گا اور ایک اور بات میں یہ بھی چاہتی ہوں کہ آپ لوگ ماں باپ بن کر اس کے سر پر ہاتھ رکھے اسے یہ نہ لگے کے اس کے ماں باپ اس کی اتنی بڑی خوشی پر موجود نہیں ہیں۔۔۔اس نے اپنے بابا کے ہاتھ پکڑتے ہوئے ان سے التجا کی تھی وہ اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر وہاں سے چلے گئے تھے۔

بھائی مجھے آپ سے بات کرنی ہے چلیں آپ کے روم میں جا کر کرتے ہیں وہ زوریز کو کہتی ہوئی خود بھی باہر چلی گئی تھی۔

☆☆☆☆☆

ADABAVENUE
خیال زبان

بیڈ کے سامنے چیئر رکھے زوریز ادیرا کے بالکل سامنے بیٹھا تھا۔

"وہ تمہارا نصیب بھی تو تھا" زوریز نے اسے کریدا۔

"جب چیزیں اپنی دسترس میں رہ کر بھی اپنی نہ رہے تو آزمائش۔۔۔دکھ۔۔۔پریشانی۔۔۔تکلیف۔۔۔غم۔۔۔درد دینے والی تمام چیزیں آپ کے ساتھ سانس کی طرح فرض ہو جاتی ہیں سانس لو گے تب بھی تکلیف ہو گی اور روک کے رکھو گے تو پہلے سے زیادہ ہو گی۔" اور اس تکلیف سے صرف میں نہیں احلام بھی گزر سکتی ہے اس نے دھیمے انداز میں زوریز کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ تمہارا آخری فیصلہ ہے؟" اس نے ہارے لہجے میں کہا۔

جی آپ ابھی وکیل سے بات کر لیں صبح تک خلع کے پیپرز ریڈی ہو جانے چاہیے اس کام کے لٹکنے سے سب کو تکلیف ہو سکتی ہے اور میں مزید ہر کسی کو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتی اس نے پختہ لہجے میں کہا۔

"ایک دفع پھر سوچ لو" زوریز نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا۔

سوچنے کی اسٹیج گزر چکی ہے اب آخری اسٹیج ہی بچی ہے جس پر صرف عمل کرنا باقی رہ گیا ہے وہ مسکرائی تھی اور مسکراہٹ بہت افسردہ تھی۔

میرے لیے یہ کام مشکل ہے اپنی ہی بہن کا گھر توڑنے کے کاغذات بنوانا اس نے چہرے پر ہاتھ پھیرا تھا۔

بھائی یہی بہتر ہے بہت سی وجوہات ہے اس کے صحیح ہونے میں "میں اس گھر کی بیٹی ہوں کل اگر کوئی مسلہ ہو جاتا ہے تو آپ سب لوگ میری طرف ہو جاؤ گے اور وہ کہاں جائے گی۔۔۔ اپنے ویران گھر میں جا کر کس کو اپنے دکھڑے سنائے گی اس کا گھر بھی اب یہی ہے اور مائیکا بھی یہی ہے آپ کو بڑا بھائی بن کر اس کے سر پر ہاتھ رکھنا ہو گا"۔۔۔ ادیرا نے زوریز کا بازو پکڑ کر اسے سمجھانا چاہا جس پر وہ صرف سر ہلا گیا۔

"کاش میرے اختیار میں ہوتا تو میں اپنی بہن کے نصیب میں دنیا جہاں کی خوشیاں لکھ دیتا وہ بے بسی سے بولا۔"

"اختیار تو آپ کو ملا ہے اپنی دوسری بہن کے نصیب میں خوشیاں لکھنے کا وقت آگیا ہے وہ پھر سے مسکرائی تھی" اور کمرے سے چلی گئی تھی لیکن زوریز مسکرا نہیں سکا۔

"اللہ تمہیں یشب سے کئی گنا زیادہ اچھا شریک حیات دے" زوریز اپنی بہن کا نصیب نہیں لکھ سکتا تھا لیکن اس کے لیے دعا کر سکتا تھا اور اس نے کی بھی تھی۔

☆☆☆☆☆

احلام کے پاس آیت ردا بیگم اور نازیہ بیگم تھیں عفاف تھوڑی دیر پہلے ہی وہاں سے چلی گئی تھی وہ سب اس کے ہوش میں آنے کا انتظار کر رہے تھے لیکن اس بار وہ ہوش میں نہیں آرہی تھی یا ہوش سمبھالنا ہی نہیں چاہتی تھی جیسے ہی ہوش سمبھالتی تھی بری خبر چھت پھاڑ کر اس کے سر پر آگرتی تھی۔

ADABAVENUE
خیال زبان

"نصیبوں کی ڈوریں کتنی الجھی ہوتی ہے بھابی اور ساری عمر الجھی ہی رہ جاتی ہے ان کے سرے ڈھونڈ ھتے ڈھونڈ ھتے ہم کسی اور ہی سفر پر نکل جاتے ہیں میری بچی ان ڈورو کو سلجھاتے سلجھاتے خود الجھ گئی ہے۔۔۔ ردا بیگم بے ربط سی بولی تھیں۔

"نصیبوں کا لکھا بھی تو نہیں جھٹلایا جاتا ایسا نصیب میں لکھا تھا اور ان سے لڑ کر بھی جیتا نہیں جا سکتا تھا ہم تو یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ یہ دونوں ساتھ رہ لیں ایک عورت کے لیے اپنے شوہر کی شراکت برداشت کرنا سب سے مشکل کام ہے ادیرا کا جو بھی فیصلہ ہو گا ہمیں اس کا ساتھ دینا ہو گا" نازیہ بیگم نے ان کا ہاتھ اپنی گرفت میں لیتے ہوئے ہلکا سا دبایا جس پر وہ آنسو صاف کرتی ہوئی ہاں میں سر ہلا گئیں۔

یشب سومنگ پول میں ٹانگیں لٹکائے پیچھے کو پشت گرائے فرش پر لیٹا ہوا تھا عفاف وہاں سے گزرتی گزرتی اسے دیکھ کر وہی رک گئی تھی وہ بھی سوئمنگ پول کی دوسری سائیڈ پر ٹانگیں لٹکائے بیٹھ گئی تھی اس نے یشب کو کال ملائی تھی۔

"بھائی آپ کیا چاہتے ہیں؟" اس نے سادہ لفظوں میں پوچھا۔

"میں کیا چاہتا ہوں اس کا فیصلہ تو میں خود بھی نہیں کر پا رہا لیکن میں احلام کو نہیں چھوڑ سکتا۔" آپ کی باتوں میں ادیرا تو کہی بھی نہیں ہے اس کی بات پر وہ جذبز ہوا۔

میری باتوں میں ادیرا پہلے بھی کبھی نہیں تھی پانچ سال پہلے وہ رشتہ گھر والوں نے اپنی مرضی سے جوڑا تھا میرے لیے ہمیشہ وہ ایک اچھی دوست اور ایک کزن ہی رہی ہے۔

"رشتہ پانچ سال پہلے بدلہ تھا جذبات ابھی تک نہیں بدلے" اس نے بے لاگ تبصرہ کیا۔

ہاں کچھ نہیں بدلہ بس حالات بدل گئے ہیں اس نے جواز دیا۔

"سب کچھ ویسے کا ویسا ہی ہے بس آپ کے خیالات بدل گئے ہیں۔"

ADABAVENUE
خیال زبان

"آپ کو ان کاغذات پر سائن کرتے ہوئے ایک لمحے کے لیے بھی ادیرا کا خیال نہیں آیا۔"۔۔۔"آپ کے بہت سے کونٹینٹ تھے آپ کسی بھی اچھے انسان کو احلام کے لیے پریفر کر سکتے تھے لیکن آپ نے ایسا نہیں کیا آخر کیوں؟" آخری لفظ پر اس کی آنکھ سے آنسو گرا تھا آواز نم ہوئی تھی سب سے پیاری کزن سب سے پیاری دوست ادیرا احمد اس کو سب سے زیادہ عزیز تھی۔اس کے دکھ پر وہ سب کو ہلا کر رکھ سکتی تھی لیکن اس کی وہی عزیز از جان اسے ایسا کرنے نہیں دیتی تھی۔

"سچ کہوں تو ادیرا کا خیال مجھے ایک لمحے کے لیے بھی نہیں آیا تھا میرے دماغ میں یہ بات تھی ہی نہیں کہ میرا پہلے ہی نکاح ہو چکا ہے" یشب نے بے مقصد سا کہا۔

ادیرا عفاف کو ڈھونڈھتی ڈھونڈھتی وہاں آگئی تھی اور اس نے آخری الفاظ بھی سن لیے تھے۔وہ اس کے پاس آکر بیٹھ گئی تھی اور اس سے فون لے کر خود بات کرنے لگی۔

"میرے لیے فیصلہ کرنا بہت مشکل تھا یہ فیصلہ میں نے اپنے گھر والوں کے خلاف جا کر لیا ہے وہ سب آخری دم تک نہیں چاہیں گے کہ میرا یہ رشتہ ٹوٹے۔۔۔یہ فیصلہ کرنے کے بعد مجھے دل پر بوجھ سا محسوس ہو رہا تھا ایک عجیب قسم کی بے سکونی ڈیرہ ڈال کر بیٹھی تھی لیکن آپ کی باتیں سن کر وہ بوجھ بھی اتر گیا ہے بے شک میرا فیصلہ ٹھیک ہے گھر والے تھوڑی دیر اپسیٹ رہے گے وقت لگے گا پھر سب ٹھیک ہو جائے گا" ادیرا نے حفاظتی بند باندھا وہ اس کی بات پر لیٹے سے اٹھ بیٹھا تھا۔

"کل تک آپ کو میرا فیصلہ بھی مل جائے گا" وہ فون عفاف کو دیتی ہوئی اندر چلی گئی تھی۔

"بھائی آپ نہیں جانتے یا پھر آپ سمجھنا نہیں چاہتے آپ ایک ہیرے کو پتھر سمجھ کر کھونے جا رہے ہیں" وہ افسوس کرتی ہوئی لائن کاٹ گئی اور وہاں سے چلی گئی۔

☆☆☆☆☆

وہ سیدھا اپنے کمرے میں آئی تھی چیئر پر آکر گم سم سی بیٹھ گئی۔

"تواس شخص کو میں یاد ہی نہیں تھی تو جس چیز نے ہمیں جوڑا تھا وہ کیسے یاد رہتا اس شخص نے شروع سے لے کر آج تک مجھے بے مول ہی کیا ہے اگر یہ رشتہ جڑا رہتا تب یہ صرف مجھے ہی نہیں بلکہ ہر ایک کو ازیت کے سوا کچھ نہ دیتا زندگی کے پانچ سال اس سفر پر میں اکیلی چلی ہوں اور زندگی کے مزید آنے والے سالوں میں میں ان پر اکیلی چلنے کی ہمت نہیں رکھتی مجھے یہی سے لوٹنا ہو گا اور میں یہی سے لوٹ جاؤں گی" بے حد رنجیدگی سے سوچتے ہوئے وہ کرسی کی پشت پر ہی سر ٹکا گئی وہ کرسی پر ہی بیٹھی بیٹھی سو گئی تھی۔

رات کا نہ جانے کونسا پہر تھا کہ اسے اپنے ہاتھوں پر کسی کا لمس محسوس ہوا اس نے آنکھیں کھولی تھی اور اپنے سامنے احلام کو بیٹھے دیکھا۔

تم یہاں کیوں آگئی ہو بیڈ پر بیٹھو اس نے اس کو اٹھانا چاہا لیکن وہ ٹس سے مس نہ ہوئی اور روتے روتے ہی سر نفی میں ہلانے لگی۔

"مجھے معاف کر دو میں تمہاری گنہگار ہوں میں تم لوگوں کے درمیان آگئی ہوں میں پیچھے ہٹنے کے لیے تیار ہوں بس مجھے معاف کر دو "وہ ہچکیوں کے درمیان بولی۔

"اٹھو"۔۔۔اس نے اسے زبردستی اٹھا کر اوپر بٹھایا اور خود اس کے قدموں میں بیٹھ گئی۔

"نہ اس میں تمہارا قصور ہے نہ میرا اور نہ ہی یشب کا یہ سب قسمت کے کھیل ہیں۔ "

"تمہیں ایک بات بتاتی ہوں دیہان سے سننا" اس نے احلام کو پچکارا۔

ادیرا نے پانچ سال پہلے والی ساری بات اس کے گوش گزار دی اب تم ہی بتاؤ میں اس رشتے کے ساتھ کیسے جڑی رہ جاؤں جب یشب خود مجھے دھتکار کر گئے تھے۔۔۔یہ کہتے ہوئے آنسوؤں کا گولہ اس کے گلے میں اٹکا تھا۔

"یشب امریکا کبھی نہ لوٹ آنے کے لیے گئے تھے اور آج وہ لوٹ آئے ہیں تو میرے لیے نہیں صرف تمہارے لیے" اس نے اسے سمجھانے کی کوشش کی۔ وہ اس کے ہاتھوں پر سر رکھے رو دی۔

اگر اب تم دوبارہ روئی تو میں تم سے پکاوالا خفا ہو جاؤں گی اس نے اسے دھمکی دی جس پر وہ نفی میں سر ہلاتے ہوئے آنسو صاف کرنے لگی۔ ادیرا اس کے لیے کھانا گرم کر کے لائی تھی اسے کھانا کھلا کر اور میڈیسن دے کر اب وہ اسے سلا رہی تھی اور خود بھی اس کے ساتھ ہی لیٹ گئی تھی۔

☆☆☆☆☆

اگلے دن سب لاؤنج میں بیٹھے تھے ادیرا احلام کو بھی لے آئی تھی اس کی طبیعت ابھی بھی ٹھیک نہیں تھی وہ نقاہت زدہ سی وہاں بیٹھی تھی کمزوری ہونے کی وجہ سے اس کا جسم ٹوٹ رہا تھا۔

دادا ابو جان نے اسے اپنے پاس بلا کر اس کا حال احوال پوچھا تھا اور اسے سر پر پیار دیا تھا ان کے پیار سے ہاتھ رکھنے پر پھر سے اس کی آنکھیں چھلک گئی تھی دادی اسے ساتھ لگائے تھپک رہی تھیں۔

"بس بیٹا بس جو ہو گیا ہے اسے قبول کر لو اور جو ہونے والا ہے اس کے لیے تیار رہو۔"

زوریز نے پیپر ز لا کر ادیرا کے ہاتھ میں رکھے تھے اور اس نے سب سے اجازت لے کر ریشب کو دیے تھے اس نے سرسری سا ان پیپر ز کو دیکھا تھا۔ ادیرا نے اس سے پیپر ز لے کر سائن کرنے چاہے تھے۔

ادیرا نے غازی سے پینسل مانگی جس پر اس نے دینے سے صاف انکار کر دیا دو سیکنڈ وہ اس کی طرف دیکھتی رہی پھر اٹھ کر پینسل لینے چلی گئی جانتی تھی کہ یہ ان کے صبر کا امتحان ہو گا کہ انہی کی پینسل سے اپنا نہ بننے والا گھر توڑا جائے۔

"وہ واپس آئی تو اس نے سائن کرنے کے لیے ہاتھ آگے بڑھایا تھا جسے احلام نے مضبوطی سے پکڑ لیا" اور نفی میں سر ہلانے لگی۔

"ہم ایک ساتھ رہ سکتے ہیں۔" اس کی بات پر ادیرا مسکرائی تھی۔

"یاد ہے ایک دفع یونیورسٹی کے گراؤنڈ میں بیٹھی تم اور عفاف ایک ڈرامے پر تبصرہ کر رہی تھیں۔ اس ڈرامے میں اس شخص نے دو شادیاں کی ہوتی ہیں اور تم ان میں سے ایک لڑکی کی سائیڈ لیتے ہوئے کہہ رہی تھی کہ عورت سب کچھ برداشت کر سکتی ہے مگر شوہر

کو کسی دوسری عورت کے ساتھ بانٹ نہیں سکتی اور عفاف نے تم سے پوچھا تھا اگر تمہاری زندگی میں اگر ایسا کوئی موقع آگیا تو تم کیا کرو گی اور تم نے کہا تھا کہ میں اس شخص سے شادی ہرگز نہیں کروں گی جس کی پہلے سے ہی بیوی ہو اور اگر میرے شوہر نے دوسری شادی کرلی تو یا تو اس سے علیحدگی لوں گی یا پھر زہر کھا کر مر جاؤں گی بے شک وہ باتیں ایک مذاق کا حصہ تھی لیکن وہ ایک حقیقت بھی تھی۔"

اس نے سائن کر دیے تھے اس بار اس کے ہاتھ نہیں کانپے تھے جس طرح پانچ سال پہلے نکاح کے پیپرز سائن کرتے ہوئے کانپے تھے اس نے پیپرز یشب کی طرف بڑھائے تھے۔

"ہم اس کا کوئی اور حل بھی نکال سکتے ہیں میں تمہارے پانچ سالوں کے انتظار کا یہ انعام نہیں دے سکتا" یشب نے ادیرا سے کہا تھا۔ وہ بے حد رنجیدگی سے مسکرائی تھی۔ "پانچ سال صرف نمبروں میں بڑا اڈجٹ ہے۔۔۔ یہاں پانچ سال نہیں ایک سال زیادہ لمبا رہا ہے پچھلا ایک سال میں نے احلام کے ساتھ پل پل آپ کے ذکر میں گزارتے ہوئے دیکھا ہے آپ کا ذکر پچھلے ایک سال سے احلام کی زبان کی بدولت زندہ رہا تھا اور پچھلے پانچ سال ان لوگوں نے بھی میرے ساتھ گزارے ہیں لیکن انہوں نے آپ کا ذکر زندہ ہوتے ہوئے نہیں دیکھا اور اس کی وجہ آپ بھی بہت اچھے سے جانتے ہیں۔ احلام پچھلے ایک سال سے اس رشتے کو جی رہی ہے اور میں نے اس کو اس رشتے سے خوشی ڈھونڈتے ہوئے دیکھا ہے اس رشتے کا ہونا اس کے لیے بہت اہمیت رکھتا ہے۔"

"پانچ سال سے میں ایک ایسا سفر کر رہی ہوں جس کی کوئی منزل نہیں ہے اور ہوتی بھی کیوں راستہ جو غلط اختیار کیا ہے اب میرا لوٹ جانا ہی بہتر ہے آپ سائن کر دے میں آپ کو اپنا مجرم نہیں مانتی۔" یشب نے سائن کر دیے تھے۔

"آج وہ گھر ٹوٹا تھا جس کی صرف بنیاد رکھی گئی تھی اور وہ بنیاد بہت کمزور تھی پانچ سال کا وقت ان بنیادوں میں پانی بن کر بہہ گیا تھا جس سے بنیادیں اور کمزور ہو گئی تھیں اگر ان پر گھر بنا بھی لیا جاتا تو اس کی مدت زیادہ عرصے کی نہیں ہوتی وہ کم عرصے میں ہی ڈھے جاتا اور پھر دوبارہ گھر بنانا بہت تکلیف دہ اور مشقت والا کام ہوتا۔" اسی لیے ادیرا نے انہی بنیادوں کو گرانے کا فیصلہ کیا تھا۔ ادیرا نے پیپرز زوریز کو دیے تھے۔

سب لوگ ایک دوسرے سے نظریں چراتے ہوئے اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے تھے ادیرا احلام کو لیے لاؤن میں آگئی تھی اور اسے کچھ بھی بولنے سے منع کیا تھا۔

دیکھو احلام گلٹ میں رہنا چھوڑ دو پانچ سال پہلے والی بات بھی میں نے تمہیں اس لیے بتائی تھی کہ تم گلٹ میں رہنا چھوڑ دو ہمارے درمیان کوئی محبت کا رشتہ نہیں تھا اگر ہوتا تو شاید یہ رشتہ ٹوٹنے کی نوبت ہی نہ آتی ادیرا نے اس کو سمجھایا جس نے کرب سے اس کی جانب دیکھتے ہوئے سرہاں میں ہلا دیا۔

☆☆☆☆☆

ادیرا کے فون کی گھنٹی بجی تھی کسی کا میسج آیا تھا اس نے فون چیک کیا جہاں عفاف کا نام جگمگا رہا تھا۔ "فوراً کمرے میں آؤ مجھے تم سے بات کرنی ہے" اس کا میسج پڑھ کر وہ اٹھی تھی اس نے احلام کو بھی اندر چلنے کا کہا تھا جس پر اس نے منع کر دیا وہ وہی کچھ دیر بیٹھنا چاہتی تھی۔

ہاں کیا بات ہے کیوں بلایا مجھے ؟ اس نے تھکے تھکے انداز میں پوچھا۔

"یہ کیا حرکت تھی ادیرا تم نے کتنی آسانی سے رشتہ ختم کر دیا" وہ جلے پیر کی بلی بنے کمرے میں چکر کاٹ رہی تھی جیسے ہی ادیرا آئی اس نے غصے میں اس سے پوچھا۔

"جو رشتہ ہی ختم ہو گیا ہے اس بارے میں بات کر کے کیا حاصل ہو گا" اس نے اپنے ازلی انداز میں ہی کہا۔

"یہ میرے سوال کا جواب نہیں ہے" اس نے کڑے تیور لیے کہا۔

"رشتہ اتنی آسانی سے ختم نہیں ہوا ہے پورے پانچ سال لگے ہیں پانچ سال لگے ہیں اس بوسیدہ بنیادوں کو گرنے میں اور تم کہہ رہی ہو کہ اتنی آسانی سے رشتہ ختم ہو گیا" ادیرا نے بھی تھوڑے سخت لہجے میں کہا۔

"کیا تم نے ان پانچ سالوں میں کبھی بھائی کا انتظار نہیں کیا کیا کبھی ان سے محبت نہیں کی" عفاف نے اسے کریدنا چاہا۔

"کونسا انتظار اور کیسا انتظار۔۔۔وہ جو تمہارا بھائی کہہ کر گیا تھا کہ کبھی نہ کرنا یا وہ انتظار جو میں نے بھی کبھی نہیں کیا" اس نے کرختگی سے کہا۔

کیا کہا تھا بھائی نے تم سے اس نے اچھبے سے پوچھا۔

"محبت کی بات کرتی ہو نہ تم۔۔۔تو دیکھو جا کر اپنے بھائی کی آنکھوں میں وہاں پر میں نہیں احلام بستی ہے" وہ کہہ کر جانے ہی والی تھی کہ اس نے بازو سے پکڑ کر روک لیا۔

"تم نے بھائی سے ایک دفع نہیں پوچھا کہ انہوں نے ایسا کیوں کیا انہوں نے تمہیں اتنا بے مول کیوں کیا کیوں تم نے ان کو نہیں جھنجوڑا کیوں تم نے ان کا کالر پکڑ کر ان سے اپنا حق نہیں مانگا کیوں تم اپنے حق کے لیے نہیں لڑی" عفاف نے اسے پوری قوت سے جھنجھوڑا تھا۔

"میں کسی سے نہیں لڑ سکتی تھی نہ حالات سے۔۔۔نہ وقت سے۔۔۔نہ یشب سے۔۔۔نہ احلام سے۔۔۔نہ نصیب سے۔۔۔اگر میں لڑ سکتی تھی تو صرف اپنے خیالات سے اور میں ان سے لڑ رہی ہوں" اس نے عفاف سے اپنا آپ چھڑایا اور بیڈ پر گرنے والے انداز میں بیٹھتے ہوئے اس نے بے ہنگم بے ربط اور بے مقصد جملے ادا کیے۔

"ہاں میں پوچھنا چاہتی تھی اس شخص سے کیوں اس نے مجھ سے نکاح کیا لیکن میں نہیں پوچھ سکی میں اس کو جھنجھوڑ کر پوچھنا چاہتی تھی۔۔کیوں اس نے مجھے اتنے لمبے انتظار کی ڈور تھمائی لیکن میں نہیں جھنجھوڑ پائی۔۔میں اس کے نام کے ساتھ گزارے ان پانچ سالوں کا حساب لینا چاہتی تھی لیکن میں وہ حساب نہیں لے پائی۔۔۔ہاں میں اس سے پوچھنا چاہتی تھی اگر وہ اس رشتے پر راضی نہیں تھا تو کیوں اس نے اپنا نام میرے نام سے جوڑا کیوں لیکن میں یہ بھی نہیں پوچھ پائی اپنے پانچ سالوں کا حساب میں اس سے نہیں مانگ پائی جانتی ہو کیوں۔۔۔کیوں کہ تربیت کی وہ باتیں جو ہمارے وجود کا حصہ بن گئی ہیں وہ آڑے آ جاتی تھیں بچپن سے سنتے آئے ہیں جو بھی ہوتا ہے وہ قسمت کا لکھا ہوتا ہے اس کو جھٹلانے والا ہمیشہ منہ کی کھاتا ہے میری قسمت کا لکھا تھا جو مجھے دیا گیا ہے میں قسمت لکھنے والے سے نہیں لڑ سکتی تھی اور میں نہیں لڑ پائی۔"

ADABAVENUE خیال زبان

"میں کس کس کا گریبان پکڑ کر اپنے ان سالوں کا حساب مانگوں باوجود ضبط کے اس کی آنکھوں سے آنسو چھلک گئے تھے عفاف نے اسے گلے لگایا تھا اس نے ادیرا کو بہت کم روتے دیکھا تھا وہ بہت مضبوط تھی اپنی مسکراہٹ کے پیچھے اپنے آنسو چھپا لیتی تھی اور آج ضبط ٹوٹا تھا وجہ بھی تو بڑی ہی تھی۔"

"تمہاری سب سے بڑی خامی پتہ ہے کیا ہے؟" عفاف نے اسے تھپکتے ہوئے کہا۔

"تمہیں جو بات سکھائی جاتی ہے تم اس کی گانٹھ باندھ لیتی ہو اور اس پر عمل کرنا کبھی نہیں بھولتی ہر جگہ خاموش نہیں رہا جاتا اپنے حق کے لیے لڑنا پڑتا ہے" اس نے اسے سمجھانے کی ناکام کوشش کی۔

"اگر تمہارے بھائی نے مجھے ذرا بھی امید دلائی ہوتی تو میں یہ سٹیپ کبھی نہ اٹھاتی اگر تمہارے بھائی کی زندگی میں واقعی میری کوئی جگہ ہوتی یا میں انہیں یاد ہی ہوتی تو آج حالات مختلف ہوتے لیکن ایسا کچھ نہیں ہے تمہارے بھائی کی زندگی کا حصہ احلام ہے اور وہی تمہارے بھائی کی خوشی ہے اپنے بھائی کی خوشیاں ڈھونڈو میرے غم پر ماتم کرنا چھوڑ دو" اس نے اس کی گال تھپتھپائی اور اب وہ وہاں رکی نہیں تھی وہاں سے چلی گئی تھی پیچھے عفاف تاسف سے سر ہلاتی ہی رہ گئی۔

☆☆☆☆☆

"میں لڑ بھی لیتی تو کیا حاصل ہو جاتا کچھ بھی نہیں میرے حصّے میں آتا میں پانچ سال پہلے بھی نکاح کر کے خالی ہاتھ تھی اور آج خلع کے پیپرز سائن کر کے بھی خالی ہاتھ ہی ہوں اپنوں سے لڑنا اور ان کے خلاف لڑنا مشکل نہیں بہت زیادہ مشکل ہوتا ہے اور وہاں میری تو جگہ تھی ہی نہیں یہ بات بھی مجھے پانچ سال پہلے باور کروائی جا چکی تھی میں نے وقت کا ضیا بچایا ہے جو بعد میں ہو کر زیادہ تکلیف دیتا وہ اب ہو کر کم تکلیف سے دوچار کرے گا وہ عفاف کے کمرے سے سیدھا اپنے کمرے میں آئی تھی اور شاور کے نیچے کھڑی خود کو بھگو رہی تھی اور ان میں شاید آنسو بھی شامل تھے۔" آج وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔ آج سارا غم وہ بہا دینا چاہتی تھی۔

ADABAVENUE
خیال زبان

نہا کر وہ وضو کر کے باہر آئی تھی اور اب نوافل ادا کر رہی تھی نوافل پڑھنے کے بعد اس نے آبص کو ٹیکسٹ کیا تھا اور اس نے بزی کا میسج سینڈ کیا تھا ادیرا نے اسے ایک اور میسج کیا تھا اور اسے کل آنے کے لیے بولا تھا۔

سب کو یہ بات پتہ چل چکی تھی پھوپھو بھی عباد اور علی کے ساتھ وہاں آ گئی تھیں آبص لوگوں کو بھی جیسے ہی پتہ چلا وہ بھی سیدھا وہی پہنچے۔

سب بڑے اندر بیٹھے اس رشتے پر افسوس کر رہے تھے اپنے اپنے دکھوں کا اظہار کر رہے تھے ادیرا کی قسمت کو کوس رہے تھے اتنی پیاری بچی کے ساتھ اتنا بڑا حادثہ۔۔۔ان کے یقین کرنے میں دشواری ہو رہی تھی "اور قسمت بھلا پیارے لوگوں کے در پر تھوڑی نہ بیٹھی ہوتی ہے۔"

بھائی صاحب شادی کی ڈیٹ ہمیں بدل دینی چاہیے ہم اپنی ایک بیٹی کے غم پر دوسری بیٹی کی بارات کو خوش آمدید نہیں کہہ سکتے فاطمہ بیگم نے آنسو صاف کرتے ہوئے بھیگے لہجے میں کہا۔

یہ ادیرا کی ہی گزارش ہے وہ یہی چاہتی ہے کہ ڈیٹ آگے نہ بڑھائی جائے شادی اسی ڈیٹ پر ہو جائے جس پر رکھی گئی ہے تو یہ زیادہ اچھا ہو گا عدیل صاحب نے دھیمے لہجے میں کہا۔

باہر سب ینگ جنریشن بیٹھی تھی اور اتنا کچھ بولنے کے باوجود وہ کچھ نہیں بول رہے تھے۔آبص بھائی آپ تو بزی تھے پھر ابھی کیسے آ گئے ادیرا نے ہی اس خاموشی کو توڑا تھا۔

"کیسے کاموں میں دل لگا لیتا میری بہن کا گھر ٹوٹ گیا تھا" لہجہ ہارا ہوا تھا۔

"جو ختم ہو گیا اس پر بات نہ ہی ہو تو بہتر ہو گا اور آپ سب کو میرے لیے اس ٹاپک سے ہٹنا ہی ہو گا آپ کی بہن کا وہ گھر بنا ہی نہیں تھا تو ٹوٹنے پر افسوس کیسا اگر بن کر ٹوٹا ہوتا تو آپ لوگوں کا ماتم کرنا بنتا بھی تھا" اس نے اسی دھیمے انداز میں کہا جو اس کی شخصیت کا خاصہ تھا۔

ADABAVENUE
خیال زبان

ادیرا آپ مطمئن تو ہو نہ اس فیصلے سے عباد نے نے پوچھا اس نے ہاں میں سر ہلا دیا جس پر عباد نے اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر دعا دی۔

"زوریز"۔۔۔ آبص نے ادھر بیٹھے بیٹھے ہی اسے آواز لگائی جو ابھی کار سے اترا تھا اور اس کا رخ اب اندر کی جانب تھا۔

"میں کمرے میں جا رہا ہوں میرا سر دکھ رہا ہے" اس نے بھی وہی سے ہانک لگائی صاف ظاہر تھا وہ ان کے ساتھ بیٹھنا نہیں چاہتا تھا۔

"بھائی رک جائیں" ادیرا ابھی اس کے پیچھے لپکی جو سیڑھیوں تک پہنچ چکا تھا۔

"بھائی کب تک ایسا چلے گا؟"

"پتہ نہیں"

"سامنا کریں گے تو بہت جلد اس فیز سے نکل آئے گے۔"

"میں تمہارے جتنا حوصلہ نہیں رکھتا"

"حوصلہ ہو تو ایک جیسا ہی ہوتا ہے اس میں بڑا چھوٹا نہیں دیکھا جاتا"

"یہ میرے صبر کا امتحان ہو گا"

"اللہ کو صبر کرنے والے پسند ہے" ادیرا نے بھی دوبدو کہا تھا بھائی بہن کی یہ گفتگو یک جملہ تھی۔ترکی بہ ترکی سوال جواب ہو رہے تھے وہ اس کی آخری بات پر رنجیدگی سے مسکرایا تھا۔

"تو اب اندر جانا ہے یا باہر صبر کا امتحان دینا ہے" اس نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"فریش ہو کر آتا ہوں تھوڑی دیر میں" وہ کوٹ اتارتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف بڑھا۔

"میں چائے پر آپ کا انتظار کروں گی" اس نے بھی پیچھے سے ہانک لگائی تھی۔

جب ہمارا یہ حال ہے تو زوریز پر کیا گزر رہی ہو گی بہنیں تو اس کی جان ہیں ان کو دکھ میں دیکھ کر وہ بوکھلا جاتا ہے آبص نے تبصرہ کیا۔

"وہ پیور ہارٹڈ شخص ہے ہر ایک سے مخلص اور یہاں بات تو اس کی بہن کی ہے ایک ہی دن میں اس کی بہن کی زندگی نے ایک نیا رخ موڑ لیا ہے دکھ تو اس کا بڑا ہے" ساریہ نے بھی اس کی ہاں میں ہاں ملائی۔

آیت بھی ایک چیئر پر گم سم سی بیٹھی نہ جانے کس دنیا کی سیر کر رہی تھی۔ آج تو علی اور غازی بھی خاموش مورت بنے بیٹھے تھے۔ تھوڑی دیر تک ادیرا سب کے لیے چائے لے آئی اور ساتھ زوریز بھی تھا جس کے ہاتھ میں باقی سامان تھا۔ سب نے خاموشی سے ہی چائے پی تھی۔

آبص بھائی وہ میں نے آپ سے پوچھنا تھا کہ ان پیسوں میں سے کتنی رقم باقی بچی ہے اس گاؤں کے لوگوں کو کچھ سامان کی ضرورت تھی اور میں کل وہی لے کر انہیں دینے جاؤں گی۔

ہاں میرے پاس وہ لسٹ موجود ہے ایک منٹ دکھاتا ہوں اس نے اپنے والٹ سے ایک پیج نکال کر ادیرا کو دیا۔

"تین لاکھ بچیں ہیں" اس میں سے آپ مجھے تیس ہزار دے دے میں سامان لے آوں گی۔

"یہ پیسے ختم ہونے کے بعد ہم کیا کریں گے" عفاف نے پوچھا۔

ہماری کمپنی فنڈز دے گی زوریز بولا اور میری کمپنی بھی آبص بولا۔ اور ہماری کمپنی سے بھی فنڈز دیے جائے عباد نے زوریز سے کہا عباد لوگوں کا بزنس بھی زوریز ہی سمبھال رہا تھا عمر صاحب کی وفات کے بعد سے پہلے عدیل اور احمد صاحب دیکھتے تھے اور اب زوریز دیکھ رہا تھا اس نے ہاں میں سر ہلا دیا۔

اور میں فراز سے بات کروں گی ان کی کمپنی بھی فنڈز دیتی ہے اور ہم سب کے پاس بھی جتنی رقم جمع ہوا کریں گی ہم بھی وہ کانٹریبیوٹ کیا کریں گے آیت نے بھی چپی توڑی تھی۔

"نئے سفر پر صرف پہلا قدم بڑھانا مشکل ہوتا ہے اور پھر اُس سفر کے راستے اپنے آپ کھلتے جاتے ہیں" اس نے ایک جذب سے کہا زوریز بھی اپنی بہن کے اطمینان بھرے انداز کو دیکھ کر پر سکون ہو گیا۔

ADABAVENUE

اور کل تم اکیلی نہیں جاؤ گی کل میں جلدی آ جاؤں گا اور میں تمہارے ساتھ چلوں گا زوریز نے اٹل لہجے میں کہا۔

آپ پہلے ہی اتنا بزی رہتے ہیں دو کمپنیز کو ٹائم دینا آسان کام تو نہیں ہے اس نے منع کرنا چاہا۔۔ کمپنیز بہن سے زیادہ امپورٹنٹ نہیں ہے میں چلوں گا کل اس نے اسی انداز میں کہا اور اس کی بات پر وہ مسکرا دی۔

میٹنگ تھوڑی دیر بعد برخاست ہو گئی تھی سب اپنے اپنے گھروں میں چلے گئے تھے۔

☆☆☆☆☆

اگلے چار دن بھی بہت مصروف گزرے تھے احلام کو دو تین ڈرپس اور لگائی گئی تھیں وہ ادیرا کے روم میں ہی ٹھہری تھی وہ پہلے سے کافی بہتر تھی لیکن کمزوری ابھی بھی محسوس کرتی تھی ادیرا نے اس کا بہت خیال رکھا تھا جس سے وہ جلدی ریکور کر گئی تھی ادیرا نے عفاف کے ساتھ مل کر اس کے لیے ساری شاپنگ کر لی تھی سب کے لیے ادیرا کی جگہ احلام کو قبول کرنا مشکل تھا لیکن آہستہ آہستہ سب ٹھیک ہو رہا تھا بد تمیزی پہلے بھی احلام سے کوئی نہیں کرتا تھا اب اس سے ہلکی پھلکی باتیں سب کیا کرتے تھے انہوں نے حالات سے سمجھوتہ کرنا سیکھ لیا تھا اور احلام کو اس فیز سے نکالنے کے لیے وہ اس کو اپنے ساتھ باتوں میں انگیجڈ رکھا کرتے تھے کل رات صفا آپی بھی اپنے دو بچوں کے ساتھ پاکستان آ چکی تھیں اور ساری باتیں انہیں ادھر آ کر ہی پتہ چلی تھیں ادیرا نے اس کو سب سمجھا دیا تھا اور وہ باقیوں کی نسبت جلد ہی سمجھ گئی تھیں۔

آج مایوں کی رسم ہونی تھی شادی میں صرف دو دن رہ گئے تھے تیسرے دن شادی کا فنکشن تھا۔ تین بج چکے تھے زوریز نے ادیرا کے کمرے کا دروازہ ناک کر کے اندر آنے کی اجازت چاہی اندر سے اجازت ملتے ہی وہ اندر گیا۔

احلام بچے آپ کو کچھ چاہیے تو نہیں اس نے احلام سے پوچھا جو صوفے پر بیٹھی تھی۔ اس کے پوچھنے پر اس کی آنکھیں بھر آئی تھی جو لڑکی اس کی بہن کے روبرو آئی تھی آج وہی بھائی اس سے اس کی شادی کی ضروریات پوچھنے آیا تھا۔

وہ نہ میں سر ہلا گئی اور آنکھوں کو جھپکا زوریز نے آگے بڑھ کر اس کے سر پر ہاتھ رکھا اور کہا۔۔۔جو ہو چکا ہے اسے قبول کر لو ہم سب بھی کر چکے ہیں ہاں اگر تمہیں یشب کبھی بھی تنگ کرے تو سیدھا میرے پاس آنا میں اس کی کلاس لوں گا اور وہ اس بات پر ہنس دی اور جملہ اس کو ہنسانے کے لیے ہی بولا گیا تھا۔

ادیرا لسٹ دے دو جو تم نے بازار سے منگوانی ہے اس نے بازو فولڈ کرتے ہوئے پاس بیٹھی ادیرا سے کہا جس نے فورا لسٹ اسے تھما دی جو اس کے ہاتھ میں ہی تھی وہ لسٹ لے کر وہاں سے چلا گیا تھا۔

شام کو ساڑھے پانچ کے قریب عفاف اور احلام کو تیار کر کے لاؤن میں لے کر آیا گیا لاؤن کی ساری سجاوٹ غازی اور علی نے کی تھی ییلو اور وائٹ تھیم کے ساتھ لاؤن کو خوبصورتی سے سجایا گیا تھا دور سے آنے والے مہمان آچکے تھے کچھ ابراھیم ولا میں تو کچھ فاروق ہاؤس میں ٹھہرے ہوئے تھے۔

پانچ سال پہلے نکاح پر دور دور سے مہمانوں کو نہیں بلایا گیا تھا تب ان کا خیال تھا کہ شادی پر ہی سب کو بتا دے گے اس لیے ابھی کسی نے احلام کے دلہن ہونے پر کوئی سوال نہیں اٹھایا تھا۔

عفاف اور احلام نے ییلو کلر کے کرتے اور فلیپرز پہن رکھے تھے دونوں کا میک اپ سے آری چہرہ تھا سب سے پہلے انہیں ہلدی دادا جان اور دادی جان نے لگائی تھی پھر بعد میں باقی گھر والوں نے بھی لگائی تھی ساریہ اور غازہ بھی اسے ہلدی لگانے آئی تھیں۔سب لڑکیوں نے وائٹ کرتے اور کیپری پہنے تھے اور ساتھ ییلو دوپٹے لیے تھے دوپٹوں کا کلر ایک جیسا لیکن ڈیزائن مختلف تھا۔سب لڑکوں نے لائٹ ییلو کلر کے کرتے اور وائٹ شلواریں پہن رکھی تھیں۔آبص اور یشب نے ہلدی کی رسم کرنے کے لیے سختی سے منع کیا تھا۔

باری باری سب نے عفاف اور احلام کو ہلدی لگائی تھی آج غازی ولاگ بنا رہا تھا اپنی باری پر اس نے علی کو کیمرا پکڑا یا تھا اور عفاف کا پورا منہ ہلدی سے خراب کر دیا تھا اس کے لیے ہلدی کے بیچ آنکھیں کھولنا مشکل ہو رہا تھا ادیرا نے اس کی آنکھیں صاف کی تھی اور وہ مایوں کی دلہن ہونے کی پرواہ کیے بغیر غازی کے پیچھے بھاگی تھی اور وہ بھاگتے ہوئے پیچھے مڑ کر اسے اپنے ولاگ کے لیے شوٹ بھی

کر رہا تھا اور ساتھ ساتھ کمینٹری بھی جاری تھی" اور یہ ہوا عفاف عدیل کا زبردست تصادم وہ بھی اپنے ہونے والے شوہر کے ساتھ "بھاگتے بھاگتے وہ آبص سے ٹکرا گئی تھی جو ابھی ابھی وہاں ساریہ کو بلانے آیا تھا۔ تصادم اتنا زبردست تھا کہ اسے اپنا سر گھومتا ہوا نظر آیا۔

"اندھے ہو کیا" اس نے سر مسلتے ہوئے کہا۔

"یار تم پاغل ہو ایسے کون پاغل جنگلیوں کی طرح بھاگتا ہے" اس نے اس کے پاغل ہونے کی یقین دہانی چاہی۔

"ہاں پاغل ہوں کر لو جو کرنا ہے۔۔ سر توڑ دیا میرا کیا لوہافٹ کروار کھا ہے" اس نے بھنویں اچکا کر کہا اور اپنے سر میں اٹھتے درد کی وجہ سے اسے کوسنے لگی۔۔

"آندھی طوفان بن کر تم گھوم رہی ہو اور الزام تم مجھ پر لگا رہی ہو اور یہ کیا بھوت بن کر گھوم رہی ہو نیا کرتا خراب کر دیا میرا " آبص نے اپنی شرٹ پر لگی ہلدی صاف کرتے ہوئے کہا۔ دانت کچکچاتے ہوئے اس نے اپنے ہاتھ اس کے بالوں کی طرف بڑھائے ہی تھے کہ پیچھے نازیہ بیگم کی آواز نے اس کے ہاتھ ہوا میں ہی رکوا دیے۔

"ذرا شرم لحاظ ہے تمہیں دو دن بعد دلہن بننے والی ہو اور اپنے شوہر سے کیسے زبان چلا رہی ہو" نازیہ بیگم نے آتے ہی اسے جھڑکا جو باہر کسی کام سے آئی تھی اور انہیں آپس میں گتھم گتھا ہوتے ہوئے دیکھ کر ان کی طرف آئی۔

شوہر ابھی ہوا نہیں ہے اور اس لنگور کو عزت دینی ہے یا نہیں اس بارے میں میں نے ابھی کچھ سوچا نہیں ہے اس نے ہاتھ باندھتے ہوئے لاپروائی سے کہا اس کی بات پر نازیہ بیگم نے اسے بازو پر تھپڑ رسید کیا دفع ہو جاؤ یہاں سے نالائق اولاد۔

"دو دن بعد آپ مجھے اس گھر سے دفع کرنے والی ہیں۔۔۔ اچھا نہیں کیا آپ نے میرے ساتھ مجھے یہاں باندھ کر" وہ پیر پٹختی ہوئی وہاں سے واک آوٹ کر گئی۔

نازیہ بیگم نے آبص سے معازرت کی اور وہاں سے چلی گئی۔

"اپنی بہن کا بے عزتی نامہ مجھے بھی سینڈ کر دینا" وہ غازی کے کندھے پر تھپک کر ساریہ کو دیکھنے چلا گیا۔

بیکگراؤنڈ پر ہلکا ہلکا سا میوزک بج رہا تھا سب لوگ خوش گپیوں میں مصروف تھے احلام کی طبیعت کی وجہ سے ادیرا اسے اندر لے گئی تھی اسے کپڑے چینج کروا کر ادیرا نے اسے میڈیسن دی تھی اور اسے آرام کرنے کا کہا تھا وہ جب سو گئی تو ادیرا ابھی روم سے باہر نکل آئی تھی۔

غازی کا اگلا شکار آیت تھی اس نے علی کے حوالے کیمرا کیا تھا اور ہاتھوں پر ہلدی لگائے وہ آیت کی طرف شیطانی مسکراہٹ لیے دیکھ رہا تھا اس نے قدم آگے کو بڑھائے ہی تھے کہ آیت نے الٹے قدموں سے بھاگنا شروع کر دیا۔

"غازی میں بتا رہی ہوں اگر میرے ذرا سی بہ ہلدی لگی تو تمہارے لیے اچھا نہیں ہو گا۔۔۔ دیکھو میں تمہیں نوٹس بھی نہیں بنا کر دوں گی۔۔۔ یار میرا نیا ڈیزائنر ڈریس ہے خراب ہو جائے گا" آیت نے دہایاں دی مگر وہاں سن کون رہا تھا۔

"علی دیکھو میرے پیارے ہونے والے دیور میں دل پر پتھر رکھ کر تمہارے لیے فرنٹ سیٹ کی بھی قربانی دے دوں گی۔۔۔ پلیز تم اس کو روکو" وہ بھاگتے بھاگتے علی سے بھی التجا کر رہی تھی جو مزے سے ویڈیو بنا رہا تھا۔

"مائی ڈیر کزن عرف ہونے والی بھابھی وہ تو تم ویسے بھی چھوڑنے والی ہو کیوں کہ کسی اور کی فرنٹ سیٹ پر قبضہ جمانے کا پرمٹ جو ملنے والا ہے" علی نے بھی بات ہوا میں اڑائی۔

بچائیں عباد بھائی بچا لیں ان دو پہاڑی بکروں سے عباد جو وہاں پر فون سننے آیا تھا آیت کے اس طرح اپنے پیچھے چھپنے سے اور اس طرح خود کو گھمائے جانے پر وہ ہڑبڑا ہی گیا تھا۔

عباد بھائی ہٹ جائیں ورنہ آج آپ ہلدی لگنے سے سورج مکھی کا پھول بن جائیں گے غازی نے وارننگ دی۔

"اچھا۔۔۔ لگا کر دکھاؤ تم آیت کو ہلدی" اس نے فون جیب میں ڈالتے ہوئے سینے پر بازو باندھ کر چیلینجنگ والے انداز میں کہا۔

"آپ مجھے انڈر اسٹیمیٹ کر رہے ہیں" غازی نے بھنویں اچکائی۔

"جو مرضی سمجھ لو" اس نے بھی اسی انداز میں کہا۔

"پیچھے کھڑی آیت چھپ چھپ کر ان دونوں کو دیکھ رہی تھی اور محظوظ بھی ہو رہی تھی وہ شخص جو اس کا شریک حیات بننے والا تھا اس کو ابھی سے پروٹیکشن دے رہا تھا کیا نصیب نے آیت کو یہ شخص اس کے نصیب میں لکھ کر اسے انعام دیا تھا۔"

یار جانے دے تجھے نہیں پتہ کتنا بھاری ہاتھ ہے ان کا کیوں بے موت مرنا چاہتا ہے کسی اور دن لے لیں گے بدلہ علی نے اس کو سمجھانا چاہا۔

"یار عباد بھائی آپ کے ہاتھ کی وجہ سے آپ کی ہونے والی میسز بچ گئی ہے ورنہ آج اس کو اور سورج مکھی کو پہچاننا مشکل ہو جاتا آپ کا سومن کا ہاتھ مجھ پر اٹھتا تو میں واقعی ہی اٹھ جاتا" وہ کہہ کر وہاں سے بھاگ گئے تھے عباد نے اس کو پیچھے سے نکال کر سامنے کیا تھا۔

جو شولڈر کٹ بال کھلے چھوڑے کانوں میں گولڈن جھمکے پہنے اپنے ہی دیہان میں لگی اپنا دوپٹہ جھاڑ رہی تھی اس کے بال اور اس کے کانوں میں پڑے آویزے دونوں ہل رہے تھے۔

"شکریہ آپ کا۔۔۔ورنہ آج یہ لوگ میرا حشر نشر کر دیتے آج آپ جو کہیں گے میں وہ مانوں گی صرف اس لیے کہ آپ نے میری مدد کی ہے۔"

"اچھا تو پھر ایک کپ چائے کا بنا دو" عباد نے سنجیدگی سے کہا۔ عباد کی بات پر اس نے منہ بسورتے ہوئے بھنویں اچکا کر اسے گھورا۔

رہنے دے آپ پھر۔۔۔پھر کیا ہوا تھوڑی سی ہی تو مدد کی ہے فیوچر میں بھی آپ نے ہی ان جنگلیوں سے بچانا ہے وہ شان بے نیازی سے کہتی ہوئی پلٹی تھی۔

"اچھا سنو"۔۔۔عباد نے پیچھے سے آواز لگائی تھی وہ رک گئی تھی لیکن پلٹی نہیں تھی۔

"یہ بھائی کہنا کب چھوڑو گی؟"

ADABAVENUE
خیال زبان

"نکاح سے ایک سیکنڈ پہلے اس نے پلٹتے ہوئے اسی انداز میں کہا اور شیطانی مسکراہٹ چہرے پر سجائے وہ وہاں سے چلی گئی اور وہ پیچھے تاسف سے سر ہلاتا رہ گیا۔

☆☆☆☆☆

اگلے دن مہندی کا فنکشن تھا اور وہ فنکشن شادی ہال میں رکھا تھا غازی اور علی صبح سے گھن چکر بنے ہوئے تھے وہاں ہال کا سارا انتظام وہی دونوں دیکھ رہے تھے ساری سجاوٹ انہوں نے اپنی نگرانی میں کروائی تھی آج مہندی کا فنکشن کمبائن تھا۔

شام کے سات بج چکے تھے کچھ مہمان ہال میں پہنچ چکے تھے اور کچھ گھر پر ہی تھے احلام کی طبیعت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے بیوٹیشن کو گھر ہی بلا لیا گیا تھا۔

سب لوگ تیار ہو کر ہال پہنچ چکے تھے احلام اور یشب نے ایک ساتھ انٹری کی تھی دونوں ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے تالیوں کی گونج میں چلتے ہوئے جھولے کے پاس آئے تھے جو گیندوں کے پھولوں سے سجایا گیا تھا۔

اس کے بعد عفاف اور آبص دونوں آئے تو ایک ساتھ تھے مگر ایک ساتھ تھے نہیں وہ ایک دوسرے کو منہ چڑھاتے ہوئے دوسری سمت میں لوگوں کو دیکھتے ہوئے اور مسکراتے ہوئے آرہے تھے۔عفاف جھولے پر بیٹھ گئی تھی آبص عباد کے پاس چلا گیا تھا جو کسی دوست کے ساتھ کھڑا تھا۔

پھر ادیرا آیت ساریہ اور غازہ مہندی کا سامان لے کر اندر داخل ہوئی آہستہ آہستہ چلتی ہوئی وہاں آئیں اور اس سامان کو اسٹیج پر رکھ دیا۔

اس کے بعد لڑکوں کی انٹری تھی آج بھی ڈریسنگ ایک جیسی تھی صرف واسکٹ ہر ایک نے مختلف پہنی ہوئی تھی۔عباد اور زوریز تو تمیز سے ہی آرہے تھے لیکن غازی اور علی اسٹیج کو توڑتے ہوئے آرہے تھے وہ ناچتے ناچتے اسٹیج تک پہنچے تھے۔

اینڈ پر صفا اپنے دو بچوں کے ساتھ آئی تھی بیٹی اس کی چار سال کی تھی اور بیٹا دو سال کا تھا وہ دونوں اپنے چھوٹے ہاتھ اوپر کیے اچھلتے ہوئے ناچنے والے انداز میں آرہے تھے وہ اتنے پیارے لگ رہے تھے کہ ہال میں موجود سب لوگوں کی نظریں ان دو چھوٹوں پر ہی ٹکی ہوئی تھیں اسٹیج پر پہنچ کر ادیرا نے ان دونوں کو خوب پیار کیا تھا اور ان پر سے پیسے وار کر کسی کو دیے تھے۔

"Khala I will also apply henna to these brides"

غانیہ نے معصومیت سے ان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

اوکے میری جان اس نے اس کی گال پر بوسہ دیا۔

مہندی کی رسومات شروع ہو گئی تھی سب بڑوں نے مہندی لگائی تھی اس کے بعد مہمانوں نے بھی لگائی تھی۔ ادیرا نے غانیہ کے ساتھ مل کر ان دونوں کو مہندی لگائی تھی۔

عفاف اور احلام دونوں نے پھولوں کے زیور پہن رکھے تھے دونوں لائٹ میک اپ میں ہی تھیں اور دونوں نے ہی لہنگا کرتی پہن رکھی تھی اور ساتھ چیزی کے دوپٹے سر پر ٹکائے ہوئے تھے دونوں خوبصورت ماحول کا ایک خوبصورت حصّہ لگ رہی تھیں۔

ادیرا نے دونوں کے ماتھوں پر بوسہ دیا تھا جب اس نے احلام کے بوسہ دیا تو اس کی آنکھوں سے آنسو چھلک گئے۔

"کوئی اتنا اعلیٰ ظرف کیسے ہو سکتا ہے کوئی اپنی خوشیاں ایسے کسی اور کی جھولی میں کیسے ڈال سکتا ہے" احلام نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا تھا اور روندھی ہوئی آواز میں بولی۔

"یہ میری خوشیاں نہیں تھی یہ تمہاری خوشیاں تھی اور اگر میری ہوتی تو شاید میں کبھی نہ دیتی اور جب میری تھی ہی نہیں تو میں رکھ کر کیا کرتی" اس نے اس کے آنسو صاف کیے اور اسے تھپک کر اسٹیج سے اتر گئی۔"

آیت اور عباد دونوں اکٹھے مہندی لگانے آئے تھے پہلے مہندی آبص لوگوں کو لگائی تھی پھر یشب لوگوں کو لگائی گئی تھی۔

سب سے اینڈ پر غازی اور علی آئے تھے ان کو آتا دیکھ کر عفاف اپنی جگہ سے ہی اٹھ گئی تھی اور جانے ہی لگی تھی کہ غازی نے ہاتھ پکڑ کر روک دیا۔

"آج کچھ نہیں کہتے تمہیں پیاری بہنا آج اتنے سارے لوگوں کے سامنے اپنی شامت تھوڑی نہ بلوانی ہے" غازی نے اسے کندھوں سے پکڑا اور اسے واپس بٹھایا۔

دونوں نے سب کی طرح ہی رسم ادا کی تھی اینڈ پر علی نے غازی کو آنکھ ماری تھی دونوں نے اپنے ہاتھ تیل میں ڈبویں تھے اور عفاف کے سر پر زور سے ملے تھے وہ ہک دھک سی بیٹھی اپنے سر کی مساج ہوتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔

"آہ۔۔۔اخ۔۔۔یہ کیا کیا تم لوگوں نے اس نے دونوں ہاتھوں کا استعمال کرتے ہوئے ان کے بازوؤں کو رگڑا دیا۔"

"ہٹو یہاں سے بدتمیز لوگوں تم لوگوں کا ٹائم آنے دو ایک ایک بدلہ لوں گی تم لوگوں سے بھی اور تم لوگوں کی بیگمات سے بھی وہ ان کو وارن کرتی ہوئی تن فن کرتی وہاں سے برائیڈل روم کی طرف جانے کے لیے اٹھی تھی۔" پیچھے سے ان تینوں نے اپنے قہقہوں کا گلہ گھوٹتے ہوئے مسکرانے پر ہی اکتفا کیا تھا۔

حال کے بیچوں بیچ اسے ادیرا کھڑی ہوئی نظر آئی جو آنکھوں میں نمی لیے ہونٹوں پر نرم سی مسکراہٹ سجائے احلام کی طرف دیکھ رہی تھی جہاں غازی اور علی بیٹھے اسے ہنسا رہے تھے۔ رو رہی ہو یا خوش ہو رہی ہو عفاف نے وہاں آتے ہوئے پوچھا۔

"جب آنکھوں سے آنسوؤں کے دریا کا بہنا اور لبوں پر ایک نرم سی مسکراہٹ کا سج جانا دونوں کام جب ایک ساتھ ہی ہو جائے نہ تب کبھی کبھار وہ اذیت کی انتہا ہوتی ہے اور کبھی کبھار وہ خوشی کی انتہا ہوتی ہے"۔۔۔ادیرا نے مسکراتے ہوئے اسی جذب سے کہا۔

تو یہی بتا دو خوشی کی انتہا پر ہو یا غم کے ماؤنٹ ایورسٹ پر اس نے کریدا۔

ADABAVENUE

"شاید خوشی کی انتہا پر اگر میں وہ فیصلہ نہ کرتی تو میں اپنی دوستی کا رشتہ کھودیتی خوشی کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ خوشیاں اصل حق دار کے پاس پہنچ گئی ہیں۔"

"تو کیا تم خوشیوں پر حق نہیں رکھتی؟"

"رکھتی ہوں مگر ان خوشیوں پر نہیں کیوں کہ یہ خوشیاں میری نہیں احلام کی تھی اور اسی کی طرف رخ موڑ گئی ہیں" اس نے اپنے ازلی انداز میں کہا۔

اور تم کہاں جارہی ہو ادیرا نے پوچھا جس پر اس نے سب بتادیا پھر وہ بھی اس کے ساتھ برائیڈل روم تک گئی۔

بال سیٹ کر کے وہ دونوں دوبارہ ہال میں آگئی تھیں اور وہاں پر ایک سائیڈ پر بیٹھی آنٹیاں ڈھولکی بجارہی تھیں اور باقی ساری ینگ جنریشن اسٹیج پر کھڑی ناچ رہی تھی انہوں نے آبص کو بھی گھسیٹا تھا اور آبص نے عباد کو لیکن وہ ان کے درمیان سے ہو کر پھر سے واپس آگیا تھا اور اپنے فون پر بزی ہو گیا تھا۔

آیت نے عفاف اور ادیرا کا بھی ہاتھ پکڑ کر انہیں اس ہجوم کا حصہ بنایا تھا ادیرا وہاں سے نکل آئی تھی اور عفاف ان کے ساتھ ہی مل کر ہلکا پھلکا ڈانس کر رہی تھی عفاف کا کہنا تھا چاہے شادی ان چاہے شخص سے ہی ہو رہی ہے لیکن ہو تو پہلی دفع اور آخری دفع ہی رہی ہے تو وہ چانس گوانا نہیں چاہتی تھی۔ آہستہ آہستہ کر کے سارے مہمان چلے گئے تھے رات کا ایک بج گیا تھا اور یہ لوگ گھر جانے کے لیے تیار ہی نہیں تھے۔

غازی بیٹا بس کر دو صبح کا فنکشن بھی اٹینڈ کرنا ہے اور احلام بیٹی کو دیکھو وہ کتنی مشکل سے بیٹھی ہوئی ہے چلو سب وائینڈ اپ کرو احمد صاحب ابھی ابھی اسٹیج پر آئے تھے اور انہیں سب کچھ سمیٹنے کا کہا تھا جو التی پالتی مارے ڈھولکی کا مقابلہ کرنے میں بزی تھے ایک طرف لڑکیاں تھی اور دوسری طرف لڑکے تھے آیت اور غازہ نیٹ سے سونگ نکال نکال کر گارہی تھی اور یہ بات ابھی تک انہیں پتہ نہیں لگی تھی ورنہ وہاں ایک اور دنگل ہونا تھا غازہ آیت کے پیچھے بیٹھی تھی اور جب ان کی باری ہوتی تو وہ آیت کو بتاتی اور پھر وہ شروع ہو جاتی عفاف بھی اس کا بھرپور ساتھ دے رہی تھی۔

وہ سب بھی گھر کے لیے نکلنے لگے تھے اور ان لوگوں کو بھی سب کچھ سمیٹنے کا کہا تھا جہاں منہ کے زاویے بگڑے تھے کیوں کہ ابھی تو مزہ آنا شروع ہوا تھا۔

سب لوگ آدھے گھنٹے تک ہال سے نکل آئے تھے اور سب گاڑیوں میں بیٹھ کر گھر کی طرف بڑھ گئے تھے عفاف آتے ہی سو گئی تھی بغیر کپڑے تبدیل کیے۔باقی سب بھی سونے کے لیے اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے۔

☆☆☆☆☆

اگلے دن بھی سب کی دوڑیں لگی ہوئی تھی ایک تو سب لیٹ اٹھے تھے اوپر سے تین تین شادیاں تھیں غازی اور زوریز جا کر ہال کا سارا انتظام دیکھ آئے تھے اور ابھی ابھی وہ لوٹے تھے۔

غازی جاؤ یہ مٹھائیوں کی ٹوکریاں رکھواؤ جا کر نازیہ بیگم نے اسے ٹوکریاں تھمائی تھیں۔

یار ماما تھوڑا سا سانس تو لے لینے دیں دو کپ چائے کے بنا دیں پھر رکھ آتا ہوں اس نے منہ بسورا۔

خود کچن میں جاؤ اور بنا لو میرے پاس فضول ٹائم نہیں ہے سو کام پڑے ہے کرنے والے غازی اپنی ماما کی شکل ہی دیکھتا رہ گیا۔

اور اٹھو بیوٹیشین کو لے کر آؤ وہ سب یہی سے تیار ہو کر ہال میں جائیں گی۔

"یار ماما میں کوئی شاہی سواری ہوں جس پر چڑھ کر وہ ملکہ بیوٹی آئے گی اسے فون کر کے کہہ دے کہ خود آنے کا انتظام کرے مجھے اور بھی بہت سے کام ہیں" اس نے دوٹوک انداز میں کہا۔

"اٹھتے ہو یا نہیں" انہوں نے کڑے تیور لیے پوچھا۔

"اچھا۔۔۔ایسے تو نہ دیکھیں چلا جاتا ہوں" وہ منہ بناتے ہوئے اٹھا تھا اور چابی اٹھائے باہر چلا گیا۔

دروازہ ناک ہوا تھا۔

آجائیں۔۔۔اندر سے اجازت ملی تھی۔

"بھائی آپ آجائیں"اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اس نے صوفے سے اپنے نکاح کا جوڑا اٹھا کر زوریز کے لیے بیٹھنے کی جگہ بنائی۔

"کیا ہو رہا ہے؟"زوریز نے بات کا آغاز کیا۔

"کچھ نہیں تیار ہونے لگی تھی۔"

"پریشان ہو؟"

"نہیں"

"خوش ہو؟"

"پتہ نہیں"

"اداس ہو؟"

"نہیں"

"پر سکون ہو؟"

"نہیں"

"نروس ہو؟"

"شاید ہاں"

ADABAVENUE
خیال زبان

دونوں کے درمیان ترکی بہ ترکی گفتگو ہو رہی تھی ایک سوال کر رہا تھا تو دوسرا جواب دے رہا تھا دونوں کے درمیان ریپڈ فائر چل رہی تھی۔

"ادھر آؤ"۔۔۔زوریز نے اسے اپنے پاس آنے کا کہا۔

"بہت کچھ بدلے گا آیت اور بہت کچھ ویسے کا ویسا ہی رہے گا تمہارے ساتھ رشتے وہی رہے گے جو آج تک تھے لیکن ان کے نام بدل جائے گے ان کی اہمیت بدل جائے گی عباد تمہارا کزن تھا۔اب تمہارا شوہر بنے گا تمہاری زندگی میں اس کی اہمیت بدل جائے گی۔"

میں جانتا ہوں تم اپنی اسٹڈیز کو لے کر تھوڑا ٹینس ہو لیکن فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے میں نے عباد سے بات کر لی ہے وہ تمہاری اسٹڈیز کا دیہان رکھے گا اور اگر کوئی مسلہ وغیرہ ہوا تو تم مجھے بتانا میں دیکھ لوں گا۔

"یہ فیصلہ تمہارا تھا اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ تم نے یہ فیصلہ کیوں کیا تھا زندگی میں بہت سے مقامات پر ہمیں اپنوں کی خوشیوں کے لیے ایسے اقدامات اٹھانے پڑتے ہیں جن سے ہمارا سکون برباد ہو جاتا ہے ہمارا دل مطمئن نہیں رہتا۔۔۔لیکن یقین جانو دوسروں کی خوشیوں کے لیے اپنی خوشیوں کو قربان کرنے والے کو انعام بھی بڑا خوبصورت ملتا ہے آپ کا اپنا ضمیر مطمئن رہتا ہے۔"

"بشرطِ زندگی ہر لڑکی کی زندگی میں یہ دن آتا ہے کبھی نہ کبھی تو تمہاری شادی ہونی ہی تھی تو ابھی ہی سہی اور جانتی ہو ابھی کیوں ہو رہی ہے" آیت نے اس کے کندھے سے لگے ہی پوچھا "کیوں؟"

"کیوں کہ یہی صحیح وقت ہے ہر کام اپنے وقت پر ہی ہوتا ہے کیوں کہ اس کا ہونا لکھا جا چکا ہوتا ہے۔"

جیسے تمہارا دل پریشان ہو رہا ہے سب کو چھوڑ جانے پر ویسے ہی ہم سب کا دل بھی مٹھی میں جکڑا ہوا ہے تمہیں رخصت کرنے کا احساس ہی بہت تکلیف دہ ہے۔

ADABAVENUE خیال زبان

"دل کہتا ہے میری گڑیا بہت چھوٹی ہے وہ ان زمیداریوں کا بوجھ اٹھانے کا حوصلہ نہیں رکھتی ہے لیکن اتنا یقین بھی ہے کہ وہ سب سمبھال لے گی"زوریز نے نم لہجے میں کہا۔

اس کی بات پر آیت پھوٹ پھوٹ کر رو دی زوریز نے اسے اپنے سینے سے لگایا تھا۔

"ہاں بھائی ہر لڑکی کی زندگی میں یہ دن ضرور آتا ہے لیکن یہ دن بہت مشکل بہت بھاری اور بہت تکلیف دہ ہوتا ہے ایک لڑکی کے لیے سب کچھ چھوڑنا آسان نہیں ہوتا ہے۔"

" تین دفع سائن کرنے پر ہی اس کی زندگی بدل جاتی ہے باپ کے گھر سے شوہر کے گھر کا سفر ہوتا ہے اور یہ مرحلہ آسان نہیں ہوتا ہے۔۔۔ آسان نہیں ہوتا۔"" جہاں پر اس کا بچپن اس کی عمر کا ایک خوبصورت حصہ گزرا ہوتا ہے وہاں پر اس کے لیے پرائے کا لیبل لگا دیا جاتا ہے۔

اور کسی کا پرایا کہنا بہت چبتا ہے بھائی بہت تکلیف دیتا ہے۔"رونے کے دوران ہی وہ کھل کر اپنی فیلنگز بیان کر رہی تھی۔

بیٹا جو پاس ہوتیں ہیں

اصل بیٹیاں وہی ہوتیں ہیں

جو دوسرے گھر جاتیں ہیں

وہ ان کی بیٹیاں کہلاتی ہیں

بہوؤں کا تضاد جو مٹاتی ہیں

بیٹیاں بن کر دلوں پر راج کرتی ہیں

پرائے گھر جا کر اسے اپنا بناتی ہیں

بیٹیاں وہ انہی کی کہلاتی ہیں

جہاں وہ بہو بن کر جاتیں ہیں

(فقیہہ بتول)

ردا بیگم نے اندر آتے ہوئے کہا ان کے پیچھے احمد صاحب اور ادیرا بھی تھی۔

"بیٹیوں کا گھر وہی ہوتا ہے جہاں وہ بہو بن کر جاتیں ہیں وہ اپنا سب کچھ ان کے لیے کرتی ہیں وہ انہی کے آگے جواب دہ ہوتیں ہیں اور یہی حقیقت ہے میری بچی یہی حقیقت ہے یہی دستورِ دنیا ہے" ردا بیگم نے اس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے سمجھانا چاہا وہ زوریز سے علیحدہ ہو کر ردا بیگم کے سینے میں منہ چھپا گئی۔

"اور کامیاب بہو بھی وہی ہوتی ہے جو اس گھر کی بیٹی بن کر دکھاتی ہے اور یہ تبھی ممکن ہوتا ہے جب وہ اس گھر کو اپنا مانتی ہے" احمد صاحب نے اسے صوفے سے اٹھا کر اپنے ساتھ لگایا۔

"تمہارے لیے صرف ایک قدم اٹھانا مشکل ہے آگے آگے سب آسان ہوگا کیوں کہ تم ایک گھنے پیار کے سائے سے نکل کر دوسرے میں جاؤ گی اور امید کرتے ہیں تمہارا یہ سفر آسان رہے اور اگر مشکل آ بھی گئی تو تمہارے پاس بہت سی ایسی طاقتیں ہیں جن سے تم انہیں زیر کر سکتی ہو" ادیرا نے بھی پیچھے سے اسے ہگ کیا اور یہاں اس کی طاقتوں سے مراد اس کے اپنے تھے جو ہر لمحہ اس کے ساتھ کھڑے رہے گے۔

کچھ چند باتیں اور سمجھا کر احمد صاحب اور ردا بیگم چلیں گئے تھے۔ پیچھے زوریز اور ادیرا ہی رہ گیں تھے۔

"اچھا اب میں بھی چلتا ہوں بازار جارہا ہوں کچھ چاہیے تو نہیں" اس نے دونوں سے پوچھا۔ جس پر دونوں نے مسکراتے ہوئے سر نفی میں ہلایا۔ پھر زوریز چلا گیا اور آیت ادیرا بھی سامان لے کر عفاف کے روم میں چلی گئی جہاں بیوٹیشین ان کو تیار کرنے والی تھی۔

☆☆☆☆☆

عباد بھائی۔۔۔یہ لیں آپ کے کپڑے تائی امی نے بھیجے ہیں زمل عباد کو پریس شدہ کپڑے دینے آئی تھی۔

جینز پر گرین کرتا پہنے بالوں کو جوڑے میں اڑسے دوپٹہ سے بے نیاز وجود لیے وہ مصروف انداز میں عباد سے بولی جو کسی فائل کا معائنہ کر رہا تھا۔

ادھر رکھ دو میں پہن لوں گا اس نے بھی مصروف انداز میں کہا۔

ادھر دیں یہ فائل اور کپڑے لیں اور تیار ہو کر آئے ماما غصّہ ہو رہی ہیں علی نے وہاں آتے ہی اس سے فائل چھین لی جس پر اس نے علی کو غصّے سے گھورا اور فائل واپس کرنے کا کہا۔

اس نے فائل سائیڈ پر رکھی اور عباد کو گھسیٹتے ہوئے واشروم میں دھکیلا زمل کھڑی وہاں ہنسنے لگی سمجھ نہیں آ رہی چھوٹا بھائی کون ہے اور بڑا بھائی کون ہے۔

"تم کیوں اتنی کھی کھی کر رہی ہو جاؤ جا کر میرے کپڑے بھی لے کر آؤ" اس نے روب دار انداز میں کہا۔

"کیوں میں کس خوشی میں تمہارے لیے کپڑے لے کر آؤں دو ہاتھ پیر صحیح سلامت ہیں ان کو بروئے کار لاتے ہوئے اپنے کپڑے جا کر لے آؤ" اس نے سینے پر ہاتھ باندھتے ہوئے دوٹوک انداز میں کہا۔

"تو کس خوشی میں تم نے عباد بھائی کو کپڑے لا کر دیے" اس نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے اسے کریدا۔

"پہلی بات وہ میرے بھائی ہیں اور دوسری بات آج ان کی شادی ہے اس لیے یہ ان کے لیے اسپیشل پروٹوکول ہے۔" کسی کو کپڑے لا دینا کہاں کا پروٹوکول ہے۔؟

"تم میرے منہ نہ ہی لگو قسم سے زہر لگ رہے ہو" اس نے منہ بسورا۔

"تو تمہارے منہ سے کونسا ڈیری ملک ٹپک رہی ہے۔" وہ منہ چڑاتی ہوئی عباد کے کمرے سے چیزیں سمیٹنے لگی۔

"ویسے وہ تمہاری پٹاخہ بہن کیوں نہیں آئی" علی نے گفتگو کو لمبا کیا۔

"کیوں تمہیں اس سے کیا کام ہے" اس نے بھنویں اچکائی۔

"اور یہ پٹاخہ کیا ہوتا ہے اس کا صحیح نام اس کے ماں باپ نے رکھا ہے اور تمیز سے ذکر کیا کرو بڑی بہن ہے میری اور تمہاری بھی" اس نے باور کروایا۔

"ہے تو پٹاخہ ہی نہ کیسے ہر ٹائم دو سو کلو کا میک اپ مل کر بیٹھی رہتی ہے۔"

"تو تمہیں کیا مسلہ ہے اس کی مرضی" اس نے بیڈ شیٹ درست کرتے ہوئے کہا۔

"ویسے میں نے بات پوچھی کیا تھی اور تم اس بات کو کھینچ کر کینڈا ہی لے گئی ہو" اس نے جلتے بھنتے کہا۔

"شادی پر آجائے گی میں اور دانی فری تھے تو آگئے اور شادی تک یہی ہے ہم لوگ کوئی مسلہ تو نہیں اگر ہے بھی تو تمہارا ہے میں کیا کروں" وہ کندھے اچکاتے ہوئے وہاں سے چلی گئی عباد بھی نہا کر نکل چکا تھا علی بھی تیار ہونے اپنے کمرے میں چلا گیا۔

☆☆☆☆☆

ADABAVENUE
خیال زبان

آبص اپنے کمرے میں بیڈ پر الٹا لیٹا موبائل استعمال کر رہا تھا۔

"یہ کیا بد تمیزی ہے سب لوگ بارات لے جانے کے لیے تیار ہیں اور تم یہاں ایسے ہی بیٹھے ہو" ساریہ نے آتے ہی اس سے فون چھینا۔

"بد تمیزی تو وہ ہے جو تم لوگوں نے میرے ساتھ کی ہے خامخواں کی پھنے خان میرے پلے ڈال دی" اس نے اٹھتے ہوئے ساریہ سے فون کھینچا۔

"یہ پکڑو کپڑے اور تیار ہو جاؤ اب کچھ نہیں ہو سکتا جاؤ ورنہ میں بابا کو بلا لاؤں گی" اس نے دھمکی دی۔

"ہو سکتا تھا سب کچھ ہو سکتا تھا اگر تم لوگ رشتہ لے جانے سے پہلے مجھ سے پوچھ لیتے۔۔۔ داجی سے بات کرنے سے پہلے ایک دفع پوچھ لیتے۔۔۔ صرف داجی کی وجہ سے میں یہ شادی کر رہا ہوں تم سب لوگوں کو اللہ ہی پوچھے۔۔۔ دو دھر کپڑے" وہ اس سے غصّے میں کپڑے چھینتا ہوا واشروم میں گھس گیا۔

ہر جگہ ہل چل مچی ہوئی تھی کسی کے میچنگ جوتے نہیں مل رہے تو کسی کے دوپٹے تو کسی کے ارینگز۔۔۔ اسی ہلے گلے میں چار بج چکے تھے بارات کا ٹائم پانچ بجے تھا سب سے پہلے ادیرا لوگ ریزورٹ پہنچے تھے تینوں دلہنوں کو تیار کر کے ریزورٹ بھیجا جا چکا تھا۔

ادیرا ردا بیگم اور ادیرا کی خالہ کی بیٹیاں اور بیٹے ہال میں مہمانوں کا استقبال کرنے کے لیے موجود تھے۔ یشب اور آبص کی بارات اکھٹی روانہ ہوئی تھی مہمان بھی تقریباً سیم ہی تھے اسی لیے فیصلہ یہی ہوا تھا کہ ہال اکٹھے پہنچے گے۔ عباد لوگ بھی بارات میں ہی شامل ہوئے تھے۔

یشب اور آبص نے شیر وانیاں پہن رکھی تھیں اور عباد نے کرتا شلوار اور اوپر واسکٹ پہنی تھی۔ ریزوٹ کے گیٹ سے باہر ڈھول والا ڈھول بجا رہا تھا۔

علی غازی اور آبص کے کزنز بھنگڑے ڈال رہے تھے انہوں نے آبص کو بھی گھسیٹا تھا جس کے منہ پر دن کے تین بجے ہوئے تھے اس نے سڑے ہوئے منہ سے ہی منع کیا۔

اس بار عباد نے اسے فورس کیا تھا اور خود بھی بھنگڑا ڈالا تھا آبص نے اسے پہلی دفع بھنگڑا ڈالتے ہوئے دیکھا تھا اس کی خاطر اس نے بھی بھنگڑا ڈالا تھا۔ غانیہ اور زین بھی اتنے لوگوں کو ایسے کرتے دیکھ کر خوش ہو رہے تھے اور ماموں کی شادی کی خوشی میں لڈیاں ڈال رہے تھے۔ زوریز جو ادیرا کے ساتھ استقبال کے لیے کھڑا تھا وہ بھی ان سب کے ساتھ شامل ہو گیا تھا۔

سب لڑکیاں آگے تھیں غازی شادی کا ولاگ بنا رہا تھا اسی لیے اپنا فون اس نے غازہ کو دیا تھا وہ منظر شوٹ کرنے کے لیے سب لوگوں کو سائیڈ پر کیے غازی علی عباد زوریز یشب آبص اور دانیال ایک دائرہ بنائے پشتو ڈانس کر رہے تھے اور وہ سب اتنے پیارے

لگ رہے تھے کہ سب لڑکیاں اپنا دل ہار بیٹھی تھیں ہر کسی کے ہاتھ میں فون تھا اور وہ سب اس منظر کو اپنی آنکھوں کے علاوہ اپنے فون میں بھی محفوظ کر رہے تھے۔ غازہ کے دوسرے ہاتھ میں اپنا فون تھا اور اس نے آیت کو ویڈیو کال پر لائیو لیا تھا۔

اس نے جیسے ہی کال اٹھائی سامنے کا منظر حیران کن تھا اس نے عباد کو پہلی دفع ڈانس کرتے ہوئے دیکھا تھا۔

"واؤیار۔۔۔عباد بھائی کتنے پیارے لگ رہے ہیں وہ صدقے واری جا رہی تھی اور دلچسپی سے ان کا ڈانس بھی دیکھ رہی تھی۔" عفاف جو اس کے پاس بیٹھی تھی اس نے اسے تھپڑ رسید کیا تھا۔

کیا ہے؟ اس نے بازو مسلتے ہوئے پوچھا۔

"تمہاری شادی ہونے والی ہے اب ان کے نام کے آگے سے بھائی کا لقب ہٹا دو۔"

"ابھی ہوئی نہیں ہے شادی جب ہو گی تب ہٹا دوں گی" اس نے منہ بسورا اور پھر سے فون میں مصروف ہو گئی۔

تم بھی دیکھو آبص بھائی بھی بہت پیارے لگ رہے ہیں۔

"تم تو رہنے ہی دو سڑی ہوئی روٹی جیسی شکل ہے۔۔۔پیارے لگ رہے ہیں" اس نے نقل اتارتے ہوئے کہا۔

چھوڑو فضول ان کے پیچھے پڑی رہتی ہو آیت نے اسے ہاتھ سے دفع کرتے ہوئے کہا اور خود کال پر متوجہ ہو گئی۔ ہر طرف سیٹیوں اور تالیوں کی گونج تھی ان لوگوں نے اس ڈانس پر کافی داد وصول کی تھی سب ایک سے بڑھ کر ایک تھے اور سب لگ بھی تو بہت پیارے رہے تھے ماؤں نے ان کے سر سے پیسے وارے تھے تاکہ بچوں کو کسی کی نظر نہ لگ جائے۔ سب نے اندر کی جانب قدم بڑھائے تھے زوریز بھی اندر گیا تھا۔

ریزوٹ کافی بڑا تھا شادی کا سارا فنکشن ہال کے اندر نہیں بلکہ باہر کھلی ہوا میں کیا گیا تھا وائٹ اور لائٹ پنک کا تھیم تھا۔ ادیرا اور باقی لڑکیوں نے ان پر پھول پھینک کر ان کا استقبال کیا تھا۔

آگے ایک لمبی سی راہداری تھی جس کو عبور کرتے ہوئے وہ لوگ اسٹیج تک پہنچے تھے۔وائٹ اور لائٹ پنک پردے چار فرضی پیلرز پر لٹکائے گئے تھے اور پردے ہلکی ہلکی ہوا سے جھول رہے تھے اور ان کے درمیان لٹکتی پھولوں کی لڑیاں اسے اور خوبصورت بنا رہی تھیں۔ان کھڑے پیلرز کے درمیان گیندے کے پھولوں کی لڑیوں سے دیوار بنائی گئی تھی۔

سب سے پہلے نکاح آیت کا ہونا تھا عباد لوگ وہاں پہنچ چکے تھے دیوار کے اس پار آیت کا انتظار ہو رہا تھا۔

یار کہاں ہے تو؟عباد فون پر کسی سے بات کر رہا تھا۔

"میں تمہارے پیچھے ہی ہوں"اس کے کہنے پر عباد نے پیچھے دیکھا تو وہاں روحان فون کان سے لگائے مسکرا رہا تھا۔لائن کاٹ کر روحان اس سے بغلگیر ہوا تھا۔

اگر آج تو نہ آتا نہ تو میں نے تیرا حشر نشر کرنا تھا اس نے علیحدہ ہوتے ہوئے کہا۔

ایمر جنسی آئی تو تھی لیکن جلد ہی فارغ ہو گیا تھا اسی لیے آ گیا ہوں اس نے جواب میں کہا۔

بچے کدھر ہیں اور انکل؟عباد نے استفسار کیا۔

"وہ بھی آئے ہیں ادھر بیٹھے ہیں جہاں باقی مہمان ہیں میں اس لیے یہاں آیا کہ تمہارے نکاح کا گواہ جو بننا ہے"اس نے شرارتی لہجے میں کہا اور اس کی بات پر وہ ہنس دیا۔

پنک نیٹ کا دوپٹا جسے چاروں طرف سے پکڑا گیا تھا اس کے سائے کے نیچے آیت احمد کچھ نروس سی کچھ مطمئن سی کچھ کچھ خوش سی اور کچھ کچھ اداس سی چل رہی تھی۔ایک سائیڈ زوریز نے پکڑی تھی ایک احمد صاحب نے ایک غازی نے اور ایک آبص نے پکڑ رکھی تھی۔

آہستہ آہستہ چلتے ہوئے وہ لوگ اس طرف بڑھ رہے تھے جہاں نکاح ہونا طے پایا تھا۔

ADABAVENUE
خیال زبان

"بے مقصد قدم اٹھ رہے تھے دل الگ ہی دھڑک رہا تھا آج زندگی ایک نیا موڑ لینے والی تھی اور موڑ مڑنے پر راستہ نہ جانے کیسا ہو گا ہزار سوال تھے جو دل دینے سے انکاری تھا کیوں کہ وہ دھڑکنے میں مصروف تھا۔ آف وائٹ کرتی اور شرارے میں اور آف وائٹ ہی دوپٹہ جو سر دوپٹہ اوڑھنے کے انداز میں لیا گیا تھا اور ایک کندھے پر ریڈ کلر کی چیزی لٹک رہی تھی لائٹ میک اپ جو نکاح کے حساب سے ہی کیا گیا تھا اس میں بھی وہ پرستان کی شہزادی لگ رہی تھی۔"

"تو آج میں آیت احمد سے آیت عباد عمر تک کا سفر کروں گی نہ چاہتے ہوئے بھی بہت کچھ بدلے گا نصیبوں کا سفر شروع ہو گا کسی کے لیے پرائی ہو جاؤں گی تو کسی کی اپنی کہلاؤں گی میں عباد کے نام لکھ دی جاؤں گی اور عباد کو میرے نام کر دیا جائے گا دل سے ایک اچھا گمان کرتی ہوں زندگی کا یہ سفر خوبصورت سفروں میں سے ایک ہو میں پوری کوشش کروں گی کہ میں یہ سفر اپنے شریکِ حیات کے ساتھ اور خوبصورت بنا سکوں۔" کچھ حوصلے تھے جو خود کو دیے جا رہے تھے کچھ وعدے تھے جو خود سے کیے جا رہے تھے انہی سوچوں میں اس موڑ تک کا سفر تمام ہوا تھا۔ دوپٹہ پیچھے کر کے اسے وہاں بٹھایا گیا تھا۔

مولوی صاحب وہاں پہنچ چکے تھے سب لوگ آیت کی طرف تھے غازی اور علی بھی اور آیت کی پوری فیملی بھی کچھ لوگ دوسری سائیڈ پر ہی تھے۔

ADABAVENUE

مولوی کی چیئر درمیان میں رکھی گئی تھی جہاں بیٹھ کر وہ دونوں کا نکاح آسانی سے پڑھا سکتے تھے۔ غازی شادی پر ولاگ بنا رہا تھا کیمرا اوپن کیے وہ بھی مولوی کے پیچھے کھڑا تھا اس کا زیادہ فوکس آیت تھی پہلے اسی کا نکاح پڑھایا جانا تھا اور دوسری طرف علی اپنے فون سے عباد پر فوکس کیے ہوئے تھا۔

"مولوی نکاح کے بول بول رہا تھا وہ اس سے عباد عمر کے نام لکھنے کی اجازت مانگ رہے تھے اس نے اپنے ایک ہاتھ میں زوریز کا ہاتھ تھاما تھا اور دوسرے ہاتھ میں احمد صاحب کا آیت نے ان دونوں کی طرف دیکھا تھا ان دونوں نے سر اور آنکھیں جھپک کر اجازت دی تھی اس کا دل کانپ رہا تھا اس نے کانپتی آواز میں خود کو عباد عمر کے نام لکھ دیا تھا۔"

"نکاح کے پیپرز سائن کرتے ہوئے بھی اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے اس کی آنکھوں سے نکلا ایک آنسو اس نکاح نامے پر گرا تھا اس نے بڑی مشکل سے وہ تین سائن کیے جس نے اس کے نصیب کا فیصلہ کیا تھا۔"

سب لوگ عباد کی طرف آ گئے تھے سوائے زوریز اور ادیرا کے۔۔۔ مولوی نے نکاح کے بول بولے تھے اور اب اجازت عباد سے مانگ رہے تھے اس نے بھی آیت کو اپنے نکاح میں لے لیا تھا۔ دونوں ایک دوسرے کے محرم بن چکے تھے دونوں نے ہاتھ پکڑ کر ازدواجی زندگی کا ایک ہی سفر طے کرنا تھا۔

سب لوگ مبارک باد دینے کے لیے ان سے بغلگیر ہو رہے تھے۔ سب کے اسرار پر پھولوں کی لڑیوں کو ہٹا کر عباد نے اپنا ہاتھ آگے کیا تھا۔ آیت نے وہ ہاتھ تھاما تھا اور دو تین قدم بڑھا کر لڑیوں کے بیچ سے گزرتے ہوئے وہ اس کی سائیڈ گئی تھی۔

"عباد کی نظر اس پر پڑی تھی اور وہ اس کو بہت پیاری اور اپنی اپنی سی لگی تھی شاید اسی لیے کہ اب وہ اس کی محرم تھی اس کے نکاح میں تھی وہ دل میں اس کی خوبصورتی کا معترف ہوا تھا۔"

"سر آپ"۔۔۔ وہ جیسے ہی عباد کے ساتھ کھڑی ہوئی اس کی سیدھی نظر روحان پر پڑی اور بے اختیار اس کے منہ سے نکلا۔ وہ بھی اسے دیکھ کر حیران ہوا تھا۔

ADABAVENUE
خیال زبان

"تو مطلب عباد تمہارا نکاح آیت سے ہوا ہے" اس نے خوش گواریت سے کہا۔

"ہاں لیکن تم لوگ کیسے جانتے ایک دوسرے کو" عباد نے اچھبے سے پوچھا۔

یہ میری سٹوڈنٹ ہیں اور کافی اچھی اور بریلینٹ سٹوڈنٹ ہیں اس نے تعارف کے ساتھ ساتھ تعریف بھی کر ڈالی جس پر اس نے سر ہلایا۔

"سر آپ کو قسم ہے اگر آپ نے کالج میں شادی کا ذکر بھی کیا تو جب آپ کالج میں ہو تو پلیز بھول جایئے گا کہ میرا نکاح ہوا ہے" اس نے منت کی۔

لیکن آپ ایسا کیوں چاہتی ہیں؟روحان نے پوچھا۔

"سر آپ نہیں جانتے ایسی باتوں پر لڑکیاں کتنا چھیڑتی ہیں کوئی اور بات سمجھ نہ آرہی ہو تو اپنے جیجا جی کو لے کر بیٹھ جاتی ہیں اور ان چکروں میں بہت ٹائم ویسٹ ہوتا ہے پڑھائی ڈسٹرب کر کے رکھ دیتی ہیں جیجانامی شروع کر کے "اس نے نروٹھے لہجے میں لڑکیوں کی سائیکی سے آگاہ کیا۔

اس کی بات پر وہ دونوں مسکرائے تھے تو میڈم کو اپنی پڑھائی ڈسٹرب ہونے کا خدشہ تھا۔

"سر کرلیں وعدہ"۔۔۔اس نے منہ لٹکاتے ہوئے کہا۔

"بے فکر رہے میں کسی کو کچھ نہیں بتاؤں گا۔"

بحر حال نکاح مبارک ہو تم لوگوں کو اس نے اسی مسکراہٹ کے ساتھ مبارک دی جس پر انہوں نے مسکراتے ہوئے مبارک وصول کی اس گفتگو میں اس نے پہلی بار عباد کی طرف دیکھا تھا۔

تم لوگ باتیں کرو میں بابا کو دیکھ آؤں وہ اجازت لے کر وہاں سے چلا گیا۔عباد نے ابھی بھی اس کا ہاتھ تھام رکھا تھا وہ اس کی طرف متوجہ ہوئی تھی۔

"کیسے ہیں عباد عمر آپ" آیت نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"عباد عمر بالکل ٹھیک ہے"اس نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

عباد عمر کی مسز کیسی ہیں؟اس نے بھی مسکاتے ہوئے پوچھا۔

"وہ بہت خوبصورت ہیں" آیت نے اتراتے ہوئے کہا جس پر وہ دلکشی سے مسکرادیا تھا۔

"اب کوئی شکایت "اس نے بھنویں اچکائی اس کا اشارہ عباد کو بھائی نہ کہنے کی طرف تھا۔جس پر اس نے مسکراہٹ دباتے ہوئے نفی میں سر ہلایا وہ اس کے اس انداز سے حیران اور خوش ہوا تھا۔

سب لوگ ان کو مبارک باد دے کر سب سے مل کر ان کی طرف آئے تھے۔

تو پھر چلیں عفاف کے نکاح کے لیے عباد نے اس سے پوچھا تھا اس نے مسکراتے ہوئے اس کے قدم سے قدم ملائے تھے۔

داداجان اور دادی جان وہی پر بیٹھے تھے اور بھی کچھ بزرگ تھے جو ان کے ساتھ بیٹھے تھے جہاں تھوڑی دیر پہلے آیت کا نکاح ہوا تھا اب اسی جگہ عفاف کا نکاح ہونا تھا۔

گولڈن نیٹ کے دوپٹے کے سائے کے نیچے وہ اپنے بھائیوں کے ہمراہ چل رہی تھی ایک سائیڈ یشب نے پکڑی تھی ایک غازی نے ایک عباد اور ایک زوریز نے اور علی ولاگ شوٹ کر رہا تھا۔

"جس سے ساری عمر لڑتی آئی ہوں آج خود کو اسی کے نام کرنے جا رہی ہوں جس شخص کے نام سے ہمیشہ چڑتی آ رہی ہوں آج اسی کے نام لکھی جانے والی ہوں ہم دونوں ایک دوسرے کے جانی دشمن ہیں پتہ نہیں دشمنِ جاں بن پائے گے یا نہیں یا اللّٰہ پاک پلیز سب سمبھال لیجیئے گا میں زندگی کا بچا سفر جس کے نام کرنے جا رہی ہوں اس کو میرے حق میں بہترین کرنا۔کچھ اعترافات تھے جو اس نے خود سے کیے تھے کچھ امید تھی جس پر سوال کی مہر لگائی گئی تھی کچھ دعائیں تھی جو اللّٰہ سے کی گئی تھی۔"

وہ لوگ راہداری عبور کر کے وہاں پہنچ چکے تھے۔آبص کی فیملی اس کی طرف تھی اور عفاف کی اس طرف اور کچھ لوگ ایسے کھڑے تھے کہ وہ درمیان میں رہے تاکہ دونوں سائیڈز کا حصّہ بنے رہے جن میں عباد بھی تھا۔

"ایجاب و قبول کا مرحلہ آیا تو دونوں نے دل پر پتھر رکھ کر ایک دوسرے کو اپنے نکاح میں قبول کیا۔"سب لوگوں نے ایک دوسرے کو نکاح کی مبارک باد دی بیچ میں سے دیوار ہٹا دی گئی تھی اب وہ دونوں آمنے سامنے تھے دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھ کر منہ پھیر لیا تھا۔

دونوں کو ایک ساتھ کھڑا کیا گیا تھا بظاہر تو چہروں پر مسکراہٹ تھی پر دل دونوں کے جل رہے تھے اب سب لوگوں کا رخ اس طرف تھا جہاں کپلز کے بیٹھنے کا انتظام کیا گیا تھا۔سب لوگ چلے گئے تھے وہاں پر صرف وہی دونوں بچے تھے جن کا فوٹو شوت ہو رہا تھا۔

بس کر دیں اور نہیں ہو رہا مجھ سے شوٹ اس نے فوٹو گرافر کو سختی سے منع کیا اور وہاں سے جانے ہی لگی تھی کہ آبص نے بازو سے پکڑ کر روک لیا۔

آپ بس کر دیں بعد میں کھینچ لیجیئے گا آبص نے سہولت سے منع کیا جس پر وہ سر ہلاتے ہوئے چلا گیا۔

"عفاف تماشا لگانے کی ضرورت نہیں ہے جو ہونا تھا وہ ہو گیا اب بہتر یہی ہو گا کہ اس حقیقت کو قبول کر لیا جائے۔۔۔ چلو۔" وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر وہاں سے لے کر راہداری پر آ گیا جہاں سے گزر کر انہوں نے اسٹیج تک جانا تھا زبردستی کی مسکراہٹ ان کے چہروں کا احاطہ کر رہی تھی۔

یہی حقیقت تو ہضم نہیں ہو رہی اس نے کڑھتے ہوئے دل میں سوچا۔

وہ وہاں پہنچ کر اپنی جگہ سمبھال کر بیٹھ چکے تھے لوگ ان سے ملنے آتے اور انہیں نکاح کی مبارک دیتے اور چلے جاتے اور یہ وہ لوگ تھے جو نکاح میں شامل نہیں تھے۔

☆☆☆☆☆

احلام اور یشب کا نکاح پہلے ہی ہو چکا تھا اسی لیے انہوں نے سیدھا وہی آنا تھا۔ یشب احلام کا ہاتھ پکڑ کر راہداری سے چلتا ہوا آ رہا تھا فوٹو گرافر دھر ادھر تصویریں کھینچ رہا تھا وہ چلتے ہوئے اسٹیج تک پہنچے تھے۔ ساری ینگ جنریشن انہی کے آس پاس منڈلا رہی تھی اماؤں نے سب کی بلائے اتاری تھیں دادا جان اور دادی جان بھی پیار دینے آئے تھے۔

اب دودھ پلائی کی رسم کی جانے والی تھی۔ آیت دودھ کا گلاس اٹھائے یشب کی طرف آئی تھی۔ دونوں کپلز ساتھ ہی بیٹھے تھے اسی لیے سب لوگ ادھر ہی موجود تھے۔

"یہ لیں دودھ اور تین لاکھ روپے نکالیں" آیت نے دودھ پیش کرتے ہوئے دو ٹوک کہا۔

"تین لاکھ"۔۔۔ صرف دودھ ابالنے کے جس میں پانی کی ملاوٹ بھی کوٹ کوٹ کر کی گئی ہو گی غازی کا تو منہ ہی کھل گیا تھا۔

"پیور دودھ ہے اور اس میں اور چیزیں بھی شامل ہیں جن کے بینیفٹس میں تمہیں ابھی بتا سکتی ہوں لیکن میں تم پر اپنا ٹائم ویسٹ نہیں کروں گی اس لیے تم اپنا فضول سا منہ بند ہی رکھنا" اس نے دانت کچکچاتے ہوئے کہا۔

"او جاؤ جاؤ چمگادڑ یہ دودھ بنانا تمہارے بس کی بات نہیں ہے تو ہم کیسے مان لیں کے اس دودھ میں اتنا کچھ ہے" غازی نے اس کو دفع والی کال دی۔

یہ پکڑو ادیرا تم آج اس کا ہیئر سٹائل کا حشر نشر کروں گی میں جو تین گھنٹے لگا کر اس نے پارلر سے سیٹ کروایا ہے اس نے ادیرا کو دودھ کا گلاس پکڑایا اور اس کی طرف بڑھی۔

عباد بھائی روکیں اپنی خونخوار بیوی کو اس کے خود کی طرف بڑھتے قدموں کو روکنے کے لیے غازی نے عباد کو گھسیٹا۔

عباد نے اس کو رستے سے ہی پکڑ لیا وہ علی کے ساتھ ہی کھڑا تھا اور غازی علی کے ساتھ کھڑا تھا۔

جانے دو تم اگنور مارو اس شخص کو پیسے اس نے تھوڑی دینے ہیں تم یشب سے سیدھا کنٹیکٹ کرو

"اتنا پیارا نام ہے میرا اور یہ ہر دفع بگاڑ دیتا ہے کبھی چمگادڑ کبھی چوزی کبھی کچھ تو کبھی کچھ" اس نے اپنا آپ اس چھڑوانا چاہا تھا اور اپنا ایک ہاتھ اس کے بالوں کی طرف بڑھانا چاہا تھا لیکن وہ اس سے اور دور ہو گیا تھا۔

"کیوں بھئی کیوں بگاڑتے ہو نام تم لوگ خبر دار آج کے بعد تم لوگوں نے میری بیوی کا نام الٹا لیا تو" اس نے دونوں کو گردن سے دبوچا تھا۔

عباد بھائی چھوڑ دیں کیوں عزت اتار رہے ہیں چھوڑ دیں سب دیکھ رہے ہیں علی نے گردن پر بڑھتا دباؤ محسوس کیا۔

"پہلے اس بات پر رضامندی دو کہ دوبارہ نام نہیں بگاڑو گے عباد نے مزید دباؤں بڑھایا۔

"اوکے ٹھیک ہے آپ کی بیگم کی شان میں گستاخی ہم نہیں کریں گے" علی نے جلدی جلدی کہا عباد نے ان دونوں کو چھوڑا۔ سب لوگ ان کی نوک جھوک سے لطف لے رہے تھے۔

"اب تم لوگ مجھ سے پنگا لینے سے پہلے سو بار سوچا کرو گے اب میں تم لوگوں سے زیادہ سٹرونگ ہوں۔"

"اوبی بی تصحیح کر لو تم نہیں تمہارا شوہر "غازی نے منہ بسورا۔

"تو ایک ہی بات ہے "اس نے شان بے نیازی سے کہا اور ادیرا سے دودھ کا گلاس لیا اور پھر سے شروع ہو گئی۔ بہت ترلے منت کرنے کے بعد یشب نے پیسے دے دیے تھے اس نے خود بھی دودھ پیا اور احلام کو بھی دیا۔ اب ادیرا آیت اور غازہ آبص کی طرف بڑھی۔

میں پہلے ہی بتا رہا ہوں مجھے دودھ نہیں پینا اس نے وارن کیا۔

آپ پیے یا نہ پیے پیسے تو دینے پڑے گے ادیرا نے بھی گفتگو میں حصہ لیا۔

"ویسے ہم آپ کے ساتھ تھوڑی سی کنسیشن کر سکتے ہیں اب ہوا تو آپ پر ظلم ہی ہے "آیت نے رحمانہ انداز میں کہا۔

"تمہاری اس بات پر دل کرتا ہے تمہیں پانچ لاکھ دوں جس نے میرے دکھ کو سمجھا۔ "تو دے دیں اس نے جلدی سے ہاتھ آگے کیا۔

"لیکن میرے پاس فضول پیسے نہیں ہیں اور اتنے پیسے دینے کا موڈ بھی نہیں ہے "اس نے منہ بسورتے ہوئے کہا۔

آبص بھائی یہ کیا بات ہوئی ادیرا نے کہا۔

یہ وہی بات ہے جو تھوڑی دیر پہلے میں نے کی تھی۔

"آبص بھائی پیسے دے دیں ورنہ اچھا نہیں ہو گا "اس نے دھمکی دی۔

"ورنہ کیا ہو جائے گا اس سے برا تو اور کچھ ہو بھی نہیں سکتا "آبص نے عفاف کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جس پر اس نے غصّے سے منہ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے گھورا جس کا مطلب تھا بیٹا تم سے تو میں بعد میں پوچھتی ہوں۔

"یار عباد سمبھال اپنی بیوی کو کب سے سر کھائی جا رہی ہے نکاح کی دلہن ہے اور یہ کبھی یہاں لٹک رہی ہے تو کبھی وہاں شرمانا نہیں آتا تو بندہ تھوڑی ایکٹنگ ہی کر لیتا ہے" آبص تو غصّہ میں بھنا بیٹھا تھا۔

"چپ کر کے جیب خالی کر اور اس کی بہنوں کی بھی شادی ہے وہ کیوں نہ انجوئے کرے" عباد نے ہاتھ کھڑے کیے۔

آبص نے جیب سے ایک پینسل اور والٹ نکالا اور اس میں سے پچاس کا نوٹ نکالا اور اس پر پچاس کے آگے چار صفر لگا کر آیت کی طرف بڑھایا۔ یہ لو پورے پانچ لاکھ روپے اس نے سنجیدگی سے کہا۔

وہ منہ کھولے آبص کو دیکھتی رہ گئی۔

"ویسے ہوا آپ کے ساتھ بالکل ٹھیک ہے اس نے نوٹ کو کھینچتے ہوئے دوبارہ اس کی ہتھیلی پر رکھا

اور انہی پیسوں سے آپ اپنا ہنیمون پلین کر لیجیے گا۔"

وہ جانے ہی لگی تھی کہ عفاف کی آواز پر رکی۔ اپنا ہاتھ آگے کرو اس کے کہنے پر اس نے ہاتھ آگے کیا۔

"یہ لو۔۔۔اس نے پورا بٹوا آیت کی ہتھیلی پر رکھا جو آبص نے نکال کر وہاں رکھا تھا اور لڑنے کے چکروں میں اٹھانا بھول گیا تھا۔"

"جیتی رہو میری شیرنی جیتی رہو" آیت نے بڑی اماؤں کی طرح خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"یہ کیا بدتمیزی ہے وہ تمہارا بینک بیلنس نہیں تھا میرا تھا" اس نے کڑے تیور لیے پوچھا۔

"شادی کے بعد سب کچھ آدھا آدھا ہو گا تو شروعات ابھی سے ہی" اس نے شیطانی مسکراہٹ چہرے پر سجائی۔

سب لوگ اسٹیج سے اتر گئے تھے اب سب لوگ کھانا کھانے کی طرف متوجہ تھے۔

☆☆☆☆☆

"Khala meet my new friend fajar."

غانیہ نے ادیرا کا دوپٹہ کھینچتے ہوئے اسے اپنی طرف متوجہ کیا جو کسی کو ضروری ہدایت دے رہی تھی۔ پیچ کلر کی لمبی گھیر دار فراک پہنے اوپر پنک کلر کا حجاب پہنے ہلکا سا میک اپ کیے وہ بہت پیاری لگ رہی تھی۔

"ارے فجر بیٹا آپ کیسی ہو اور کس کے ساتھ آئی ہیں" آپ اس نے نیچے بیٹھتے ہوئے اس سے پوچھا۔

"بابا ساتھ" اس نے دو لفظی جواب دیا۔

"Khala she is so cute"

غانیہ نے پھر سے فجر کی تعریف کی اسے فجر بہت پسند آئی تھی۔

"Yes my dear she is so pretty"

ادیرا نے بھی اس کی ہاں میں ہاں ملائی۔

"Ghaniya your mama was looking for food to feed you"

(غانیہ آپ کی ماما آپ کو کھانا کھلانے کے لیے ڈھونڈھ رہی تھی) ادیرا نے اسے آگاہ کیا۔

"Now where is mama"

"Now I don't know where is she"

اس نے لاتعلقی کا اظہار کیا۔

"Ohhhhh......now what should I do"

اس نے اس سے اگلا لائحہ عمل پوچھا۔

"Come with me I will feed you"

(آپ میرے ساتھ آؤ میں آپ کو کھانا کھلا دیتی ہوں) ادیرا اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے اٹھی۔ فجر بیٹا آپ بھی میرے ساتھ آجاؤ آپ کو بھی کھانا کھلا دیتی ہوں وہ دونوں کا ہاتھ پکڑ کر ایک طرف لے گئی۔ اس نے دونوں کو چیئرز پر بٹھایا اور خود بھی ایک چیئر گھسیٹ کر بیٹھ گئی۔

ایک پلیٹ میں چاول ڈالے وہ ایک نوالہ فجر کے منہ میں ڈالتی اور دوسرا غانیہ کے منہ میں ساتھ ساتھ غانیہ باتوں میں مشغول رہی غانیہ ایک باتونی بچی تھی۔

ادیرا فون سپیکر پر ڈالے غازی کو کچھ ہدایت دے رہی تھی وہ کافی مصروف نظر آ رہی تھی دونوں کو کافی بھوک لگی تھی وہ دونوں پوری پلیٹ کھا چکی تھیں۔

فجر بیٹا میں کب سے آپ کو ڈھونڈ رہا ہوں روحان فجر کو ڈھونڈتا ہوا یہاں آیا تھا ادیرا کی پشت روحان کی طرف تھی وہ آخری نوالہ فجر کے منہ میں ڈال رہی تھی جب روحان وہاں آیا۔

"السلام علیکم! کیسے ہیں آپ" اس نے روحان کو دیکھتے ہی پوچھا۔

"وعلیکم اسلام! میں ٹھیک ہوں آپ کو فجر نے تنگ تو نہیں کیا۔"

"ارے نہیں نہیں بہت پیاری بیٹی ہے آپ کی" ادیرا نے ان دونوں کا منہ صاف کرتے ہوئے کہا۔

"آپ دونوں کچھ اور کھاؤ گے" اس نے دونوں سے پوچھا دونوں نے سر نفی میں ہلایا۔ یہ لو ادیرا دادا ابو کی دوائی غازی نے اسے میڈیسن دی جو وہ گھر سے ابھی جا کر لایا تھا۔

شکر ہے تم لے آئے یہ غانیہ کو صفا آپی کے پاس چھوڑ دو میں ذرا دادا ابو جان کو میڈیسن دے آؤں۔ ادیرا نے غانیہ کا ہاتھ غازی کے ہاتھ میں دیا۔

"آجاؤ ماموں کی پری" اس نے اسے اٹھایا جس پر اس نے اپنی دوست کا تعارف کروایا۔

واہ آپ کی دوست تو بہت پیاری ہے لیکن اس کے موم ڈیڈ کدھر ہیں اور کون ہے یہ پریٹی گرل اور آپ کی فرینڈ کیسے بنی اس نے اس کی گال پر چٹکی کاٹتے ہوئے پوچھا۔

"یہ مسٹر روحان کی بیٹی ہیں" ادیرا نے کہا۔

"کیا۔۔۔ سر کیا واقعی یہ آپ کی بیٹی ہے۔۔۔ مطلب آپ میرڈ ہیں" اس نے روحان سے یقین دہانی چاہی۔

"ہاں جی میری ہی بیٹی ہے" روحان نے آگے ہاتھ بڑھاتے ہوئے فجر کو اٹھایا۔

"اچھا آپ نے کبھی بتایا نہیں"۔۔۔وہ اس لیے کہ آپ لوگوں نے کبھی پوچھا نہیں اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ بھی صحیح ہے" اس نے سراہا۔ چلو بھئی تمہاری ماما کو ڈھونڈھے وہ اس کو لیتا ہوا وہاں سے چلا گیا۔

اوکے میں بھی چلتا ہوں وہ بھی اجازت لے کر وہاں سے نکل آیا۔

آدھے گھنٹے بعد دادا ابو جی کو اس نے میڈیسن دینی تھی کھانا وہ ان کو کھلا آئی تھی اب وہ احلام اور عفاف کو دیکھنے گئی تھی احلام تو ویسے ہی بیٹھی ہوئی تھی اور عفاف بریانی کی پلیٹ سے انصاف کر رہی تھی اس نے احلام کے لیے کھانا نکالا تھا اور یشب کو اسے کھلانے کا کہا تھا۔

"بس بھی کر دو تب سے تیسری پلیٹ تم کھا چکی ہو" آبص نے منہ بسورتے ہوئے اسے ٹوکا۔

"تو تم بھی کھا لو سڑے ہوئے کریلے کا جوس لگ رہے ہو" عفاف نے لاپرواہ انداز میں کہا وہ سر نفی میں ہلاتا ہوا وہاں سے اٹھ کر ہی چلا گیا۔

☆☆☆☆☆

آپ لوگ کہاں چلے گئے تھے؟ ابراہیم صاحب نے امان صاحب سے پوچھا۔

انکل ہم لوگ لندن شفٹ ہو گئے تھے پھر بابا کی ڈیتھ ہو گئی تو دوبارہ واپس آئے تھے ایک بیٹا پاکستان رہنا چاہتا تھا تو دوسرا لندن میں ہی۔۔۔روحان تو ادھر ہی رہا ہے بس کچھ عرصہ وہاں رہا ہے اور میں بھی ادھر اب روحان کے پاس ہی ہوتا ہوں۔

امان صاحب کے والد ابراھیم صاحب کے بہت اچھے دوست تھے لیکن کچھ حالات ہی ایسے پیدا ہو گئے کہ رابطہ ٹوٹ گیا امان صاحب نے ابراھیم صاحب کو دیکھتے ہی پہچان لیا تھا اور انہوں نے بھی پہچان لیا تھا۔

"آپ کے بیٹے نہیں آئے آپ کے ساتھ "انہوں نے مزید پوچھا۔

ایک بیٹے کی ڈیتھ ہو گئی ہے دو سال پہلے ایک کار ایکسیڈنٹ میں اس کا انتقال ہو گیا انہوں نے افسردہ لہجے میں کہا اور روحان آیا ہوا ہے لو آ گیا وہ بھی۔انہوں نے روحان کی طرف اشارہ کیا جو فجر کو اٹھائے وہاں آیا تھا۔

کیسے ہیں آپ دادا جی اس نے خوش گواریت سے پوچھا۔

"اللہ کا شکر ہے میں ٹھیک ہوں۔۔۔میں جب آپ سے ملا تھا مجھے تب بھی لگ رہا تھا جیسے میں نے آپ کو کہی دیکھا ہو اب سمجھ آیا ہے کہ آپ کی شکل اپنے دادا جان سے بہت ملتی ہے "دادا جان نے روحان سے کہا۔

"جی سب یہی کہتے ہیں "اس نے تصدیق کی۔

"اور سنائیں کیا مصروفیات ہیں آج کل "دادا جان نے پوچھا۔

آج کل تو ایک ہی مصروفیت ہے اور وہ یہ ہے کہ اپنے بیٹے کا رشتہ ڈھونڈھ رہا ہوں جس میں کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے اس کی ناک پر کوئی چڑھتی ہی نہیں ہے انہوں نے بدمزہ ہوتے ہوئے کہا۔

ایسی کوئی بات نہیں ہے میری بس یہی شرط ہے کہ جو بھی لڑکی میری زندگی میں آئے وہ میرے بچوں کو بھی اپنے سینے سے لگا کر رکھے اور جو بھی رشتے دیکھے ہیں ان سب کو میرے بچوں سے شکایت ہیں کوئی کسی کی اولاد کو سینے سے لگا کر نہیں رکھتا۔

ADABAVENUE
خیال زبان

اگر کوئی ایسی لڑکی میری زندگی میں آتی ہیں جو میرے بچوں کے لیے سوتیلی ماں بن کر ہی رہے گی تو شادی کر کہ میں کیا کروں گا صرف اور صرف میرے بچے سفر کریں گئے۔بس اسی لیے میں شادی نہیں کرنا چاہتا مجھے بس یہی ڈر لگا رہتا ہے کہ میں اپنے بچوں کے ساتھ زیادتی نہ کر جاؤں اس نے سنجیدگی سے کہا۔

"سب کو ترازو کے ایک ہی پلڑے میں رکھ کر سوچیں گے تو ترازو کا وہ پلڑا کبھی نہیں اٹھ پائے گا بیلنس کر کے دیکھیے دونوں پلڑے توازن میں آجائیں گے "ادیرا نے آتے ہوئے اس کی باتیں سن لی تھی۔

یہ لیں میڈیسن دادا ابو جان اس نے پانی اور میڈیسن انہیں دی۔

"دنیا میں ایک جیسے لوگ نہیں ہوتے اگر کچھ برے ہیں تو اچھے بھی تو ہیں اگر ایک ہی قسم کے لوگ ہوتے تو یہ دنیا کب کی مٹ چکی ہوتی "اس نے وہی بیٹھتے ہوئے کہا۔

لیکن صحیح کیا ہو سکتا ہے اس بات کی بھی تو کوئی گارنٹی نہیں ؟

"ہم سب اپنے نصیب کا پاتے ہیں وہ کہی سے بھی رستہ بنا کر ہم تک پہنچ ہی جاتا ہے اگر ہم سفر اس لیے ہی نہ کریں کے ہمیں ٹھوکر لگے گی اور ہمیں چوٹ لگ جائے گی تو یہ تو کوئی بات نہیں ہوئی اور ہم ایک جگہ پر ہی زیادہ عرصہ نہیں رہ سکتے ہمیں آگے بڑھنا ہی پڑتا ہے چوٹ کھا کر وہ سبق سیکھنے ہی ہوتے ہیں جو ہمیں ویسے سمجھ نہیں آرہے آپ بھی قدم بڑھا لیں آپ کے بچے بہت پیارے ہیں اللہ ان کے حق میں بہترین کریں "اس نے بھی سنجیدگی سے کہا۔اس کی بات پر اس نے ہنکار بھرا تھا۔

دا جی آپ کی نظر میں کوئی رشتہ ہو تو بتائیے گا امان صاحب نے ان کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا جس پر انہوں نے سر ہلاتے ہوئے حامی بھری۔

☆☆☆☆☆

اندھیرا چھانے لگا تھا ریزورٹ لائیٹوں سے جگمگانے لگا تھا۔ سب لوگ باری باری آتے اور ان سب کے لیے کچھ نہ کچھ کہتے اور چلے جاتے۔۔۔ کوئی بچپن کا قصّہ سناتا تو کوئی ان کا کارنامہ سناتا جو انہوں نے مل کر سرانجام دیا ہوتا کوئی ان کے بارے میں اپنی رائے دیتا۔۔۔

"عفاف میری بچپن کی دوست ہے ہم کزنز بھی ہیں ایک دوسرے کو بہت اچھے سے جانتے ہیں غصّہ جلدی آجاتا پھر اتر بھی جلدی جاتا ہے آبص بھائی اب آپ کو ہی ہینڈل کرنا پڑے گا پیار سے ہینڈل کریں گے تو آسانی رہے گی۔"

"احلام اور میری دوستی کالج میں ہوئی تھی بہت پیاری بہت معصوم ہے چھوٹی چھوٹی باتوں کو دل سے لگا کر بیٹھ جاتی ہے چاہے وہ خوشی کی ہو یا غم کی اس کے موڈز بہت جلدی سوئنگ کر جاتے ہیں یشب آپ سے گزارش ہے اس کی آنکھوں میں کبھی آنسو مت آنے دی جیئے گا۔"

ادیرا ہاتھ میں مائیک لیے راہداری پر کھڑی تھی جہاں دونوں طرف لوگ بیٹھے تھے اور سامنے ہی وہ دونوں کپلز بیٹھے تھے اور وہ ان کی طرف دیکھ کر بول رہی تھی۔ وہ مائیک غازی کو پکڑانے ہی لگی تھی کہ اس نے وہاں بیٹھی ایک آنٹی کی سرگوشی سنی جو کہہ رہی تھی۔

بہت برا ہوا بیچاری کے ساتھ دل ہی ٹوٹ گیا ہو گا جب شوہر کی دوسری بیوی کو دیکھا ہو گا۔ ادیرا نے مائیک دوبارہ اس سے لیا تھا

"آنٹی دل کیسے ٹوٹتے ہیں دل کو تو اللہّ نے ہڈی کے بغیر بنایا ہے پھر وہ کیسے ٹوٹ جاتے ہیں"۔۔۔ "نہیں آنٹی دل نہیں ٹوٹتے یا تو دل سخت ہو جاتے ہیں یا تو نرم۔۔۔ اور ادیرا احمد کے دل کا سخت ہونا اللہّ کو بالکل نہیں پسند اور ادیرا کا دل آج بھی نرم ہے۔"

"دل کو اللہّ نے کانچ کی طرح شفاف ضرور بنایا ہے مگر کانچ سے نہیں بنایا کہ وہ اتنی آسانی سے ٹوٹ جائے"۔۔۔ عفاف نے وہاں آتے ہوئے اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے اس کے ہاتھ سے مائیک لے کر بولا۔

"اور جو دل اللہّ کے فیصلے پر رضامندی دے کر دھڑکتے ہیں وہ پہلے سے بھی زیادہ نرم ہو جاتے ہیں"۔۔۔ زوریز نے اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا۔

"دل کا کام پوری باڈی کو بلڈ کی سپلائی کرنا ہے فضول میں ٹوٹنا اور جڑنا نہیں"۔۔۔ آیت نے زوریز کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا۔

"اور جن دلوں میں اللہ پاک بستے ہوں ان کے ٹوٹنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور ہماری ادیرا احمد نے اللہ پاک کے فیصلے پر رضامندی دی ہے"۔۔۔ عباد نے آیت کا ہاتھ پکڑ کر کہا دونوں کی نظریں ملی تھیں اور دونوں ہی مسکرائے تھے۔

"جو نصیبوں کے لکھے کو دل پر لے کر ماتم کرتے ہیں وہ اپنا ہی نقصان کرتے ہیں"۔۔۔ آبص نے عفاف کا ہاتھ پکڑا دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا تھا اور آنکھیں جھپکائی تھیں۔

"دل جسم کا سب سے مضبوط آرگن ہے اور وہ اتنی آسانی سے نہیں ٹوٹتا"۔۔۔ غازی نے آبص کا ہاتھ تھاما تھا۔

"ہم نے یہی سیکھا ہے جو نصیبوں کا نہیں وہ کبھی آپ کا بھی نہیں ہوتا اس پر رونے سے اچھا ہے اسے دل سے قبول کیا جائے اور دل کو پہلے سے زیادہ نرم بنایا جائے"۔۔۔ علی نے عباد کا ہاتھ تھاما۔

سب لوگ ایک دوسرے کا ہاتھ تھامے ایک ہی قطار میں کھڑے تھے جو ان کے ہمیشہ ایک ساتھ کھڑے رہنا کا ثبوت پیش کر رہا تھا ان کے چہروں پر اطمینان تھا نرم مسکراہٹیں تھیں۔ ریزورٹ کا پورا لاؤن تالیوں کی گونج سے جی اٹھا تھا اور ان تالیوں میں پہلی تالی کی گونج روحان امان کی تھی وہ پوری فیملی سے بہت متاثر ہوا تھا۔

تھوڑی دیر بعد رخصتی کا شور مچا تھا احلام رخصتی کے وقت بھی بہت روئی تھی نہ جانے کیا کیا یاد آیا تھا اسے وہ ردا بیگم اور ادیرا کے گلے لگ کر بہت روئی تھی اس کو قرآن پاک کے سائے میں زوریز نے رخصت کیا تھا۔

"عفاف نے نہ رونے کی قسم کھائی ہوئی تھی لیکن وہ وقت ہی ایسا ہوتا ہے آنسو مہمان بن کر آنکھوں سے چھلک ہی جاتے ہیں اپنی ماما کے گلے لگ کر اس نے کہا تھا آپ نے اچھا نہیں کیا میرے ساتھ۔۔۔ انہوں نے بھی نم آنکھوں سے مسکراتے ہوئے کہا تھا یہ فیصلہ تمہاری زندگی کا سب سے خوبصورت فیصلہ ہوگا غازی کی آنکھیں بھی نم تھیں بہن کو رخصت کرتے ہوئے۔۔۔ بڑوں کی دعاؤں کے سائے تلے وہ لوگ رخصت ہوئے تھے۔

ADABAVENUE

مہمان بھی اجازت لے کر اپنے اپنے گھروں کو رخصت ہو گے تھے۔وہ سب لوگ بھی گاڑیوں میں سوار ہو کر گھر کی طرف روانہ ہوئے تھے۔

☆☆☆☆☆

گھر پہنچ کر کچھ رسمیں کی گئی تھیں اس کے بعد انہیں کمرے میں بھیج دیا گیا تھا۔

"وہ ٹیرس پر کھڑی اداس مورت لگ رہی تھی وہ خوبصورت رات کا ایک اداس حصّہ تھی دل و دماغ کی جنگ سے وہ ہار گئی تھی وہ اپنی کفیت سے خود بھی انجان تھی" وہ اپنے ہی خیالوں میں کھوئی تھی کہ اسے یشب کی آواز اپنے کانوں میں سنائی دی۔

"تم ٹھیک ہو احلام؟"

اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تھا اور پھر دوبارہ نظریں چاند پر ٹکا دی۔

"آپ کو نہیں لگتا آپ نے چاندی کی چمک میں ہیرا گنوادیا ہے" اس نے کھوئے لہجے میں کہا۔

"احلام پانچ سال پہلے میں نے ادیرا سے وہ سب کہا تھا لیکن میرے وہم و گمان میں بھی یہ نہیں تھا کہ میرے نصیب نے میرے لیے ایک اور فیصلہ کر کے رکھا ہے اس میں قصور کسی کا بھی نہیں ہے یہ سب ہونا ہی تھا اور یہ سب میرے زریعے ہی ہونا لکھا تھا" یشب نے اس کو اپنے سامنے کرتے ہوئے کہا۔

"ادیرا صرف باتیں ہی نہیں کرتی اس پر عمل بھی کرتی ہے اس نے دوستی کی اعلی مثال قائم کی ہے اس کی ہر بات ہر ادا میں اس کی تربیت جھلکتی ہے کسی کا ظرف اتنا بڑا کیسے ہو سکتا ہے کوئی اپنی خوشیاں کسی اور کی جھولی میں کیسے ڈال دیتا ہے۔یہ صرف ادیرا احمد ہی کر سکتی تھی وہ واپس کمرے میں آ گئی تھی اور بیڈ پر بیٹھ کر رونے لگی تھی یشب بھی اس کے پیچھے آیا تھا اور اسے ساتھ لگائے اس کے آنسو صاف کر رہا تھا اور اسے تسلی دے رہا تھا۔

احلام تمہیں پھر سے بخار ہو رہا ہے اٹھو کپڑے بدلو پھر میں تمہیں میڈیسن دیتا ہوں وہ کھا کر سو جاؤ۔۔۔یشب نے اسے اٹھا کر واشروم بھیجا۔

کپڑے بدل کر جب وہ آئی تو اس نے اسے دوائی دی اور اس پر کمبل دیا میڈیسن کے زیر اثر وہ جلدی سو گئی تھی اس کے برابر میں لیٹا وہ بھی خیالوں میں کھویا کھویا سو گیا۔

☆☆☆☆☆

عفاف شادی والے جوڑے میں ہی بیڈ سے پاؤں لٹکائے لیٹی ہوئی تھی شاید کچھ سوچ رہی تھی وہ غائبانہ سی لیٹی تھی اس نے آبص کا کمرے میں آنا بھی نوٹس نہیں کیا تھا۔ آبص بھی آکر اسی کی طرح اس سے تھوڑے سے فاصلے پر لیٹا تھا۔

"ادیرا کا ظرف کتنا بڑا ہے میں نے اس کو کبھی اپنے بارے میں سوچتے ہوئے نہیں دیکھا۔ وہ دوسروں کی خوشیوں میں اپنی خوشیاں ڈھونڈھ لیتی ہے اور اس کی خوشیاں ہوتی بھی کیا ہے صرف دوسروں کو خوش دیکھنا میرا دل کہتا ہے ادیرا کو بہت خوبصورت انعام سے نوازا جانے والا ہے۔" آبص نے بات کا آغاز کیا۔

"اس کی جو چیز کسی کو پسند آجاتی تھی۔ بنا سوچے سمجھے وہ کسی کو دے دیتی تھی اور یہاں تو احلام تھی اس کی سب سے پیاری دوست اور یہاں اس کا جائز حق بھی تھا تو اس کا اپنے پاس رکھنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا وہ اپنی چیزوں کو بھی اپنا نہیں کہتی تھی تو احلام کے شوہر کو اپنا کیسے کہہ لیتی" عفاف نے بھی چھت کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جس پر اس نے ہنکار بھرا۔ آبص نے اٹھ کر اپنی شیروانی اتاری تھی عفاف بھی اٹھ کر بیٹھ گئی تھی۔

"منہ دکھائی دو میری" اس نے روب سے کہا۔

"ہزاروں دفع دیکھی ہوئی شکل پر میں فٹے منہ بھی نہ کہوں" اس نے گھڑی اتارتے ہوئے کہا۔

"ہاں تو اپنی شکل پر تم فٹے منہ کیوں کہو گے" اس نے بات ہوا میں اڑائی۔

"میں تمہاری بات کر رہا ہوں۔"

"ہاں تو میں بھی تمہاری بات ہی کر رہی ہوں" عفاف نے اسے زچ کیا۔ وہ زچ ہوتا ہوا ڈریسنگ روم میں گھس گیا۔ عفاف نے اٹھ کر اپنی جیولری اتاری اور دوپٹے کو پینز سے آزاد کیا تب تک آبص بھی کپڑے بدل کر آ گیا تھا۔

وہ ہاتھ باندھے ڈریسنگ ٹیبل پر کمر ٹکائے کھڑی تھی اور اس کی طرف ہی دیکھ رہی تھی۔

"کیا ہے؟" اس نے بھنویں اچکائی۔

"میں نے کہا تھا میری منہ دکھائی دو۔"

"اور جو میں نے کہا تھا وہ نہیں سنا تھا۔"

"اچھا ٹھیک ہے"۔۔۔ وہ دروازے کی طرف بڑھی۔

کہاں جا رہی ہو؟ آبص نے پوچھا۔

"آنٹی کے پاس" اس نے شیطانی مسکراہٹ سے کہا۔

"پاغل ہو گئی ہو وہاں کیا لینے جا رہی ہو" اس نے بازو سے پکڑ کر اسے روکا۔

"وہی جو تم سے لینے کی کوشش کر رہی ہوں" اس نے ناک سے مکھی اڑائی۔ اس کی بات پر آبص نے منہ بسورتے ہوئے اپنا ماتھا مسلا۔

وہ اس کا ہاتھ چھوڑ کر الماری کی طرف گیا اور اس میں سے ایک ڈبیا نکال کر لایا۔

"ہاتھ آگے کرو"۔۔۔ اس کے کہنے پر اس نے جھٹ سے ہاتھ آگے کیا۔

ADABAVENUE
خیال زبان

اس ڈبیہ سے دوڈائمنڈ کے کنگن نکال کر اس نے عفاف کے بازوں کی زینت بنائے اور خود سینے پر ہاتھ باندھ کر اس کے چہرے کے زاویے دیکھنے لگا جس سے پتہ لگ رہا تھا کہ اسے پسند آئے ہیں لیکن اس نے یہ ہی کہا تھا کہ ہاں بس ٹھیک ہے۔ آبص سر جھٹک کر اپنے بستر پر لیٹ گیا تھا۔

عفاف کو بہت شوق تھا اپنی منہ دکھائی کا وہ ان لمحات کو ہمیشہ امیجن کرتی تھی تو ایسا کیسے ہو سکتا تھا کہ وہ اب یہ موقع جانے دیتی۔

کپڑے تبدیل کر کہ آئی تو آبص سو رہا تھا۔۔۔کیسے پھیل کے سو رہا ہے اس نے منہ بسورا۔

وہ اپنی سائیڈ پر آکر لیٹ گئی تھی اور کمبل اس نے پورا اپنی طرف کھینچ لیا تھا آبص ابھی کچی نیند میں ہی تھا اس نے بھی دوبارہ سے کمبل کھینچا تھا دونوں میں اب کمبل کی جنگ چل رہی تھی عفاف تو کمبل دینے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی تھک ہار کر آبص اٹھ کر الماری سے دوسرا کمبل لے آیا تھا۔ اور تب جا کر ان کی لڑائی ختم ہوئی تھی اور وہ سکون سے سو پائے تھے۔

☆☆☆☆☆

کمرے میں آکر اس نے کپڑے بدلے تھے اور وضو کر کے نماز پڑھنے لگی تھی نماز پڑھ کر اس نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے تھے۔

"یااللہ پاک ہر کام میں کوئی نہ کوئی مصلحت چھپی ہوتی ہے آپ پلیز یشب کو احلام کے حق میں بہترین کرنا اسے یہاں سے کوئی دکھ نہ ملے اسے زندگی کی ہر خوشی سے نوازنا۔۔۔میرے لیے یہ فیصلہ اتنا آسان نہیں تھا مجھے اپنے گھر والوں کی ناراضگیوں کی فکر تھی جانتی ہوں سب لوگ میرے لیے اس فیز سے باہر نکل آئے ہیں لیکن میں جانتی ہوں وہ سب ایسا نہیں چاہتے تھے۔ یااللہ پاک سب سمبھال لی جیئے گا۔ عفاف بھی اپنے اس رشتے کو قبول کر لے اسے جلد ہی احساس ہو جائے کہ یہی اس کے لیے بہترین تھا۔"

"میرے نصیب میں جو بھی لکھا ہو اس کو میرے حق میں بہترین کرنا۔"

دعا مانگ کر وہ اپنے بستر میں گھس گئی تھی اور تھوڑی ہی دیر میں ادیرا نیند میں کہی کھو چکی تھی۔

☆☆☆☆☆

اگلے دن آیت غازی کو کھینچ کر کالج لے کر گئی تھی غازی جانے کے لیے راضی نہیں تھا اس کا کہنا تھا خود تو تم لوگ تیار ہو کر بیٹھی رہی ساری بھاگ دوڑ تو انہوں نے کی تھی۔ اور وہ بہت تھکا ہوا تھا لیکن آیت نے اس کی ایک نہ چلنے دی ولیمے کا فنکشن رات کا تھا۔ صبح سب لیٹ اٹھے تھے اور پھر سے تیاریوں میں جت گئیں تھے۔

شام کو سب لوگ حال میں پہنچ چکے تھے آج بھی دونوں کا ولیمہ اکھٹا ہی تھا زیادہ تر مہمان بھی ایک ہی تھے اس لیے اکھٹا ہی رکھا گیا تھا۔ سب لوگ دو بڑے ٹیبل لگا کر بیٹھے ہوئے تھے جن میں عفاف آبص یشب اور احلام بھی بیٹھے تھے۔ سب لوگ کھانا بھی کھا رہے تھے اور باتیں بھی جاری تھیں۔

"مجھے آپ سب کو کچھ بتانا ہے" غازہ نے سب کو کہا۔

"ہاں بولو" آیت نے کہا۔

"میرا میڈیکل کالج میں ایڈمشن ہو گیا ہے" وہ خوشی سے پھولیں نہیں سما رہی تھی۔

واؤ ماشاءاللہ بہت بہت مبارک ہو آیت نے اسے ساتھ لگاتے ہوئے مبارک دی جو بالکل اس کے ساتھ ہی بیٹھی تھی۔ سب نے اسے مبارک دی تھی اور اس نے مسکراتے ہوئے مبارک وصول کی تھی فراز اور ساریہ بھی وہی تھے وہ اس کی خوشی کی انتہا دیکھ رہے تھے۔

غازی نے اسے مبارک نہیں دی تھی اس نے صرف اسے مسکراہٹ پاس کی تھی۔

کالج سے یاد آیا کل ٹائم سے تیار ہو جانا آج بھی پورے پانچ منٹ لیٹ کیا تھا تم نے آیت نے غازی سے کہا۔

"یہ دیکھو۔۔۔میری ماں یہ میرے جڑے ہوئے ہاتھوں کی لاج رکھ لو میں بہت تھکا ہوا ہوں میں کل نہیں جا رہا" اس نے آنکھیں گھمائی۔

"کتنی بار کہا ہے میں نے سب کو کہ مجھے کار چلانا سکھا دیں روز روز ان منحوسوں کی منتیں تو نہ کرنی پڑے "اس کے منہ کے زاویے بگڑے۔

"اب اپنے شوہر سے سیکھنا بہت اچھے ڈرائیور ہیں "علی نے لقمہ دیا۔

"ہاں انہی سے سیکھوں گی سکھانا تم لوگوں کے بس کی بات بھی نہیں ہے "اس نے ناک سے مکھی اڑائی۔ کولڈ ڈرنک کے سپ لیتے ہوئے عباد ان کی نوک جھوک ہی سنتا رہا۔

"میں چھوڑ دوں گا "بے فکر رہو زوریز نے کہا۔ باتوں کا سلسلہ بہت لمبا چلا تھا۔ تھوڑی دیر بعد سب لوگ اٹھ گئے تھے فراز اپنی فیملی کے ساتھ چلا گیا تھا۔ ساریہ نے غازہ کو بھی روک لیا تھا انہوں نے دو دن بعد آنے کا کہا تھا۔

غازی اپنی کار کی بونٹ سے ٹیک لگائے کھڑا تھا غازہ اس کے پاس آئی تھی۔

"آپ نے مجھے مبارک باد نہیں دی "غازہ نے پوچھا۔

"مجھے یقین تھا تم کر لو گی "اس نے سینے پر ہاتھ باندھتے ہوئے ہی کہا۔

"آپ کو اتنا پختہ یقین کیسے تھا؟"

"بس تھا "اس نے کندھے اچکائے۔

"پھر بھی میں جاننا چاہتی ہوں"

"سب اڑتی چڑیا کے پر گن لیتے ہیں۔۔ خیر۔۔ وہ تو ہر کوئی گن لیتا ہے دو ہی تو ہوتے ہیں لیکن میں اس پرندے کی پرواز ماپ لیتا ہوں کہ وہ پرندہ کتنی اونچائی پر ہے اور کتنا اونچا اڑ سکتا ہے "۔۔۔ غازی نے چور لہجے میں کہا۔

اپنی بات کہہ کر وہ مسکرایا تھا اور اسے دیکھ کر غازہ بھی مسکرائی تھی اور پھر وہ اپنی کار میں بیٹھ گیا تھا۔

"ہمیشہ ایسا ہی ہوتا تھا وہ اس کو سوچوں کی نئی ڈوریں تھما کر خود چلا جاتا تھا اور وہ اسے دیکھتی ہی رہ جاتی تھی۔"

شادی ختم ہوگئی تھی سب تھکاوٹ سے چور تھے اگلے کچھ دن سب کا آرام کرنے کا پروگرام تھا۔ جن میں عباد اور آیت شامل نہیں تھے دونوں ہی اپنے کام کو لے کر جنونی تھے دونوں کی جوڑی بھی خوب سہی بنی تھی۔

☆☆☆☆☆

سار یہ غازہ کے ہمراہ دو دن بعد اپنے گھر چلی گئی تھی باقی سب بھی اپنی اپنی روٹین کے کاموں میں مصروف ہو گئے تھے دعوتوں کا سلسلہ بھی چل نکلا تھا۔ ساریہ نے آتے ہی گھر کی تفصیلی صفائی کی تھی وہ تھک ہار کر صوفے پر بیٹھی تھی کہ اوپر سے نائلہ بیگم آ گئی۔

"اتنے دن آرام کر کر کے تھکی نہیں جو پھر سے آرام فرما رہی ہو" انہوں نے غصّے میں کہا۔

"جی میں بس ابھی آ کر بیٹھی تھی سارا کام میں کر چکی ہوں" ان کے آتے ہی ساریہ نے اٹھتے ہوئے کہا۔

کیا خاک کام کیا ہے سب کے کپڑے دھونے والے پڑے ہیں لاؤن کی حالت دیکھی ہے تم نے کیسے پودے مرجھا گئے ہیں۔

"جی وہ کل میں مشین لگا لوں گی آج میں بہت تھک گئی ہوں" اس نے منمناتے ہوئے کہا۔

"وہ کہاں ہے تمہاری چہیتی اسے بھی ساتھ لگاؤ اور آج کے آج ہی کپڑے دھوا انہوں نے دوٹوک کہا۔

"وہ اپنی فرینڈ کی طرف گئی ہے اسے کچھ بکس چاہیے تھی آپ صبا کو کہہ دیں" وہ میرے ساتھ کپڑے دھلا دے۔

"کیوں صبا کیوں دھلائے ابھی میری بچی کی عمر نہیں ہے کام کرنے کی اور اتنے دن جو تم آرام فرما کر آ رہی ہو نہ اب اس فیز سے باہر نکل آؤ جاؤ جا کر خود ہی دھو اور یاد رکھنا کپڑے آج کے آج ہی دھل جانے چاہیے" انہوں نے تنک کر دوٹوک الفاظ میں کہا۔

"بالکل آنٹی آپ کو اپنی بیٹی عزیز ہے آپ اس کو سر کا تاج بنا کر رکھنا چاہتی ہیں غازہ کی کونسا ماں ہے جو اس کے بارے میں سوچتی۔"

"تو تم کہہ رہی ہو میں سوتیلی ہوں تو اسی لیے اس پر ظلم کرتی ہوں۔"

"میں کہتی نہیں ہوں آپ سوتیلا پن ثابت کرتی ہیں" آج ساریہ نے کہہ ہی دیا تھا وہ یہ فرق ہمیشہ سے دیکھتی آئی تھی اس کے الفاظ بھی سادہ تھے لہجہ بھی سادہ تھا۔

"بکواس بند کرو اپنی اب تم مجھے بتاؤ گی کہ میں کس کے ساتھ کس طرح پیش آؤں گی" ان کی آواز بلند ہوئی تھی جو اندر آتے ہوئے فراز نے بھی سنی تھی اور ان کے ساتھ آتے ہوئے آفاق صاحب نے بھی سنی تھی۔

"لو آؤ تم بھی سنو اپنی بیوی کے نادر خیالات" انہوں نے فراز کو آتے ہوئے دیکھ کر کہا۔

کیا ہو رہا ہے یہاں؟ آفاق صاحب نے پوچھا۔

"آپ کی بہو بیگم کا کہنا ہے کہ میں نے کبھی بھی فراز اور غازہ کو اپنے بچے سمجھا ہی نہیں ان پر ظلم کرتی آئی ہوں میں صرف مطلب کی حد تک ان سے اچھی ہوں ورنہ یہ دونوں میری جوتی کے خاک برابر بھی نہیں ہیں ان کو میں نے کبھی بھی اپنی اولاد سمجھ کر سینے سے نہیں لگایا میں صرف صبا سے پیار کرتی ہوں" نائلہ بیگم نے غصّے سے چلاتے ہوئے کہا۔

"ایسا کچھ نہیں بولا میں نے آنٹی کو کوئی مس انڈرسٹینڈ نگ ہوئی ہے وہ میری بات کا غلط مطلب نکال رہی ہیں" ساریہ نے اپنی صفائی دینے کی کوشش کی۔

ADABAVENUE
خیال زبان

"ہاں اب تم ہی سچی ہو اور میں ہی جھوٹی ہوں" انہوں نے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔

"آنٹی آپ غلط بیانی کر رہی ہیں۔۔۔ آپ کو میں"۔۔۔۔ "شٹ اپ بس بہت ہو گیا تم چلو میرے ساتھ" فراز اس کا ہاتھ پکڑ کر کمرے میں لے گیا۔

کمرے میں آکر اس نے زور سے اس کا ہاتھ جھٹکا تھا وہ بیڈ پر جا کر گری تھی اور خود وہ ٹہل رہا تھا۔

"مجھے تم سے ہرگز ایسی امید نہیں تھی میں تمہیں ایک اچھی اور سمجھدار لڑکی سمجھتا تھا لیکن میں غلط تھا"۔۔۔ اس کی بات پر ساریہ نے بے یقینی سے اس کی طرف دیکھا تھا۔

"آپ نے مجھے کبھی سمجھا ہی نہیں ہے اگر سمجھا ہوتا تو آج آپ وہاں پر میرے لیے اسٹینڈ لیتے نہ کے مجھے گھسیٹتے ہوئے لے کر آتے" اس کے لہجے میں نمی گھلی تھی۔

"تو تمہارا مطلب ہے کہ میری ماں جھوٹ بول رہی ہے" اس نے کر ختگی سے کہا۔

"ہاں وہ بالکل جھوٹ بول رہی ہیں" اس نے اٹھتے ہوئے اس کی آنکھوں سے آنکھیں ملا کر کہا۔

"شٹ اپ جسٹ شٹ اپ" وہ دھاڑا تھا۔

اپنی ماں کے بارے میں میں ایک لفظ نہیں سنوں گا اور تم جانتی ہی کیا ہو ان کے بارے میں کیسے انہوں نے ہمیں ساری زندگی سینے سے لگا کر رکھا تھا۔

"سچ بات تو یہ ہے کہ آپ خود بھی نہیں جانتے کہ آپ کٹھپتلی کی طرح صرف ان کے اشاروں پر ناچتے ہیں" اس نے استہزائیہ کہا۔

"شٹ اپ فراز کا ہاتھ اٹھا تھا اور اس کی گال پر نشان چھوڑ گیا تھا۔"

"کئی لمحے ایسے ہی گزر گئے تھے اس کا ہاتھ ابھی بھی اپنے گال پر تھا وہ بے یقین نظروں سے فراز کو دیکھ رہی تھی کانوں میں عجیب قسم کی آواز گونج رہی تھی عجیب قسم کا سناٹا تھا جو ہر سو پھیل گیا تھا۔"

"تو آج آپ کی تربیت بول رہی ہے۔" ساریہ نے سامنے دیکھتے ہوئے کہا۔

"پھر وہی بات تمہیں ہو کیا گیا ہے؟"

"مجھے کچھ نہیں ہوا میں ویسی ہی ہوں آپ نے ہمیشہ کی طرح آج بھی آنکھیں بند کر رکھی ہیں صرف کان کھلے رکھے ہیں اور ان سے بھی صرف وہی کچھ سنتے ہیں جو "لوگ" آپ کو سنانا چاہتے ہیں آپ ہمیشہ لاپرواہ رہے ہیں گھر میں کیا ہو رہا ہے آپ کو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا" غصّہ اس کے لہجے میں بھی عود آیا تھا۔

"تم سے فلحال بات کرنا فضول ہے بعد میں بات کریں گے" وہ واپس باہر چلا گیا تھا۔جاتے جاتے وہ غازہ سے ٹکرایا تھا غازہ اس کو روکتی ہی رہ گئی لیکن وہ نہیں رکا۔

بھابھی سے پوچھتی ہوں بھائی ایسے غصے میں کیوں گئے ہیں۔؟بھابھی دروازہ کھولیں غازہ نے دروازہ ناک کیا۔

"غازہ پلیز چلی جاؤ مجھے ابھی کسی سے کوئی بات نہیں کرنی" غازہ نے ساریہ کی روئی روئی آواز سنی۔

اس نے بہت پوچھا پر نہ اس نے دروازہ کھولا اور نہ ہی رونے کی وجہ بتائی وہ وہاں ایک گھنٹے تک اس سے پوچھتی رہی لیکن اس نے کوئی جواب نہیں دیا تھک ہار کر وہ اپنے کمرے میں آئی اور فراز کو فون ملانے لگی اس کا بھی فون بند جا رہا تھا اس نے صبح ان سے بات کرنے کا فیصلہ کیا۔

☆☆☆☆☆

"سر اس بندے کا پتہ لگ گیا ہے اس کا نام مجیب ہے دو سال پہلے وہ اسلام آباد کی کمپنی میں کام کرتا تھا اور اس کے بعد اس کا ٹرانسفر لاہور میں اسی کمپنی کی برانچ میں ہو گیا اور اس کمپنی کے آنر کا نام اسلم ہے۔"اسلم کے نام پر وہ چونکا تھا۔

"کیا نام بتایا تم نے"اس نے چوکنا انداز میں پوچھا۔

"سر۔۔۔اسلم چوہدری" اذان نے دوہرایا۔

"چار سال پہلے بھی اس نامی شخص کا نام میں نے سنا تھا بابا کے منہ سے ہو نہ ہو اس کا ہی ہاتھ ہے اور کیا پتہ لگا ہے اس کے بارے میں "اس نے ٹیبل پر جھکتے ہوئے پوچھا۔

سر کل جب میں پوچھ گچھ کر رہا تھا کچھ لوگوں سے تب اس شخص کی نظر مجھ پر پڑی تو مجھے دیکھ کر یہ بھاگا تھا میں نے اس کا پیچھا کیا تھا ۔۔۔دو کلو میٹر تک اس بندے نے مجھے اپنے پیچھے بھگایا تھا پھر ہاتھ آ ہی گیا۔

جب میں نے پوچھا کہ کیوں بھاگے تھے تو کہنے لگا میں پولیس کی وردی دیکھ کر ڈر گیا تھا اس کی باتوں میں ہی جھوٹ تھا اسے پکڑ کر میں تھانے لے آیا۔

لاکھ پوچھنے پر بھی اس نے اپنے منہ سے کچھ نہیں پھوٹا پھر میں نے تھوڑی سی خدمت کی تو زبان فراٹے سے چلنے لگی اور تبھی اس نے بتایا کہ چار سال پہلے کار کچلنے کا اسے آرڈر دیا گیا تھا اور پھر ہمیں پتہ چلا اس کھیل کے پیچھے ماسٹر مائنڈ کوئی اور ہی تھا اور وہ اسلم چودھری تھا۔ اذان نے اپنے انداز میں سب تفصیل سے آگاہ کیا۔

اوکے ویل ڈن۔۔۔ اب تمہارا یہ کام ہے کہ تم اس اسلم کی ساری ہسٹری معلوم کرواؤ میں زوریز سے مل کر چار سال پہلے کے ریکارڈز نکلواتا ہوں اذان کو آرڈر دیتے ہوئے اس نے فون پر ایک نمبر ملایا تھا اور اس سے کچھ بات کر کے لائن کاٹ دی۔

"کیا ایسے کیا دیکھ رہے ہو" عباد نے اذان کو اپنی طرف گھورتے ہوئے پا کر پوچھا۔

"آپ بہت ہی کوئی چھپے رستم نکلے ہیں" اذان نے بھنویں اچکائی۔

"کیوں کیا کیا ہے میں نے" عباد نے چیئر پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"شادی کر لی اور ہمیں کانوں کان خبر بھی نہیں ہونے دی۔"۔۔۔ تصحیح کر لو صرف نکاح ہوا ہے۔

ہاں تو شادی بھی ہو جاتی تو کونسا ہمیں بتا دینا تھا آپ نے۔۔۔"شادی پر تم انوائیٹڈ ہو تمہارے بغیر میری شادی کی کوئی رسم نہیں ہو گی "۔۔۔ٹھیک ہے اب خوش عباد نے پوچھا۔

"ہاں جیسے نکاح ہو گیا ویسے شادی بھی ہو جائے گی" اس نے بچوں کی طرح منہ بسورا۔

"تو پھر کس طرح تمہیں یقین دلاؤں۔"

"رہنے دیں آپ اب مجھے آپ پر کوئی بھروسہ ہی نہیں ہے علی کو میں نے بتا دیا ہے وہ مجھ سے کنٹیکٹ میں رہے گا۔۔۔"اس کی بات پر عباد نے مسکراہٹ ہونٹوں میں دبائی وہ بالکل ایک بچے کی طرح معصوم اور ضدی لگ رہا تھا۔

کل تک آپ کو ساری انفو مل جائے گی تب تک کے لیے اللہ حافظ وہ سلیوٹ مارتا ہو اوہاں سے چلا گیا عباد بھی کار کی چابی اٹھائے باہر نکل گیا۔

☆☆☆☆☆

زوریز فائل میں سر دیے بیٹھا تھا جب کسی نے دروازہ ناک کیا آ جاؤ اس نے اجازت دی۔

کیا بہت بزی ہو ؟عباد کے پوچھنے پر اس نے سر اٹھایا۔

ارے عباد تم مجھے لگا تم کل آؤ گے خیر آؤ بیٹھو میں پچھلا ریکارڈ منگواتا ہوں اس نے اس کو بیٹھنے کا کہا۔

"زوریز "عباد نے اسے پکارا۔

"ہاں بولو "اس نے اس کے پکارنے پر کہا۔

"میں تمہارا شکر گزار ہوں تم نے بہت اچھے سے بابا کا کام سمبھالا ہوا ہے کچھ دنوں سے میں بہت مصروف رہا ہوں اسی لیے آفس کا چکر نہیں لگا سکا اور ساتھ ساتھ تم اپنا آفس کا کام بھی سمبھالتے ہو تم بہت تھک جاتے ہو گے "عباد نے مشکور لہجے میں کہا۔

"اب تم مجھے شکریہ کہہ کر ہمارے رشتے اور دوستی کو شرمندہ کر رہے ہو "اس نے اسے گھوری سے نوازا۔

اچھا یہ بتاؤ کیا لو گے اس نے انٹر کام اٹھاتے ہوئے کہا۔

چائے۔۔۔اوکے دو کپ چائے کے بھیج دیجیئے زوریز نے دوسری طرف کسی کو ہدایت دی۔

اس نے اپنے اسسٹنٹ کو پہلے سے ہی ہدایت دے رکھی تھی کہ وہ پچھلے پانچ سال کا ریکارڈ نکال کر رکھے۔

اور بتاؤ کام کیسا جا رہا ہے زوریز نے اپنی مصروفیات کو سائیڈ پر رکھتے ہوئے عباد سے گپ شپ کرنی چاہی۔

ہاں ٹھیک جارہا ہے بس آج کل کچھ زیادہ مصروفیات ہیں۔۔۔یہ ریکارڈ کس لیے چاہیے تمہیں؟کیا ابھی بھی اس کیس کا پیچھا نہیں چھوڑا؟زوریز کے سوال پر اس نے نفی میں گردن ہلائی۔

پھوپھو کو کیا بتایا؟

وہ ان سب سے بے خبر ہیں اس نے نظریں جھکائی۔

تم ان کے کہنے پر یہ کیس نہیں چھوڑ سکتے؟

"کیسے چھوڑ دوں جب مجھے پتہ ہے کہ وہ ایک ایکسیڈنٹ نہیں تھا بلکہ سوچی سمجھی سازش تھی جس نے ایک ہستا بستہ گھر اجاڑ دیا تھا جس گھر میں اب صرف سناٹوں کا راج ہے میری ماں کی مسکراہٹ چھین لی جس حادثے نے وہ ایک حادثہ نہیں سوچی سمجھی سازش تھی اور میں بہت قریب ہوں اس کیس کے بہت جلد مجرم سلاخوں کے پیچھے ہو گا"اس کا لہجہ اٹل تھا۔ملازم چائے کے کپ رکھ کر جا چکا تھا۔

ہمم۔۔۔تو کوئی اور ہیلپ کی ضرورت ہوئی تو مجھے ضرور بتانا زوریز نے خدمات پیش کی جس پر اس نے سر ہلاتے ہوئے چائے کا کپ اٹھایا۔

تھوڑی دیر تک وہ فائل بھی آگئی تھی زوریز نے اسسٹنٹ کو ہی پڑھنے کا بولا وہ وہاں عمر صاحب کے وقت سے ہی کام کر رہا تھا اس لیے وہ زیادہ تفصیل سے آگاہ کر سکتا تھا۔

"اچھا کوئی اسلم چوہدری نامی شخص نے چار سال پہلے کوئی کنٹریکٹ سائن کیا تھا؟"عباد نے پوچھا۔

جی سر کیا تھا اس بندے کو تو میں کبھی نہیں بھول سکتا ایک نمبر کا فراڈ آدمی ہے ایک دفع پہلے بھی انہوں نے پروڈکٹس میں ہیرا پھیری کی تھی تب عمر صاحب کو پتہ نہیں چلا تھا جب انہیں پتہ چلا تو انہوں نے ڈیل کینسل کرنی چاہی تب انہوں نے منتیں کی کہ اگلی دفع پروڈکٹ بالکل پیور سپلائی کی جائے گی لیکن یہ بندہ پھر باز نہیں آیا اور تب عمر صاحب نے ان کا سارا آرڈر ہی کینسل کر دیا تھا یہ شخص اپنی حرکتوں سے باز نہ آیا اور دھمکیوں پر اتر آیا روز آفس میں آکر ایک نیا تماشا کرتا لیکن عمر صاحب نے اپنا فیصلہ نہیں بدلہ

اور پھر کچھ دنوں تک اس کا آنا جانا بند ہو گیا اور تھوڑے ہی دنوں بعد عمر صاحب کے انتقال کی خبر بھی آگئی اس نے چار سال پہلے کی ساری روداد عباد کے گوش گزاری تھی اس کے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچ گئی تھی زوریز نے ملازم کو جانے کا اشارہ کیا تھا زوریز نے پانی کا گلاس اس کی طرف بڑھایا تھا جسے وہ ایک ہی سانس میں پی گیا تھا۔

شکریہ زوریز اب میں چلتا ہوں اس نے فائل اٹھائی تھی اور وہاں سے نکل گیا پیچھے سے وہ آوازیں ہی دیتا رہ گیا لیکن وہ ان سنا کرتا ہوا نکلتا چلا گیا۔

☆☆☆☆☆

اگلے چار دن تک ساریہ اور فراز کے درمیان بات چیت بالکل بند رہی تھی ساریہ اس کی طرف دیکھنے سے بھی گریز کرتی تھی ساریہ کو مبہم سی امید تھی کہ وہ اس سے معافی مانگ لے گا اسے منا لے گا لیکن اس نے ایسا نہیں کیا تھا غازہ نے بھی کالج جانا شروع کر دیا تھا اس کے لاکھ پوچھنے کے باوجود ساریہ نے اسے کچھ نہیں بتایا تھا۔

چائے کا کپ ہاتھ میں لیے وہ ٹیرس پر ہینگنگ چیئر پر بیٹھی تھی بالکل ساکت وجود لیے زندگی سے بے پرواہ تھی اداسی اس کے انگ انگ سے پھوٹ رہی تھی۔

ADABAVENUE
خیال زبان

"شادی کے بعد سے لے کر آج تک کوئی خوشگوار لمحے تو نہیں آئے تھے میری زندگی میں اور اب تو انتہا ہی ہو گئی ہے میں کس سے جا کر حساب لوں۔۔۔ ہنہ شوہر جو خود ہر ایک سے لاپرواہ رہتا ہے اس کو تو خود کا حساب نہیں پتہ ہونا میرا کہاں سے دے گا۔"

"تربیت کا کتنا بڑا کردار ہوتا ہے کسی کے بننے اور سورنے میں تربیت کھوٹے سکے کو بھی چمکا دینے کی طاقت رکھتی ہے اور تربیت کا وجود میں نہ ہونا ہیرے کو بھی پتھر بنا دینے کی طاقت رکھتی ہے۔"

وہ اپنے ہی خیالوں میں کھوئی تھی کہ اسے پتہ ہی نہ چلا کب فراز اس کے پاس آکر بیٹھ گیا پتہ تو تب چلا جب فراز نے اس کے ہاتھ سے چائے کا کپ لے کر زمین پر رکھا وہ چونکتے ہوئے خیالوں کی دنیا سے باہر آئی تھی فراز کو دیکھتے ہی وہ اپنی جگہ سے اٹھی تھی اور جانے ہی لگی تھی کہ فراز نے اس کا بازو پکڑ کر روک لیا۔بیٹھ جاؤ فراز نے اس کو دوبارہ بٹھایا۔

"آئی ایم سوری مجھے تم پر ہاتھ نہیں اٹھانا چاہیے تھا مجھے تمہاری باتوں پر غصہ آگیا تھا" فراز نے سامنے دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

"میں ہمیشہ سے سنتی آئی ہوں سچ کڑوا ہوتا ہے اور میں کہتی تھی سچ بولنا تو اچھی بات ہوتی ہے اور اچھی بات کڑوی کیسے ہو سکتی ہے لیکن آج سمجھ میں آیا سچ بولنا تو میٹھا ہو سکتا ہے پر سچ سننا میٹھا کبھی نہیں ہو سکتا" اس نے تنفر سے کہا۔

"ماما چھوٹی چھوٹی باتوں پر اوور ریکٹ کر جاتی ہیں تم اگنور کر دیا کرو۔"

"ہاں اس کا عملی جامہ تو ان کے بیٹے میں بھی دیکھ چکی ہوں جینز انہریٹڈ ہوئے ہوں گے" ساریہ طنز کی برسات کر رہی تھی۔

"ماما جو بھی تمہیں کہتی ہیں تم چپ چاپ کر لیا کرو آگے سے کچھ بھی نہ کہا کرو" فراز نے اسے سمجھانا چاہا۔

"وہی تو ہمیشہ سے کرتی آئی ہوں بس کل اتنا کہا تھا ان سے کہ میں بہت تھک گئی ہوں صبا کو کہہ دے کہ میرے ساتھ کپڑے دھلا دے۔"۔۔۔بات اپنی بیٹی پر آئی تو وہ آگ بگولہ ہو گئی اور بات کا بتنگڑ بنا دیا۔

"اس گھر میں آکر مجھے اس گھر کی ڈیفینیشن سمجھ آئی ہے اپنی بیٹیاں ہی اپنی ہوتی ہیں دوسروں کی بیٹیاں صرف ملازموں کی حد تک اچھی لگتی ہیں۔ ہمارے اپنے گھر میں بیٹی اور بہو میں کوئی فرق نہیں رکھا جاتا اگر کوئی باہر سے آجائے تو ان کو پہچاننے میں مشکل ہوتی ہے کہ گھر کی بہو کون ہے اور بیٹی کون ہے۔" ساریہ آنسو صاف کرتی تو پھر وہ پلکوں کی حدود کو توڑ کر بہہ جاتے بار بار آنسو صاف کرنے کے دوران اس نے اپنی بات مکمل کی۔

ساریہ پلیز مجھے معاف کر دو مجھے اپنی غلطی کا احساس ہے وہ میری ماں ہیں میں ان کے سامنے جا کر کھڑا نہیں ہو سکتا اور تمہیں کام کرنے کی بھی ضرورت نہیں ہے میں کل تک ملازمہ کا انتظام کروا دوں گا تم بس میرے لیے تیار ہو کر رہا کرنا بات کرتے کرتے اس نے اسے ہنسانے کے لیے کہا تھا لیکن وہ نہیں ہنسی تھی۔

فراز نے اس کا ایک ہاتھ پکڑتے ہوئے گھٹنوں کے بل بیٹھتے ہوئے اسے سونے کا ایک بریسلٹ پہنایا اور اس سے معافی بھی مانگی۔

"اب مسکرا بھی دو یہی بتا دو کہ مان گئی ہو" فراز نے شوخ لہجے میں کہا۔

"آپ اوپر بیٹھ جائے" اس نے روکھے انداز میں ہی کہا۔ وہ اوپر بیٹھ گیا تھا کندھوں سے پکڑ کر اس نے ساریہ کو اپنے ساتھ لگایا تھا وہ پھر سے رونے لگی تھی۔

"میرے باپ اور بھائی نے آج تک مجھ سے اونچی آواز میں بات تک نہیں کی آپ کے تھپڑ نے مجھے بہت ہرٹ کیا تھا" وہ روتے روتے اس سے اسی کی شکایات کر رہی تھی اور وہ شرمندگی سے معافی مانگتا رہا اور اس کو تھپکتا رہا جس کے رونے میں اور روانی آتی جا رہی تھی۔

☆☆☆☆☆

ذرا اپنے نوٹس دینا غازی نے آیت سے نوٹس مانگے وہ سب یونیورسٹی کے گراؤنڈ میں بیٹھے کچھ ٹاپکس ڈسکس کر رہے تھے۔۔۔"ہر گز نہیں اس بار تو تم لوگ سوچنا بھی نہیں کہ میں اپنے نوٹس تم فقیروں کو دوں گی" اس نے صاف انکار کیا۔

"یار دے دو نہ بھابی نہیں ہو میری وہ بھی پیاری والی" علی نے اسے مسکا لگایا۔

"تعریف کرو مکھن نہ لگاؤ اور جتنا مرضی مکھن ضائع کر لو نوٹس تو کسی صورت نہیں ملیں گے" اس نے دو ٹوک کہا۔

"اچھا اس بار دے دو اگلی دفع اپنے اپنے بنائیں گے" غازی نے کہا۔

کہانہ نہیں ہر دفع پکی پکائی کھیر کھا کر ڈکار مار دیتے ہو اس بار خود ہی پکاؤ اور خود ہی کھاؤ۔۔۔"تو تم نہیں مانو گی" غازی نے بھنویں اچکائی جس پر اس نے اٹل انداز میں کہا۔ "نہیں"

اوکے ٹھیک ہے مرضی تمہاری اس نے کندھے اچکائے۔

ہائے کیسے ہو سب لوگ غازہ نے بھی وہاں بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔ہم سب ٹھیک ہے تم سناؤ کیسا جا رہا ہے سب آیت اس کی طرف متوجہ ہوئی۔

ہاں سب ٹھیک جا رہا ہے بس ایک بک نہیں مل رہی اور آج کافی ٹف روٹین تھی اس کے لہجے سے ہی تھکاوٹ عیاں ہو رہی تھی۔

وہ تم مجھ سے لے لینا آیت نے اس کی پریشانی حل کی۔

"اوکے جب تک مل نہیں جاتی تب تک کے لیے تمہاری استعمال کر لیتی ہوں پھر جب آئے گی تو واپس کر دوں گی۔"

"ہاں ٹھیک ہے"۔۔۔غازہ اور آیت آپس میں باتیں کرنے میں مصروف ہو گئی تھیں۔

غازی نے علی کو اشارہ کیا تھا اس کی بات سمجھ کر اس نے گردن ہلائی تھی اور آیت کے بیگ سے وہ نوٹس نکال کر بھاگ گیا تھا۔ آیت کو جب سمجھ آئی وہ بھی اس کے پیچھے بھاگی تھی۔

میں کہہ رہی ہوں رک جاؤ علی ورنہ اچھا نہیں ہو گا میں تمہارا جینا حرام کر دوں گی اگر میرے نوٹس کو کچھ بھی ہوا تو وہ اس کے پیچھے بھاگ رہی تھی اور ساتھ ساتھ اپنے نادر خیالات سے بھی آگاہ کر رہی تھی۔

"آہ۔۔۔ہائے اللہ جی میرا سر۔۔۔میرا سر توڑ دیا اندھے ہو کیا نظر نہیں آتا۔۔۔اف لوہا فٹ کر رکھا ہے یا سر یہ۔۔۔میرا سر ٹوٹ گیا امی۔۔۔آپ آپ۔۔۔یہاں کیا کر رہے ہیں۔۔۔" آیت بھاگتے بھاگتے کسی سے ٹکرائی تھی اور اپنا سر پکڑ کر آنکھیں بند کیے اس سلواتے ہی سنائی جا رہی تھی کہ جب اس کی نظر سامنے اٹھی۔ہاں میں عباد نے ایک ناگوار نظر اس پر ڈالی۔

آپ کیا کرنے آئے ہیں یہاں اس نے آس پاس نظر دوڑائی جہاں سب انہیں گھور کر دیکھ رہے تھے خاص طور پر لڑکیاں اور سرگوشیاں بھی کر رہی تھیں جو اس نے باخوبی سنی تھی اور اس کا پارا ہائی ہوا تھا۔

روحان سے ملنے آیا ہوں کوئی مسلہ ہے؟ اس نے دونوں ہاتھ کمر پر ٹکا کر روب سے پوچھا۔

"ہاں ہے مسلہ ایسے کون آتا ہے ملنے یونیفارم بدل کر نہیں آسکتے تھے" اس نے تپے ہوئے ہی کہا۔

"سیدھا پولیس سٹیشن سے آرہا ہوں اور یونیفارم میں کیا مسلہ ہے؟" اس نے بھنویں اچکا کر پوچھا۔

"ہاں تو سیدھا گھر جاتے کپڑے بدل کر پھر آجاتے یا کہی باہر مل لیتے یہ کوئی جگہ ہے ملنے کی۔"

"تمہیں مسلہ کس چیز سے ہے میں یہاں آیا ہوں اس لیے یا یونیفارم میں آیا ہوں اس لیے" اس نے جھنجھلاتے ہوئے پوچھا۔

"دونوں سے ہی" اس نے ترکی بہ ترکی کہا۔

اور تم لوگ کیا تماشا دیکھ رہے ہو چلو جاؤ اپنے اپنے راستے۔۔۔ کوئی ہینڈ سم لڑکا دیکھا نہیں وہی فلیٹ ہو جاتی ہیں اس نے وہاں لگی بھیڑ کو جھاڑ پلائی۔

"او تو اصل بات یہ ہے تم جیلس ہو رہی ہو" عباد نے اس کی بات پکڑتے ہوئے کہا۔

"اتنے ٹھنڈے موسم میں مجھے کیا پڑی ہے جیلس ہونے کی" اس نے نظریں ادھر ادھر گھمائی۔

اور جائیں آپ جس کام سے آئے تھے فضول میں ٹائم ویسٹ کروا دیا اور میں ذرا علی کو دیکھوں میرے نوٹس لے کر فرار ہو گیا ہے اس نے رخ دوسری طرف موڑ لیا۔

"You are trying to change the subject"

عباد نے مسکراہٹ دبائی۔

"جی نہیں میں کوئی بات نہیں بدل رہی آپ نہ۔۔۔" یہ لو بھابھی جان اپنے نوٹس پکڑو وہ عباد سے بات کر رہی تھی کہ علی نے اس کے سامنے نوٹس کیے جسے برق رفتاری سے اس نے کھینچ لیے۔

تم فوٹو کاپی کروا کر لائے ہو اس نے دانت کچکچائے جس پر اس نے بتیسی نکالتے ہوئے سر ہاں میں ہلایا اور بھاگ نکلا وہ بھی اس کے پیچھے بھاگی تھی ویسے بھی اس نے عباد سے جان چھڑوانی تھی۔

اتنی محنت کر کے نوٹس میں بناؤں۔۔۔ اور تم لوگ چھٹیاں کر کے گھر میں آرام فرماؤ۔۔۔ اور پھر پکی پکائی کھیر بھی کھاؤں۔۔۔ بد تمیز نہ ہو تو تم لوگوں کو اگلی دفع ٹھینگا ملے گا وہ بھاگتے بھاگتے ہانپ رہی تھی اور اسے سلواتے سنانا بھی جاری رکھا تھا آج وہ خاصی تپی ہوئی تھی۔

☆☆☆☆☆

ہائے لیڈیز کیا ہو رہا ہے عفاف ابھی ابھی آکر ردا بیگم اور نازیہ بیگم کے پاس بیٹھی تھی جو شام کے کھانے کی تیاری کر رہی تھیں۔

تم اس وقت کیا کرنے آئی ہو؟ نازیہ بیگم نے استفسار کیا۔

انکل آنٹی کسی کی عیادت کے لیے گیں ہیں اور میں گھر پر اکیلی تھی تو سوچا آپ لوگوں سے ہیلو ہائے کر آؤں اس نے شوخ لہجے میں کہا۔

آبص آفس سے آنے والا ہو گا اس کے ویلکم کے لیے رک جاتی اور کھانا وغیرہ بنا لیتی ٹائم گزر جاتا تمہارا نازیہ بیگم نے اسے ٹوکا۔

آبص کو میں نے میسج کر دیا ہے وہ سیدھا ادھر ہی آجائے گا اور رات کا کھانا بھی ہم لوگ یہی کھائیں گے اس نے اسی انداز میں کہا۔

ذرا شرم لحاظ نہیں ہے تمہیں شوہر ہے تمہارا ذرا تمیز سے مخاطب کیا کرو نازیہ بیگم نے ذرا سختی سے کہا۔

ماما کبھی کبھی مجھے لگتا ہے میں آپ کی سوتیلی اولاد ہوں تھوڑی تو عزت دے دیا کریں شادی ہو گئی ہے میری اس نے منہ بسورتے ہوئے کہا۔

میں بھی تمہیں یہی سمجھا رہی ہوں کہ شادی ہو گئی ہے تمہاری ذرا شرم لحاظ کو ہاتھ مار لیا کرو۔

"اچھا پھر یہ بتایئے پہلے شرم کو ہاتھ ماروں یا لحاظ کو" اس نے سوچنے والے انداز میں پوچھا۔

نازیہ بیگم نے ٹوکری سے آلو اٹھایا تھا اور اس کی طرف پھینکنے کے انداز میں بڑھایا ہی تھا کہ وہ اچھلتی ہوئی باہر کو بھاگی۔

او سوئی عوام جاگو اور اپنے کمروں سے باہر نکلو عفاف نے خالی لاؤنج دیکھتے ہوئے سب کو آوازیں لگانا شروع کر دی۔ احلام اسے سیڑھیوں سے اترتی ہوئی دکھائی دی۔

کیسی ہو احلام؟ عفاف نے اسے گلے لگایا۔

کیسی لگ رہی ہوں؟ اس نے جواباً سوال کیا۔

پہلے سے بہت بہتر لگ رہی ہو۔۔ عفاف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

جس کا خیال ادیرا رکھے وہ جلد ہی ٹھیک ہو جاتا ہے۔۔ احلام نے مسکراتے ہوئے کہا۔

ادیرا نے عفاف کو پیچھے سے گلے لگایا تھا "سامنے رہتی ہو تم پھر بھی تین دن بعد آ رہی ہو ادیرا نے گلہ کیا۔"

اور میری ماما سے جا کر پوچھو ابھی بھی مجھے برداشت نہیں کر رہی اس نے منہ بسورتے ہوئے کہا جس پر وہ دونوں ہنس دی۔

آیت غازی بھی آ گئے تھے وہ پانچوں لاؤنج میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے بعد میں ردا بیگم اور نازیہ بیگم بھی آ گئی تھیں۔ تھوڑی دیر گزری ہی تھی کہ زوریز اور یشب بھی آفس سے آ گئے۔

احلام نے یشب کا کوٹ اور بریف کیس تھام لیا تھا وہ تھوڑی دیر ان کے ساتھ بیٹھا رہا پھر فریش ہونے کے لیے چلا گیا اس کے پیچھے احلام بھی چلی گئی۔

بھائی آپ کے لیے پانی لاؤں آیت جو کچن میں پانی پینے جا رہی تھی بھائی کو آفس سے تھکا ہارا ہوا آتے دیکھ کر پوچھ بیٹھی۔

"ہاں لے آنا" زوریز نے ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کی۔

"بھائی آپ بھی شادی کر لیں پھر آپ کو بھابھی گیٹ پر ویلکم کیا کریں گی آپ کی ساری تھکن دور ہو جایا کرے گی" ادیرا نے زوریز کے کندھے پر بازو رکھتے ہوئے شرارتی لہجے میں کہا۔

"تو ڈھونڈھ لو پھر اپنے لیے کوئی بھابھی" اس نے بھی اسی کے انداز میں کہا۔

"پکا ڈھونڈھنا شروع کریں" اس نے چہکتے ہوئے کہا۔

"ہاں بالکل اب میری بھی عمر ہو گئی ہے" اس نے مسکراہٹ ہونٹوں میں دبائی۔ دونوں آپس میں سرگوشی کر رہے تھے آیت نے اسے پانی لا کر دے دیا تھا۔

السلام علیکم! آبص نے وہاں آتے ہی سلام کیا تھا اور عفاف کے ساتھ خالی جگہ پر بیٹھ گیا تھا۔

عفاف جاؤ آبص کے لیے پانی لے کر آؤ نازیہ بیگم نے کہا اور آنکھوں سے اشارہ بھی کیا۔

"پانی پیو گے تم "عفاف نے زبردستی کی مسکراہٹ سجائے بولا۔

"یہ تم کیا ہوتا ہے آپ بولو شوہر ہے تمہارا" نازیہ بیگم کی بات پر اس کے منہ کے زاویے بگڑے تھے۔

ٹھیک ہے کوشش کرتی ہوں میں اسے "آپ "کہنے کی اس نے ہونٹوں کو آپس میں دبایا۔

"پانی پیو گئے تم "اس نے پھر وہی کہا۔

"پھر تم "نازیہ بیگم نے گھوری سے نوازا۔

"پانی۔۔۔پیئے گے۔۔۔۔آپ "اس نے آپ پر زور دیتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں ضرور اتنے پیارے انداز میں پوچھو گی تو دو گلاس پیوں گا" آبص نے اتراتے ہوئے کہا۔

تم گھر چلو تمہیں میں بتاتی ہوں وہ صرف یہ سب سوچ سکی کہا تو بس اتنا ابھی لے کر آتی ہوں۔یا اللہ خیر کرنا کہی کوئی ملاوٹ کر کے نہ لے آئے آبص نے دعائے خیر کی۔

یہ لو پانی اس نے اس کے آگے پانی کیا۔

ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی تو آنٹی نے تمہیں تمیز سکھائی تھی پھر بھول گئی اس نے ذرا اونچی آواز میں کہا۔

اس لڑکی کا کیا کروں میں بہت ہی ڈھیٹ ہوتی جا رہی ہے اس کے بابا کو بتاؤں گی وہی سیٹ کر سکتے ہیں اس کو نازیہ بیگم نے اپنا ماتھا مسلا۔غازی جو بیٹھا کم لیٹا زیادہ تھا اس نے اس مومنٹ کی ویڈیو بنائی تھی۔

بھئی چائے نہیں بنائی کیا سب لوگ ادھر ہی بیٹھے ہیں؟ غازی نے مداخلت کی۔

ADABAVENUE

میری تو چھٹی ہو گئی ہے چائے بنانے سے احلام نے کہا ہے کہ وہ سب کے لیے چائے بنایا کریں گی ادیرا نے سب سے کہا۔

عفاف یونیورسٹی جانے کا کیا ارادہ ہے؟ ادیرا نے پوچھا۔

"اگلے مہینے پیپرز ہیں بس وہی دینے آؤں گی اور ویسے بھی آج کل کچھ خاص ہو نہیں رہا تو جانے کا فائدہ بھی نہیں ہے "اس نے صاف ہاتھ کھڑے کیے۔

"شکر ہے اگلے مہینے پڑھائی ختم ہو جائے گی "عفاف صوفے پر چوڑی ہوتے ہوئے بولی۔

ہاں تو پھر میرے ساتھ آفس جایا کرنا آبص نے لقمہ دیا۔ میں فائن آرٹس کی سٹوڈنٹ ہوں بزنس کی نہیں جو تمہارے ساتھ آفس جاؤں گی اس نے آنکھیں گھمائی۔

"پھر تمہارے "۔۔۔نازیہ بیگم نے ٹوکا۔

"میرا مطلب ہے آپ کے ساتھ "اس نے دانت سے دانت بجاتے ہوئے کہا۔ جس پر آبص اپنی مسکراہٹ کو دانتوں تلے دبا گیا۔

"ہنس لو ہنس لو سارے حساب لوں گی ایسے ہی نہیں چھوڑنے والی تمہیں "اس نے آبص کے کان میں سرگوشی کی۔

"ہاں اب تم کہاں چھوڑو گی عمر بھر کے لیے جو میرے پلے پڑ گئی ہو اور کوئی تو برداشت کرتا نہیں تمہیں تو میرا سر کھا کر ہی گزارا کر لیتی ہو "آبص نے بھی ہلکی سی سرگوشی کی۔

اس کی باتوں پر اس نے آبص کے پاؤں پر زور سے اپنی سینڈل ماری جس پر اس کی چینخ نکل گئی۔

کیا ہوا بیٹا؟ ردا بیگم نے پوچھا۔

"کچھ نہیں چچی جان پیر پر کسی کیری نے کاٹ لیا ہو گا "عفاف نے لبوں پر مسکراہٹ سجائے ہوئے کہا۔

"جی آنٹی عفاف بالکل صحیح کہہ رہی ہے "آبص نے پاؤں ملتے ہوئے اس کو گھور کر کہا۔ سب نے چائے ساتھ مل کر پی تھی۔

"اوکے آنٹی میں چلتا ہوں فریش ہو جاتا ہوں جا کر" آبص نے اٹھ کر اجازت چاہی۔

بیٹا جاؤ تم بھی آبص کے ساتھ اور فریش ہو کر ادھر ہی آ جاؤ رات کا کھانا ادھر ہی کھانا تم لوگ ردا بیگم نے عفاف سے کہا۔ عفاف منہ بسورتے ہوئے اس کے پیچھے گئی تھی۔

پتہ نہیں اس لڑکی کو عقل کب آئے گی اگر کوئی اور ہوتا تو اسے دو منٹ برداشت نہ کرتا نازیہ بیگم اپنا سر مسلتی رہ گئی سب نے انہیں تسلی دی کہ سب ٹھیک ہو جائے گا۔

☆☆☆☆☆

"کپڑے نکال دو بیگم صاحبہ" آبص نے کوٹ اتارتے ہوئے شرارت سے کہا۔

"خود ہی نکال لو تم" اس نے "تم" پر زور دیا۔

"دیکھ لو جب تک مجھے کپڑے نہیں دو گی تب تک ہم ابراھیم ولا نہیں جائے گے" اس نے شوز اتارتے ہوئے کہا۔

دھمکی دے رہے ہو مجھے اس نے کمر پر ہاتھ ٹکا کر پوچھا۔

نہیں حقیقت بیان کر رہا ہوں اس نے ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کی۔

"یہ اتنا اونچا اڑنے کی ضرورت نہیں ہے" وہ غصّے سے کہتی ہوئی الماری کی طرف بڑھی اور اس میں سے کرتا شلوار نکال کر اس کے ہاتھ میں دیے وہ مسکراہٹ دباتا ہوا واشروم میں گھس گیا اس کو اچھا طریقہ ملا تھا اسے چڑانے کا۔

اف ماما بھی دیکھتی نہیں ڈانٹتے وقت۔۔۔ کسی کے بھی سامنے ڈانٹ دیتی ہیں۔۔۔ اب یہ ہر روز مجھے تنگ کرے گا اس کے جاتے ہی وہ اپنے آپ سے باتیں کرنے لگی۔

سردیوں کا موسم چل رہا تھا شام جلد ہی ڈھل جاتی تھی وہ دونوں ریفریش ہو کر آ گئے تھے سب لوگ ڈائننگ حال میں ہی موجود تھے احلام اور ادیرا نے مل کر کھانا لگایا تھا۔

وہ سب کھانا کھا ہی رہے تھے کہ عباد سلام کرتا ہوا نمودار ہوا۔

ارے عباد بیٹا آپ۔۔۔ آؤ تم بھی کھانا کھالو ردا بیگم نے اسے کھانے کی دعوت دی۔

"نہیں ممانی جان مجھے کچھ کام ہے میں بس نانا ابو سے ملنے آیا تھا" انہوں نے مجھے بلایا تھا۔

بیٹھ جاؤ عباد کھانا کھاؤ اس کے بعد بات کرتے ہیں دادا ابو نے بھی اسے بیٹھنے کا کہا وہ ان کو انکار نہ کر سکا اور آیت کے ساتھ والی چیئر گھسیٹ کر بیٹھ گیا وہاں صرف وہی چیئر خالی تھی۔

"آیت بیٹا عباد کو کھانا سرو کرو" نازیہ بیگم نے آنکھوں سے بھی اشارہ کیا۔

بڑی ماما اس میں سرو کرنے والی کونسی بات ہے سامنے ہی تو پڑا ہے کھانا اس نے لاپروائی سے کہا۔

آیت۔۔۔ ردا بیگم نے تھوڑا سختی سے کہا۔

کیا لیں گے آپ؟ اس نے ردا بیگم کے گھورنے پر پوچھا۔

جو مرضی دے دو اس نے تابعداری سے کہا۔

یہ لیں پھر۔۔۔ اس نے پانی گلاس میں ڈال کر پکڑا دیا جسے وہ دو سیکنڈ دیکھتا رہا پھر پکڑ کر منہ سے لگا لیا۔ آبص لبوں پر مسکراہٹ دبائے کھانا کھا رہا تھا۔۔۔ اور ساتھ ساتھ ان کو ہی دیکھ رہا تھا۔

اس نے خود ہی سالن نکالا تھا اور ایک روٹی نکال کر اس کے ساتھ کھانے لگا تھا۔ تھوڑی دیر بعد ادیرا دادا ابو جان کو ان کے کمرے میں چھوڑ آئی تھی اور عباد بھی ان کے پیچھے ہی گیا تھا۔

آبص زوریز اور یشب لاؤن میں بیٹھ گئے تھے غازی عفاف ادیرا احلام اور آیت لاؤنج میں بیٹھے تھے۔

"یار عفاف آئس کریم کھانے چلے بہت دل کر رہا ہے" آیت نے عفاف سے کہا۔

ہاں چلتے ہیں لیکن لے کر کون جائے گا؟اس نے فوراحامی بھری تھی اس کے سوال پر آیت نے اشارہ غازی کی طرف کیا تھا جو فون میں گھسا پڑا تھا۔

وہ دونوں اٹھ کر اس کے آس پاس بیٹھ گئی تھی اور اسے یک ٹک دیکھی جارہی تھیں۔

"کیا چاہیے"۔۔۔اس نے ان کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا جو عجیب ہی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھیں۔

"غازی میرے بھائی ہمیں آئس کریم کھلانے لے چلو نہ پلیز"عفاف نے معصوم شکل بنا کر کہا۔

"ہر گز نہیں بالکل بھی فارغ نہیں ہوں"اس نے دوٹوک کہا۔

"پلیز نا"آیت نے بھی منت کی۔

کہانا نہیں اور تم دونوں ہی ایک عدد شوہر رکھتی ہو ان کا سر کھاؤ جا کر میر ادماغ چاٹنے کی ضرورت نہیں ہے۔

عفاف نے آیت کو اشارہ کیا تھا آیت نے سر ہلایا تھا اور اس کا فون کھینچ کر بھاگ گئی تھی۔غازی کے ہاتھ سے فون پھسل گیا تھا اسے پتہ ہی نہیں چلا تھا کہ اس کا فون آیت اڑا کر لے گئی ہے۔

"آیت ادھر پھینکو میری طرف"عفاف اس سے تھوڑے فاصلے پر کھڑی تھی اور اسے اس کی طرف پھینکنے کو کہا تھا۔

"نہیں نہیں۔۔۔رک جاؤ میرا فون مت پھینکنا۔۔۔ابھی ایک مہینے پہلے ہی نیا آئی فون لیا ہے۔۔۔۔پھینکنا مت ٹوٹ جائے گا"غازی کی تو جان حلق میں اٹکی ہوئی تھی اپنا آئی فون ان دونوں کے ہاتھوں گردش کرتا ہوا دیکھ کر۔آیت نے اس کی طرف پھینک ہی دیا تھا اس نے بھی بڑی مہارت سے کیچ کیا تھا۔

"رک جاؤ عفاف اب مت پھینکنا۔۔۔ٹوٹ جائے گا اگر نیچے گرا تو"۔۔۔عفاف دوبارہ آیت کی طرف پھینکنے لگی تھی۔سوچ لو آیت نے ہاتھ سینے پر باندھے۔

اچھا ٹھیک ہے میں لے کر جارہا ہوں تم لوگوں کو آئس کریم کھلانے اب میرا فون واپس کرو غازی نے ہتھیار ڈال دیے تھے۔

"جب تک تم آئس کریم کھلا نہیں دیتے تب تک آئی فون ہماری کسٹڈی میں رہے گا" آیت نے بھی دوٹوک کہا۔

"یہ کیا بدتمیزی ہے جا تو رہا ہوں" اس نے تنگ آتے ہوئے کہا۔

"چلو اب" اس نے دونوں کو باہر نکلنے کا کہا۔

یشب بھائی اپنی گاڑی کی چابی دیں اس نے تپے ہوئے ہی مانگی۔

یشب کی کار غازی کے زیرِ استعمال رہی تھی جب تک وہ باہر تھا اور اب یشب آگیا تھا تو وہ اپنی کار ہی استعمال کرتا تھا۔

"خیریت اتنا کیوں تپے ہو" یشب نے چابی اسے تھماتے ہوئے کہا۔

"بس کسی اور کے گلے پڑا ڈھول بجا رہا ہوں" اس نے پھر اسی انداز میں کہا تب تک عباد بھی وہاں آگیا تھا۔

"لو آگئے ڈھول بھی" غازی نے ان دونوں کی طرف اشارہ کیا۔

"یار مجھے نہیں پتہ آپ لوگ لے کر جاؤ اپنی بیویوں کو میں نہیں جا رہا میرا فون لے کر دو ان سے" غازی نے جھنجھلاتے ہوئے کہا۔

"میں تو جا رہا ہوں مجھے ضروری کام ہے" عباد ہاتھ کھڑے کرتا ہوا مڑ گیا۔

"یار عباد بھائی پلیز لے جائے نہ میرے سر میں درد ہو رہی ہے میں ان کو مزید برداشت نہیں کر سکتا" غازی نے منت کرتے ہوئے کہا۔

"یار میں فری نہیں ہوں" عباد نے کہا۔

"غازی اب اگر تم نے کسی اور کی منتیں کی تو میں تمہارا فون پھینک دوں گی" آیت نے غصّے میں دھمکی دی۔

"پلیز"۔۔۔غازی نے معصوم شکل بنا کر عباد سے گزارش کی۔

اچھا ٹھیک ہے آ جاؤ اس نے کہہ کر قدم آگے بڑھائے۔ میں نہیں جا رہی اور یہ پکڑو اپنا ٹھیپا آیت نے اس کی ہتھیلی پر فون رکھتے ہوئے کہا اور اندر جانے کے لیے قدم بڑھائے۔

چلو اچھا ہوا میرا ٹائم بچ گیا عباد کی آواز اس نے باخوبی سنی تھی وہ پیر پٹختے ہوئے اپنے کمرے میں آئی تھی۔

"تمہاری بہن پاغل تو نہیں ہے میرے دو لاکھ کے موبائل کو ٹھیپا کہہ کر چلی گئی۔" غازی نے زوریز سے کہا۔

☆☆☆☆☆

سمجھتا کیا ہے وہ شخص خود کو اس کو تو ذرا فرق نہیں پڑتا کہ میں نے ناراضگی میں کہا ہے یا غصّے میں اس کی نظروں میں میری دو ٹکے کی بھی عزت نہیں ہے اسے صرف اپنا کام ہی عزیز ہے اپنے کمرے میں آ کر وہ غصّے سے ٹہل رہی تھی۔

"رکو عباد یہ اچھا ردعمل نہیں ہے تمہیں اس کو ایک دفع کہنا تو چاہیے تھا تم نے جان چھڑانے والے انداز میں اسے جانے دیا بیوی ہے وہ تمہاری۔۔۔ اگر اتنا ہی بے مول تم نے اسے شادی کے بعد بھی کرنا ہے تو ابھی بتا دو" زوریز نے سنجیدگی سے کہا۔

"تم غلط مطلب لے رہے ہو میرا ایسا کوئی مطلب نہیں تھا مجھے کچھ ضروری کام تھا اس لیے جلدی جانا چاہ رہا تھا" عباد نے صفائی دی۔

"کسی کو بھی لے کر جانے کی ضرورت نہیں ہے میں خود لے جاؤں گا جاؤ عفاف تم کار میں بیٹھو میں آیت کو لے کر آتا ہوں" زوریز نے عفاف کو چابی دی اور قدم اندر کی طرف بڑھائے۔

"رکو۔۔۔ اب تم دل پر لے رہے ہو" عباد نے پیچھے سے کہا۔

"میں دل پر نہیں لے رہا ٹھیک ہے تمہیں کام ہے تو تم جاؤ۔۔۔ میں فری ہوں میں لے جاؤں گا" اس نے نارمل اندز میں کہا۔

بیٹھ جاؤ ادھر میں لے کر جا رہا ہوں عباد نے اسے کھینچ کر کرسی پر بٹھایا تھا۔

وہ تمہارے ساتھ نہیں جائے گی اس نے تمہاری آخری بات سن لی تھی زوریز نے کہا۔ اب تو منانا ہی پڑے گا غازی نے بھی ٹانگ اڑائی۔

اچھا میں منا لیتا ہوں عباد نے قدم اندر کی طرف بڑھائے ہی تھے کہ پھر سے واپس آ گیا۔یار تو منا کر لے آیا مجھے کوئی ایکسپیرینس نہیں ہے منانے کا اس نے زوریز سے کہا۔

توزوریز کو کونسا ایکسپیرینس ہے لڑکیوں کو منانے کا آبص نے لقمہ دیا۔

اپنی بہنوں کو منانے کا ایکسپیرینس تو ہو گا ہی ادیرا کا تو پتہ نہیں آیت تو بات بات پر روٹھتی ہو گی عباد نے جواز دیا۔

ذرا سنبھل کر اس کا بھائی سامنے ہی بیٹھا ہے آبص نے اس کے کندھے پر ہاتھ مارا۔

"میری بہنیں فضول باتوں پر ضد نہیں کرتیں اور میں نے بھی کبھی انکی ناجائز باتیں نہیں مانی۔۔۔اس لیے بے فکر رہو بس اس کو کبھی بے مول نہیں کرنا ورنہ تمہاری گردن ہو گی اور میری جوتی ہو گی "زوریز وارن کرتا ہوا اندر چلا گیا۔وہ ادیرا کے معاملے کی وجہ سے زیادہ حساس ہو گیا تھا۔

چلو عفاف ہم لوگ آئس کریم کھانے چلتے ہیں ان کا پتہ نہیں کب تک معافی نامہ چلے آبص عفاف کا ہاتھ پکڑتا ہوا اپنے گھر کی طرف بڑھ گیا اس کی کار وہی پارک تھی۔

"ویسے آج اتنی دریادلی خیریت تو ہے نا"عفاف نے کار میں بیٹھتے ہی کہا۔

"ہاں آج تم نے مجھے دو دفع آپ کہا ہے اسی خوشی میں "آبص نے کار ریورس کی۔

"اسی خوشی میں زیادہ پھیلنا مت ورنہ پھٹ جاؤ گے "اس نے سیٹ بیلٹ باندھتے ہوئے کہا۔

"تم کبھی باز مت آنا۔۔۔اگر تم میری عزت کیا کرو گی تو ہماری زندگی حسین ہو سکتی ہے "آبص نے کار مین روڈ پر ڈالتے ہوئے کہا۔

"کچھ چیزیں گیو اینڈ ٹیک کے اصولوں پر چلتی ہیں جن میں سے عزت سرِفہرست ہے اگر تم مجھے عزت دو گے عزت سے پکارو گے تو بدلے میں میں بھی تمہیں عزت دوں گی چاہے آزماہ کر دیکھ لو "اس نے ایک جذب سے کہا۔

"عزت تو تم ہو ہی میری پھر عزت دینے سے مراد "آبص نے جان بوجھ کر باتوں کو لمبا کرنا چاہا۔

"عزت دینے سے وہی مراد ہے جو تم مجھ سے ایکسپیکٹ کرتے ہو کہ میں تمہیں آپ آپ کہہ کر مخاطب کروں۔"

"ہمم۔۔۔کافی مشکل کام نہیں ہے ویسے زندگی بھر تو تڑا سے بات کی ہے اور یکدم ہی آپ پر آجائیں آبص نے گیئر بدلتے ہوئے کہا۔

"ہاں بالکل ویسے ہی میرے لیے بھی مشکل ہے یہ سب کہنا لیکن پہلی دفع کہنا مشکل ہو گا دوسری دفع کہنا اس سے کم مشکل ہو گا اور تیسری دفع کہنا بہت آسان ہو گا" عفاف نے کھڑکی کھولتے ہوئے کہا جسے کھولتے ہی ٹھنڈی ہوا کا جھونکا ان کے نتھوں سے ٹکرایا تھا۔

"تو شروع کریں پریکٹس" آبص نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔

"ابھی"۔۔۔اس کے لہجے میں حیرانی تھی۔

"ہاں ابھی۔۔۔ابھی میں کیا حرج ہے" آبص نے پوچھا جس پر اس نے کہا نہیں کچھ نہیں۔

"چلو آپ سٹارٹ کرو" آبص نے عفاف سے کہا۔

"پہلا مان تھا اس کے لہجے میں جو عفاف کو بخشا گیا تھا۔"

"آپ ایک اچھے ڈرائیور ہیں" عفاف نے کہا۔

"الفاظ خوبصورت تھے تو لہجہ بھی خوبصورت لگ رہا تھا۔"

"اور تم میرا مطلب ہے آپ بالکل بھی اچھی ڈرائیور نہیں ہیں۔"

"سفر کا آغاز تھا قدم لڑکھڑا بھی رہے تھے لیکن مضبوطی بھی خود ہی لانی تھی۔"

"آپ سے سیکھ لوں گی آپ سکھا دیجئیے گا۔"

"بڑے مان سے کہا گیا تھا جیسے مان کا بھرم رکھ لیا جائے گا اور مان کا بھرم رکھ لیا گیا تھا۔"

تو ابھی سے شروع کرتے ہیں سیکھانا آبص نے اس کا دایاں ہاتھ پکڑ کر گیئر پر رکھا تھا اور گیئر بدلہ تھا۔

"ایسے نہیں سیکھی جاتی کار چھوڑو۔۔۔ میرا مطلب چھوڑیئے میرا ہاتھ "عفاف نے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ کے نیچے سے نکالتے ہوئے کہا۔ آبص نے کار روک دی تھی۔

دونوں کے فلک شگاف قہقے کار میں گونجے تھے کار ایک سنسان روڈ پر کھڑی تھی کئی لمحے وہ ایسے ہی ہنستے رہے تھے تھوڑی دیر بعد اس نے کار سٹارٹ کی تھی اور آئس کریم پارلر کے سامنے ہی جا کر روکی تھی۔

☆☆☆☆☆

زوریز آیت کو منا کر لے آیا تھا اور اسے عباد کی کار میں بٹھایا تھا اس کا منہ ابھی بھی پھولا ہوا تھا۔ میری بہن کا غصّہ ٹھنڈا کروا کر ہی لانا زوریز نے اس کے کندھے پر تھپکی دی۔

ویسے دونوں بہن بھائیوں کا دل چھوٹا سا ہی ہے جلدی ہی چھوٹی باتوں پر منہ پھلا کر بیٹھ جاتے ہو عباد نے شرارت سے کہا۔

اب زیادہ بکواس نہ کرو اور ٹائم سے گھر چھوڑ دینا زوریز نے اسے کار کے اندر بٹھایا اور خود لاؤنج میں چلا گیا جہاں یشب اور غازی اپنے اپنے فون میں مصروف تھے۔

تم بھی احلام کو باہر لے جاؤ اس کی بھی آوٹنگ ہو جائے گی زوریز نے یشب سے کہا۔

ہاں میں بھی دیکھتا ہوں اگر مان گئی تو لے جاؤں گا میں نے دو تین بار اسے کہا ہے مانتی ہی نہیں ہے یشب نے اٹھتے ہوئے کہا۔

میں بھی ذرا ادیرا کو دیکھ لوں اگر اس کا دل کیا جانے کو تو پھر لے جاؤں گا ورنہ میں سونے جا رہا ہوں آج بہت تھکا دینے والا دن تھا وہ کہتا ہوا ادیرا کے کمرے میں چلا گیا اور وہ نماز پڑھنے میں مصروف تھی اس کے سلام پھیرنے پر اس نے پوچھا تھا جس پر ادیرا نے منع کر دیا اور وہ بھی اپنے کمرے میں آ کر نماز پڑھ کر سو گیا تھا۔

"آیت"۔۔۔عباد نے اسے پکارا جس پر وہ منہ پھلائے کھڑکی سے باہر ہی دیکھتی رہی تھی۔اس نے دو تین دفع اسے پکارا تھا لیکن اس نے مڑ کر بھی نہیں دیکھا تھا۔

"آیت میں تم سے بات کر رہا ہوں۔"

"آیت۔۔۔آئی ایم سوری میں جلدی میں تھا اس لیے منہ سے نکل گیا معاف کر دو"عباد نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنی طرف متوجہ کیا۔

"کیا میں آپ پر بوجھ کی طرح مسلط کی گئی ہوں؟"اس کے لہجے میں سنجید گی تھی۔

"ایسا کچھ نہیں ہے آیت تم فضول باتیں سوچ کر اپنا دماغ خراب نہ کرو۔"

"آپ کتنے بجے گھر واپس آجاتے ہیں؟"اس نے ایک اور سوال کیا۔

"جب کام ختم ہو جائے کبھی دس کبھی گیارہ اور کبھی بارہ بجے"اس نے عام سے لہجے میں بات کی۔

"اور اتوار والے دن کام پر جاتے ہیں؟"اور ایک سوال کیا گیا تھا۔

"ہاں جانا پڑتا ہے کبھی کبھی نہیں بھی جاتا۔"

"اور پھوپھو اور علی کو کتنا ٹائم دیتے ہیں۔"

"یہ کیسا سوال ہے جو ٹائم بچ جاتا ہے وہ ان کا ہی تو ہوتا ہے۔"

"ہاں وہ رات بارہ بجے سے صبح سات بجے تک کا ہوتا ہوگا"آیت کی بات پر اس نے بریک لگائی تھی۔

"پولیس والا میں ہوں تم تھانیدارنی بن کر سوال کیوں کر رہی ہو۔"

ADABAVENUE
خیال زبان

"مسٹر عباد عمر اپنوں کو بچا ہوا ٹائم نہیں دیتے ان کے لیے ٹائم نکالتے ہیں کیوں کہ زندگی حسین انہی کے سنگ ہے" وہ کار سے باہر نکل آئی تھی اس کے پیچھے عباد بھی باہر آگیا تھا اور دونوں کار کی بونٹ سے ٹیک لگائے کھڑے تھے۔

"ہمارے اپنوں کی ہماری زندگی میں کیا امپورٹینس ہے یہ ہمیں انہیں بتانی ہی پڑتی ہے کام اہم ہو سکتا ہے پر اپنوں سے زیادہ اہم نہیں ہو سکتا۔"

"آپ کے ساتھ جڑے آپ کے اپنے صرف آپ کے پیار کے منتظر ہوتے ہیں وہ آپ کے ساتھ ایک خوشگوار لمحہ گزارنے کے لیے پر امید رہتے ہیں۔"

"بعض اوقات ہم سانسیں لے رہے ہوتے ہیں پر ہم جی نہیں رہے ہوتے ہم صرف گزار رہے ہوتے ہیں اور زندگی جیئے جانے کا نام ہے گزارنے کا نہیں۔"

"آپ اپنی لائف کے دو امپورٹنٹ رشتوں سے کبھی انصاف نہیں کر پائے ہیں تیسرا رشتہ جوڑ کر کہی آپ نے خود کو دھوکا تو نہیں دے دیا" آیت سامنے دیکھتی ہوئی بول رہی تھی اور وہ کار کی بونٹ سے ٹیک لگائے اسی کو سن رہا تھا۔

"آپ اپنے کام کو لے کر ایماندار رہیں پر آپ اپنے رشتوں کو لے کر اور اپنی زندگی کو لے کر ناانصافی کر گئے ہیں اور آپ تب تک انصاف نہیں کر پائیں گے جب تک آپ اپنے آپ سے اپنی سانسوں سے اور اپنی زندگی سے سنسیئر نہیں ہو جاتے۔"

"یہ سب فلسفی باتیں ہیں اور یہ سب کتابوں میں ہی اچھی لگتی ہیں اصل زندگی میں ان کا کوئی کردار نہیں ہوتا" عباد کی بات پر وہ ہنسی تھی۔

"آپ کو پتہ ہے یہ باتیں کتابوں میں ہی کیوں رہ گئی" اس کے پوچھنے پر اس نے بھنویں اچکا کر پوچھا تھا۔ "کیوں"

"کیوں کہ آپ جیسے لوگ اصل زندگی میں اسے اپلائی ہی نہیں کر پائے" اس بار دونوں مسکرائے تھے۔

میرے خیال سے اب ہمیں آئس کریم کھانے کے لیے جانا چاہیے آیت نے کار میں بیٹھتے ہوئے کہا۔عباد نے کار آئس کریم پارلر گھمائی تھی۔

☆☆☆☆☆

"ویسے کبھی سوچا تھا کہ ہم دونوں ایک لڑی میں پرو دیے جائیں گے" آبص نے آئس کریم کھاتے ہوئے کہا دونوں کار کی بونٹ پر بیٹھے تھے۔

"اسی کو تو نصیب اور قسمت کہتے ہیں وہاں لا کر پٹختی ہے جہاں گمان بھی نہ کیا جائے اور ہم دونوں نے ایسا کوئی گمان نہیں کیا تھا "۔۔۔چاند کی روشنی اس کے چہرے پر پڑ رہی تھی جو اسے اور خوبصورت اور دلکش بنا رہی تھی ایسا آبص کو لگتا تھا۔

"پتہ ہے۔۔۔ نصیبوں سے کوئی نہیں جیت سکتا ہر کوئی اس کے در پر آ کر گھٹنے ٹیک ہی دیتا ہے ان سے لڑا نہیں جاتا اگر لڑ بھی لیں تو جیتا نہیں جا سکتا۔"

"نصیبِ یقین اسی لیے ہمیں سکھایا جاتا ہے۔ نصیبوں پر یقین رکھنا ہمیں دادا ابو نے سکھایا تھا وہ کہتے ہیں جو نصیبوں میں لکھا ہوتا ہے وہی بہترین ہوتا ہے اور وہ بہتر اس لیے ہوتا ہے کیوں کہ اس کو اللہ نے لکھا ہوتا ہے۔"

"اور جو نصیبوں کے لکھے پر راضی رہتے ہیں ان کے لیے انعام بھی خوبصورت لکھے جاتے ہیں اور ان کو انعام سے اس لیے نوازا جاتا ہے کہ وہ اللہ کے دیے پر شکر کرنا سیکھ جاتے ہیں" وہ لاشعوری طور پر کہی کھوئی ہوئی بول رہی تھی اور آبص یک ٹک اسے ہی دیکھ رہا تھا اسے عفاف آج سے پہلے اتنی خوبصورت نہیں لگی تھی جتنی آج لگ رہی تھی۔ آبص کار کی بونٹ سے اتر گیا تھا اس نے آئس کریم کا کپ سائیڈ پر رکھا تھا اور عفاف کے ہاتھ سے لے کر بھی سائیڈ پر کر دیا تھا۔اس نے عفاف کے دونوں ہاتھ پکڑے تھے اور وہ بالکل اس کے سامنے کار کی بونٹ پر بیٹھی ہوئی تھی دونوں کی نظریں ملی تھی۔

"عفاف ہمارے نصیب بھی جڑ گئے ہیں ہمیں بھی اپنے نصیب پر یقین کر لینا چاہیئے زندگی آسان ہو جائے گی۔۔۔میں جانتا ہوں اتنا اچانک سب ٹھیک نہیں ہو گا لیکن آہستہ آہستہ تو ہو سکتا ہے اگر ہم کوشش کریں ہمیں ہمیشہ شکر کرنا سکھایا گیا ہے اور اس بار بھی

ہمیں اپنے نصیبوں پر شکر اداہی کرنا ہے"۔۔۔دھیمے لہجے میں وہ بات کر رہا تھا بات کے دوران وہ ٹھہرا تھا اور پھر وہی سے بولنا شروع کیا تھا۔

"اس رشتے کو بہتر بنانے کے لیے ہمیں دونوں طرف سے ہی کوشش کرنی ہوگی کیا تم میرا ساتھ دوگی "اس نے جذب سے کہا عفاف نے ہاں میں سر ہلایا تھا۔

دونوں مسکرائے تھے ٹھنڈی ہوا کا جھونکا ان کے درمیان سے گزرا تھا زندگی مسکرائی تھی شام خوبصورت قرار پائی تھی۔

یہ آئس کریم تو خراب ہوگئی اور دلا کر دیں اس نے نیچے اترتے ہوئے کہا۔

چلو پھر چلتے ہیں آبص نے اس کے لیے کار کا دروازہ کھولا تھا اور اسے بیٹھنے کو کہا تھا پھر وہ گھوم کر اپنی سیٹ پر بیٹھا تھا دونوں نے دوبارہ سے آئس کریم لی تھی اور گھر کی طرف گامزن ہوگئے تھے۔

"کیا خیال ہے پھر لونگ ڈرائیو پر چلیں "اس نے عفاف سے کہا۔

ہر گز نہیں۔۔۔نیند پر کوئی کومپرومائیز نہیں اس نے آنکھیں بڑی کرتے ہوئے کہا جس پر وہ سر نفی میں ہلا گیا۔

ADABAVENUE
خیال زبان

☆☆☆☆☆

آیت کیا سوچ رہی ہو عباد نے اس سے کہا جو آئس کریم کھا نہیں رہی تھی بلکہ اس میں سٹک چلائی جارہی تھی۔

"سوچ رہی ہوں شادی کے بعد ان سب چھوٹی چھوٹی ایکٹیویٹیز کو فراموش کیسے کرنا ہے شادی کے بعد بھائی کو تو نہیں کہا کروں گی اس لیے بھولنا تو پڑے گا ہی" آیت نے نارمل انداز میں کہا۔

"شوہر تو ہوگا ہی" اس نے ترکی بہ ترکی کہا۔

"یہ سوال آپ میرے شوہر سے پوچھ کر دیکھیں" وہ ہنسی تھی۔

آیت میری باتیں بھی سادہ تھیں اور الفاظ بھی پھر تمہیں کس بات کا برا لگا تھا اس نے لہجے کو دھیمار کھا۔

غازی نے آپ سے ہی کیوں کہا کہ مجھے آئس کریم کھلانے لے جائیں؟

کیوں؟ اس نے بھنویں اچکائی۔

"کیوں کہ وہ جانتا ہے کہ میں آپ کی زمیداری ہوں اور اس کے سامنے آپ نے میرا بھرم نہیں رکھا مجھے مسلسل اگنور کیا میں ایسے رویوں کی عادی نہیں ہوں" اس نے آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا۔

آئی ایم سوری فار دیٹ لیکن میری تمہیں ہرٹ کرنے کی کوئی انٹینشن نہیں تھی وہ شرمندہ ہوا۔

"مجھے لگتا ہے ہمیں بہت زیادہ ضرورت ہے ایک دوسرے کو جاننے کی" عباد نے اس کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہمم"۔۔۔اس کی بات پر آیت نے اتفاق کیا تھا۔ تھوڑی دیر ان کے درمیان خاموشی رہی تھی ہوا کی تھر تھراہٹ تھپڑ کی طرح جسم سے آرپار ہو رہی تھی۔

عباد نے کار سے چادر نکال کر اس پر اوڑھی تھی اور اس کو اچھے سے ڈھانپا تھا وہ مسکرائی تھی۔

"کوئی اور بات نہیں کرو گی۔"

"عباد میں صاف بات کروں گی۔۔۔ مجھے خود کا اگنور کیے جانا بالکل نہیں پسند۔۔۔ میری زندگی میں موجود ہر چیز اہمیت کی حامل ہے۔۔۔ میں ہر چیز اور ہر رشتہ کو لے کر سنسئیر ہوں تو میں اگلے بندے سے بھی اسی کی امید کرتی ہوں آپ مجھے جنونی بھی کہہ سکتے ہیں۔"

"شادی کے بعد میں آپ کی یہ روٹین ہر گز برداشت نہیں کروں گی آپ کو اپنے کام میں اور اپنے رشتوں میں توازن کرنا ہو گا" وہ اپنے ازلی انداز میں آتے ہوئے دوٹوک بولی۔

"میں کوشش کروں گا" اس نے ہتھیار ڈال دیے۔

"کرنی بھی چاہیے" اس نے بھی ترکی بہ ترکی کہا۔ وہ زیادہ دیر ایک ہی موڈ میں نہیں رہ سکتی تھی اس لیے دوبارہ اپنے جولی انداز میں واپس آ گئی تھی۔

"تم بھی تو اپنے کام کو لے کر بہت جنونی ہو پھر تم کیسے وقت نکال لیتی ہو" عباد نے استفسار کیا۔

"ہاں جنونی تو میں ہوں میں نے اپنا ٹائم ٹیبل سیٹ کیا ہے میں صرف رات کو پڑھتی ہوں صرف تین گھنٹے اور صبح نماز کے بعد ریوائیز کر لیتی ہوں اور کالج ٹائم میں جب فری ہوتی ہوں تو بیٹھ کر نوٹس بنا لیتی ہوں اور پیپرز میں میں بالکل نہیں پڑھتی صرف ان پر نظریں کرم کرتی ہوں پتہ نہیں کیوں پر مجھے پیپرز سے بہت چڑ ہوتی ہے میں کہتی ہوں سارے پیپرز ایک دن میں ہی رکھ لیا کریں ایسے سولی پر لٹکایا ہوتا ہے" اس نے منہ بسورتے ہوئے کہا اس کے بچوں جیسے انداز پر وہ مسکرایا تھا۔

اور کالج سے آ کر میں سب کے ساتھ ٹائم سپینڈ کرتی ہوں بلکہ ہمارے گھر تو سب ایک دوسرے کے ساتھ ہی ٹائم سپینڈ کرتے ہیں۔

"ویسے مجھے لگتا تھا تم بہت ایمیچیور ہو لیکن مجھے نہیں پتا تھا تم اتنی بڑی بڑی باتیں بھی کر لیتی ہو" عباد نے کافی کا ایک سپ لیتے ہوئے کہا جو وہ اپنے ساتھ لائے تھے "اس کی بات پر وہ کھلے دل سے مسکرائی تھی۔

ADABAVENUE

"یہی مسلہ ہے سب لوگوں کا اندازوں پر انحصار کرنے لگ جاتے ہیں۔"

"ایک انسان کئی کردار لے کر جیتا ہے بہت سارے روپ میں وہ سامنے آتا ہے لیکن اس کا ہر روپ ہر کسی کے سامنے عیاں نہیں ہوتا۔۔ہاں جب وہ ایک دوسرے کو جاننے لگتے ہیں ایک دوسرے کو سمجھنے لگتے ہیں تو آہستہ آہستہ وہ ہر روپ میں ہمارے سامنے آنے لگتا ہے اس نے ٹھنڈ کے باعث اپنے بازوؤں کو ملتے ہوئے کہا۔

اور مجھے لگتا ہے مجھے تمہیں جاننے کی سخت ضرورت ہے اور تمہیں جاننا میرے لیے کافی دلچسپ ہو سکتا ہے اس نے چور لہجے میں کہا جس پر وہ پھر سے مسکرائی تھی حیا کی روشنی اس کے چہرے سے پھوٹ رہی تھی۔

"تم سردی سے لال ہو رہی ہو یا شرما رہی ہو" عباد نے شرارتی لہجے میں کہا۔

انگلورس سردی سے لال ہو رہی ہوں۔۔۔اب چلتے ہیں کافی ٹائم ہو گیا ہے وہ جلدی سے کار میں آکر بیٹھی تھی عباد بھی بیٹھ گیا تھا۔جو تناؤ پہلے ان کے درمیان تھا اب اس کی جگہ مسکراہٹ نے لے لی تھی۔

☆☆☆☆☆

نائلہ بیگم کا رویہ ساریہ کے ساتھ دن بادن بگڑتا جارہا تھا وہ سب کے سامنے تو اس کی چاپلوسی کرتی رہتی لیکن جب وہ اکیلی ہوتی تو اس کو حد سے زیادہ ذلیل کرتی فراز کے سامنے کچھ ایسا ضرور کر دیتی جو اسے ساریہ کے خلاف کر سکے ساریہ نے اس دن کے بعد سے ان کے آگے کبھی کچھ نہیں بولا جو بات کہتی وہ مان لیتی بات کرنے کا نتیجہ وہ بھگت چکی تھی۔

فراز نے ملازمہ رکھ کر دی تھی پھر بھی وہ سارے کام ساریہ سے ہی کرواتی اور ملازمہ کو کبھی اپنے کام میں لگا دیتی کبھی صبا کے نائلہ بیگم کو ساریہ سے ایک خاص قسم کی چڑ سی ہو گئی تھی وہ اسے بالکل برداشت نہیں کرتی تھیں۔

بھابھی آپ کو امی بلا رہی ہے کچھ کپڑے ہیں ان کے دھونے والے وہ دھو دو صبا ساریہ کو ڈھونڈتی ہوئی آئی تھی جو صوفے پر آڑی ترچھی لیٹی ہوئی تھی۔

کل دھو دوں گی ابھی میں کچن کے سارے برتن دھو کر آئی ہوں تو میں تھک گئی ہوں اس نے تھکے ہارے لہجے میں ہی کہا وہ سر ہلاتے ہوئے چلی گئی۔

نائلہ بیگم نے ہی سارے برتن نکال نکال کر اسے دیے تھے جو بالکل صاف تھے لیکن انہیں اس پر لگی دھول نظر آرہی تھی اس نے نہ چاہتے ہوئے بھی سارے برتن دھوئے اگر بولتی تو پھر تماشا لگنا تھا۔

وہ بیڈ پر کمبل اوڑھے سو گئی تھکاوٹ سے جسم چور ہو رہا تھا سارے جسم میں درد تھی اس میں اب مزید کام کرنے کی ہمّت نہیں تھی۔

السلام علیکم!فراز نے آتے ہی نائلہ بیگم کو سلام کیا وہ اور صبا لاؤنج میں ہی بیٹھے تھے۔نائلہ بیگم نے اس کے سلام کا جواب دیا تھا اور صبا کو اس کے لیے پانی لینے بھیجا تھا۔

آج جلدی آگئے بیٹا نائلہ بیگم کے لہجے سے شیری ٹپک رہی تھی۔

جی آج تھوڑا سا ہی کام تھا اس نے ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کی۔

ساریہ کدھر ہے؟ فراز نے پوچھا۔

محترمہ صبح سے اپنے کمرے سے ہی نہیں نکلی میں نے صبا کو بھیجا بھی کہ اسے اٹھالائے لیکن اس نے صاف صاف منع کر دیا۔

امی۔۔۔صبا نے آنکھیں بڑی کرتے ہوئے اسے ٹوکا۔

کیا امی؟ انہوں نے صبا کو جھڑکا اور پھر سے شروع ہو گئی۔

میں تو اسی لیے بلا رہی تھی کہ ملازمہ چھٹی پر ہے تو میرے ساتھ کام کروا دے لیکن مجال ہے جو اپنے کمرے سے نکلی ہو سارا کام مجھے خود ہی کرنا پڑا اب میری ہڈیاں دکھ رہی ہیں جا صبا مجھے دوائی لا کر دے انہوں نے صبا کو کہا اور اپنے کمرے میں چلی گئی۔

فراز سیدھا اپنے کمرے میں آیا تھا اور اس نے دیکھا تھا کہ ساریہ سو رہی ہے اس کی ماں کی بات سچ ہونے پر اسے غصّہ آیا تھا۔

اس کے زور زور سے چیزیں پٹخنے سے ساریہ کی آنکھ کھل گئی تھی اس کو کمرے میں ٹہلتے دیکھ کر وہ اٹھ بیٹھی تھی۔

آپ آج جلدی آگئے آپ کے لیے پانی لے کر آؤں اس نے کمبل پیچھے ہٹایا اور اٹھ کر کھڑی ہوئی تھی کہ چکر آیا اور پھر بیٹھ گئی۔

نہیں تم آرام کرو تمھیں کیا فرق پڑتا ہے کوئی جی رہا ہے یا مر رہا ہے وہ اپنے ہی دیہان میں بول رہا تھا اس نے دیکھا ہی نہیں ساریہ بیڈ پر گرنے کے انداز میں بیٹھی تھی۔

وہ اٹھ کر اس کے پاس آئی تھی وہ صوفے پر بیٹھ گئی تھی اس سے کھڑا نہیں ہوا جا رہا تھا آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں اور اتنے غصّے میں کیوں ہیں۔؟

سارہ اگر آج ملازمہ نہیں آئی تھی تو تم گھر کا کام کر لیتی پہلے بھی تو کیا کرتی تھی میری ماں اب اس عمر میں کام کریں گی تو بیمار ہی ہو گی نہ اس کا لہجہ سختی لیے ہوا تھا۔

"کیا؟ اور کونسا کام۔۔۔ اور ملازمہ تو آئی تھی آج۔۔۔ اور آج بھی سارا کام میں نے ہی کیا ہے" وہ حیران ہوئی۔

"تو تم کہہ رہی ہو میری ماں جھوٹ بول رہی ہے" وہ صوفے سے اٹھا تھا اور بلند آواز میں بولا تھا۔

"میں نے ایسا کچھ نہیں کہا" نقاہت کے باوجود وہ اٹل لہجے میں بولی تھی۔

"دیکھو سارہ میں دیکھ رہا ہوں اس دن والی بات کے بعد سے تمہارا امی کے ساتھ رویہ اچھا نہیں ہے تم اگر ساس سمجھ کر نہیں تو میری ماں سمجھ کر ان کی عزت کر لیا کرو" اس نے رخ موڑتے ہوئے دوٹوک کہا۔

"آپ غلط بات کو طول دے رہے ہیں آپ میری بات بھی تو سنیں" اس نے اٹھتے ہوئے اس کا رخ اپنی طرف موڑنا چاہا۔

مجھے کوئی بات نہیں سننی اس نے اس کا ہاتھ جھٹک دیا تھا اور اپنے کپڑے نکال کر واشروم گھس گیا تھا۔ اس کے جھٹکنے سے وہ لڑکھڑا کر گری تھی اس کا سر ٹیبل سے ٹکرایا تھا اور وہ وہی بے ہوش ہو کر گر گئی تھی۔

فراز باہر نکلا تو وہ اسے کمرے میں دکھائی نہیں دی تھی وہ بھی باہر نکل گیا تھا۔

☆☆☆☆☆

آنٹی ایسا کیسے کر سکتی ہیں ان کو میرا گھر میں رہنا برداشت ہی نہیں ہوتا مجھے بھگانے کے لیے وہ کیسے کیسے منصوبے بنا رہی ہیں میری شادی کی بات پتہ نہیں ان کے ذہن میں آ کیسے گئی۔

"ان سے بات کروں کیا؟"

ان سے کہوں گی کہ میں ہوسٹل شفٹ ہو جاؤں گی آپ پلیز میری شادی کی بات اپنے ذہن سے نکال دیں ہاں یہ ٹھیک ہے اگر انہوں نے بابا سے بات کر لی تو بہت دیر ہو جائے گی وہ تو ان کی ہاں میں ہاں ہی ملائے گے۔

جا کر بھابھی سے بات کروں گی ان سے کہوں گی کہ بھائی سے کہہ کر منع کروا دیں میں ابھی شادی نہیں کر سکتی مجھے ابھی پڑھنا ہے ابھی مجھے بہت آگے تک کا سفر کرنا ہے۔

غازہ کالج کے سنگی بینچ پر بیٹھی ایک ہی نقطے کو گھوری جا رہی تھی اس کے ذہن میں کل کی باتیں چپکی ہوئی تھی جو اس نے کل آنٹی کو فون پر باتیں کرتے ہوئے سنی تھی جو کسی سے فون پر اس کی شادی کے بارے میں بات کر رہی تھیں۔

غازی ابھی ابھی وہاں آیا تھا اس نے دو تین دفع اسے پکارا تھا لیکن وہ اتنی کھوئی ہوئی تھی کہ اسے آواز سنائی ہی نہ دی غازی نے بک اس کے بازو پر ہلکی سی ماری تھی۔

"کہاں اور کن کے خیالوں میں گم ہو" اس نے شرارتی لہجے میں پوچھا۔

"کہی نہیں کھوئی ادھر ہی ہوں" وہ منمنائی۔

"اچھا لگ تو نہیں رہا کہ تم ادھر ہو۔۔۔اچھا خیر چھوڑو یہ بتاؤ کہ آیت کدھر ہے تمہارے پاس کا کہہ کر ہی آئی تھی" اس نے ادھر ادھر نظریں دوڑاتے ہوئے کہا۔

ہاں وہ کینٹین گئی ہے پانی کی بوتل لینے غازہ نے جواب دیا۔

پانی کی بوتل نہ کہو پانی کی بوتلیں کہو۔۔۔ چلو پھر ہم بھی کینٹین چلتے ہیں علی بھی وہی گیا ہے اس کے کہنے پر وہ اٹھ گئی تھی۔ دونوں کا رخ کینٹین کی طرف تھا۔

آیت سردیوں میں بھی اتنا ہی پانی پیتی ہے؟ غازہ کے پوچھنے پر اس نے ہاں میں سر ہلا کر جواب دیا۔

"ہممم۔۔۔مجھے تو پتہ ہی نہیں چلتا پورے دن میں ایک گلاس ہی کم از کم پانی کا پیا جاتا ہے پیاس کا احساس ہی نہیں ہوتا" اس نے کندھے اچکائے۔

ADABAVENUE
خیال زبان

"احساس ہونا کتنا ضروری ہے نہ زندگی کے ہر معاملے میں احساس کا ہونا ضروری ہے ورنہ ہمیں پتہ ہی نہ چلے کیا صحیح ہے اور کیا غلط ہے۔"

"مطلب اب تم پانی کو ہی دیکھ لو نہ پینے سے تمہیں بہت سی پرابلم کا سامنا کرنا پڑتا ہو گا لیکن تمہیں احساس ہی نہیں ہوتا ہو گا کہ یہ پانی نہ پینے کی وجہ سے ہے۔۔۔ایسا ہی ہے نہ "غازی کی بات پر اس نے نہ سمجھی میں سر ہلایا۔وہ دونوں کینٹین پہنچ گئے تھے ان دونوں کو وہ کاونٹر کے پاس کھڑے نظر آ گئے تھے۔

غازی نے آواز لگا کر علی کو کھانے کے لیے کچھ لانے کو کہا تھا۔آیت بھی آ گئی تھی علی بھی کھانے کے لیے برگرز لے آیا تھا۔

"تم آو گی اس سنڈے "آیت نے برگر کی بائیٹ لیتے ہوئے پوچھا۔

"اس سنڈے کیا ہے؟"اس نے پوچھا۔

"میٹنگ ہے جو کام شروع کیا ہے اس میں مزید کیا بہتری آ سکتی ہے اس کو ڈسکس کریں گئے جواب علی کی طرف سے آیا تھا۔

"پکا نہیں کہہ سکتی کوشش کروں گی کہ آ جاوں "غازہ نے کولڈ ڈرنک کا سپ لیتے ہوئے کہا۔

تھوڑی دیر کے لیے آ جانا تم اور ساریہ آپی کو بھی ساتھ لے آنا آیت نے مزید کہا جس پر اس نے حامی بھر لی۔

اور میٹنگ رکھی کدھر گئی ہے؟غازہ نے پوچھا۔

"فاروق ہاؤس میں "۔۔۔غازی نے جواب دیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ گھر جانے کے لیے کھڑے ہوئے تھے غازہ کو بھی انہوں نے ہی ڈراپ کیا تھا۔

☆☆☆☆☆

یس سر آپ نے بلایا ظفر نے سلیوٹ کرتے ہی پوچھا۔

ہاں اذان کا کچھ پتہ چلا کہ وہ کہاں ہے اور دو دن سے میں نے اسے نہیں دیکھا عباد ظفر سے استفسار کر رہا تھا۔

جی سر اس کی طبیعت خراب ہے اس لیے نہیں آ رہا۔

اچھا۔۔۔عباد نے ہنکار بھرا۔

اغوا والے کسیز کا کیا بنا ہے ان کی تعداد تو بھرتی ہی جا رہی ہے اور ان میں سے کوئی بھی بازیاب نہیں ہو سکا۔۔۔ایسا کیوں ہے؟ عباد فائل کھولے ظفر سے مخاطب تھا۔

جی سر میں نے کل ہی دوبارہ ڈیوٹی جوائن کی ہے اور میں نے کل ہی اس فائل کو اسٹڈی کیا ہے میں اس پر کام شروع کرتا ہوں۔

"بیٹھ جاؤ اس کیس کو اسٹڈی کرتے ہیں" عباد نے اسے بیٹھنے کا کہا۔

ان سب کسیز کو ملا کر دیکھا جائے تو بہت سی چیزیں کامن نکلتی ہیں عباد نے فائل ظفر کے آگے رکھی اور خود بورڈ مار کر پکڑ کر بورڈ پر ہائی لائٹ پوائنٹس لکھنے لگا۔

"نمبر ون۔۔۔ٹوٹل کسیز ہیں سولہ جن میں سے ابھی تک کوئی نہیں ملا"

"نمبر ٹو۔۔۔اغوا ہونے والی صرف لڑکیاں ہیں۔

"نمبر تھری۔۔۔سب کی عمر اٹھارہ یا انیس سال ہے۔"

"نمبر چار۔۔۔ان میں سے کسی کے گھر والوں کو کڈنیپرز کی طرف سے فون نہیں آیا۔"

"نمبر پانچ۔۔۔سب کو کالج اور یونیورسٹیز کے باہر سے اٹھایا گیا ہے۔"

"نمبر چھ۔۔۔کہ یہ سب آپس میں کنیکٹڈ ہیں۔"

"نمبر سات۔۔۔سب غریب فیملی سے بلونگ کرتی ہیں۔"

عباد نے چھوٹے سے بورڈ پر یہ سب پوائنٹس لکھے۔

"سر ایک بات تو طے ہے کہ یہ پرسنل دشمنی کی وجہ سے اغوا نہیں کی گئی اور کڈنیپرز کا مقصد پیسے لینا بھی نہیں ہے کیوں کہ سب لوگ غریب فیملی سے بلونگ کرتیں ہیں" ظفر نے اپنی رائے دی

ہاں ہو سکتا ہے اور شاید اور بھی بہت سی لڑکیاں کڈنیپ ہوئی ہو اور ان کی فیملی نے بدنامی کے ڈر سے رپورٹ نہ کروائی ہو۔

تم ان سب لڑکیوں کی پوری انفارمیشن نکلواؤ اس کیس کو میں اذان اور تم پرسنلی ہینڈل کریں گے اور اذان سے رابطہ کرواسے کہو مجھ سے ملے۔

"لگتا ہے کسی نے ہمیں شدت سے یاد کیا ہے اسی لیے ہم ان کی محبت میں کھینچے چلے آئے ہیں۔"

چھ فٹ سے نکلتا قد شرارتی آنکھیں کسرتی جسم بے شک وہ وجاہت کا شاہکار تھا نیلی ہلکی رنگ کی جینز اس پر وائٹ کلر کی شرٹ جس کے کفوں کو کہنیوں تک فولڈ کیے آنکھوں پر کالا شیشہ لگائے وہ دروازے سے مسکراتا ہوا نمودار ہوا تھا۔

"لگ گیا ٹائم تمہارا تھانے آنے کا" عباد نے سنجیدگی سے ہی پوچھا۔

"اب آپ ٹیپیکل ساس کی طرح تانے دینے مت بیٹھ جانا۔۔۔ طبیعت خراب تھی میری اور گھر میں کوئی ہے بھی تو نہیں جو میرا خیال رکھ سکے جو مجھے پاؤں زمین سے اتارنے ہی نہ دے تاکہ میں جلدی سے صحت یاب ہو جاتا۔۔۔ ہائے جانے وہ کہاں ہو گی وہ بھی میرے انتظار میں تڑپ رہی ہو گی۔۔۔ جانے وہ کس دنیا میں ہو گی" وہ ٹیبل پر کہنی جمائے ہاتھ پر چہرہ گرائے آہیں بھرتا ہوا بولا۔

"اسی دنیا میں ہی ہو گی اب تم اپنی اصلی اوقات میں آ جاؤ" عباد نے اس کے سر پر پیپر زمارتے ہوئے کہا۔

"سارے موڈ کا ستیاناس کر دیا"۔۔۔ خیر چھوڑیں انفو دینے آیا ہوں اس نے منہ بسورا۔

"اسلم چوہدری کوئی بہت ہی ٹیری قسم کا ٹیرا بندہ ہے اس کا اور بھی بہت سے الٹے پنگوں میں حصّہ ہے۔ صرف دنیا کی نظروں میں وہ پروڈکٹس والا بزنس کرتا ہے ورنہ اس کی نظر میں اس کی کوئی اوقات نہیں ہے اس لیے ہیرا پھیری کرنے سے بھی گریز نہیں کرتا۔ اس بزنس کے پیچھے اس کے کالے دھندے ہیں جس میں ڈرگز کی سپلائی کرنا بھی ہے اور اس کو سرحد کے پار بھی وہ بڑی آسانی سے پہنچاتا ہے۔ جو لوگ اس کی بات نہیں مانتے یا جو اس کا گینگ چھوڑنے کی بات کرتا ہے اسے یہ دنیا چھڑوا دیتا ہے۔ ایک بندے کو میں نے اس کے پیچھے لگایا ہے وہ بہت جلد اس کے گینگ کا حصّہ ہو گا اور پھر وہ کرے گا مخبری اور پھر مچھلی پھنسے گی جال میں اور اس کی خبریں مجھے میرا اخبری دے گا۔" اس نے سنجیدگی سے اسے سب کچھ بتایا اور اپنے اگلے پلین سے بھی آگاہ کیا۔

"ہمم۔۔۔ گڈ جاب اب ہمیں اس پر کڑی نظر رکھنی ہے وہ شخص بہت خطرناک ہے میک شیور کے تم لوگوں کے ساتھیوں کو بھی کوئی نقصان نہ پہنچ سکے "عباد نے اسی سنجیدگی سے کہا۔

ڈونٹ وری سر وہ لوگ اپنا حلیہ بدل کر کام کریں گے ان پر شک ہونے کی گنجائش ہم نہیں چھوڑے گئے اذان نے یقین دلایا۔ پھر عباد اور ظفر نے اسے اغوا کے کسیز کے بارے میں بھی آگاہ کیا۔

اب جاؤ تم آرام کرو عباد نے اسے جانے کا کہا۔

نہیں اب میں بہتر ہوں پہلے سے اب کام پر ہی فوکس کرتے ہیں اس نے ٹالنا چاہا۔

تم کل بھی آفس نہیں آؤ گے جب پوری طرح ٹھیک ہو جاؤ تب آنا پھر صحیح سے توجہ دے پاؤ گے۔ وہ نہ چاہتے ہوئے بھی گھر چلا گیا تھا ظفر اور عباد اگلے لائحہ عمل کے لیے پلین بنانے لگے۔ آج عباد بھی جلدی جلدی کام سمیٹ رہا تھا آج اس نے گھر جلدی جانا تھا۔

☆☆☆☆☆

بھابھی سے مل لیتی ہوں غازہ بیگ رکھ کر سیدھا سساریہ کے کمرے کی طرف گئی تھی۔

بھابھی کہاں ہو آپ اس نے کمرے میں نظر دورائی تو اسے کمرہ خالی دکھائی دیا اس نے باتھروم اور ٹیرس بھی چیک کیا لیکن وہ اسے کہی نہیں دکھائی دی۔

وہ جانے کے لیے مڑنے ہی لگی تھی کہ اس کو صوفے اور ٹیبل کے پاس کچھ دکھائی دیا وہ تھوڑا سا آگے ہوئی تو اسے ساریہ وہاں بے ہوش پڑی ہوئی دکھائی دی۔

"بھابھی"۔۔۔اس کے منہ سے چیخ نمودار ہوئی تھی غازہ نے آگے بڑھ کر اسے تھپکا تھا لیکن وہ ہوش و خرد سے بے گانہ تھی۔

وہ باہر کو بھاگی تھی اس کی آواز میں لڑکھڑاہٹ تھی اس کے ہاتھ پیر پھول رہے تھے۔بھائی جلدی آئیں بھابھی کو پتہ نہیں کیا ہو گیا ہے۔

وہ جو لاؤنج میں بیٹھا ٹی وی دیکھ رہا تھا اس کی آواز پر فورا اپنے کمرے کی طرف بھاگا۔

"کیا ہوا ہے؟" فراز پریشان ہوا تھا۔

پتہ نہیں میں جب آئی تو بھابھی بے ہوش پڑی ہوئی تھیں۔

فراز نے اسے اٹھا کر بیڈ پر لیٹایا تھا اور ڈاکٹر کو کال کی تھی غازہ اس کے ہاتھ پاؤں مل رہی تھی۔ساریہ کو اس حالت میں دیکھ کر وہ خود اپنے حواس کھو رہی تھی۔

بھائی بھابھی کے ماتھے پر نیلا نشان بھی ہے شاید گر کر بے ہوش ہوئی ہو اور ان کا جسم بھی گرم ہے آپ کو پتہ تھا نہیں بخار ہے؟ غازہ کی آواز میں پریشانی جھلک رہی تھی۔

نہیں مجھے نہیں پتہ تھا اس نے نظریں چراتے ہوئے کہا اس کو تھوڑی دیر پہلے والی لڑائی یاد آئی تھی اسے وہ دھکا بھی یاد آیا تھا جو اس نے ساریہ کو دیا تھا اور پیچھے مڑ کر دیکھا بھی نہیں تھا۔

ADABAVENUE

ڈاکٹر آکر چیک کر گئی تھی سا ریہ کو بہت تیز بخار تھا جس سے بہت زیادہ ویکنیس ہو گئی تھی اور اسی وجہ سے چکر آ رہے تھے اس کے سر پر چوٹ گرنے کی وجہ سے لگی تھی ڈاکٹر نے میڈیسن لکھ کر دے دی تھی اور انجکشن بھی لگا دیا تھا۔

ڈاکٹر کے جانے کے بعد غازہ اس کے پاس ہی بیٹھی رہی صبا بھی آئی تھی اسے دیکھنے کے لیے لیکن نائلہ بیگم نے آنے کی زحمت بالکل نہیں کی تھی۔

بھائی آپ بھابھی کا دیہان رکھا کریں سارا دن کام کر کر کے تھک جاتی ہیں سب کا اتنا خیال رکھتی ہے آپ کیوں نہیں دیہان رکھتے بھابھی آپ کی زمیداری ہیں اس بات کو سمجھتے ہیں نہ غازہ نے یقین دہانی چاہی جس پر اس نے ہنکار بھرتے ہوئے حامی بھری۔

رات کے کسی پہر اس کی آنکھ کھلی تھی آنکھ کھلتے ہی اس کو اپنا سر وزنی وزنی سا لگا اس نے آس پاس نظریں دوڑائی تو غازہ اس کو اپنے سرہانے بیٹھی ہوئی دکھائی دی وہ شاید اس کے جاگنے کا انتظار کرتے کرتے سو گئی تھی۔

"کچھ رشتے کتنے بے غرض ہوتے ہیں کتنے انمول ہوتے ہیں آپ کی چھوٹی سی تکلیف پر بھی تڑپ اٹھتے ہیں اور کچھ رشتے ایسے جڑتے ہیں کہ انسانوں کو ہی بے مول کر دیتے ہیں جن سے آپ کا کوئی رشتہ نہیں ہو تا وہ آپ کو انمول کر جاتے ہیں اور بعض اوقات جن سے آپ کا مضبوط رشتہ ہو وہی آپ کو بے مول کر دیتے ہیں" آنسو بہاتے ہوئے وہ بس سوچ ہی سکی۔

ADABAVENUE
خیال زبان

اس کو پیاس کا احساس ہوا تو اس نے اٹھ کر پانی پینا چاہا اس کے حرکت کرنے سے غازہ کی آنکھ کھل گئی تھی۔

بھابھی آپ کو کچھ چاہیے اس کے پوچھنے پر اس نے پانی مانگا تھا غازہ نے اس کو سہارا دے کر بٹھایا تھا اور اسے پانی دیا تھا فراز جو صوفے پر آرا تر چھا لیٹا ہوا تھا وہ بھی اٹھ بیٹھا تھا۔

کیسی ہو؟ اس نے اس کے پاس بیٹھتے ہوئے۔۔پوچھا زندہ ہوں۔۔سا ریہ کی آنکھوں میں بے اعتنائی تھی۔

بھابھی میں آپ کے لیے کھانا لے کر آتی ہوں پھر آپ کو میڈیسن بھی دینی ہے وہ اٹھ کر کچن کی طرف چل دی۔

آئی ایم سوری سارہ یہ مجھے نہیں پتہ تھا تمہیں بخار ہے اس نے اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا جس پر اس نے اپنا ہاتھ اس کی قید سے چھڑوا لیا۔

"سوری کے آپ کو سپیلنگ آتے ہیں آپ کو سوری بولنا آتا ہے پر آپ سوری کے مطلب سے ناواقف ہیں سوری کا مطلب ہوتا ہے جو آپ نے کیا ہے آپ اس پر شرمندہ ہیں اور آپ دوبارہ وہ غلطی نہیں دوہرائیں گے مگر آپ ہر بار وہی غلطی کرتے ہیں مجھے ہر بار بے اعتبار کرتے ہیں" آنسو اس کی آنکھوں سے متواتر بہہ رہے تھے۔

"یہ مت سمجھیئے گا کہ میرے پیچھے کوئی نہیں ہے سچ تو یہ ہے کہ میں کسی کو کچھ بتاتی نہیں ہوں کہ میں خود اپنا گھر بنانے کی کوشش کرتی ہوں مگر کوئی ہے جو ہوا کا رخ اس طرف موڑ دیتا ہے کہ وہ گھر جو ابھی کچی بنیادوں پر کھڑا ہوا ہی ہوتا ہے وہ ڈھے جاتا ہے" اس نے اپنے آنسو رگڑے فراز افسردگی سے اسے دیکھ رہا تھا وہ شرمندہ تھا۔

غازہ کھانا لے کر آگئی تھی اس نے اسے کھانا کھلایا تھا اور اسے میڈیسن بھی دی اور اس کے پاس ہی لیٹ گئی فراز غازہ کے کمرے میں سونے چلا گیا۔

☆☆☆☆☆

عفاف اور آبص کے رشتے میں بہتری آ رہی تھی اس کو بہتر کرنے کی کوشش دونوں طرف سے کی جا رہی تھی ان کے درمیان جھگڑے کم ہو گئے تھے دونوں نے اپنے نصیبوں پر یقین کر لیا تھا اس بات پر یقین کر لیا تھا کہ جو ہے بہترین ہے عفاف اب صبح جلدی اٹھتی تھی یہ کام اس کے لیے مشکل تھا پر وہ یہ کام کرتی تھی اٹھ کر وہ آبص کے لیے ناشتہ بناتی تھی اور تیار کر کے آفس بھیجتی تھی رافعیہ آنٹی اسے کوئی بھی کام کرنے نہیں دیتی تھی لیکن آبص کے کام کرنے سے وہ اسے منع نہیں کرتی تھیں ان کے لیے تو یہ خوشی کی بات تھی کہ دونوں کے درمیان سب ٹھیک ہو رہا ہے اس کو آفس بھیج کر وہ سو جاتی تھی اور اس کے آنے سے پہلے تیار رہتی تھی اور اسے روز پورچ سے ریسیو کرتی تھی۔

وہ بھی اپنی بیوی کو تیار ہوا دیکھ کر خوش ہو جاتا تھا اس کی ساری تھکاوٹ دور ہو جاتی تھی وہ روز دو پھول لے کر آتا تھا ایک عفاف کو دیتا اور ایک رافعیہ بیگم کو دیتا تھا زندگی خوبصورت تھی زندگی اور خوبصورت بنائی جا رہی تھی۔

آج بھی وہ پورچ میں کھڑی اس کا انتظار کر رہی تھی جو آنے ہی والا تھا۔ تھوڑی دیر بعد کار کا ہارن سنائی دیا تھا کار پارک کر کے وہ باہر نکلا تھا اس کے ہاتھ میں بریف کیس تھا اور دو گلاب کے پھول تھے وہ اس کے پاس آ کر رُکا تھا۔

موو کلر کا کرتا وائٹ کلر کی کیپری پہنے موو کلر کا ہی دوپٹہ گلے میں ڈالے شولڈر کٹ بالوں کو کھلا چھوڑے لائٹ پنک کلر کی لپسٹک لگائے وہ اس کے سامنے کھڑی تھی۔

اس نے ہاتھ بڑھا کر اس سے بریف کیس لیا تھا۔

"یہ پھول آپ کے لیے "اس نے گلاب کا پھول اسے پیش کیا عفاف نے مسکراتے ہوئے پھول لیا اور اس کے بازو میں ہاتھ ڈالتے ہوئے اسے اندر لے گئی۔

"ویسے ایک بات تو بتائیں آپ کو روز روز یہ پھول کہاں سے مل جاتے ہیں"

ADABAVENUE

"آفس کے گارڈن سے "اس نے مسکراہٹ ہونٹوں میں دبائی۔

"کنجوس نہ ہو تو خرید کر نہیں لا سکتے "عفاف نے اس کے بازو پر ہلکا سا تھپڑ مارا۔

"آپ کو پھول سے مطلب ہونا چاہئے پھول دینے والے سے بھی ہونا چاہیے بس اس سے مطلب نہیں ہونا چاہیے کہ پھول اگا کہاں ہے اس نے شرارتی لہجے میں کہا۔

ماما کدھر ہیں؟ اس نے عفاف سے پوچھا۔

آنٹی کچن میں تھی اس نے کچن کی طرف اشارہ کیا۔

عفاف جب آپ مجھے اسپیٹ کر چکی ہو تو میری ماما کو بھی کر لیں ان کو ابھی تک آنٹی کیوں بلاتی ہیں وہ سنجیدہ ہوا۔

ایکسکیوزمی آپ سے پہلے میں انہیں اسیپٹ کر چکی ہوں ایون شادی سے پہلے ہی بس منہ پر چڑھا ہوا ہے تو اس لیے ماما نہیں نکلتا مجھے وہ آپ سے زیادہ عزیز ہیں اس نے اتراتے ہوئے کہا جس پر وہ ہنس دیا۔

چلیں پھر ماما کو پھول دیں پھر میں آپ کو کپڑے نکال دیتی ہوں آپ فریش ہو جایئے گا تب تک میں چائے وغیرہ بنا لوں گی۔

"اچھا لگا تمہارے منہ سے ماما سن کر مجھ سے جڑے ہر رشتے کا احترم کرتا ہوا دیکھ کر" اس نے مسکراتے ہوئے کہا اس مسکراہٹ میں اطمینان ہی اطمینان جھلک رہا تھا۔

وہ دونوں کچن میں آئے تھے جہاں رافعیہ بیگم سبزی کاٹ رہی تھیں۔

ماما آپ کے لیے پھول لایا ہوں آبص نے ان کے سر پر بوسہ دیتے ہوئے ان کو پیچھے سے ہگ کیا۔ انہوں نے بھی شکریہ کے ساتھ اسے تھام لیا تھا۔

بیٹا تم عفاف کے لیے لایا کرو میرے لیے لانے کی ضرورت نہیں ہے یہ تم لوگوں کے انجوئے کرنے کا ٹائم ہے میرے لیے کیوں لاتے ہو وہ ہر دفع اسے لانے سے منع کرتی تھیں لیکن وہ باز نہیں آتا تھا۔

"جب میری زندگی میں دو دو خوبصورت لڑکیاں ہیں تو میں پھول ایک کے لیے ہی کیوں لاؤں یہ تو ایک خوبصورت لڑکی کے ساتھ نا انصافی ہوئی نہ۔۔۔ہے کہ نہیں" اس نے دونوں سے پوچھا۔ جس پر دونوں مسکرا دی۔

"مانتا ہوں آپ دونوں ٹیپیکل ساس بہوؤں کی طرح نہیں لڑتی ہیں آپس میں محبت سے رہتی ہیں گھر میں سکون اور امن قائم رکھتی ہیں سارا گھر سمبھال کر رکھتی ہیں تو کیا ایک پھول بھی آپ ڈیزرو نہیں کرتی؟"

"ایک مرد ہی گھر کو بیلنس کرتا ہے ایک عورت اس کے گھر میں آتی ہے تو اسی بنیاد پر کہ وہ اسے عزت دے گا اس کو اتنا پیار دے گا کہ وہ اپنا مائیکہ بھول جائے اور یہ تبھی ممکن ہے جب گھر میں سکون رہتا ہے امن قائم رہتا ہے اور چونکہ آپ کے درمیان امن ہیں تو

ADABAVENUE

مطلب بیلنس برقرار ہے اور یہ پھول اسی کے اظہار میں ہے" وہ نرم مسکراہٹ سے کہہ رہا تھا اور وہ دونوں خوبصورت عورتیں اسے ہی سن رہی تھیں۔

کتنا خوبصورت شخص اللہ نے اس کے نصیب میں لکھا تھا جو اس کی عزت کرتا تھا اور اس سے شاید پیار بھی کرنے لگا تھا جس کا اظہار وہ بنا کہے ہی پھول دے کر کرتا تھا وہ مسکراتے ہوئے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

اچھا اب جاؤ چینج کر لو میں چائے بناتی ہوں انہوں نے آبص سے کہا۔

ماما چائے میں بنالوں گی میں بس آبص کو کپڑے دے کر آتی ہوں اس نے رافعیہ بیگم سے کہا۔

رافعیہ بیگم اس کے پاس آئی تھی اس کا ماتھا چوم کر اسے دعائیں دینے لگی۔

"عفاف تم اس گھر کی بہو نہیں بیٹی ہو اور جو پاس ہوتی ہیں وہی بیٹیاں ہوتیں ہیں سار یہ آفاق ہاؤس کی بیٹی بن گئی ہے اور تم فاروق ہاؤس کی تمہیں کوئی بھی شکایت ہو تو تم مجھے بتانا میں سب دیکھ لوں گی مجھے بہت اچھا لگا کہ تم نے مجھے ماما کہا ان کی آنکھیں بھر آئی تھیں اس نے سرہاں میں ہلایا اور وہ دونوں کچن سے نکل گئے۔"

ADABAVENUE

صحیح تو کہا تھا رافعیہ بیگم نے بہو بیٹیاں ہی تو ہوتی ہیں اگر تو انہیں سمجھا جائے کہ وہ بہو نہیں بیٹی کو گھر میں لائے ہیں جو ساری عمران کے ساتھ گزار دیتی ہیں وہ بھی انہیں ماں باپ سمجھیں تو کچھ بھی نہیں بدلتا بس خوبصورت رشتوں کی تعداد بڑھ جاتی ہے۔"

☆☆☆☆☆

جو میٹنگ سنڈے کو ہونا طے پائی تھی اب وہ دو ہفتے بعد رکھی گئی تھی ادیرا لوگوں کے پیپرز کی ڈیٹ شیٹ آگئی تھی۔

عفاف ادیرا اور احلام پیپرز کی تیاریوں میں بزی ہو گئیں تھیں تینوں اکٹھے بیٹھ کر ہی تیاری کرتی تھیں عفاف دوپہر میں ابراھیم ولا چلی جاتی اور شام کو آبص کے آنے سے پہلے گھر واپس آجاتی احلام بھی ادیرا کے ساتھ مل کر اس کے کمرے میں ہی تیاری کر رہی تھی شام کو سونے کے لیے وہ بھی اپنے کمرے میں چلی جاتی تھی۔

ادیرا لوگوں کے پیپرز ایک ہفتے میں ختم ہو جانے تھے ان کے ختم ہوتے ہی آیت لوگوں کے شروع ہونے تھے اس لیے میٹنگ دو ہفتوں کے لیے پوسٹ پونڈ ہو گئی تھی۔

غازہ کا سمسٹر شروع ہوئے کچھ ہی دیر ہوئے تھی اس لیے اس کے پیپرز بعد میں ہونے تھے۔

ساریہ بھی پہلے سے بہتر ہو گئی تھی فراز نے پھر اسے منالیا تھا نائلہ بیگم ابھی بھی اس کے ساتھ ویسی ہی تھی ان کے رویے میں کوئی تبدیلی نہیں آئی تھی۔

عباد نے ٹائم سے گھر آنا شروع کر دیا تھا سب اس کے گھر جلدی آنے پر بہت خوش ہوئے تھے اذان ظفر اور عباد کی کیس کی تحقیق بھی جاری تھی۔ زوریز اور ادیرا کے لیے رشتہ بھی ڈھونڈھا جا رہا تھا۔

روحان کے والد صاحب اس کے لیے رشتہ ڈھونڈھ رہے تھے اور اس سلسلے میں وہ ابراھیم صاحب سے مشورہ بھی کر رہے تھے۔ ادیرا لوگوں کے پیپرز شروع ہو چکے تھے۔

☆☆☆☆☆

ADABAVENUE

زمل دانیال علی اور فاطمہ بیگم لاؤن میں بیٹھے ہوئے تھے کہ انہیں عباد کی کار اندر آتے ہوئے دکھائی دی۔

ماما ہم سچ میں پچھلے کچھ دنوں سے نیند میں تو نہیں ہیں بھائی ٹائم سے ہی گھر آنے لگے ہیں علی نے اپنی ماما کے کان میں سرگوشی کی عباد نے وہ سرگوشی سن لی تھی اور اس کے سر پر چپت لگائی تھی۔

فاطمہ بیگم نے اس کے سر پر بوسہ دیا تھا اور عباد نے بھی ان کا ماتھا چوما تھا۔

عباد بھائی آپ یونیفارم میں بہت ہینڈسم لگتے ہیں آیت بھابھی تو آپ پر ویسے ہی مرمٹتی ہو گی زمل نے شوخ لہجے میں کہا عباد کو یونیورسٹی والا سین یاد آیا تھا اور اس کے لبوں کو مسکراہٹ نے چھوا تھا۔

ماشاءاللہ کہو نظر لگانی ہے کیا؟ علی نے فوراً سے کہا۔

تم نے اپنی چونچ ضرور لڑانی ہوتی ہے اپنے منہ کو ذرا آرام دے لیا کرو ہر ٹائم چپر چپر بولتے ہی رہتے ہو زمل نے تنگ کر کہا۔

تو تمہیں کیا مسلہ ہے میرے بولنے سے اس نے بھی ترکی بہ ترکی کہا۔

مجھے تو کوئی مسلہ نہیں بس میرے معاملے میں مت بولا کرو زمل نے رخ موڑتے ہوئے کہا تھا۔ علی بولنے ہی لگا تھا کہ عباد نے اسے باز رہنے کا کہا۔

زمل لوگ عباد کے چچا جان کے بچے تھے وہ تین بہن بھائی تھے رانیہ زمل اور دانیال یہ سب لوگ کینیڈا رہتے تھے اور شادی اٹینڈ کرنے کے لیے ہی وہ دونوں آئے تھے باقیوں نے شادی پر ہی آنا تھا۔

علی تم ان کو گھمانے ہی لے جاتے وہ لوگ کب سے آئے ہیں اور گھر میں ہی قید ہو کر رہ گئے ہیں۔

میں تو نہیں لے کر جاتا فضول ٹائم نہیں ہے میرے پاس۔۔۔ایک کام کریں آپ تھوڑا سا ٹائم نکالیں آیت کو ساتھ لے کر انہیں گھمانے لے جائیں ویسے بھی وہ کونسا پیپرز میں پڑھتی ہے اور میں نے پیپر کی تیاری کرنی ہے عباد کی بات پر علی نے دوٹوک کہا اور مشورہ بھی دے ڈالا۔

ہاں نالائق لوگوں کو ہی ضرورت پڑتی ہے پڑھنے کی زمل نے ہاتھ کی انگلی پر بالوں کی ایک لٹ کو گھماتے ہوئے کہا۔

او بی بی اب تم ٹانگ اڑا رہی ہو علی نے انگلی اٹھاتے ہوئے کہا۔

اچھا بس اب اور لڑائی کرتے ہوئے میں نہ دیکھوں تم لوگوں کی عباد نے دونوں کو چپ کروا کر بٹھایا۔ دانی خاموش طبیعت کا بچہ تھا ضرورت ہو تب ہی بولتا تھا اور دونوں بہنیں ضرورت سے زیادہ بولتی تھیں۔

اوکے میں فریش ہو کر آتا ہوں تب تک ماما کی چائے بھی بن جائے گی فاطمہ بیگم کچن میں چائے بنانے گئی ہوئی تھیں۔

بھائی آپ کے لیے کپڑے نکال دوں زمل نے خدمات پیش کی۔

نہیں گڑیا میں خود ہی نکال لوں گا وہ مسکراتے ہوئے اپنے کمرے میں چلا گیا۔

اس نے کمرے میں جا کر اپنے کپڑے نکالے تھے اور فون نکال کر آیت کے نمبر پر سلام کا میسج کیا تھا۔جواب فوراً ہی آگیا تھا۔

کیا کر رہی ہو؟عباد نے پوچھا۔

کچھ نہیں غازی سے شادی کی ویڈیوز لے کر دیکھ رہی ہوں دے ہی نہیں رہا بد تمیز کہہ رہا ہے کہ ابھی پوری طرح ایڈٹ نہیں ہوئی اس نے افسردہ اموجی کے ساتھ میسج سینڈ کیا۔

"سنڈے کو فری ہو؟"

"ہاں فری ہی ہوں اس سے اگلے دن پیپر ہے اور اس کی رویژن بھی میں کر چکی ہوں۔۔۔کوئی کام ہے کیا؟"

ہاں زمل لوگوں کو گھمانے کا پلین ہے تم چلو گی ساتھ؟عباد نے اس کی رائے جاننی چاہی۔

ہاں افکورس چلوں گی جواب فوراً سے آیا تھا۔

تو پھر سنڈے کو ریڈی رہنا میں پک کر لوں گا عباد نے سمائلی فیس کے ایموجی کے ساتھ میسج سینڈ کیا۔عباد کو اوکے کا میسج ریسیو ہوا تھا وہ فون رکھ کر نہانے چلا گیا تھا۔

☆☆☆☆☆

ایک ہفتے کے اندر ہی ادیرا لوگوں کے پیپرز ختم ہو گئے تھے اب غازی لوگوں کے پیپرز تھے۔

شکر ہے یار آپ کے پیپرز ختم ہوئے آپ کے پیپرز کی وجہ سے پورا ہفتہ بور گزرا ہے آبص نے عفاف سے کہا جو اس کا کوٹ اتار رہی تھی۔

اب تو پڑھائی ہی ختم ہو گئی ہے اب آپ مزید بور نہیں ہو گے اس نے مسکراتے ہوئے کہا عفاف کو بھی آبص کی عادت ہو گئی تھی ایک ہفتہ پڑھائی میں دل لگانا اس کے لیے بھی مشکل رہا تھا۔

وہ نہادھو کر فریش ہو کر آیا تو عفاف صوفے پر بیٹھی ہوئی تھی آبص نے بالوں میں کنگی کرتے ہوئے آئینے میں ہی اس کا عکس دیکھا۔

کیا ہوا ہے کچھ کہنا چاہتی ہیں؟ آبص نے اس کے ساتھ بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

میں کچھ دن کے لیے ماما کی طرف جاؤں رہنے کے لیے۔۔۔وہ ماما اور بابا کہہ رہے تھے کہ ہمارے پاس آکر رہو کچھ دن عفاف نے اجازت چاہی۔

سامنے ہی تو گھر ہے میرے آفس جانے کے بعد چلی جایا کریں اور شام تک واپس آجایا کریں اس نے حل پیش کیا۔

نہیں وہ کہہ رہے ہیں کہ ہمارے پاس ہی پورا دن گزارو اس نے اسرار کیا۔

یہ آپ چاہتی ہو یا انکل آنٹی؟ آبص نے پوچھا۔

میں بھی چاہتی ہوں اور ماما بابا بھی اور کتنے دن ہو گئے ہیں میں نے پینٹنگز بھی نہیں بنائی مجھے اپنے سٹوڈیو کی بھی یاد آرہی ہے وہ منمنائی۔

عفاف اب آپ کا یہ گھر ہے آپ سٹوڈیو ادھر بنالو بلکہ ہم دونوں مل کر بنائیں گیں آبص نے حل پیش کیا۔

لیکن میں پھر بھی ادھر رہنے کے لیے جاؤں گی اس نے دوٹوک کہا۔

کوئی ضرورت نہیں ہے میں انکل آنٹی کو خود منع کر دوں گا۔

کیوں نہیں جاسکتی میں جب سے شادی ہوئی ہے ایک دفع بھی نہیں گئی اس نے اٹھتے ہوئے کمر پر ہاتھ رکھ کر کہا۔

کیوں کہ میں نے منع کیا ہے اس لیے۔۔۔اور اب مجھے آپ کی عادت ہو گئی ہے میں آپ کے بغیر اس کمرے میں نہیں رہ سکتا آبص نے جھنجھلاتے ہوئے کہا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے بھی بٹھایا۔

ستائیس سال اسی کمرے میں آپ اکیلے ہی رہے ہیں اس بار بھی رہ لیں گیں اس نے منہ بسورا۔

او کے چلی جائیے گا صبح اور شام کو آجائیے گا آبص کہتا ہوا کمرے سے چلا گیا اس نے عفاف کی بات سنی ہی نہیں۔

میں ضرور جاؤں گی میں نے ماما سے پرمشن لے لی ہے وہ بلند آواز میں بولی لیکن وہ جا چکا تھا۔

☆☆☆☆☆

ساریہ کچن سے صفائی کر کے نکلی تو اس نے آنٹی کو فون پر باتیں کرتے ہوئے سنا اور وہ وہی دم سادھے کھڑی رہ گئی وہ کیا کیا منصوبے بنا رہی تھیں وہ وہی دیوار کے سہارے مضبوطی سے کھڑی رہ گئی۔

ہاں ہاں باجی میں کہہ رہی ہوں وہ زیادہ دن ٹکنے والی ہے نہیں اب تو فراز بھی اس کا ساتھ نہیں دیتا میں نے خوب اس کے کان بھرے ہیں اب تو وہ اس کے دل سے اتر چکی ہو گی آپ فکر ہی نہ کریں ہماری فاریہ ہی فراز کی دلہن بنے گی شادی کو گیارہ مہینے ہو گئے ہیں ابھی بھی خالی ہاتھ ہی ہے۔۔۔باجی بس آپ فکر نہ کریں نائلہ بیگم نے اپنی بہن کو تسلی دی۔

میں تو پہلے ہی لینا چاہتی تھی فاریہ کا رشتہ بس یہ آفاق صاحب نے اپنے دوست کو زبان دے دی تھی۔ویسے ہے بہت ڈھیٹ دو ٹکے کی عزت نہیں ہے اس کی گھر میں پھر بھی یہی ٹکی بیٹھی ہے جانے کا نام ہی نہیں لیتی۔

الفاظ تھے یا زہر جو ساریہ کے لیے ان کے لہجے سے ٹپک رہا تھا۔

ساریہ کے لیے وہاں کھڑا رہنا مشکل ہو رہا تھا وہ دبے پاؤں اپنے کمرے میں آگئی تھی۔

وہ نیچے بیڈ سے ٹیک لگائے بیٹھ گئی تھی اور رونے لگی تھی آہستہ آہستہ رونے میں شدت آگئی تھی رو رو کر اس کی آنکھیں سوجھ گئی تھیں وہ کئی گھنٹے وہی بیٹھی روتی رہی تھی۔

فراز آیا تو اس نے اسے بکھرے حلیے میں دیکھا۔

کیا ہوا ہے تمہیں ساریہ تم رو کیوں رہی ہو کسی نے کچھ کہا ہے کیا وہ پریشان ہوا تھا اس نے اس کے آنسو صاف کیے تھے اسے ساتھ لگا کر تھپکنے لگا تھا وہ روتے ہوئے بول رہی تھی رونے کی وجہ سے پتہ ہی نہیں چل رہا تھا کہ وہ کہہ کیا رہی ہے۔

ادھر دیکھو بتاؤ ہوا کیا ہے فراز نے اس کو علیحدہ کرتے ہوئے اپنی پوروں سے اس کے آنسو صاف کیے۔

"وہ۔۔۔ دوسری شادی۔۔۔۔ آنٹی۔۔۔ کرانا۔۔۔ آپ کی۔۔۔ آپ کی کزن۔۔۔۔" بے ربط بے معنی لفظ اس کے لبوں سے نکل رہے تھے باتوں کے درمیان ہی وہ رونا شروع کر دیتی تھی۔

اوکے تم ریلکس کرو ہم بعد میں بات کرتے ہیں اس نے اسے اٹھا کر بیڈ پر بٹھایا تھا اس کو میڈیسن دے کر اسے لیٹنے کا کہا تھا اور خود اس کے سرہانے بیٹھ گیا تھا وہ اس کا سر تھپکنے لگا تھا اس نے اس کا ایک ہاتھ مضبوطی سے پکڑ رکھا تھا جیسے چھوٹ جانے کا خطرہ ہو وہ اس کو اپنے سے علیحدہ نہیں کرنا چاہتی تھی۔

اس کے سونے کے بعد اس نے ہاتھ چھڑوانا چاہا تھا لیکن ہاتھ اس نے مضبوطی سے پکڑا تھا وہ بھی آفس سے تھکا ہارا آیا تھا وہی بیٹھے بیٹھے ہی بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر آنکھیں موند گیا۔

رات دس بجے کے قریب اس کی آنکھ کھلی تھی اور وہ ہڑبڑاتے ہوئے اٹھی تھی اس کے حرکت کرنے سے فراز بھی اٹھ گیا تھا۔

"فراز آپ۔۔۔ آپ دوسری شادی نہیں کریں گے میں آپ کی بیوی ہوں آپ مجھے نہیں چھوڑ سکتے آپ دوسری شادی نہیں کر سکتے آپ نہیں کریں گے نہ" ساریہ نے اس کا ہاتھ مضبوطی سے تھام رکھا تھا اور وہ بولی جا رہی تھی اسے ڈر تھا کہ آنٹی کی کہی ہوئی باتیں سچ ہی نہ ہو جائے۔

ساریہ ریلکس کرو طبیعت خراب ہو جائے گی تمہاری اور تم سے کس نے کہہ دیا کہ میں دوسری شادی کر رہا ہوں ایسا کبھی نہیں ہو گا تم نے خواب دیکھا ہو گا اس نے اسے خاموش کروانا چاہا۔

"آپ۔۔۔ آپ وعدہ کریں کے آپ ایسا کبھی نہیں کریں گے" اس نے وعدہ لینا چاہا اور اپنا ہاتھ آگے کیا جسے اس نے تھام لیا تھا۔

میں وعدہ کرتا ہوں ایسا کبھی نہیں ہو گا اب تم مجھے چھوڑو میں تمہارے لیے کھانا لے کر آتا ہوں فراز نے اپنا بازو چھڑوانا چاہا۔

میں لے کر آتی ہوں آپ کیوں لے کر آئے گے وہ بازو چھوڑ کر اٹھی تھی۔

ADABAVENUE

کوئی ضرورت نہیں ہے میں لے کر آتا ہوں تم ادھر بیٹھو اور خبر دار جو بیڈ سے پاؤں نیچے اتارے وہ پیار بھری دھمکی دیتا ہوا کمرے سے نکل گیا۔

مجھے یقین ہے آپ دوسری شادی نہیں کروگے لیکن اگر آنٹی نے ایسے حالات پیدا کر دیے تو میں کیا کر پاؤں گی شاید کچھ بھی نہیں۔۔۔ یااللہ پاک مجھے اور صبر دے دیں میرے صبر کا انعام میرا گھر ٹوٹنا نہ ہو وہ روتے ہوئے اپنے رب سے فریاد کر رہی تھی ایک سسکی اس کے لبوں سے آزاد ہوئی تھی۔

قدموں کی آواز قریب سے آئی تو اس نے جلدی سے آنسو صاف کیے اور فراز کو آتا دیکھ کر مسکرائی۔

فراز نے اسے اپنے ہاتھوں سے کھانا کھلایا تھا اور اس کے بعد وہ کپڑے بدل کر اس کے ساتھ ہی لیٹ گیا تھا اور اسے سمجھانے لگا تھا کہ جیسا وہ سوچ رہی ہے ویسا ہرگز نہیں ہوگا۔

☆☆☆☆☆

ADABAVENUE
خیال زبان

اتوار کے دن صبح نو بجے عباد ابراھیم ولا کے باہر موجود تھا اس نے ہارن بجایا تھا اور خود باہر نکل آیا تھا اس نے آیت کو میسج کر دیا تھا۔ وہ پانچ منٹ تک باہر آئی تھی۔

پیرٹ کلر کا کرتا پہنے ساتھ نیلی جینز پہنے پیروں کو جوگرز میں قید کیے آنکھوں پر کالا چشمہ پہنے نیلے رنگ کی شال جو دونوں کندھوں کے آر پار لٹک رہی تھی بغیر میک اپ کے بھی وہ کسی اپسرا سے کم نہیں لگ رہی تھی پیرٹ رنگ میں اس کا وائٹ رنگ اور کھل اٹھا تھا۔

عباد مبہوت سا اسے دیکھ رہا تھا وہ کب پاس آئی اسے پتہ ہی نہیں چلا تھا۔ آیت نے اس کی آنکھوں کے سامنے چٹکی بجائی تھی اور وہ چونکا تھا۔

"ایسے گھور گھور کر مت دیکھا کریں نظر لگ جاتی ہے" اس نے آنکھوں سے چشمہ اتارتے ہوئے کہا۔

"اپنی ہی چیزوں کو نظر تھوڑی نہ لگتی ہے اور تم تو میری اپنی ہو میری بیوی ہو اگر لگ بھی گئی تو میں اتار دوں گا" وہ شوخ لہجے میں کہہ رہا تھا وہ کار کے دروازے سے ٹیک لگائے کھڑا تھا۔

طبیعت تو ٹھیک ہے نہ آپ کی آج الگ ہی ٹون میں بات کر رہے ہیں اس نے عباد کے ماتھے کو چھو کر یقین دہانی چاہی تھی۔

تو تم اتنی خوبصورت کیوں لگ رہی ہو میں تو نظریں نہیں ہٹا پا رہا اور تم پر میرا حق ہے تم خود بھی مجھے دیکھنے سے نہیں روک سکتی۔ عباد کی بات پر اس کی گالوں پر لالی سمٹ آئی تھی وہ بھی اس کی طرف ہی دیکھ رہی تھی فوراً سے نظریں جھکا گئی۔

میں نے کچھ نہیں کیا روٹین کی طرح ہی تیار ہوئی ہوں بس یہ کلر آج ہی پہنا ہے شاید اس لیے پیاری لگ رہی ہوں ورنہ میں نے کچھ نہیں کیا وہ نظریں چراتی ہوئی بولی۔

"مجھے نہیں پتہ تھا تم شرما بھی لیتی ہو" عباد نے مسکراہٹ ہونٹوں میں دبائی۔

"اور مجھے بھی نہیں پتہ تھا آپ بھی ایسی باتیں کر لیتے ہیں" وہ بھی دو بدو بولی۔

اب چلنا ہے یا نہیں کہ سارا سنڈے سڑک پر ہی گزارنے کا ارادہ ہے۔ آیت کی بات کا وہ جواب دینے ہی لگا تھا کہ آبص گیٹ سے نمودار ہوا۔

"یہ فوجیں سڑک پر نین مٹکا کیوں کر رہی ہیں گھر میں جگہ کم پڑ گئی تھی کیا۔۔۔ ویسے فوجیں جا کہاں رہی ہیں" آبص نے مزہ لیتے ہوئے پوچھا۔

تم سے مطلب جہاں مرضی جا رہے ہو آیت تم کار میں بیٹھو اس نے دروازہ کھول کر آیت کو بیٹھنے کا کہا۔

ہاں کیا مسلہ ہے تمہیں؟ عباد آبص کی جانب متوجہ ہوا۔

مجھے تو کوئی مسلہ نہیں ہے تم لوگوں کو ہی ہے شاید اور یہ ستارو مینس یہاں سڑک پر کھڑے ہو کر کرنے کی ضرورت نہیں ہے چپ چاپ شادی کی ڈیٹ فیکس کرا اس نے تپتے ہوئے ہی کہا۔

عباد نے اس کی گردن میں ہاتھ ڈالا تھا پہلے یہ بتا تو اتنا تپا ہوا کیوں ہے کیوں تندور کی طرح جل رہا ہے۔

تم سے مطلب اس نے بھی اس کا جواب اس کے منہ پر مارا تھا اور اپنی گردن اس سے چھڑوائی تھی۔

اچھا ٹھیک ہے جیسے تمہاری مرضی وہ کندھے اچکا تا ہوا کار کا دروازہ کھول کر اس میں بیٹھ گیا۔

ویسے کوئی بہت ہی بے مروت انسان ہے دفع ہو جا آبص اس کو کوستا ہوا واپس گھر چلا گیا۔

عباد اس کو لے کر اپنے گھر گیا تھا وہاں پھوپھو سے مل کر اور ان دونوں کو لیے وہ وہاں سے نکل آئے تھے۔

بھابھی آپ بہت پیاری لگ رہی ہو زمل نے بھی اس کو گلے ملتے ہوئے کہا تھا۔

عباد بھائی ہم نے چڑیا گھر دیکھنا ہے دانیال نے پر جوش سا کہا عباد ہاں میں سر ہلا گیا۔

زمل اور آیت باتوں میں لگ گئی تھیں اور زو تک کا سفر جلد ہی ختم ہو گیا تھا۔ وہ ٹکٹس لے کر اندر گئے تھے۔

انہوں نے ایک ایک جانور کو دیکھا تھا اور ان کے ساتھ تصویریں بھی بنوائی تھیں ان کا ارادہ اوپر جانے کا تھا۔

وہ اوپر جا رہے تھے کہ کوئی ان کے برابر سے گزرتا ہوا آگے کو گیا تھا اور فوراً سے پیچھے ان کے برابر آ کر رکا تھا اور ان کا رستہ روکے کھڑا ہو گیا۔

"آپ کی شکل غالباً ہمارے سر سے ملتی ہے لیکن وہ یہاں کیسے ہو سکتے ہیں انتہائی بورنگ انسان ہیں اتنی پیاری جگہ پر تو وہ بالکل نہیں ہو سکتے۔۔۔" اس نے سنجیدگی میں سر نفی میں ہلاتے ہوئے کہا۔ آیت منہ پر ہاتھ رکھ کر ہنسنے لگی تھی۔

اذان تم یہاں کیا کر رہے ہو؟ عباد نے بھی سنجیدگی سے پوچھا۔

ارے واہ یہ تو میرا نام بھی جانتے ہیں اذان نے شوخی ماری۔

"ادھر آؤ تمہیں میں بتاؤں کہ میں کون ہوں" عباد نے اس کی گردن پر دباؤ ڈالا۔

بس بس پتہ چل گیا ہے کہ آپ ایس پی عباد عمر ہی ہیں مزید بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے اذان نے اپنی گردن چھڑوائی۔

اور آپ ہماری بھابھی ہیں اس نے آیت سے پوچھا جس نے گردن ہاں میں ہلائی۔

کیسے ہیں اذان بھائی آپ اور نکاح پر کیوں نہیں آئے تھے آیت کے پوچھنے پر اس نے منہ بسورا۔

"آپ کے شوہر نامدار نے انوائٹ ہی نہیں کیا تھا خیر مجھے پتہ ہی نہیں تھا کہ ان کا نکاح فکس ہوا ہے ورنہ بنا انوائٹ کے ہی آ جاتا میں بھی تو دیکھتا کہ جو ہم پر حکومت کرتے ہیں ان پر بھی حکومت کرنے والا ان کی زندگی میں بھی شامل ہونے والا ہے" وہ اپنا دکھڑا سناتے سناتے پھر سے شوخ ہوا تھا۔ دانیال اور زمل بھی ان کی نوک جھوک سے لطف اندوز ہو رہے تھے

اذان بھائی آپ پولیس والے ہو کر کافی زندہ دل ہیں تھوڑی سی ٹپس انہیں بھی دے دیا کریں آیت نے اذان کو شرارتی لہجے میں کہا۔

"میں تو دینے کے لیے تیار ہوں پر یہ لے بھی تو سہی" اذان آگے بولنے ہی والا تھا کہ عباد نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا اور اسے بولنے سے روکا۔

"فضول بولنے سے تم کبھی باز نہیں آؤ گے۔"

ADABAVENUE
خیال زبان

چھوڑیں اذان بھائی کو کیا کر رہے ہیں آپ اور وہ فضول نہیں بولتے بلکہ آپ بہت کم بولتے ہیں اس نے اذان کو چھڑوایا۔

تم جاؤ ان دونوں کو گھماؤ جہاں جہاں یہ لوگ کہے وہی لے کر جاؤ گے یہ دونوں اس جگہ پر نئے ہیں اس لیے دیہان رکھنا اب یہ دونوں تمہاری زمیداری ہے تم ان کو سیفلی گھر چھوڑو گے اب یہ تمہاری فضول بولنے کی سزا ہے اور تم چلو میرے ساتھ وہ اذان کو حکم دیتا ہوا آیت کا ہاتھ پکڑ کر وہاں سے ہوا کے جھونکے کی طرح غائب ہو گیا۔ اذان پیچھے سے آوازیں ہی لگاتا رہ گیا مگر عباد نے ایک نہ سنی۔

ہیں۔۔۔عباد بھائی ہمیں ایسے کیسے چھوڑ کے جا سکتے ہیں زمل منمنائی۔

پتہ ہے ان کو کہ میں آپ دونوں کو باحفاظت ہی گھر چھوڑوں گا یہی بھروسہ ہے جو وہ اندھا دھند مجھ پر کرتے ہیں۔

ویسے سر نے تو ہمارا انٹرو کروایا نہیں آپ ہی کروا دیں تاکہ کام ختم کر کے گھر چھوڑوں آپ لوگوں کو اذان نے سنجیدگی سے کہا۔

زمل نے دونوں کا تعارف کروایا اور اس سے بھی اس کا تعارف لیا۔

زمل کو اس کی پرسنیلٹی اچھی لگی تھی پولیس والا ہو کر وہ ایک زندہ دل اور احساس کرنے والا انسان تھا۔زُو کے بعد وہ فوٹریس گئے تھے اور کے ایف سی میں انہوں نے لنچ کیا تھا۔

اس کے بعد وہ انہیں بادشاہی مسجد لے کر گیا تھا اور ساتھ جتنی بھی تاریخی عمارتیں تھیں وہ سب ان لوگوں نے وزٹ کی تھیں۔

عباد آیت کو لے کر زُو سے نکل آیا تھا وہ اس کو ایک ریسٹورینٹ میں لے آیا تھا وہاں پر ان دونوں نے لنچ کیا تھا اس کے بعد وہ دونوں شاپنگ مال گئے تھے عباد نے اس کو خوب شاپنگ کروائی تھی اور اپنے لیے بھی کچھ شرٹس لی تھیں زمل اور دانیال کے لیے بھی ان لوگوں نے گفٹس لیے تھے۔شاپنگ بیگ کار میں رکھتے ہوئے اس نے کار گھمائی تھی۔

اب کہاں جانے کا ارادہ ہے؟ آیت نے بیلٹ باندھتے ہوئے پوچھا۔

ویسے ایک بات تو بتائیں یہ آج آپ اتنے مہربان کیوں ہو رہے ہیں؟

تم نے ہی تو کہا تھا کہ اپنوں کے لیے وقت نکالنا پڑتا ہے عباد نے سٹیرنگ کو گھماتے ہوئے بولا۔

"بڑے فرمابردار ہیں جلد ہی بات کو پک کر لیتے ہیں" اس نے گال کھجاتے ہوئے کہا۔جس پر وہ مسکرا دیا۔

میں نے پوچھا تھا ہم جا کہاں رہے ہیں آیت نے دوبارہ اپنی بات دوہرائی۔

ہے ایک اسپیشل جگہ تمہیں وہاں جا کر اچھا لگے گا۔باتوں کے درمیان ہی وہ وہاں پہنچے تھے عباد نے اس کو باہر آنے کا کہا تھا وہ باہر آئی تھی۔

سڑک کے کنارے اس نے کار روکی تھی تھوڑا سا آگے کو وہ گئے تھے سامنے ہی انہیں صاف کھلا آسمان دکھ رہا تھا بہت دور درخت لگے ہوئے نظر آرہے تھے اور وہ انہیں چھوٹے چھوٹے نظر آرہے تھے۔آیت نے اس جگہ کا معائنہ کر کے عباد سے پوچھا تھا کہ یہ کونسی جگہ ہے۔

"یہاں سے سن سیٹ کا منظر بہت اچھا دکھائی دیتا ہے میں اکثر یہاں آتا ہوں بابا کی ڈیتھ کے بعد سے تو ہر ویکنڈ پر آتا ہوں اور یہ میرے لیے اسپیشل جگہ ہے جو میں تمہیں دکھانا چاہتا تھا۔مجھے اس سے موٹیویشن ملتی ہے سورج ڈوبتا ہے تو ایک نئی امید دے کر غروب ہوتا ہے کہ وہ نئے اجالوں کے ساتھ دوبارہ لوٹے گا اگر انسان کی زندگی میں پریشانیاں ہے تو اسے یہ سمجھنا چاہیے کہ زندگی میں نئے اجالے بھی آئیں گے جو اس کی زندگی کو روشنیوں سے بھر دے گے وقت ایک جیسا اور ایک جگہ پر کبھی بھی نہیں ٹھہرتا اچھا وقت ہو یا برا گزر ہی جاتا ہے وہ ہاتھ باندھے سامنے دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا ابھی سن سیٹ میں تھوڑا وقت تھا۔"

عباد آپ انکل کو بہت مس کرتے ہیں نہ آپ دونوں ایک دوسرے کے بیسٹ فرینڈز تھے نا میں جانتی ہوں آپ بہت تکلیف محسوس کرتے ہوگے جب آپ کو فیل ہوتا ہو گا کہ انکل اب آپ کے ساتھ نہیں ہیں آیت نے اس کے بازو میں ہاتھ ڈالتے ہوئے اس کے بازو پر سر ٹکاتے ہوئے کہا تھا۔

"ہاں میں آج تک وہ حادثہ بھلا نہیں پایا ہوں وہ میرے لیے ایک بھیانک خواب کی طرح ہے جو ہر روز مجھے ستاتا ہے مجھے کسی پل چین نہیں آتا ابھی تک مجھے ان کی موت پر یقین نہیں آیا کبھی کبھی لگتا ہے وہ میرے بہت قریب ہیں اور کبھی کبھی لگتا ہے وہ مجھ سے بہت دور چلے گئے ہیں۔" ایک آنسو اس کی پلکوں کی حدود کو توڑ کر اس کے گال پر لڑھک گیا تھا۔

"عباد موت زندگی کا سب سے بڑا نقصان نہیں ہوتا سب سے بڑا نقصان تو یہ ہے کہ ہم زندہ ہیں ہم جی رہے ہیں ہم سانس لے رہے ہیں لیکن ہمارے اندر بہت کچھ مر چکا ہے ہمارا غم ہماری مسکراہٹوں پر حاوی ہو گیا ہے۔" آیت نے اس کی گال سے آنسو صاف کیا تھا۔

"آپ کو جینا ہو گا مسکرانا ہو گا پھوپھو کے لیے علی کے لیے اور میرے لیے بھی۔۔۔میں یہ نہیں کہتی کہ آپ اس حادثے کو بھول جائیں کیوں کہ میں جانتی ہوں یہ کبھی نہیں بھولے گا لیکن آپکو مسکرانا ہو گا اپنی مسکراہٹوں کو غم پر حاوی کرنا ہو گا کریں گے نہ آپ "اس نے یقین دہانی چاہی جس پر اس نے سر ہاں میں ہلا دیا۔

عباد نے اس کی شال درست کی تھی اس کو اچھے سے اس کے کندھوں پر پھیلایا تھا اس کے ٹھنڈے ہاتھوں کو شال کے اندر کیا تھا اور اس کی توجہ سامنے کروائی تھی جہاں اب سورج غروب ہو رہا تھا نئ امید کی کرنیں تھما کر وہ خدا حافظ کہہ رہا تھا۔

یہ خوبصورت ہے یہ بہت خوبصورت ہے یہ سب سے حسین منظر ہے یہ یادگار دن کا سب سے خوبصورت مومنٹ ہے وہ جذب سے کہہ رہی تھی اور وہ اسے ہی سن رہا تھا اسے واقعی ہی وہ جگہ پسند آئی تھی تھوڑی دیر تک وہ اس خاموش خوبصورت منظر کو خاموشی سے محسوس کرتے رہے تھے ٹھنڈ بھرتی جا رہی تھی عباد نے اس کو چلنے کا کہا تھا۔عباد ہم یہاں ہر ویکینڈ پر آیا کریں گے اس نے پرجوش سا کہا۔

اوکے ہم یہاں پر ہر ویکینڈ بھی آیا کریں گے اور جب ٹائم ملا تب بھی آیا کریں گے عباد نے حامی بھر لی تھی۔وہ دونوں کار میں بیٹھے تھے اور کار اپنی منزل کی طرف رواں دواں تھی۔

شکریہ نہیں بولوں گی کیوں کہ بیوی کو خوش رکھنا آپ کا فرض ہے لیکن مجھے بہت مزہ آیا یہ دن میرے لیے یادگار ہے اس نے نرم مسکراہٹ کے ساتھ کہا جس پر وہ بھی مسکرا دیا۔

دونوں ایک خوشگوار دن گزار کر اور نئ یادیں بنا کر اپنی منزل کی طرف لوٹ رہے تھے۔عباد نے اسے ابراھیم ولا اتارا تھا اور پھر اپنے گھر کی طرف روانہ ہو گیا زمل لوگ پہلے ہی پہنچ چکے تھے۔

☆☆☆☆☆

اگلے دن جب آیت اٹھی تو اس نے عباد کا میسج دیکھا جس پر اسے ایکزیم کے لیے بیسٹ آف لک کہا گیا تھا وہ میسج دیکھ کر مسکرائی تھی اور رپلائے میں اس نے ایک سمائلی ایموجی سینڈ کیا تھا۔وہ اٹھی تھی وضو کر کے نماز پڑھی تھی اور پھر اپنا پیپر ریوائیز کرنے لگی تھی۔ساڑھے سات کے قریب غازی اور آیت کو علی نے پک کیا تھا۔

عفاف نے آبص کو ناشتہ بنا کر دیا تھا وہ بالکل تیار سا بیٹھا ناشتہ کر رہا تھا۔

عفاف آپ نہیں جاؤ گی اس نے دوٹوک انداز میں منع کیا۔

کیامسلہ ہے آپ کو میں کیوں نہیں جاؤں گی میں ضرور جاؤں گی یہ میرا حق ہے ہر لڑکی شادی کے بعد اپنے ماں باپ کے گھر رہنے کے لیے جاتی ہے تو میں کیوں نہیں جا سکتی اس نے بھی تنک کر کہا۔

آج نہیں جانا پھر کبھی چلی جایئے گا آبص نے ناشتہ ختم کرتے ہوئے ہاتھ صاف کیے۔ وہ اس کو گھور کر دیکھ رہی تھی وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے خود ہی پورچ تک لایا تھا اب خدا حافظ کہیں مجھے لیٹ ہو رہا ہے۔

خدا حافظ اس نے منہ بسورتے ہی کہا۔

اب اتنا سڑا ہوا وداکریں گی آبص نے اس کا چہرہ اوپر کرتے ہوئے کہا۔

اللہ حافظ۔۔۔وہ اسی انداز میں کہتی ہوئی اندر چلی گئی۔

چلو کوئی بات نہیں شام کو آپ کے لیے ایک سرپرائیز ہے آپ کا موڈ اچھا ہو جائے گا۔

وہ بڑبڑاتا ہوا کار میں بیٹھ گیا اور کار باہر کے رستے ڈال دی۔

عفاف اپنے کمرے میں آ کر غصّے سے ٹہل رہی تھی اور خود سے ہی بڑبڑا بھی رہی تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ سو گئی تھی۔

رافعیہ بیگم اس کے کمرے میں آئی تھیں انہوں نے اسے اٹھا کر پوچھا تھا کہ وہ جانے کے لیے تیار کیوں نہیں ہوئی۔

"ماما آبص نے منع کر دیا ہے" اس نے لٹکے منہ کے ساتھ ہی کہا۔

آبص کی ایسی کی تیسی تم جاؤ میں اسے دیکھ لوں گی۔

ADABAVENUE
خیالِ زبان

تمہاری ماما تمہارا انتظار کرتی ہو گی جیسے میں سار یہ کا کرتی ہوں اور وہ آتی ہی نہیں ہے بیٹا ماں باپ کے لیے بہت مشکل ہو تا ہے بیٹیوں کی شادی کرنا اور پھر ان کی خوشیوں کے لیے دل پر پتھر بھی رکھ لیتے ہیں۔ تم ان کو زیادہ مت ترساؤ اور اٹھو تیار ہو جاؤ وہ اس کا ماتھا چومتے ہوئے اٹھ گئی اس کے ساتھ مل کر انہوں نے تیاری کروائی تھی اور پھر اسے خود ہی چھوڑ کر آئی تھیں۔

☆☆☆☆☆

سار یہ بے دیہانی میں کام کر رہی تھی اس کا ذہن اس دن والی باتوں میں ہی اٹکا ہوا تھا اس کو یہی ٹینشن تھی کہ آنٹی فراز کو دباؤں میں لے کر اس کی شادی نہ کروادیں۔

وہ دن بہ دن کمزور ہوتی جارہی تھی آنکھوں کے نیچے دھبے پڑنے لگے تھے سارا دن دماغ میں وہی باتیں گردش کرتی رہتی اور رات کو سوتے ہوئے بھی اچانک ڈر کر اٹھ جاتی اور کئی کئی گھنٹے روتی رہتی تھی۔

او بی بی کدھر گم ہو اور یہ کیا کب سے ایک پلیٹ ہی صاف کرتی جارہی ہو نائلہ بیگم نے اسے ڈانٹا۔

آنٹی آپ کیوں ایسا کر رہی ہیں آپ کیوں میرا گھر توڑنے کی کوشش کر رہی ہیں ایسا مت کریں آپ کو اپنی بیٹی صبا کی قسم ہے آپ ایسا کچھ نہیں کریں گی اس نے روتے ہوئے ان سے فریاد کی۔

ADABAVENUE

خبردار۔۔۔ خبردار اگر میری بیٹی کا نام بھی لیا تو انہوں نے سار یہ کا جبڑا زور سے پکڑا۔

اور بچا لو اگر تم بچا سکتی ہو اپنا ٹوٹا پھوٹا گھر۔۔۔ صرف ایک تیز ہوا کا جھونکا آئے گا اور تمہارا گھر ٹوٹ کر بکھر جائے گا۔ انہوں نے کھلا چیلنج کیا تھا۔

اور اس کے بعد میں غازہ کا پتہ صاف کروں گی۔

یہ گھر صرف میری بیٹی کا ہے اور میری بھانجی کا بھی بنے گا میں تو تم سے شادی کروانے کے حق میں تھی ہی نہیں میں تو اپنی بھانجی کو اپنی بہو بنانا چاہتی تھی لیکن کوئی بات نہیں دیر ابھی بھی نہیں ہوئی ہے شادی تو اب بھی ہو گی انہوں نے اپنے اگلے منصوبہ بندی کا کھلم کھلا اعلان کیا۔

وہ پیچھے روتی ہوئی وہی بیٹھ گئی آنکھوں سے سیلاب کا بہنا تو اب روز کا معمول بن گیا تھا۔غازہ کے لاکھ پوچھنے کے باوجود بھی وہ اسے کچھ نہیں بتاتی تھی اور خود ہی اپنے آنسو پیتی رہتی تھی۔

☆☆☆☆☆

آبص شام کو لوٹا تو اس نے دیکھا کہ آج پورچ میں کوئی نہیں ہے آج عفاف اس کا انتظار نہیں کر رہی اس کو لگا شاید ناراض ہے اس لیے نہیں آئی۔

وہ اندر گیا تو اسے سامنے ہی رافعیہ بیگم دکھائی دی آبص نے مسکراتے ہوئے انہیں پھول دیا۔

آبص تم نے عفاف کو جانے سے منع کیوں کیا؟ انہوں نے استفسار کیا۔

میں نے کہا تھا کہ کسی اور دن چلی جایئے گا بس آج نہیں جانا آبص نے پر سکون انداز میں کہا۔

"کیوں آج کیا ہے؟"

"ایک سرپرائیز پلین کیا تھا اس لیے۔۔۔ویسے ہے کہاں" آبص نے ادھر ادھر نظریں گھماتے ہوئے کہا۔

وہ خود نہیں جا رہی تھی میں نے اسے زبردستی بھیجا ہے اور تم بھی اسے کچھ مت کہنا تھوڑے دن تک آ جائے گی وہ اپنی ماما کے منہ کی طرف ہی دیکھتا رہ گیا جو بڑے مزے سے اسے کہانی سنا رہی تھیں۔

وہ اٹھ کر اپنے کمرے میں آ گیا پھول جو وہ اس کے لیے لایا تھا اس کو ڈریسنگ ٹیبل پر رکھ کر اپنے کپڑے نکالنے لگا اور ساتھ ساتھ بڑبڑا بھی رہا تھا۔

کہاں بھی تھامت جاناپھر بھی چلی گئی ایک بار میسج کر کے ہی بتادیتی کہ میں جارہی ہوں میں کچھ پلین ہی نہ کرتا۔۔۔ہنہ ساری محنت برباد کردی وہ غصّے میں چیزیں اٹھااٹھا کرپٹخ رہا تھا۔

پھر فریش ہو کر باہر نکلا اور لاؤن میں چلا گیا وہاں پر بھی وہ ٹہل رہا تھا اور کسی سے فون پر بات بھی کر رہا تھا شاید بوکنگز کینسل کروا رہا تھا۔ادھر عفاف کا بھی حال کچھ مختلف نہیں تھا وہ بھی بار بار میسج چیک کرتی جہاں روز آبص اسے میسج کرتا تھا لیکن آج کوئی ایک بھی میسج نہیں آیا تھا۔

ویسے تو روز اتنے میسج کرتے ہیں آج ایک بھی نہیں ضرور منہ سوجا کر بیٹھے ہوگے اس نے سوچا۔

عفاف چھوڑ دو جان اس فون کی جب سے آئی ہو اسی کو ہاتھ میں لے کر بیٹھی ہو صفا نے اسے ٹوکا۔

"ضرور آبص بھائی کے میسج کا انتظار ہو رہا ہو گا" آیت نے شرارت سے کہا۔

"بالکل نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔تم بتاؤ تمہاری کل کی ڈیٹ کیسی گزری" عفاف نے توپوں کا رخ اپنی طرف سے ہٹا کر اس کی طرف کیا تھا۔

"کونسی ڈیٹ۔۔۔وہ ڈیٹ تو نہیں تھی ہم تو زمل لوگوں کو گھمانے لے کر گئے تھے" آیت منمنائی۔

"ہاں اور ان دونوں کو کسی اور کے حوالے کر کہ خود بھاگ گئے"۔۔۔"تمہیں کس نے بتایا یہ ضرور علی کے بچے کا کام ہو گا بد تمیز نہ ہو تو" آیت نے عفاف کی بات سنتے ہی علی کو کوسنے دیے۔

اچھا چھوڑو اب بتا بھی دو کہاں کہاں گئے عفاف نے پھر سے پوچھا۔آیت نے اس کی طرف رخ موڑ کر مسکراتے ہوئے اسے سب بتایا۔سب لوگ اس کی باتیں انجوئے کر رہے تھے۔

صفا آپی زین کو مجھے دے دیں میں اسے کمرے میں لیٹا آتی ہوں ادیرا نے صفا سے زین کو لینا چاہا جو اس کی گود میں بیٹھا بیٹھا سو گیا تھا۔

ادیرااس کو لے کر اندر چلی گئی اور واپسی پر سب کے لیے چائے بھی لے کر آئی تھی۔چائے پی کر عفاف اپنے کمرے میں آئی تھی اس نے آبص کو میسج کیا تھا جسے اس نے سین کر لیا تھا لیکن رپلائے نہیں کیا۔

"ہووووو۔۔۔۔کتنا بھاؤ کھا رہے ہیں بندہ میسج کا جواب تو دے ہی سکتا ہے"اس کے منہ کے زاویے بگڑے۔اس نے اسے کال کی تھی جو پانچویں بیل پر اٹھالی گئی تھی۔

آبص کیا مسلہ ہے آپ کے ساتھ میرے میسجز کا جواب کیوں نہیں دے رہے اور ماما نے مجھے کہا تھا کہ تم چلی جاؤ۔

ہاں اور آپ نے مجھے بتانا بھی گوارا نہیں کیا اس کی آواز میں ناراضگی جھلک رہی تھی۔

اچھا غصّہ تھوک دیں اور میرا پھول کدھر ہے میں اپنے پھول کو مس کر رہی ہوں عفاف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اچھا تو پھول کو مس کیا جارہا ہے پھول دینے والے کو نہیں؟ آبص نے تنک کر کہا۔

آپ جیلس کیوں ہو رہے ہیں۔۔۔میں نے یہ پوچھا ہے کہ مجھے میرا پھول نہیں ملا کدھر ہے میرا پھول اس نے اسے پھر اصل مدے پر متوجہ کیا۔

ADABAVENUE
خیال زبان

ڈریسنگ ٹیبل پر پڑا ہے چاہیے ہو تو آکر لے لینا اس نے دوٹوک کہہ کر لائن کاٹ دی تھی۔

"ہیں مسٹر اکڑو۔۔۔فون کاٹ دیا۔۔۔تو ٹھیک ہے پھر میں بھی اب پورا ہفتہ رہ کر آؤں گی واپس اور کوئی فون اور میسج نہیں کروں گی۔۔۔سمجھتے ہیں کہ میں ان کے بغیر رہ نہیں سکتی تیئس سال بھی تو رہی ہوں نہ اب بھی رہ لوں گی۔۔۔ہنہ۔۔۔"وہ موبائل پٹختی ہوئی سونے کے لیے لیٹ گی اور نیند تو ویسے بھی اس پر مہربان ہی رہتی تھی۔

☆☆☆☆☆

"بھابھی کیا بات ہے؟ آپ اتنی خاموش کیوں رہنے لگی ہیں اور حالت دیکھیں اپنی کیا ہو تا جارہا ہے آپ کو مجھے تو کچھ سمجھ نہیں آرہا اور آپ بھی بتاتی نہیں ہیں جب سے میں نے کالج جانا شروع کیا ہے تب سے آپ مجھ سے کچھ بھی شئیر نہیں کرتی۔۔۔اب میں آپ

کی بیسٹ فرینڈ نہیں رہی نہ"۔۔۔غازہ اس کی حالت دیکھ کر پریشان سی ہوگئی تھی یہ اس کی بھابھی تو نہیں تھی جو ہر ٹائم غم کی مورت بنی رہتی تھی۔

"کچھ نہیں ہوا وہ بس بے چینی سی رہتی ہے کسی چیز میں دل ہی نہیں لگتا پتہ نہیں عجیب سی حالت ہوگئی ہے صبح میں ڈاکٹر کے پاس جاؤں گی تم فکر مت کرو کچھ نہیں ہوا"اس نے غازہ کو تسلی دی۔

پکی بات ہے نہ کہی آپ مجھے ٹرخا تو نہیں رہی غازہ نے یقین دہانی چاہی۔

ہاں پکی بات ہے اس نے مسکرانے کی کوشش کی تھی۔

اچھا ایسی بات ہے تو پھر چلیں میرے ساتھ غازہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کے کمرے میں لے گئی۔غازہ اس کی الماری کھولے کھڑی تھی اور اس میں سے ڈھونڈھ کر اس نیوی بلیو کلر کا ڈریس نکالا تھا اور اسے بدل کر آنے کا کہا تھا۔وہ اس کی وجہ پوچھتی ہی رہ گئی لیکن غازہ نے اسے زبردستی واشروم میں گھسیٹا اور اسے چینج کرنے کا کہا۔

غازہ نے فون نکال کر فراز کو میسج کیا تھا اور ساریہ کے باہر آنے کا انتظار کرنے لگی۔

غازہ نے اس ڈریس کے ساتھ کی میچنگ جھمکے اور شال بھی نکال لی تھی اب وہ اس کے ڈریسنگ روم میں اس کے لیے جو تا ڈھونڈھ رہی تھی بلیک کلر کی سمپل ہیل اس نے ساریہ کے لیے نکالی تھی۔وہ جب باہر آئی تو اس نے ساریہ کو ہلکا سا میک اپ کیا جھمکے پہنائے اور بالوں کو ایک خوبصورت سا ڈیزائن دیا اس کو ہیل بھی اس نے خود پہنائی تھی۔

"اب آپ لگ رہی ہیں نہ پہلے والی ساریہ۔۔۔پتہ ہے مجھے پہلے بھی آپ تیار نہیں رہتی تھی پر اب تو آپ کی حالت دن بہ دن خراب ہی ہوتی جارہی ہے اپنا خیال کیوں نہیں رکھتی ہیں"اس نے منہ لٹکاتے ہوئے کہا۔

میرا خیال رکھنے کے لیے تم ہو پھر مجھے کیا ضرورت ہے رکھنے کی ساریہ نے اس کو گلے لگایا تھا اس کی آنکھوں میں نمی چمکی تھی جسے اس نے آنکھیں جھپک کر جذب کرنے کی کوشش کی تھی۔

لیکن تم نے مجھے اتنا تیار کیا کس خوشی میں ہے ساریہ نے جاننا چاہا۔

کیوں کہ آج آپ ڈنر پر انویٹڈ ہیں اس نے چہکتے ہوئے کہا۔

"کس کے ساتھ ڈنر ہے؟" اس نے سوالیہ انداز میں بھنویں اچکائی۔

آپ کے ہسبینڈ کے ساتھ۔۔۔لو آ گئے ہیں۔۔کار کا ہارن سنائی دیا تو اس نے فٹافٹ اس کے اوپر شال دی اور ساریہ کو باہر کی جانب لے کر گئی۔

لیکن ڈنر تو رات کو ہوتا ہے ابھی تو پانچ بجے ہیں۔

ہاں تو آپ اپنے ہسبینڈ کے ساتھ ٹائم سپینڈ کی جیئے گا آپ کے پاس گولڈن چانس ہے۔وہ دونوں پورچ میں پہنچی تھیں فراز کار سے باہر نکلا تھا۔

غازہ جاؤ اپنی بھابھی کو بلا لاؤ ہم لیٹ ہو رہے ہیں فراز نے ان کے پاس آتے ہی کہا۔

"میں سامنے ہی تو ہوں آپ کی نظر کمزور ہو گئی ہے کیا؟" اس نے بھنوؤں کو جنبش دی۔

"او۔۔۔تو تم ساریہ ہو میں نے پہچانا نہیں میری بیوی تو آج کل بہت اجڑی حالت میں رہتی ہے یہ کوئی شہزادی ہی لگ رہی ہے" اس نے شرارت سے کہا۔ جس پر وہ شرماتے ہوئے سر جھکا گئی۔

شکریہ غازہ تم نے میری بیوی لوٹا دی ورنہ میں تو بڑا پریشان تھا کہ میری بیوی پتہ نہیں کہا کھو گئی ہے اب پتہ نہیں ملے گی بھی کہ نہیں فراز نے اس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے ساریہ کو ہی پیار سے دیکھ رہا تھا۔

پھیکا سا شکریہ مجھے نہیں چاہیے آپ کو بس یہ پرومس کرنا ہو گا کہ آپ ہمیشہ میری بھابھی کا خیال رکھیں گے انہیں کبھی کوئی تکلیف نہیں دے گئے اس نے اس سے وعدہ لیا تھا اور اس نے وعدہ دیا بھی تھا۔ فراز نے اس کے لیے فرنٹ ڈور کھولا تھا اور خود بھی ڈرائیونگ سیٹ سمبھال لی تھی۔

غازہ تب تک وہاں کھڑی رہی جب تک کار نظروں سے اوجھل نہیں ہو گئی۔

فراز نے ساریہ کو کافی زیادہ جگہ گھمائی تھی اسے شاپنگ بھی کروائی تھی اور پھر بعد میں ان دونوں نے پی سی میں کینڈل لائٹ ڈنر کیا تھا ساریہ پھر پہلے کی طرح مسکرانے لگی تھی وہ پھول جو کئی دنوں سے مرجھا سا گیا تھا پھر سے کھل اٹھا تھا اس کی جڑوں میں پیار اور توجہ کا پانی انڈیلا گیا تھا جس سے پھول دوبارہ اپنی اصلی حالت میں واپس آ گیا تھا۔

فراز نے اس کو اپنے ساتھ کا یقین دلایا تھا اور اس نے اس یقین کے پختہ ہونے کی دعا کی تھی۔

☆☆☆☆☆

سو گئے بچے؟ امان صاحب نے روحان سے پوچھا جو ابھی ابھی ٹی وی لاؤنج میں آیا تھا۔

جی سو گئے ہیں اس نے چینل سرفنگ کرتے ہوئے کہا۔

ہم سب کی اس سنڈے کو ابراھیم ولا میں دعوت ہے اس دن ٹائم سے ہی گھر آ جانا ہم نے پہلے جانا ہے اور شاید انہوں نے کچھ بات بھی کرنی ہے کیا بات کرنی ہے یہ تو نہیں بتایا بس آنے کا کہا ہے امان صاحب نے روحان کو آگاہ کیا۔

جی کوشش کروں گا کہ جلدی آ جاؤں اس نے حامی بھری۔

ان کی فیملی کافی انٹرسٹنگ ہے سب ایک سے بڑھ کر ایک ہیں میں تو صرف عباد کو ہی جانتا تھا باقی سب سے بھی میری اتفاقی ملاقات ہوتی رہی ہے کچھ تو میرے سٹوڈنٹس بھی ہیں شادی پر بھی سب سے ملاقات ہوئی تھی فیملی بہت اچھی تھی سب ایک دوسرے کی طاقت تھے ان سے دوبارہ ملنا خوشی کی بات ہو گی روحان نے دلچسپی لیتے ہوئے کہا۔

"یہ سب تربیت کا کمال ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ انہوں نے اپنے بچوں کی تربیت بہت اچھے اور مہذب طریقے سے کی ہے" امان صاحب بھی روحان سے متفق ہوئے تھے۔

اب تمہارے لیے بھی کوئی اچھا سا رشتہ مل جائے تو میں بھی سکون کا سانس لے سکوں امان صاحب نے آہ بھری۔

یار بابا کبھی تو میری شادی کے خوابوں سے باہر نکل آیا کریں زندگی ان خوابوں کے بغیر بھی بہت خوبصورت ہے اس نے جھنجھلاتے ہوئے کہا۔

میرا دل کہتا ہے تم جلد ہی گھوڑی چڑھنے والے ہو انہوں نے اس کی بات کو اگنور مارتے ہوئے اپنے دل کی بات کی۔ وہ ان کی بات کا جواب دینے ہی لگا تھا کہ اسے ازلان کے رونے کی آواز آئی وہ فوراً سے کمرے کی طرف بھاگا تھا۔

ازلان کو ہلکہ ہلکہ بخار تھا اس لیے وہ چڑچڑا ہو گیا تھا اور رونے لگ جاتا تھا گورنس بھی چھٹی پر تھی اس کی اپنی بیٹی بیمار تھی۔ روحان نے اسے فیڈر دیا تھا لیکن وہ اپنے ہاتھوں سے ہی اسے جھٹک دیتا اور بس روئے جاتا۔ روحان اسے لیے باہر آ گیا تھا لاؤنج میں ٹہل ٹہل کر وہ اسے چپ کروا رہا تھا۔

اسی لیے کہتا ہوں شادی کر لو بچوں کو صرف تمہاری ہی نہیں ماں کی بھی ضرورت ہے ایک ماں اس حالت میں ایک بچے کو زیادہ اچھے سے سمبھال سکتی ہے امان صاحب نے اسے سنانا چاہا۔

اور وہ لڑکی ماں بنے تو ہی اس نے دوبدو کہا۔ تھوڑی دیر تک وہ چپ کر کے اس کے کندھے پر ہی سو گیا تھا۔

اچھا میں سونے جا رہا ہوں آپ بھی سو جائیں روحان ان کو گڈ نائٹ کہتا ہوا اپنے کمرے میں چلا گیا پیچھے وہ نفی میں سر ہلانے لگے۔

کمرے میں آ کر اس نے ازلان کو احتیاط سے بیڈ پر لیٹایا تھا اور دونوں کو آہستہ آہستہ تھپکتا رہا جب تک دونوں نے ہلنا بند نہیں کر دیا۔ نماز وہ پڑھ چکا تھا اس لیے وہ بھی ان کے ساتھ لیٹ کر ہی سو گیا تھا۔

☆☆☆☆☆

عفاف آج بھی سارا دن بے چین رہی تھی اگر اس نے تین دن سے میسج نہیں کیا تھا تو عفاف نے بھی نہیں کیا تھا دونوں ہی اپنی اپنی جگہ بے چین تھے لیکن ایک دوسرے کو میسج کرنے سے ان دونوں کی شان میں فرق پڑ رہا تھا۔

ADABAVENUE

شام کو اپنے روم کے ساتھ بنے ٹیرس میں کینوس سیٹ کیے پینٹنگ بنانے میں مصروف تھی بالوں کو جوڑے میں قید کیا گیا تھا چہرے پر پینٹ کے داغ لگے ہوئے تھے اور وہ برش اٹھائے بڑی مہارت سے پینٹنگ کر رہی تھی۔

پینٹنگ کرتے کرتے اس کی نظریں سامنے اپنے اور آبص کے کمرے کا جو ٹیرس تھا وہاں اٹھی تھی جہاں آبص چائے کا کپ ہاتھ میں لیے فون پر کسی سے بات کر رہا تھا وہ اپنے ہی دیہان میں وہاں کھڑا تھا۔

عفاف کا برش ویسے ہی چل رہا تھا وہ کبھی سامنے دیکھتی تو کبھی پینٹنگ کی طرف وہ مسکراتے ہوئے پینٹنگ بنا رہی تھی۔

نظروں کی تپش تھی یا کچھ اور آبص نے بھی نظریں ادھر ادھر گھمائی تھی کہ سامنے ہی پینٹنگ کے پیچھے سے عفاف کا چہرہ نمودار ہوا عفاف نے بھی تبھی دیکھا تھا دونوں کی نظریں ملی تھیں۔ عفاف اس دشمنِ جاں کو دیکھ کر مسکرائی تھی اور آبص تیس سیکنڈ تک دیکھتا رہا تھا اور پھر رخ موڑ گیا تھا عفاف کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا تھا اس کی پینٹنگ بس تھوڑی سی ہی رہتی تھی۔

اس نے فون اٹھا کر آبص کا نمبر ملایا تھا جو تیسری بیل پر اٹھایا گیا تھا۔

آبص تھوڑی دیر ادھر منہ کر کے کھڑے رہیں پلیز اس نے ریکویسٹ کی تھی۔

ADABAVENUE
خیال زبان

کیوں؟ اس نے سوال کیا تھا۔

کھڑے رہے نہ پھر بتاتی ہوں اس نے دوبارہ کہا تھا۔

دیکھو عفاف میرے پاس فضول ٹائم نہیں ہے اور میری طبیعت بھی ٹھیک نہیں ہے میں یہاں زیادہ دیر نہیں رک سکتا اس نے ٹیشو سے ناک رگڑتے ہوئے کہا اور لائن کاٹ کر اندر کمرے میں چلا گیا۔

ہمم۔۔۔ پانچ منٹ کے لیے کہا تھا ساری عمر وہاں کھڑے ہونے کے لیے نہیں کہا تھا وہ منہ بسورتے ہوئے بڑبڑا رہی تھی اور پینٹنگ مکمل کرنے لگی۔

تھوڑی دیر تک وہ پینٹنگ اتار کر نیچے کی طرف گئی تھی اس کا رخ باہر کی جانب تھا۔

کہاں جا رہی ہو؟ نازیہ بیگم نے اسے راستے سے ہی جالیا تھا۔

اپنے گھر جا رہی ہوں اس نے جواب دیا اور جانے کے لیے قدم بڑھائے۔

اس حلیے میں جاؤ گی؟ انہوں نے استفسار کیا۔

ہاں ادھر جا کر بدل لوں گی وہ پھر سے مڑی تھی۔

تم تو رہنے کے لیے آئی تھی صفا نے پوچھا نازیہ بیگم کچن میں جا چکی تھیں۔

ہاں آئی تو رہنے کے لیے تھی اب جا رہی ہوں وہاں آپ کے جیجا جی نے دو سو کلو کا تھوبڑا سو جایا ہوا ہے عفاف نے تنک کر کہا۔ ادیرا تم پلیز ٹیرس سے کینوس اٹھا کر سٹوڈیو میں رکھ دینا عفاف نے ادیرا کو کہا۔

ویسے بنایا کیا ہے دکھاؤ تو صحیح آیت نے پینٹنگ دیکھنے کے لیے ہاتھ آگے بڑھایا۔

ہٹو تمہارے لیے نہیں ہے عفاف نے اس کا ہاتھ جھٹکا۔ پھر تو پکا آبص بھائی کے لیے ہے احلام نے بھی اس کی ٹانگ کھینچی۔

بہت ہی باتیں کرتی ہو تم لوگ مجھے بھی باتوں میں لگا دیا اللہ حافظ میں جا رہی ہوں وہ جلدی مچاتی ہوئی گیٹ کھولتی ہوئی باہر چلی گئی۔

وہ گھر گئی تو سامنے ہی رافعیہ بیگم اور فاروق صاحب بیٹھے تھے ان کو سلام کرتی ہوئی اور حال چال پوچھتی ہوئی وہ اپنے کمرے میں گئی۔

آبص کمبل اوڑھے الٹا لیٹا ہوا تھا پاؤں کو وہ مسلسل ہلا رہا تھا کہ اسے دروازہ کھلنے کی آواز آئی اس کی پاؤں نے حرکت کرنا بند کی۔ ایک مخصوص پرفیوم کی خوشبو اس کے نتھوں سے ٹکرائی دل بلیوں اچھل رہا تھا لیکن وہ ڈھیٹ بنا لیٹا رہا۔

"آبص" عفاف نے اسے پکارا۔

لیکن وہ ٹس سے مس نہ ہوا عفاف جانتی تھی کہ وہ سویا نہیں ہے جان بوجھ کر اسے تنگ کر رہا ہے۔ اس نے پینٹنگ سائیڈ پر رکھی تھی اور پورا کمبل اس کے اوپر سے کھینچ لیا تھا۔

وہ ہڑبڑاتا ہوا اٹھا تھا یہ کیا بد تمیزی ہے اس نے سخت لہجے میں کہا۔

وہی جو تین چار دن سے آپ میرے ساتھ کر رہے ہیں عفاف نے سینے پر ہاتھ باندھتے ہوئے ترکی بہ ترکی کہا۔

آپ کیا کرنے آئی ہیں جائیں جاکر رہیں اپنے مائیکے میں۔۔شوہر کی کیا پڑی ہے شوہر جائے بھاڑ میں اس نے بیڈ سے ٹانگیں نیچے لٹکاتے ہوئے کہا۔

میں جہاں مرضی رہوں یہ میری چوائس ہے یہ بھی میرا گھر ہے اور وہ بھی وہ اس کے ساتھ آکر بیٹھی تھی۔

اچھا سوری اب نہیں جاؤں گی میری توبہ جو میں نے جانے کا نام بھی لیا تو اس نے کانوں کو ہاتھ لگائے۔

میں نے کہا بھی تھا اس دن مت جانا کسی اور دن چلی جایئے گا میں نے اس دن آپ کے لیے کچھ پلین کیا تھا اور آپ نے سب برباد کر دیا۔

ہووو تو آپ مجھے بتا دیتے میں نہ جاتی اب مجھے الہام تھوڑی ہونا تھا اس نے جواز دیا۔

اس نے کوئی بات نہیں کی۔

عفاف نے اپنی چھوٹی انگلی اس کی چھوٹی انگلی میں پھنسائی اور پھر سے معصوم شکل بنا کر سوری بولا اس کے بچوں جیسی حرکت کرنے پر وہ مسکرا دیا۔

"اس انگلی سے پکی نہیں کرتے اس شہادت والی انگلی سے کرتے ہیں بچپن کے سارے کھیل بھول گئی ہیں کیا؟" آبص نے انگلی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اسے بتایا۔

"جس سے بھی کرتے ہو صلح تو ہو گئی ہے نہ" اس نے اٹھتے ہوئے کہا۔

یہ لیں پینٹنگ میں نے آپ کے لیے بنائی ہے عفاف نے اس کو پینٹنگ پیش کی۔

مختلف کلرز سے بیک گراؤنڈ ڈیزائن کیا گیا تھا اور اس میں ایک شخص کا سائیڈ پوز تھا جو ہاتھ میں کپ لیے لبوں سے لگائے کھڑا تھا اور وہ کوئی اور نہیں یقیناً آبص ہی تھا۔

تو اسی لیے مجھے وہاں کھڑے ہونے کا کہا جا رہا تھا اس کے پوچھنے پر اس نے سر ہاں میں ہلایا۔

بہت زبردست پینٹنگ بنائی ہے اس کا انعام تو بنتا ہے پر ابھی نہیں بعد میں ملے گا آبص نے پینٹنگ کو اسٹڈی ٹیبل پر رکھا وہ اس کو فریم کروانے کا ارادہ رکھتا تھا۔

زکام کیسے ہو گیا؟ عفاف نے اس کے ماتھے کو ہاتھ لگاتے ہوئے پوچھا جو زکام کی وجہ سے ہلکہ ہلکہ بخار بھی چڑھ رہا تھا۔

موسم بدل رہا ہے ٹھنڈ بڑھ رہی ہے اسی لیے شاید ہو گیا ہے۔

اچھا میں آپ کے لیے جوشاندہ بنا کر لاتی ہوں وہ کہتی ہوئی کمرے سے ہی باہر نکل گئی۔ وہ تھوڑی دیر تک جوشاندہ بنا کر لے آئی تھی آبص تب تک صوفے پر بیٹھ گیا تھا۔

یہ لیں عفاف نے اسے جوشاندہ پیش کیا جو آنکھیں موندے سر صوفے پر گرائے بیٹھا تھا۔ بالکل بھی اچھا نہیں لگتا یہ جوشاندہ آبص کے منہ کے زاویے بگڑے۔

اچھا نہیں لگتا پھر بھی پینا پڑے گا زکام کے لیے اچھا ہوتا ہے اور آپ کل آفس نہیں جائے گے گھر میں رہ کر ریسٹ کریں گے خود ہی ٹھیک ہو جائے گا اس نے کمر پر ہاتھ باندھ کر دوٹوک کہا تھا۔

وہ ڈریسنگ ٹیبل پر آئی تھی جہاں اس کے پھول پڑے تھے پیچھلے چار دن کے پھول تھے وہ اپنی اصلی حالت کھو چکے تھے مرجھا گئے تھے لیکن اس کو اس احساس نے خوشی دی تھی کہ وہ اس کی غیر موجودگی میں بھی پھول لاتا رہا تھا۔

"آبص"۔۔۔عفاف نے اسے محبت سے پکارا تھا۔

"ہاں"۔۔۔وہ بھی اس کی طرف دیکھ رہا تھا اس نے اسے اپنے پاس آنے کا کہا تھا۔

عفاف ہاتھ میں پھول لیے اس کے پاس صوفے پر آ کر بیٹھ گئی تھی۔اس نے آبص کے بازو میں ہاتھ ڈالا تھا اور اس کے کندھے پر سر ٹکا گئی تھی۔

"آبص پھول دینے کا سسٹم کبھی ختم تو نہیں ہو گا نہ "اس نے امید سے پوچھا۔

"مجھے یہ احساس بہت خوشی دیتا ہے زندگی آس پاس مسکرانے لگتی ہے جب آپ مجھے پھول دیتے ہیں "اس نے جذب سے کہا۔آبص نے اپنا بازو اس کے بازو سے نکال کر اس کو اپنے حصار میں لیا تھا۔

"یہ سلسلہ بشرطِ زندگی کبھی بند نہیں ہو گا زندگی ہمیشہ مسکراتی رہے گی اور ہم دونوں زندگی کو مل کر اور خوبصورت بنائیں گے۔"

"اگر ہر لڑکی کو آپ جیسا شوہر ملے تو کوئی بھی لڑکی شادی کرنے سے ہچکچائے گی نہیں اگر اس کو اس چیز کی ضمانت دے دی جائے کہ وہ اس قدر خوبصورت دل کے مالک شخص کی دلہن بننے جا رہی ہے تو اس کے پاؤں زمین پر ہی نہ ٹکے۔"

"میرے لیے شادی کے بعد سے کچھ نہیں بدلہ میرے پاس سب رشتے ویسے کے ویسے ہی ہیں لیکن ان کی اہمیت اور ان رشتوں کی خوبصورتی بڑھ گئی ہے میں خوش قسمت ہوں کہ مجھے آپ جیسا شوہر اور اتنی پیار کرنے والے ساس سسر ملے ہیں ہر لڑکی خوش قسمت نہیں ہوتی ہے

میری دعا ہے ہر لڑکی کو آپ جیسا شوہر ملے جو اس کو پلکوں پر بیٹھا کر رکھیں "اس نے سر اٹھا کر مسکراتے ہوئے کہا جس پر وہ بھی مسکرا دیا۔اور دونوں نے مل کر "آمین "کہا۔

☆☆☆☆☆

پورا ہفتہ گزر گیا تھا آیت لوگوں کے پیپرز ختم ہو گئے تھے آج اتوار کا دن تھا اور سب لوگوں نے آج شام فاروق ہاؤس میں گزارنی تھی عفاف اور آبص دونوں گیٹ کے پاس ہی کھڑے تھے ان سب کا ویلکم کرنے کے لیے آیت غازی علی یشب احلام اور صفا ہی آئے تھے۔

ADABAVENUE
خیال زبان

باقی سب کدھر ہیں زوریز ادیرا اور عباد بھائی بھی نہیں آئے؟

زوریز کو داداابو نے روک لیا تھا اور ادیرا زین اور غانیہ کو لے کر آہی رہی ہے اور عباد بھائی کا نہیں پتہ غازی نے اسے جواب دیا۔

آج داداابو کے دوست کے بیٹے کی دعوت بھی ہے گھر میں میں نے کہا تھا میں رک جاتی ہوں لیکن ماما لوگوں نے منع کر دیا احلام نے مزید بتایا۔

اندر بیٹھنا ہے یا باہر؟ آبص نے سب سے پوچھا۔

ادھر ہی بیٹھتے ہیں موسم انجوئے کرتے ہیں علی نے لاؤن کی چیئر پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

سب لوگ ادھر ہی بیٹھ گئے تھے۔ تھوڑی دیر بعد غازہ فراز اور ساریہ بھی آگئے تھے سب سے مل کر وہ لوگ ادھر ہی بیٹھ گئے تھے رافعیہ بیگم بھی انہی کے ساتھ تھی فاروق صاحب ابراھیم ولا گئے ہوئے تھے۔

میری جان یہ کیا حال بنایا ہے اتنی کمزور کیوں ہو گئی ہو؟ رافعیہ بیگم نے اپنی بیٹی کی حالت پر غور کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک تو ہوں ماما" اس نے انہیں ٹالنا چاہا۔

"آنٹی بھا بھی سب کا بہت خیال رکھتی ہیں اور اپنا خیال رکھنا بھول جاتیں ہیں آپ ہی ان کے کان کھینچیں ہماری بات تو یہ بالکل نہیں مانتی" غازہ نے رافعیہ بیگم سے ساریہ کی شکایت کی۔

چھوڑیں ماما میں ٹھیک ہوں اس نے مسکرا کر ٹالنا چاہا۔

Khala is mine

غانیہ نے گلہ پھاڑتے ہوئے کہا۔

No khala is mine

زین نے اس کی بات رد کی۔

دونوں کو ادیرا نے اٹھایا ہوا تھا اور دونوں ہی آپس میں لڑ رہے تھے ادیرا خالہ کس کی ہے۔

چپ ہو جاؤ دونوں میں دونوں کی خالہ ہوں اب اس بات پر کوئی لڑائی نہیں ہو گی ورنہ میں دونوں سے ناراض ہو جاؤں گی اس نے تھوڑے سخت لہجے میں کہا دونوں نے اپنے اپنے منہ پر انگلی جمالی۔وہ گیٹ عبور کرنے لگی تھی کہ تبھی کوئی اندر داخل ہوا۔

السلام علیکم!روحان نے اسے سلام کیا تھا اس نے بھی دونوں بچوں کو اٹھایا ہوا تھا۔

امان صاحب پہلے ہی آ گئے تھے روحان ابھی آ رہا تھا۔

وعلیکم اسلام!ادیرا نے خوش اخلاقی سے جواب دیا۔

غانیہ تو فجر کو دیکھ کر اچھلنے لگ گئی تھی بچے آپس میں ایک دوسرے کو دیکھ کر پر جوش ہوئے تھے۔غانیہ ضد کرنے لگی تھی کہ وہ فجر کو بھی اپنے ساتھ لے کر جائے گی۔

بری بات غانیہ بیٹا اچھے بچے ضد نہیں کرتے آپ کو ان کے بابا سے پرمیشن لینی چاہیے۔

Uncle should I take fajar with me ?

غانیہ نے فوراً روحان سے پوچھا۔

آپ جا کہاں رہے ہو؟روحان نے ادیرا سے پوچھا۔

ہم سامنے عفاف کے گھر جا رہے ہیں ادیرا نے نارملی جواب دیا۔

آپ کو تکلیف ہو گی اس نے منع کرنا چاہا۔

نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے آپ اپنے بچوں کو میرے حوالے کر سکتے ہیں میں ان کا خیال رکھ لوں گی ادیرا نے یقین دہانی کروائی۔

Are you sure?

روحان نے پھر سے کہا۔

جی بالکل بچے خوش ہو جائے گے آپس میں کھیل کر۔۔۔اوکے ٹھیک ہے اس نے دونوں کو نیچے اتارا تھا اور انہیں سمجھایا تھا کہ وہ ادیرا آنٹی کو تنگ نہیں کریں گئے۔وہ دونوں خوشی خوشی اس کے ساتھ چل دیے تھے۔

وہ نکلے ہی تھے کہ عباد آ گیا وہ اس سے بغل گیر ہوا تھا۔

چل اندر چلتے ہیں ادیرا بچوں سے بہت پیار کرتی ہیں وہ تمہارے بچوں کا خیال رکھ لیں گی اس نے روحان کو یقین دلایا جو بار بار پیچھے دیکھ رہا تھا۔

ادیرا ان چاروں کو لے کر اندر گئی تھی عفاف نے اس سے بچوں کے بارے میں پوچھا تھا۔

یہ سر روحان کے بچے ہیں غازی نے ان کا تعارف کروایا۔

کیا واقعی ہی؟سر کی شادی ہوئی ہے آیت نے حیرت سے پوچھا۔گھر میں آج انہی کی دعوت ہے ادیرا نے مزید بتایا۔

تو پھر ان کی وائف بھی آئی ہو گی۔۔۔میں مل کر آتی ہوں پھر آیت پرجوش سی اٹھی تھی۔

رک جاؤ میرے خیال سے ان کی وائف ان کے ساتھ نہیں رہتی ہے کیوں کہ اس دن ان کے بابا دادا ابو جان سے ان کے رشتے کے بارے میں بات کر رہے تھے کہ اگر کوئی نظر میں ہو تو بتایئے گا ادیرا نے عام انداز میں کہا۔

آیت بھی بیٹھ گئی تھی اور اپنا فون نکال لیا تھا۔

"کہاں ہیں آپ؟"اس نے عباد کو میسج کیا۔

"ابراھیم ولا اور تم"۔۔۔جواب فوراً آیا تھا۔

"میں فاروق ہاؤس" آیت نے جواب دیا۔

"تو ادھر آجائیں" آیت نے اس کو ادھر آنے کا کہا۔

"نہیں آسکتا نانا ابو نے روک رکھا ہے "عباد کا جواب آیا۔

"خیریت تو ہے زوریز بھائی کو بھی روک لیا تھا۔"

"ہاں خیریت ہے بعد میں بتاتا ہوں "عباد نے میسج سینڈ کر کے فون پوکٹ میں رکھا۔

عفاف مجھے پانی چاہیے آیت نے اس سے کہا۔

تو کچن کا رستہ بھول گئی ہو جاؤ لے آؤ ادیرا نے اسے کہا۔

کیوں میں کیوں لینے جاؤں ہم اس کے گھر پہلی بار آئے ہیں تو اس کو ہماری مہمان نوازی کرنی چاہیے اس نے معصومیت کے سارے ریکارڈ توڑ دیے تھے۔"بہت ہی بڑی ڈرامے باز ہو "عفاف اس کے سر پر چپت لگاتے ہوئے پانی لینے چلی گئی۔

میں چائے بنا کر لاتی ہوں رافعیہ بیگم نے اٹھتے ہوئے کہا۔

آنٹی آپ بیٹھ جائیں میں اور عفاف مل کر بنالیں گیں آپ ساریہ کے ساتھ وقت گزار لیں ادیرا نے ان کو بیٹھنے کا کہا۔غازی علی اور آیت بچوں کا دیہان رکھنا وہ ان کو وارن کرتی ہوئی اٹھ گئی۔وہ اندر جانے ہی لگی تھی کہ عفاف پانی کا جگ پکڑے باہر آئی۔

یہ لو پیوں پانی اس نے آیت کو پانی دیا کچھ اور تو نہیں چاہیے مہمان کو عفاف نے طنزیہ کہا۔

جلدی جلدی کھانا ریڈی کرو آپ کے گھر سے مہمان بھوکا نہیں جانا چاہیے اس نے گردن اکڑاتے ہوئے کہا جس پر سب ہنس دیے۔

مجھے بھی پانی دینا غازی نے پانی مانگا۔عفاف نے اس کو بھی پانی ڈال کر دیا۔

عفاف آپ نے میرا فون دیکھا ہے مل نہیں رہا آبص نے جیبوں کو ٹٹولتے ہوئے پوچھا۔

ہاں آپ کا فون کمرے میں ہی ہے عفاف نے جواب دیا۔

غازی جو پانی پی رہا تھا یک دم اسے جھٹکا لگا اور اس نے سیدھا علی کے منہ پر کلی کی۔غازی یہ کیا بد تمیزی ہے علی جھنجھلاتے ہوئے اٹھا اور کچا چبا جانے والی نظر سے گھورا۔

ابے پیچھے ہٹ اس نے علی کو پیچھے ہٹایا۔

"کیا کہا تم لوگوں نے ابھی ایک دوسرے کو۔۔۔۔اوبہنا ادھر ماما نہیں ہے پھر بھی آپ جناب سے مخاطب کیا جا رہا ہے شاید میں جنت میں ہوں جو اتنا خوبصورت خواب دیکھ رہا ہوں ہائے کہی میں مر تو نہیں گیا عفاف عدیل آبص فاروق کو آپ کہہ کر مخاطب کر رہی ہے ہائے کوئی مجھے چونٹی کاٹے مجھے یقین نہیں آ رہا۔"غازی کی بات پر علی نے اسے زور کی چونٹی کاٹی۔

ہائے کمینے انسان اتنی زور سے کون چونٹی کاٹتا ہے غازی نے چینختے ہوئے کہا۔

تجھے یقین دلانے کے لیے کاٹی تھی ہلکی سے تمہیں فرق نہیں پڑنا تھا۔

"ہو گئی نوٹنکی ختم یا ابھی بھی باقی ہے"آبص نے اس کو آرے ہاتھوں لیا۔

"پہلی بات اب وہ عفاف آبص ہے اور دوسری وہ اپنے شوہر سے مخاطب ہے اور تمہیں آپ والی بات کس خوشی میں ہضم نہیں ہوئی۔"

"ہم لڑکیوں سے ہی کیوں ایکسپیکٹ کرتے ہیں کہ وہ ہی اپنے شوہروں کو آپ کہہ کر مخاطب کریں لڑکے پر بھی اپنی بیوی کی عزت کرنا لازم ہوتا ہے۔"آبص نے دھیمے لہجے میں کہا عفاف مسکرا کر اس کی طرف ہی دیکھ رہی تھی۔

واہ کیا بات کہی ہے آپ نے آبص بھائی بالکل ایسا ہی ہونا چاہیے آیت نے تالی مارتے ہوئے کہا۔

ہائے مجھے تو ابھی بھی یہ بات ہضم نہیں ہو رہی میری بہن نے اتنی جلدی یوٹرن کیسے لیا۔غازی کی دہایاں عروج پر تھیں۔

عفاف اور ادیرا کچن میں چلی گئی تھیں اس نے رات کے کھانے کا انتظام بھی تقریباً کر لیا تھا۔عفاف نے چائے کا پانی چڑھایا تھا۔

عفاف بہت خوشی ہوئی جان کر کہ تم نے اس رشتے کو قبول کر لیا ہے ادیرا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہمم۔۔۔ قبول تو کرنا ہی تھا نصیب جو بن چکا تھا اور آبص بہت اچھے ہیں میں نے شوہر کے روپ میں ایک بہت ہی اچھا شخص پایا ہے وہ میرا بہت خیال رکھتے ہیں۔"

"پہلے ہم لڑتے تھے ایک دوسرے سے چڑتے تھے تب ہمارے درمیان کوئی رشتہ نہیں تھا۔ اب ہے اور میاں بیوی کے درمیان تو اللہ پاک محبت ڈال ہی دیتے ہیں۔ جب سے اس رشتے کو دل سے قبول کیا ہے زندگی اور بھی خوبصورت ہوگئی ہے سچ بتاؤں تو اس رشتے کو خوبصورت بنانے میں زیادہ ہاتھ آبص کا ہی ہے" وہ مسکراتے ہوئے کہہ رہی تھی اور ساتھ ساتھ باقی کام بھی نبٹا رہی تھی۔ ادیرا بھی اس کا اطمینان دیکھ کر مسکرائی تھی۔

☆☆☆☆☆

لاؤنج میں ابراھیم صاحب عائشہ بیگم ردا بیگم نازیہ بیگم فاطمہ بیگم احمد صاحب عدیل صاحب فاروق صاحب امان صاحب روحان عباد اور زوریز بیٹھے ہوئے تھے۔

خاموشی کا ایک لمبا وقفہ ان کے درمیان آیا تھا۔ ابراھیم صاحب نے امان صاحب سے ان کے بیٹے کا رشتہ مانگا تھا۔ رات کو ابراھیم صاحب نے احمد صاحب ردا بیگم اور زوریز کو رشتے کے بارے میں بتا دیا تھا۔ وہ ان کے دوست کے بیٹے تھے اور روحان سے بھی وہ ہوسپٹل میں مل چکے تھے اس کا اخلاق انہیں پسند آیا تھا۔ وہ ان کی ادیرا کے لیے ایک پرفیکٹ میچ تھا۔

روحان کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیساری ایکٹ کرے۔

لیکن آپ ان کا رشتہ دو بچوں کے باپ سے کیوں کروانا چاہتے ہیں روحان نے سنجیدگی سے پوچھا۔

دو بچوں کا باپ ہونا خامی ہے کیا؟ ابراھیم صاحب نے پوچھا۔

ہماری ادیرا کو طلاق ہوئی ہے اب اس کے لیے ایسے ہی رشتے آئے گے آپ ان میں سے بہتر آپشن ہو آپ کو عباد جانتا ہے اور ان سے جتنا بھی سننے کو ملا ہے اس سے ہم اپنی بیٹی کا ہاتھ آپ کے ہاتھ میں دے سکتے ہیں۔اگر آپ طلاق کی وجہ جاننا چاہتے ہو تو ہم بتا دیتے ہیں۔

داداجان کی بات سن کر زوریز کے ہاتھوں کی رگیں تن گئی تھی اپنی بہن کے لیے ایسے الفاظ وہ سننا نہیں چاہتا تھا۔

پلیز داداجان مجھے ان کے ماضی سے کوئی سروکار نہیں ہے میں ان کے ماضی کو کریدنا نہیں چاہتا روحان کے جواب پر انہوں نے پرسکون سانس لی تھی۔یہ سب انہوں نے اسی لیے کیا تھا کہ وہ اس کی مینٹیلیٹی کو سمجھ سکیں۔

کیا آپ کو انہوں نے رضامندی دے دی ہے ؟روحان نے ادیرا کی رائے جاننی چاہی تھی۔

اس نے فیصلہ ہم پر چھوڑا ہے اس نے کہا جو آپ میرے لیے پسند کریں گے میری اس میں ہی رضامندی ہو گی۔

لیکن آپ کو میرے بچوں کا حوالہ دے کر پوچھنا چاہیے مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن میری شرط صرف میرے بچے ہیں اور یہاں پر شاید میں خود غرض بھی ہوں اس نے نظریں جھکالی تھیں۔

ہر کوئی اپنے بچوں کے لیے فکر مند رہتا ہے اس میں خود غرضی والی کوئی بات نہیں ہے احمد صاحب نے اس کی پیٹھ تھپتھپائی۔

ہم بھی اپنی بیٹی کی خوشیوں کے لیے سب کر رہے ہیں آپ بس اس کی خوشیوں کی ضمانت دے دیں۔

ہماری ادیرا سب سے الگ ہے وہ ہر تکلیف خود سہہ لیتی ہے کسی کو اس تکلیف کا حصّہ بننے نہیں دیتی دوسروں کی خوشیوں کے لیے اس نے اپنی خوشیاں کئی بار قربان کی ہیں اپنے سے جڑے ہر رشتے کو نبھانا وہ جانتی ہے آپ سے جڑ کر آپ کے ہر رشتے کو تہے دل سے نبھائے گی۔ابراھیم صاحب بول رہے تھے اور سب خاموشی سے انہیں سن رہے تھے۔

اپنی پوتی ادیرا کے لیے وہ کئی گھنٹے بیٹھ کر باتیں کر سکتے تھے۔

مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے روحان نے نظریں جھکا کر حامی بھر لی تھی۔اب ابراھیم صاحب امان صاحب سے بات کر رہے تھے۔روحان عباد اور زوریز سے باتیں کرنے لگا تھا۔

تھوڑی دیر بعد وہ اٹھا تھا۔۔۔میں بچوں کو دیکھ کر آتا ہوں اس نے قدم بڑھائے ہی تھے کہ پیچھے زوریز اور عباد بھی نکل گئے انہیں تو ویسے بھی تھوڑی دیر تک جانا تھا۔

وہ تینوں گیٹ عبور کر کے اندر آ گئے تھے سامنے ہی انہیں وہ سب لوگ نظر آ گئے فجر اور ازلان دونوں ہی اس کی گود میں چڑھ کر بیٹھے تھے اور ادیرا انہیں کھانا کھلا رہی تھی۔

غانیہ کو بھوک لگی تھی تو وہ کھانا مانگ رہی تھی صفا اس کو اور زین کو کھانا کھلانے لگی تھی تو ادیرا ان دونوں کو بھی کھلانے لگی کیوں کہ باقیوں نے تھوڑا لیٹ کھانا تھا اور بچے بھوک کہاں برداشت کر پاتے ہیں۔

روحان نے یہ منظر دیکھا تو ڈھیروں اطمینان اس کے اندر اترا بے شک وہ ایک اچھا فیصلہ تھا۔انہوں نے وہاں آکر سلام کیا تھا عباد تو آیت کے ساتھ ہی بیٹھ گیا تھا روحان آبص اور فراز سے مل کر آبص کے ساتھ ہی بیٹھ گیا تھا اور زوریز ادیرا کے ساتھ بیٹھ گیا تھا۔

روحان اپنے بچوں کو ہی دیکھ رہا تھا جنہوں نے اسے دیکھ کر کوئی رد عمل نہیں دیا تھا۔

"فجر ازلان۔۔۔بیٹا بابا نظر نہیں آ رہے"؟روحان نے دونوں کو مخاطب کیا جس پر دونوں نے ایک ساتھ گردن نفی میں ہلائی۔

حیرت ہے ایسا پہلی دفع ہوا ہے روحان نے حیرت سے کہا۔

جہاں ہماری ادیرا ہوتی ہے وہاں بچے کسی اور کے نہیں ہوتے یہ دو ہمارے بچے بھی خالہ ادیرا خالہ ادیرا کے ہی دیوانے ہیں عفاف نے محبت سے کہا۔سب مسکرا دیے تھے ادیرا نے ان کو کھانا کھلا کر ان کے منہ صاف کیے تھے۔

جاؤ اب آپ تھوڑی دیر کھیلو کھانا وغیرہ ہضم کرو اس کے بعد سونا او کے ادیرا نے چاروں کو کہا۔وہ چاروں ایک سائیڈ پر ہو کر کھیلنے لگے۔

بچے کافی خوش دکھائی دے رہے ہیں عباد نے ان کو دیکھ کر تبصرہ کیا۔

ہاں اور میں نے ان کو اتنا خوش اور ایکسائٹڈ ہوتے ہوئے پہلی بار دیکھا ہے۔

اب اہم بات کر لیں جس کے لیے ہم اکٹھے ہوئے ہیں ادیرا نے سب کو کام کی بات کی طرف متوجہ کیا۔ آبص بھائی سب نوٹ کرتے جایئے گا۔

ہم اس میں اور کیا بہتری لا سکتے ہیں سب اپنی رائے دے ادیرا نے سب سے کہا۔

"میرے خیال سے ہمیں ان کی ضروریات دیکھنی چاہیے مطلب اس بار ہم راشن نہیں لے کر جاتے اس بار ہم وہاں وزٹ کر کے ان کو راشن کے علاوہ کیا ضرورت ہو سکتی ہے وہ دیکھنا چاہیے" زوریز نے مشورہ دیا۔

"اور وہاں پر بہت چھوٹے چھوٹے بچے کام پر لگے ہوئے ہیں ہمیں ان کے لیے سکول وغیرہ کا انتظام کرنا چاہیے" آبص نے اپنا مشورہ دیا۔

"ہاں وہاں پر بہت سے لوگ بیمار ہیں جو اپنی بیماری کا اعلاج نہیں کروا پا رہے تو ہمیں اس پر بھی غور کرنا چاہیے" ادیرا کو وہ آنٹی یاد آئی تھیں۔

کیوں نہ ہم ایک مکمل طور پر فاؤنڈیشن بنائے اور اپنی کمپنیز کے علاوہ باقی کمپنیز سے بھی فنڈز لیں اور اس کو وسیع پیمانے پر پھیلائے غازی نے ایک خیال کے طور پر کہا۔

اور ہم اس کا نام بھی رکھیں گے میں نے تو نام سوچ بھی لیا ہے۔

کیا؟ سب نے یک زبان کہتے ہوئے عفاف کی طرف دیکھا۔

"ہوپ فاؤنڈیشن۔۔۔۔ ایک امید جو ہم لوگوں کو تھمائیں گے ان کے لیے ایک امید کی کرن بنیں گے" عفاف نے سب کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"واہ میری بیگم میرے ساتھ ساتھ رہ کر سمجھ دار ہو گئی ہیں" اس نے سرہانے والے انداز میں بھنوے اچکائی۔

"سارا کریڈٹ خود ہی کھا جائیں میں پہلے بھی بہت سمجھدار تھی بس آپ کو نظر نہیں آتا تھا۔"

"اب میرا چشمہ جو بن گیا ہے اس لیے صاف صاف نظر آنے لگا ہے" اس نے شوخ لہجے میں کہا۔ آبص ادھر شروع ہونے کی ضرورت نہیں ہے ہم کام کی بات کر رہے ہیں۔ عفاف نے اس کا رخ دوسری طرف موڑا۔

"اگر ایسا ہو جاتا ہے تو بہت اچھا ہو گا اگر ہمیں دوسری کمپنی کے لوگ بھی فنڈز دینا شروع کریں تو ہم اس گاؤں کے علاوہ اور جگہ بھی مدد پہنچا سکتے ہیں" عباد نے اس خیال کو سراہا۔

"ہمیں ایک ٹیم کی بھی ضرورت ہے یہ سب کچھ ہم اتنے لوگ نہیں کر سکتے" ساریہ نے بھی گفتگو میں حصّہ لیا۔

"ٹیم تو بن ہی جائے گی اگر ہم اپنی ایک پروپر فاؤنڈیشن بنائیں ہمارا کام پھیلے گا تو لوگ اپنے آپ شامل ہوتے جائیں گے" علی نے کہا۔

"سوری ٹو انٹرپٹ یو بٹ آپ لوگ کیا باتیں کر رہے ہو مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا" روحان نے بیچ میں مداخلت کی۔ عباد نے اس کو مختصر سا بتا دیا اس نے ان سب کو سراہا تھا۔ یہ فیملی ہر دفع ایک نئے روپ میں ہی اس کے سامنے آتی تھی ان سب سے جڑنا اس کے لیے خوش قسمت ہو سکتا تھا۔

تو پھر ٹھیک ہے آبص بھائی آپ فنڈز جمع کر لیں اپنی ہی کمپنیز سے ہمیں کتنا فنڈ مل سکتا ہے اس کا حساب لگا لیں۔ اور غازی اور علی تم لوگ مزید پتہ کرو گے کہ اور کن لوگوں کو ضرورت ہے۔

اور اب کام تو کرنا ہی ہے تو ہمارے پیپرز ختم ہو گئے ہیں تو میں عفاف اور احلام وہاں جا کر معائنہ کر لیں گے کہ وہاں کے لوگوں کو اور کیا کیا ضرورت ہو سکتی ہے۔

ایک دن میں سب جگہ کو تو ہم کور نہیں کر پائیں گے لیکن کچھ حصّہ کور ہو جائے گا اور اگر پورا ایک ہفتہ ہم لوگ لگائیں تو کام ہو جائے گا ادیرا نے اپنا پلین بتایا۔

پھر سامان لے کر ہم لوگ جائیں گے اور ان کو دے دیں گے زوریز نے کہا۔

تو ٹھیک ہے ڈن ہو گیا سب لوگ اپنے اپنے حصّے کا کام کریں گے۔

آبص بھائی آپ مجھے صبح تک بتا دی جیئے گا ادیرا نے کہا اس نے ہاں میں سر ہلایا۔

چلو پھر میٹنگ ادھر ہی برخاست ہوتی ہے اب سب لوگ ڈائننگ حال میں پہنچو میں کھانا لگاتی ہوں۔ آیت عفاف کے ساتھ مل کر کھانا لگا دو میں صفا آپی کے ساتھ مل کر بچوں کو سلا دیتی ہوں۔ آیت منہ بناتے ہوئے اٹھی تھی کام کرتے وقت اس کی جان جاتی تھی۔

بچوں کو نیند آ رہی ہے میں ان کو سلا دیتی ہوں آپ پھر جاتے ہوئے انہیں ایسے ہی لے جایئے گا ادیرا نے فجر کو اٹھاتے ہوئے کہا روحان نے سر ہاں میں ہلا دیا۔

ادیرا اور صفا بچوں کو گیسٹ روم میں ہی سلا آئی تھی آج وہ لوگ بہت کھیلے تھے اس لیے تھک کر پر سکون نیند سو گئے تھے۔ سب لوگوں نے خوشگوار موڈ میں کھانا کھایا تھا کافی دنوں بعد سب لوگ مل کر کھانا کھا رہے تھے۔ کھانا کھانے کے تھوڑی دیر بعد روحان نے اجازت چاہی تھی۔

روحان نے فجر کو اٹھایا تھا اور زوریز نے ازلان کو اٹھایا تھا اور وہ انہیں باہر تک چھوڑنے آیا تھا۔ جہاں ان کے بابا اور احمد صاحب کھڑے ان کا انتظار کر رہے تھے وہ ان سے مل کر کار میں بیٹھ گئے تھے ازلان کو پیچھے والی سیٹ پر زوریز نے لیٹایا تھا اور فجر کو امان صاحب اپنی گود میں لے کر بیٹھے تھے۔ کھانے کے بعد کافی کا دور چلا تھا سب لوگ اپنی اپنی جوڑی بنائے بیٹھے تھے۔

"عباد" آیت نے اسے پکارا۔

"ہمم" عباد نے ہنکار بھرا۔

ہم دوبارہ اس جگہ کب جائے گے؟

"جب تم کہو گی تب ہی چلے جائے گے" اس نے موبائل میں گھسے ہی جواب دیا۔

"آپ کی بھی وہ فیوریٹ جگہ ہے؟ آپ کب سے وہاں جارہے ہیں" وہ سوال پر سوال کیے جارہی تھی اور وہ ہاں میں ہی جواب دے رہا تھا۔

وہ بہت پیاری جگہ تھی مجھے بہت پسند آئی تھی وہ اس سے باتیں کررہی تھی جو اپنے فون میں لگا کسی کو میسج کررہا تھا اس کی بات کا جواب اس نے ہاں میں دیا تھا۔

"کیا ہاں لگائی ہے آپ میری بات توجہ سے سن بھی رہے ہیں یا نہیں اور خبر دار مجھ سے بات کرتے ہوئے آپ نے فون استعمال کیا" اس نے فون کھینچتے ہوئے کہا وہ ذرا اونچا بول گئی تھی سب ان کی طرف دیکھ رہے تھے۔ آبص کی ہنسی کا فوارہ چھوٹا تھا۔

"بیٹا تجھے تو اب آیت ہی سیٹ کرے گی۔"

"آیت۔۔۔ موبائل اس کی پہلی بیوی ہے اور تم اس کی دوسری بیوی ہو جب پہلی بیوی آنکھیں دکھائے گی تو دوسری کو کیسے دیکھے گا "آبص نے اس کی کھینچائی کی۔ آیت عباد کو گھور کر دیکھ رہی تھی۔

"آبص بھائی ان سے کہہ دے اگر انہوں نے اپنی پہلی بیوی یعنی کے موبائل کو اگر طلاق نہ دی تو میں نے بھی ان سے شادی نہیں کرنی" اس نے دوٹوک کہا۔

سن لیا نہ بھائی آبص نے شیطانی مسکراہٹ چہرے پر سجائے ہی کہا۔

بکواس بند کرلے اپنی ورنہ تمہاری گردن کی خیر نہیں ہے۔۔۔ اور تم چلو میرے ساتھ وہ آبص کو آنکھیں دکھاتا ہوا آیت کا ہاتھ پکڑ کر باہر لے گیا۔

ہاں اب بتاؤ کیا مسلہ ہے میں سن رہا ہوں اس نے سینے پر ہاتھ باندھتے ہوئے کہا وہ اسے لاؤن میں لے آیا تھا۔

"مجھے آپ کا ہر وقت موبائل میں ہی گھسے رہنا بالکل نہیں پسند" اس نے منہ پھلائے غصّے سے ہی کہا۔

"ایک امپورٹنٹ میسج تھا جس کا رپلائے کرنا ضروری تھا۔"

اچھا چھوڑو ان سب باتوں کو۔۔۔ آج روحان کو نانا ابو نے ادیرا کے رشتے کی بات کرنے کے لیے بلایا تھا اور تقریباً بات پکی بھی ہو گئی ہے اور ان لوگوں کا شادی کرنے کا ارادہ جلدی کا ہے اور ہماری بھی اس کے ساتھ ہی ہو گی۔

"لیکن رشتہ کیا کس سے ہے؟" اس نے تعجب سے پوچھا۔

"روحان سے" عباد نے جواب دیا۔

"لیکن ان کی شادی تو ہوئی ہے۔"۔۔۔وہ لڑکی اس کے ساتھ نہیں رہتی ہے۔

"لیکن طلاق ہوئی کیوں؟"

"اس نے ادیرا کا ماضی نہیں کریدا اور بہتر یہی ہو گا کہ ہم بھی نہ کریدیں"

وہ اچھا انسان ہے میں اسے بہت اچھے سے جانتا ہوں ادیرا اس کے ساتھ خوش رہے گی عباد نے اس کو یقین دلانا چاہا۔

ہاں وہ تو مجھے بھی پتہ ہے وہ اچھے انسان ہیں ادیرا کو یہ بات پتہ ہے؟

نہیں نانا ابو اس سے صبح بات کریں گے دونوں ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے لاؤن کا چکر کاٹ رہے تھے۔

"تم نے جواب نہیں دیا ہماری شادی بھی اسی کے ساتھ ہو گی تمہیں کوئی اعتراض تو نہیں۔۔۔ اگر ہے تو بتاو میں گھر والوں سے بات کر لوں گا؟" عباد نے اس کے چہرے کے تاثرات جاننے کے لیے اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"آپ کو اپنا وعدہ یاد ہے نا؟" اس نے نظریں جھکائے دھیما سا پوچھا۔

"ہمم۔۔۔یاد ہے تمہاری پڑھائی میں کوئی رکاوٹ نہیں آئے گی" عباد نے ہنکار بھرتے ہوئے کہا۔

"ہمم۔۔۔ پھر مجھے بھی کوئی اعتراض نہیں ہے" اس نے بھی اسی کے انداز میں کہا۔

ساریہ فراز اور غازہ بھی نکلنے کے لیے اٹھ گئے تھے آبص اور عفاف دونوں انہیں گیٹ تک چھوڑنے آئے تھے۔

فراز بھائی ساریہ کو ادھر ہی چھوڑ دیں کچھ دنوں کے لیے عفاف نے کہا۔

پوچھ لو اگر رکنا چاہتی ہے فراز نے فیصلہ ساریہ پر چھوڑ دیا۔

نہیں عفاف آج نہیں پھر کبھی سہی ساریہ کو یہی کھٹکا تھا کہ آنٹی اس کو ان کے ساتھ آتا نہ دیکھ کر اس کا پتہ ہی نہ کاٹ دیں۔ فراز اور غازہ کار میں بیٹھ گئے تھے ساریہ آبص کے ساتھ لگی اس سے باتیں کر رہی تھی۔

"مجھے بہت اچھا لگا تم دونوں زندگی کو خوبصورتی سے نبھا رہے ہو" وہ تینوں مسکرا دیے تھے۔ تھوڑی دیر بعد سب اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے تھے۔

عفاف اور آبص دونوں نے اکھٹی نماز پڑھی تھی پھر وہ دونوں بھی سو گئے تھے۔

☆☆☆☆☆

ادیرا بیٹا مجھے آپ سے بات کرنی ہے دادا ابو جان نے بینچ پر بیٹھتے ہی کہا۔ ادیرا ان کو مارننگ واک کے لیے لے کر آئی تھی چکر کاٹ کر اب وہ ایک بینچ پر بیٹھ گئے تھے۔

جی کریں کونسی بات کرنی ہے؟ ادیرا نے ان کو پانی دیتے ہوئے پوچھا۔

بیٹا آپ کے لیے ایک رشتہ دیکھا ہے لڑکا بہت اچھا ہے اتنی زیادہ عمر کا بھی نہیں ہے۔۔۔ دادا ابو آگے بھی بات کر رہے تھے کہ ادیرا نے بات بیچ میں ہی کاٹ دی۔

دادا ابو جی اگر رشتہ آپ کو پسند ہے تو مجھے بھی کوئی اعتراض نہیں ہے آپ لوگوں نے اچھے سے دیکھ کر ہی کیا ہو گا ادیرا نے انہیں مطمئن کیا۔

اس کے دو بچے بھی ہیں اور آپ بھی انہیں جانتی ہو دادا جی نے مزید بتایا۔

میں بھی جانتی ہوں۔۔۔۔کون ہے؟اس نے سوالیہ انداز میں اپنی طرف اشارہ کیا۔

ہمم۔۔۔۔روحان امان دادا جان نے گفتگو میں اور اضافہ کیا۔

ابھی بھی آپ کو کوئی اعتراض تو نہیں ہے انہوں نے پھر سے اس کی رائے جاننی چاہی تھی۔

میں نے فیصلہ آپ پر چھوڑا ہے آپ جیسے چاہے مرضی کر لیں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔اس نے فیصلے کا حق اپنے بڑوں کو تھما دیا تھا۔

اللہ پاک آپ کو ڈھیروں ڈھیر خوشیاں دیں ہمیشہ خوش رہو اور جیتی رہو دادا جان نے اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر اسے دعا دی۔اس دعا پر وہ بھی مسکرا دی اور دوبارہ واک کا سلسلہ شروع کیا۔تھوڑی سی اور واک کر کے وہ لوگ گھر کی طرف روانہ ہوئے تھے۔

☆☆☆☆☆

ادیر اعفاف اور احلام گھر سے نکل گئے تھے آبص نے اس کو سختی سے تلقین کی تھی کہ وہ اس کے آفس سے واپس آنے سے پہلے گھر آجانی چاہیے۔

انہوں نے وہاں جا کر ہر گھر کا معائنہ کیا اور ان سے ان کی ضروریات بھی پوچھی سب نے ہاتھوں میں نوٹ پیڈ پکڑے ہوئے تھے اور سب کچھ نوٹ کرتی جا رہی تھیں۔شام کے پانچ بجے وہ وہاں سے نکلے تھے اور قریباً سات بجے گھر پہنچے تھے۔آج گھر کے بڑے روحان کی طرف گئے تھے۔

رشتہ سب کو پسند تھا تو سب کی رضامندی سے وہ لوگ شادی کی تاریخ لینے گئے تھے اور امان صاحب نے ان کو اپنے گھر آنے کی دعوت دی تھی اس لیے سب نے سوچا کہ شادی کی تاریخ بھی ڈیسائیڈ کر لے گئے۔

میرے کہنے کے باوجود بھی آپ لیٹ ہی آئی ہو آبص نے اس سے کہا جو آتے ہی بستر میں گھس گئی تھی اور آنکھیں موندے لیٹی ہوئی تھی۔

ہمم۔۔۔عفاف نے نیند میں ہی بولا۔

"آج پھول بھی نہیں مانگا" اس نے کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھا۔

"میں نے ڈریسنگ سے اٹھالیا تھا" اس نے آنکھیں موندے ہی جواب دیا۔

"اچھا اٹھ کر کھانا کھالیں اب ایسے بھوکے پیٹ ہی سونے کا ارادہ ہے کیا؟"

"آبص مجھے تنگ نہ کریں مجھے بہت نیند آرہی ہے" اس نے کمبل سر تک تان لیا تھا۔

"ٹھیک ہے جیسے آپ کی مرضی" وہ کہتا ہوا اپنی سائیڈ پر آکر لیمپ آف کر کے سو گیا۔

نیند دونوں پر جلد ہی مہربان ہو جاتی تھی لیکن عفاف نیند کی دیوانی تھی موقع پاتے ہی سو جاتی تھی۔

رات کو ایک بجے اس کی آنکھ کھلی تھی وہ بار بار کروٹ لے رہی تھی پھر اچانک ہی وہ اٹھ کر بیٹھ گئی تھی بھوک سے اس کے پیٹ میں گڑ گڑ ہو رہی تھی۔

"آبص اٹھیں"۔۔۔اس نے آبص کو جھنجھوڑتے ہوئے اٹھنے کا کہا۔

"سونے دیں عفاف" اس نے سرہانے کو دبوچتے ہوئے کہا۔

"اٹھیں مجھے بھوک لگی ہے" اس نے اسے پھر جھنجھوڑا جو الٹا لیٹا ہوا تھا۔

"تو کچن میں جائیں مجھے کیوں بتا رہی ہیں" آبص نے جھنجھلاتے ہوئے کہا۔

"مجھے پیزا کھانا ہے" اس نے معصومیت سے کہا۔

"صدقے جاؤں میں اس معصومیت پر رات کے ایک بجے آپ کو پیزا کھانا ہے جب رات کو میں کہہ رہا تھا کہ کھانا کھالیں تب کیوں نہیں کھایا" اس نے اٹھ کر بیٹھتے ہوئے کہا۔

ADABAVENUE
خیال زبان

"تب مجھے بھوک سے زیادہ نیند آئی تھی" اس نے بالوں کو پونی میں ارستے ہوئے کہا۔

فون دیں ادھر مجھے اس نے آبص کا فون اٹھایا اور پیزا ہٹ کال کر کے لارج پیزا آرڈر کیا۔ آبص پھر سے لیٹ گیا تھا اسے بہت نیند آ رہی تھی بھوک تو اسے بھی لگی تھی اس نے بھی عفاف کے انتظار میں کھانا نہیں کھایا تھا۔ عفاف اٹھ کر ٹہلنے لگی تھی بھوک سے اس کے دل کو کچھ ہو رہا تھا۔ آدھے گھنٹے بعد گیٹ پر گھنٹی بجی تھی۔ عفاف نے جلدی سے اس کے بٹوے سے پیسے نکالے تھے اور باہر جانے ہی لگی تھی کہ آبص نے اسے روک لیا اور خود پیسے لے کر گیٹ کی طرف گیا۔ اب اتنی رات کو وہ اپنی بیوی کو اکیلے ہی گیٹ پر تو نہیں بھیج سکتا تھا۔ نیند سے چور ہوتے ہوئے بھی وہ اس کے لیے پیزا لینے گیا تھا اس کی اتنی فکر پر وہ جی جان سے مسکرائی تھی۔

"کوئی آپ کی چھوٹی چھوٹی باتوں کا خیال رکھتا ہو آپ کی کیئر کرتا ہو تو وہ احساس آپ کو سب سے زیادہ خوشی دیتا ہے۔"

پانچ منٹ بعد وہ پیزا لے کر کمرے میں داخل ہوا تھا۔ عفاف نے اس سے پیزا جھپٹ لیا تھا اور اس کو کھولے کھانے لگی تھی۔

آبص بھی اس کے پاس ہی بیٹھ گیا تھا اس نے پیزا اٹھانے کے لیے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ عفاف نے اس کا ہاتھ جھٹک دیا۔

"سارا پیزا خود اکیلے کھانے کا ارادہ ہے؟" اس نے عفاف سے پوچھا۔

ایک ہی تو پیزا ہے کونسا پانچ چھ ہیں دو منٹ میں کھالوں گی اس نے دو پیسز اٹھائے تھے کبھی ایک کو منہ میں ڈالتی تو کبھی دوسرے کو ۔۔۔ آبص وہاں پانچ منٹ تک اس کا ندیدہ پن دیکھتا رہا پھر اٹھ کر اپنی جگہ آ کر ویسے ہی لیٹ گیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ پیزے کا باکس اٹھائے بیڈ پر ہی بیٹھ گئی تھی۔

"اچھا سنئے ۔۔۔ ایک پیس لے لیں" عفاف نے اس کے بازو پر ناک کرتے ہوئے کہا۔

"اب نہیں چاہیے مجھے" اس نے منہ سرہانے میں دیتے ہوئے کہا۔

"اچھا ٹھیک ہے جیسے آپ کی مرضی" وہ اس کو کہتی ہوئی پھر سے پیس اٹھا کر کھانے لگی تھی اس پیس کو شامل کر کے صرف دو پیس پڑے تھے۔

بہت ہی بے مروت ہیں ایک بار منع کیا کیا آپ تو سائیڈ پر ہی ہو گئی بندہ منا ہی لیتا ہے آبص اٹھ بیٹھا تھا اور اس کے ہاتھ سے پیزا لے کر کھانے لگا تھا۔ عفاف نے اپنی مسکراہٹ دبائی تھی۔

اگر میں آپ کی بار بار منتیں کرتی تو آپ زیادہ سر پر چڑھتے اسی لیے گھی ٹیڑی انگلی سے نکالا ہے اس نے خود کو شاباشی دی۔

"اب کھائیں بھی"۔۔۔ آبص نے عفاف سے کہا جو اس کے لیے گلاس میں پانی ڈال کر بیٹھی تھی آبص کی عادت تھی وہ بیچ میں پانی ضرور پیتا تھا۔

نہیں آپ کھاؤ میں کھا چکی ہوں صرف ایک ہی پیس بچا ہے وہ آپ کھا لیں اس نے اسے پانی کا گلاس پکڑایا۔ دونوں نے پیزا کھا کر پانچ منٹ کمرے میں واک کی تھی اور پھر دونوں اپنی اپنی جگہ آ کر لیٹ گئے تھے۔

☆☆☆☆☆

شادی کی تاریخ ایک ماہ کی رکھی گئی تھی شادی کی تیاریوں میں وہ ایک ماہ بھی پر لگا کر اڑ گیا تھا۔

"وقت اپنے وقت پر ہی گزرا تھا لیکن انہیں لگ رہا تھا جیسے وقت کو پر لگ گئے ہیں رکتا ہی نہیں گزرتا ہی جا رہا ہے۔ وقت کی خاصیت ہی یہی ہے وہ کسی کا انتظار نہیں کرتا وہ گزر جاتا ہے۔"

آج مایوں کا فنکشن تھا اور ادیرا اور روحان کا نکاح بھی آج ہی طے پایا تھا۔

سب لوگ تیاریوں میں لگے ہوئے تھے عفاف تو کئی دنوں سے ادھر ہی تھی شام کو جاتی تھی اور صبح پھر سے آ جاتی تھی شادی والا گھر تھا سو کام کرنے والے ہوتے تھے۔

صفا بھی ادھر ہی تھی اس نے اس ماہ ہی واپس جانا تھا شادی کی وجہ سے وہ رک گئی تھی۔ احلام ادیرا کو اس کا ڈریس دینے آئی تھی۔ وہ کھڑکی کے پاس کھڑی خاموشی سے نیچے مچی ہل چل دیکھ رہی تھی۔

احلام نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا اور وہ پلٹی تھی پھر اسے دیکھ کر مسکرائی تھی۔

"ادیرا جتنا خوبصورت تم دل رکھتی ہو اللہ کریں تم اتنا ہی خوبصورت نصیب بھی پاؤ احلام نے اسے دعا دی تھی اور اس کا ماتھا چوما تھا احلام کی آنکھیں نم تھی وہ اس کے لیے ہر لمحہ دعا گو تھی جس نے اپنی خوشیوں پر اس کی خوشیوں کو ترجیح دی تھی۔"وہ اس کی دعا پر مسکرائی تھی اور آمین کہا تھا۔وہ اس کو لے کر ایک صوفے پر بیٹھ گئی تھی۔

"تم گلٹ میں رہنا چھوڑ دو میرا نصیب روحان بننے جا رہے ہیں یشب کو میرے نصیب میں لکھا گیا تھا لیکن کچی پینسل سے جسے ربڑ سے مٹا دیا گیا تھا۔مجھے کسی سے کوئی شکوہ نہیں ہے اور نہ ہی اپنے نصیب سے ہے۔"

"نصیبِ یقین ہو تو سفر خوبصورت ہی رہتا ہے میرا یقین ہے کہ میرا نصیب خوبصورت ہو گا۔"

ادیرا نے احلام کے آنسو صاف کیے تھے۔

تھوڑا سا کام الٹا ہو رہا ہے مجھے رونا چاہیے لیکن یہاں تم رو رہی ہو ادیرا کی بات پر وہ روتے روتے ہنس دی تھی۔

وہ باتیں ہی کر رہی تھیں کہ یشب دروازہ ناک کرتا ہوا اندر آیا۔

میں نے ڈسٹرب تو نہیں کر دیا؟اس نے جاننا چاہا۔

"نہیں بالکل نہیں آئے بیٹھے" احلام نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

تم تیار ہو جاؤ میں آیت کو کپڑے دے کر آتی ہوں احلام اس کو تھپکتے ہوئے چل دی۔

ادیرا کیا تم نے مجھے معاف کیا؟اس نے ادیرا کو مخاطب کیا۔

"یشب ان سب میں آپ کا قصور کہاں تھا میں آپ کا گریبان پکڑ کر سوال کر بھی لیتی تو میں کیا حاصل کر لیتی کچھ بھی نہیں ملتا مجھے ۔۔۔آپ سے خوب لڑتی پھر تھک ہار کر ماتم کرتی اور پھر جب کچھ نہ بچتا تب صبر کر لیتی۔۔۔تو پھر وہ تو صبر نہیں ہوتا وہ تو پھر مجبوری ہوتی" اسے نے تھکے لہجے میں کہا۔

"میں نے اس رستے کی مسافت صبر سے شروع کی تھی اور شکر پر ختم کرتی ہوں کیوں کہ یہ دونوں چیزیں میری زندگی کا ایک پرومنینٹ حصّہ ہیں مجھے آپ سے کوئی شکایت نہیں ہے۔"

میں پھر بھی شرمندہ ہوں میں نے تمہیں پانچ سال ایک ان چاہے رشتے میں قید کر کے رکھا تھا میں جب بھی یہ سب سوچتا ہوں مجھے اپنے آپ سے شرم محسوس ہوتی ہے اس نے نادم سا کہا۔

چلیں پھر میرا ایک کام کر دیں کیا پتا آپ کا گلٹ ختم ہو جائے اس نے یشب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

کیا؟اس نے فوراپوچھا۔

احلام کی آنکھوں میں کبھی آنسو نہیں آنے چاہیے ورنہ میں سمجھوں گی کہ آپ زندگی میں اپنے ساتھ جڑنے والے کسی بھی رشتے سے انصاف نہیں کر پائے اس کو اب بھی احلام کی فکر تھی۔

میں اس کا خیال رکھوں گا اس نے حامی بھری دونوں مسکرا دیے تھے۔

یشب اس سے اور بھی باتیں کرتا رہا تھا اور پھر وہ تیار ہونے کے لیے اپنے کمرے میں چلا گیا تھا۔احلام آیت کو کپڑے دے کر چلی گئی تھی۔

آیت نے کپڑے بدلے تھے یلو کلر کا شرارہ اوپر یلو ہی شرٹ تھی اور دوپٹہ وائٹ کلر کا تھا۔

گیندے کے پھولوں کی جیولری تھی ہلکہ سا میک اپ کیے وہ بالکل تیار تھی وہ خود ہی تیار ہوئی تھی تیار ہو کر اس نے اپنی تصویریں کھینچی تھی اور پھر باہر نکل گئی۔

سارے لوگ بھی آ گئے تھے وہ سیدھا ابراھیم ولا ہی پہنچے تھے۔عفاف سارا دن ادھر کے کام ہی نبٹاتی رہی تھی وہ تھوڑی دیر پہلے ہی گھر آئی تھی۔

میں کپڑے نکال کر گئی تھی آپ ابھی تک تیار کیوں نہیں ہوئے نکاح کا ٹائم ہونے والا ہے عفاف نے غصّہ دکھاتے ہوئے آبص کو کہا جو موبائل پر لگا گیم کھیل رہا تھا۔

ہاں تو مجھے پانچ منٹ ہی لگنے ہیں تیار ہونے میں ٹائم تو آپ لگاؤ گی اس لیے آپ ہی پہلے ہو جاؤ اس نے موبائل میں دیکھتے ہی جواب دیا۔

"آپ مجھے اگنور کر رہے ہیں" عفاف نے ہاتھ سینے پر باندھتے ہوئے کہا۔

واہ میں نے پانچ منٹ اگنور کیا تو وہ نظر آ گیا اور جو آپ مجھے پچھلے ایک ماہ سے کر رہی ہیں اس کا کیا آبص بھی سینے پر ہاتھ باندھتا ہوا اس کے روبرو کھڑا ہوا۔

آبص میں بحث کے موڈ میں بالکل نہیں ہوں ٹائم نکلتا جا رہا ہے اس نے ہاتھ کھڑے کیے۔ ٹھیک ہے میں ہی پہلے تیار ہو جاتی ہوں۔ وہ اپنے کپڑے نکالے واشروم میں گھس گئی۔ بیس منٹ بعد وہ نکلی تھی بالوں کو تولیے سے رگڑتے ہوئے۔ آبص بھی اسے فل اگنور مارتا ہوا واشروم میں گھس گیا۔ اس نے تولیہ سائیڈ پر رکھا اور میک اپ کٹ نکالے ہلکا ہلکا میک اپ کرنے لگی۔

آبص بھی دس منٹ تک نکل آیا تھا اور ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑے ہوئے اپنے بال بنانے لگا اس نے ڈرائیر آن کیا تھا اور اپنے بالوں کو سیٹ کرنے لگا۔

پانچ منٹ تک وہ بالکل تیار تھا عفاف ابھی تیار ہو رہی تھی اس نے ابھی بال بھی ڈرائیر کرنے تھے آبص نے مشین آن کرتے ہوئے اس کے بال ڈرائی کیے لیکن منہ ابھی بھی اس کا لٹکا ہوا تھا اس نے جلدی جلدی ایر رنگز پہنے تھے اور اب چوڑیاں پہن رہی تھی بال اس کے آبص نے بنا دیے تھے اس نے دوپٹہ اٹھایا تھا اور گلے میں پہنا تھا اب وہ دونوں تیار تھے۔

چلیں۔۔۔ عفاف نے اس سے کہا وہ اس کی طرف دیکھے بغیر ہی باہر نکل گیا وہ بھی اس کے پیچھے گئی تھی دونوں نے ایک کلر کا ہی ڈریس پہنا تھا۔

ADABAVENUE

فاطمہ بیگم کی فیملی بھی آگئی تھی اور ان کے ساتھ ان کی دیورانی کی فیملی بھی آئی تھی زمل کی پوری فیملی شادی میں شرکت کے لیے آئی تھی۔ تھوڑی دیر تک روحان کی فیملی بھی پہنچ گئی تھی سب نے ان کا اچھے سے ویلکم کیا تھا۔ سب ینگ جنریشن بھی تیار تھی پورا لاؤن سجایا گیا تھا۔

ییلو کلر کا تھیم تھا پورے لاؤن کو گیندے کے پھولوں سے سجایا گیا تھا اور سب نے ییلو کلر کے ہی ڈریسز پہن رکھے تھے۔ تھوڑی دیر میں نکاح کا شور اٹھا تھا۔

ادیرا نے کپڑے اٹھائے تھے انہیں بدلنے کے بعد اس نے وضو کیا تھا۔ دوپٹہ نماز کے سٹائل سے لیا تھا۔ زوریز اس کے کمرے میں آیا تھا اس کے سر پر اس نے چادر اوڑھی تھی اس کی آنکھیں نم ہوئی تھیں اس نے مولوی کو لے کر آنے کی اجازت چاہی تھی اس نے سرہاں میں ہلا دیا تھا۔

ردا بیگم نازیہ بیگم زوریز کے پیچھے ہی اندر داخل ہوئی تھیں سب لوگ اس کمرے میں جمع ہو گئے تھے۔

مولوی صاحب نکاح کے بول بول رہے تھے دل دھک دھک کر رہا تھا پتہ نہیں کیا ہو رہا تھا وہ تین بول اور تین سائن اس کی زندگی کا پہیہ پھر سے موڑنے والے تھے۔ مولوی صاحب اس کے جواب کے انتظار میں تھے اور وہ دل پر ہاتھ رکھے اس کی دھک دھک سن رہی تھی۔

زوریز نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا تھا وہ ہوش کی دنیا میں لوٹی تھی اور روحان امان کو اپنے نکاح میں قبول کیا تھا۔

مولوی صاحب نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے تھے دعا کے بعد مولوی صاحب کے ساتھ احمد صاحب دادا جان اور عدیل صاحب اور باقی سب لڑکے بھی باہر نکل گئے تھے بس زوریز لڑکیاں اور عورتیں ہی رہ گئی تھیں۔ ادیرا زوریز کے گلے لگ کر خوب روئی تھی اور اسے بھی رلا گئی تھی وہ اس کو خود سے علیحدہ کرتے ہوئے روحان کے نکاح میں شرکت کے لیے باہر چلا گیا تھا۔ وہ سب سے ملی تھی اور جو آنسو اس کے اندر قید ہو گئے تھے آج وہ بھی بہہ گئے تھے۔ کمرے میں صرف عفاف آیت اور احلام رہ گئی تھیں اس کو چپ کروا کر وہ سب اسے تیار کرنے لگی تھی۔

سب مرد لاؤنج میں موجود تھے مولوی صاحب روحان کا نکاح پڑھا رہے تھے وہ اس سے اجازت لے رہے تھے کہ وہ اپنے نکاح میں ادیرا کو قبول کرتے ہیں یا نہیں۔۔۔روحان نے ادیرا احمد کو اپنے نکاح میں قبول کر لیا تھا ہر طرف مبارک باد کا شور اٹھا تھا وہ سب آپس میں بغل گیر ہو رہے تھے احمد صاحب وہاں سے سیدھا ادیرا کے کمرے میں گئے تھے۔

وہ ان کے گلے لگ کر پھر سے روئی تھی آنکھیں سرخ ہو گئی تھی احمد صاحب نے اسے تھپکا تھا اسے چپ کروانے کے لیے وہ الفاظ ڈھونڈھ رہے تھے۔

میری بیٹی تو بہت بہادر ہے وہ ایسے تو نہیں روتی تھی چلو اب اور نہیں رونا ورنہ میں بھی رو دوں گا شاباش چپ بالکل چپ انہوں نے اسے علیحدہ کیا تھا اور اس کے آنسو صاف کیے اور اس کے ماتھے پر بوسہ دیا تھا اور باقی سب لڑکیوں کو اسے اچھے سے تیار کرنے کا حکم دے کر وہ اپنی آنکھوں کی نمی صاف کرتے ہوئے باہر چلے گئے۔

ہلکا سا میک اپ کیے ییلو کلر کا سلک کا خوبصورت سا حجاب کیا گیا تھا ہاتھوں میں گجرے پہنائے گئے تھے دوپٹہ اس کا سائیڈ پر کندھے پر سیٹ کیا گیا تھا۔

وہ تیار کھڑی کوئی اپسرا لگ رہی تھی حجاب اس کی خوبصورتی کو اور چار چاند لگا رہا تھا ہلکے گرے رنگ کی آنکھیں اور اس میں چھلکتی سرخی کسی کو بھی دیوانہ بنا سکتی تھی۔

عباد اور روحان دونوں کو باہر ان کی مخصوص جگہ پر بیٹھا دیا گیا تھا۔سب لڑکے بھی باہر تھے عفاف احلام ساریہ اور غازہ نے ریڈ کلر کی چیزی چاروں طرف سے پکڑ رکھی تھی اور اس کے سائے کے نیچے آیت اور ادیرا چل رہی تھیں۔

وہ لاؤن میں آئیں تو سامنے ہی غازی اور علی اپنے گلوں میں ڈھول پہنے کھڑے تھے ان کو دیکھتے ہی انہوں نے ڈھول بجانا شروع کیا تھا۔

ادیرا نے دل کے دھڑکنے پر سو دفع لعنت بھیجتے ہوئے چہرے پر مسکراہٹ سجائی تھی اور اس مسکراہٹ میں تھوڑی نروسنس بھی شامل تھی جو اس کی شخصیت کا حصہ بالکل نہیں تھی۔

اس ڈھول کی تھاپ پر زین ازلان اور غانیہ بھی اچھل رہے تھے اور فجر سائیڈ پر کھڑی تھی۔عفاف کا اپنا دل اچھلنے کو کر رہا تھا اور آیت تو باقاعدہ ہل رہی تھی۔

وہ لوگ وہاں پہنچے تو چیزی ہٹادی گئی تھی ان کو ان کی مخصوص جگہ پر بیٹھا دیا گیا تھا۔

عباد ہم بھی ڈانس کریں آیت نے اس کے کان میں سرگوشی کی جس پر اس نے اسے گھوری سے نوازا۔

"کیا گھور کیا رہے ہیں بندہ کم از کم اپنی شادی تو انجوئے کرتا ہی ہے "اس نے کہتے ہوئے اپنے بالوں کو جھٹکے سے پیچھے کیا۔

السلام علیکم !روحان نے ادیرا کو سلام کیا تھا۔

وعلیکم اسلام !اس نے اس کا جواب دیا تھا۔

"نکاح مبارک ہو آپ کو"۔۔۔روحان نے نرم مسکراہٹ سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"خیر مبارک۔۔۔آپ کو بھی مبارک ہو "اس نے سامنے دیکھتے ہوئے کہا۔رسم شروع کی گئی تھی۔

سب بڑوں نے انہیں ہلدی لگائی تھی ادیرا کو سب سے پہلے ہلدی ابراھیم صاحب نے لگائی تھی۔اور پھر اس کے بابا نے اور ماما نے لگائی اور پھر زوریز نے لگائی اس کے بعد سب نے آیت کو لگائی تھی۔لڑکے ویسے ہی بیٹھے تھے انہوں نے ہلدی لگوانے سے منع کر دیا تھا۔

"عباد کو بھی لگائیں بھائی" آیت نے زوریز کو کہا جو اسے ہلدی لگا رہا تھا۔

"نہیں "عباد نے اس کو آنکھیں بھی دکھائی اور نفی میں بھی سر ہلاتا رہا عباد نے اسے منع کیا۔

اگر آپ نے نہ لگائی تو میں لگادوں گی اس نے چیلنج کیا تو وہاں کھڑے سب نے آیت کے نعرے لگائے کہ وہ ہی عباد کو لگائے۔

آیت نے ہلدی اٹھائی تھی اور اس کے لگانے ہی لگی تھی کہ عباد نے اس کا ہاتھ روک لیا۔

"آیت بچوں والی باتیں نہ کرو میرے ہلدی نہیں لگنی چاہیے" اس نے تھوڑا غصّے سے کہا۔

"اچھا ٹھیک ہے نہیں لگاتی ہاتھ چھوڑے میرا" اس نے بھی اسی کے انداز میں کہا سب جو شور کر رہے تھے ایک دم سے ہی چپ ہو گئے تھے۔

سب کی توجہ ہٹی تو اس نے جلدی سے اس کی گال پر ہلدی لگادی اس کی گال سے زیادہ اس کی جو ہلکی ہلکی داڑھی تھی اس پر لگ گئی تھی یہ سب بہت اچانک ہوا تھا۔

سب نے ہوٹنگ کی تھی عباد نے آیت کو گھورا تھا اور جیب سے رومال نکال کر اسے صاف کرنے لگا تھا۔ غازی اور علی ان دونوں کو ہلدی لگانے آئیں تھے۔

تم دونوں سے ہلدی میں نے نہیں لگوانی اس نے اپنا چہرہ اپنے دوپٹے سے کور کر لیا تھا کچھ نہیں کرتے پکا پرومس علی نے ہنستے ہوئے کہا۔

نہ ایک روپے کا بھی یقین نہیں ہے مجھے تم دونوں پر اس نے دوپٹے سے جھانکتے ہوئے کہا۔

ہلدی تو ہم تمہیں لگائے گے ہی غازی نے پورا ہاتھ ہلدی سے بھرا تھا آیت نے ان دونوں کے ہاتھ اپنی طرف بڑھتے دیکھ کر وہاں سے دور لگادی تھی اب وہ دونوں اس کے پیچھے تھے اور وہ ان کے آگے آگے بھاگ رہی تھی اس کے پھرتی سے بھاگنے سے سب کو پتہ چلا تھا کہ میڈم نے نیچے جو گرز پہنے ہیں۔ پانچ منٹ وہ ایک دوسرے کے پیچھے بھاگتے رہے تھے۔

"یار نہیں کرو نا" آیت نے جھنجھلاتے ہوئے کہا۔

بیٹا آج تو تمہاری خیر نہیں ہے اس دن تو عباد بھائی نے بچا لیا تھا آج کیا کرو گی غازی نے شیطانی مسکراہٹ سے کہا۔ آیت پر سکون انداز میں ہاتھ کمر پر باندھ کر کھڑی ہو گئی۔

"او پیچھے تو دیکھ پیچھے" آیت نے فنی انداز میں کہا۔ ان دونوں نے پیچھے دیکھا تو سامنے ہی عباد ہاتھ باندھے کھڑا تھا۔

توتم لوگوں کا کیا خیال ہے کہ آج میں نہیں بچا سکتا عباد نے ان کی گردنوں کو اپنی گرفت میں لیا تھا۔

ہمیں لگا آپ آیت سے ناراض ہیں اس لیے کچھ نہیں کہے گے۔

"ناراضگی اپنی جگہ اور پروٹیکشن اپنی جگہ "عباد نے گردن پر دباؤں ڈالتے ہوئے کہا۔

آیت نے آگے بڑھ کر غازی کی جیب سے کالا چشمہ نکالا اور لگاتے ہوئے انہیں منہ چڑھا کر چلی گئی۔

"اب چھوڑ دیں جا چکی ہے آپ کی بیگم "علی نے گردن چھڑواتے ہوئے کہا۔عباد ان دونوں کو چھوڑتا ہوا ارن کر کے پھر سے واپس اپنی جگہ پر چلا گیا۔

غانیہ زین ازلان اور فجر بھی ان کے پاس آئے تھے غانیہ نے ہاتھ پر ہلدی لگا کر ادیرا کی گالوں پر لگائی تھی زین نے بھی وہی حرکت کی تھی اور وہ لگا کر دونوں کھکھلا کر ہنس دیتے انہیں ایسا کر کے مزہ آرہا تھا۔اب وہ وہاں کھڑے ہو کر ہلدی سے کھیلنے لگے تھے۔

ادیرا نے ان کے ہاتھ صاف کیے تھے اور ان کو ان کی ماما کے پاس بھیجا تھا۔

فجر اور ازلان ادیرا کو ہی غور سے دیکھ رہے تھے۔

"آپ بھی لگانا چاہتے ہو؟"ادیرا نے دونوں سے پوچھا۔

دونوں نے پہلے اپنے بابا کی طرف دیکھا پھر اسے دیکھ کر سر ہاں میں ہلا دیا ادیرا نے دونوں کا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کیا تھا ان کے ہاتھوں پر ہلدی لگا کر اس نے اپنا چہرہ ان کے آگے کیا تھا ایک گال پر ہلدی ازلان نے لگائی تھی اور ایک گال پر فجر نے۔۔۔وہ دونوں بھی ہنسنے لگے تھے۔روحان ان کو ہی دیکھ رہا تھا بچے ادیرا سے کافی گھل مل گئے تھے۔ادیرا نے ان دونوں کے ہاتھ صاف کیے تھے پھر وہ دونوں روحان کی گود میں چڑھ کر بیٹھ گئے تھے۔

سب نے باری باری انہیں ہلدی لگائی تھی۔

زمل نے بھی ان دونوں کو ہلدی لگائی تھی آج رانیہ نے بھی فنکشن اٹینڈ کیا تھا۔

ADABAVENUE
خیال زبان

رانیہ نے آیت کو ہلدی لگائی تھی اور عباد کے بھی ناک پر ہلکی سی لگائی تھی آیت کو اس کی حرکت بالکل پسند نہیں آئی تھی۔

رانیہ اپنے دونوں بہن بھائی سے مختلف تھی وہ موڈرن اور شوخ مزاج کی لڑکی تھی۔

اب بھی وہ عباد کے ساتھ فری ہونے کی کوشش کر رہی تھی اس نے دانی کو اپنا فون دیا تھا اور اس کی اور عباد کی تصویر کھینچنے کا کہا تھا اس نے عباد کے ساتھ بیٹھتے ہوئے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا۔ آیت نے دونوں کو غصّے سے گھورا تھا اس کا ہاتھ پکڑ کر آیت نے پیچھے کر دیا تھا اور وہ شرمندہ سی وہاں سے اٹھ کر چلی گئی تھی۔

"یہ کیا حرکت تھی؟" عباد نے اس سے پوچھا۔

"یہ وہی حرکت تھی جو آپ کو کرنی چاہیے تھی" اس نے ترکی بہ ترکی کہا۔

"وہ ایسے ہی ماحول میں پلے بڑے ہیں یہ ان کے لیے عام بات ہے۔"

"اس کے لیے عام ہو سکتی ہے میرے لیے نہیں ہے" اس نے ترشی سے کہا اس کا سارا موڈ خراب ہو چکا تھا۔

صفا آپی۔۔۔ ادیرا نے وہی بیٹھے بیٹھے صفا آپی کو آواز لگائی جو پاس ہی تھیں وہ اس کے پاس آئی تو اس نے ان سے بچوں کو کھانا کھلانے کا کہا تھا۔

وہ اپنے بچوں اور فجر اور ازلان کو لے کر کھانا کھلانے چلی گئی تھیں۔

عفاف آبص کو ڈھونڈتی ہوئی لاؤن کے دوسرے حصّے میں آئی تھی جہاں وہ فون پر کسی سے باتیں کر رہا تھا لائن کاٹ کر وہ پیچھے مڑا ہی تھا کہ عفاف اس کے سامنے کھڑی تھی وہ جانے لگا تھا کہ عفاف نے اس کا راستہ روک لیا۔

سوری۔۔۔ عفاف نے اپنے پیچھے چھپائے ہاتھوں کو سامنے کرتے ہوئے اس کے منہ پر ہلدی لگائی تھی ہلدی اس کے دونوں گالوں پر اور اس کی دھاڑی پر بھی لگی تھی اس نے ہاتھ بڑھا کر اپنے چہرے پر لگی ہلدی کو محسوس کیا تھا۔

"یہ کس قسم کا سوری ہے اور میرا سارا منہ خراب کر دیا" اس نے کڑے تیوڑ لیے کہا۔

"تو اچھا ہے پتہ لگتا ہے آپ نے فنکشن انجوائے کیا ہے" اس نے چہکتے ہوئے ہی کہا۔

"کیا بکواس ہے یہ" اس نے جیب سے رومال نکال کر اپنا منہ صاف کیا تھا اور عفاف کی طرف ابھی بھی غصّے سے دیکھ رہا تھا۔

"بچوں والی حرکتیں بند کر دیں اب شادی ہو چکی ہے" اس نے غصّے میں ہی کہا۔

"آبص اب آپ مجھ سے روڈ ہو رہے ہیں اگر آپ نے ایک دفع اور اس لہجے میں بات کی تو میں آپ کے پیچھے کبھی نہیں آؤں گی" عفاف کی آنکھوں میں نمی جھلکی تھی اس کے لیے اب وہاں کھڑا رہنا مشکل تھا اپنی آنکھوں کو رگڑتے ہوئے وہ واپسی کے لیے مڑ گئی تھی۔

"سنیں عفاف"۔۔۔ آبص نے اسے آواز لگائی تھی لیکن وہ نہیں رکی۔

"عفاف۔۔۔" آبص نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے روکا۔

"آئی ایم سوری میں نے کسی اور کا غصّہ آپ پر نکال دیا" آبص نے اپنے کان پکڑتے ہوئے کہا جس پر اس نے کوئی رد عمل نہیں دیا تھا۔

ADABAVENUE
خیال زبان

"وہ اٹھک بیٹھک کرنے لگا تھا اور ساتھ ساتھ سوری بھی کر رہا تھا۔" دس اٹھک بیٹھک کرنے کے بعد وہ مان گئی تھی آبص نے اس کو اپنے ساتھ لگایا تھا۔

اب آپ کا ایسا لہجہ مجھے تکلیف دیتا ہے میں اب اس لہجے کی عادی نہیں رہی ہوں آیندہ سے خیال رکھیے گا عفاف نے اس سے علیحدہ ہوتے ہوئے کہا۔ جو پاس پاس کے مہمان تھے وہ چلے گئے تھے سب بڑے بھی اندر تھے ینگ پارٹی نے لاؤن میں ڈھولکی رکھ لی تھی۔

سب لوگوں نے وہی بیٹھ کر کھانا کھایا تھا بچے سو گئے تھے۔ گھاس پر وائٹ چادر بچھا کر سب اس پر بیٹھے تھے اور درمیان میں زمل ڈھولکی رکھ کر بیٹھی تھی اور سب لوگ ٹپے گا رہے تھے۔

آیت سب کو اچھل اچھل کر بتارہی تھی کہ اب یہ ٹپا گاؤ اس کو کسی پل چین نہیں آرہا تھا ادیرا اور روحان بھی ان کے ساتھ ہی بیٹھے تھے۔

کوٹھے تے آماہیا

کوٹھے تے آماہیا

چن پاوے چڑھے نہ چڑھے

سانو تیریاں لوماہیا

آیت نے اور باقی لڑکیوں نے مل کر ٹپا گایا تھا۔

تمہارا چن ادھر ہی ہے کوٹھے پر جانے کی ضرورت ہی نہیں ہے علی نے آگے ہوتے ہوئے کہا اور ڈھولکی کو اپنے سامنے کیا۔

"کیا مسلہ ہے ڈھولکی میں بجارہی ہوں نا" زمل نے پھر سے ڈھولکی اپنی طرف کی تھی۔

"ہاں تو اب میں بجاؤں گا" اس نے ڈھولکی پھر سے اپنے آگے کی اس نے ناک سے مکھی اڑائی۔

"بھاڑ میں جاؤ تم بدتمیز انسان" زمل اسے دفع کرتی ہوئی پیچھے کو ہوگئی۔

اب مقابلہ ہوگا لڑکیوں اور لڑکوں کے درمیان تو اب شروع کرتے ہیں اور جس ٹیم نے جواب نہ دیا وہ ہار جائے گی تو منظور ہے سب کو؟ علی نے سب سے کہا۔

منظور ہے کی آواز پورے لاؤن میں گونجی تھی۔

کوٹھے تے آماہیا

کوٹھے تے آماہیا

ملناتے مل ماہیا

نی تے خسماں نوں کھاماہیا

آیت نے پرجوش سی ہو کرٹپہ گایا تھااور سب نے ہوٹنگ کی تھی۔

کی لیناائے میتراتو

کی لیناائے میتراتو

ملن تے آجاگئے

ڈرلگدا ہے چھتراں تو

یہ ٹپاعباد نے گایا تھااور اس کا ساتھ سب لڑکوں نے دیا تھااور باقی سب تالی بجارہے تھے۔

ایتھے پیار دی پوچھ کوئی نہ

ایتھے پیار دی پوچھ کوئی نہ

تیرے نال نیئیوں بولنا

تیرے منہ تے مچھ کوئی نہ

عفاف نے آبص کو نظروں کے حصار میں لیتے ہوئے ٹپا گایا تھااور اس پر آیت نے سب سے پہلے ہوٹنگ کی تھی۔

مزہ پیار داچکھ لاگے

مزہ پیار داچکھ لاگے

جے تیرا حکم ہووے

اسا مچھ وی رکھ لاگے

آبص نے بھی اسے دیکھتے ہوئے اپنی ہلکی ہلکی موچھوں کو تاؤ دیتے ہوئے گایا۔

باغے وچ آیا کرو

باغے وچ آیا کرو

اسی جے نہ آیئے تے

تسی مکھیاں اڑایا کرو

زمل کی طرف سے ٹپا آیا تھا۔

تسی روزنہ آیا کرو

تسی روزنہ آیا کرو

مکھیاں توڈر دے او

گڑ تھوڑا کھایا کرو

اس کے ٹپے کا جواب علی کی طرف سے آیا تھا۔

گڈی آگئی ٹیشن تے

گڈی آگئی ٹیشن تے

پرے ہٹ وے بابو

سانوں ماہیا ویکھن دے

غازہ نے ٹپا گایا تھا جو اس نے تھوڑی دیر پہلے ہی نیٹ سے دیکھا تھا۔

گڈی چل دی رے مے وے رے مے

گڈی چل دی رے مے وے رے مے

نت ماہیا روز مل دا

ہن مل دا جمعے دے جمعے

غازہ کے ٹپے کا جواب غازیان نے دیا تھا۔

پینگ پیار دی پاواں گے

پینگ پیار دی پاواں گے

ہن اسی مل گئے آ

گیت پیار دے گاواں گے

ساریہ نے فراز کو دیکھتے ہوئے ٹپا گایا تھا۔

ہن اسی مل گئے آ

گیت پیار دے گاواں گے

ADABAVENUE
خیال زبان

فراز نے اس ٹپے کی دو لائنز ریپیٹ کی تھی۔

جیت گئے یاہو ہم جیت گئے ہم جیت گئے ہم جیت گئے۔۔۔ آیت وہی بیٹھی اچھلی تھی اور جیتنے کے نعرے لگا رہی تھی۔

اچھا اب بس کرو اٹھ جاؤ سب بہت دیر ہو گئی ہے باقی جو رہ گیا ہے وہ کل کر لینا ادیرا نے سب کو اٹھنے کا کہا تھا۔ تھوڑی دیر تک سب اٹھ گئے تھے اور اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے تھے۔

ساریہ لوگ فاروق ہاؤس ہی رک گئے تھے عباد بھی اور علی بھی سب کو لے کر نکل گئے تھے۔روحان بچوں کو لینے آیا تھا جو ادیرا کے کمرے میں سو رہے تھے۔

ادیرا روم میں آئی تھی اور اس نے اپنا حجاب ڈھیلا کیا تھا ابھی وہ کپڑے بدلنے جانے ہی والی تھی کہ روم کا دروازہ ناک ہوا۔

آجائیں اس نے آنے والے کو اجازت دی تھی۔ آنے والا روحان تھا۔

وہ میں بچوں کو لینے آیا تھا روحان نے اپنے آنے کی وجہ بتائی۔

آپ بچوں کو اٹھائیں گے تو ان کی نیند خراب ہو جائے گی ان کو ادھر ہی چھوڑ دیں صبح کو میں بھائی سے کہہ کر بچوں کو بھجوا دوں گی۔

نہیں بچے۔۔۔۔ روحان نے بولنا چاہا تھا کہ ادیرا نے اس کی بات بیچ میں ہی کاٹ دی۔

"آپ مجھ پر بھروسہ کر سکتے ہیں۔"

"بچے آپ کو تنگ کریں گے "ادیرا کے کہنے پر وہ منمنایا تھا۔

"میں سمبھال لوں گی"ادیرا کے کہنے پر اس نے غور سے اسے دیکھا تھا۔

"اور اس نے جانا تھا وہ واقعی ہی بہت خوبصورت ہے اس کا دل اس سے بھی زیادہ خوبصورت ہے اور اتنی خوبصورت شخصیت اس کی زندگی کا ایک خوبصورت حصہ ہے۔"

اس نے جیب سے ایک چھوٹی سی ڈبی نکالی تھی اور اس میں سے ایک رنگ باہر نکالی اور اس سے پہنانے کی اجازت مانگی تھی اس نے ہاتھ آگے کیا تھا اور روحان نے اس کے بائیں ہاتھ کی چوتھی انگلی میں ڈائمنڈ کی رنگ پہنائی تھی۔

"یقین کرنا مشکل ہے اتنی پیاری صاف دل کی لڑکی میرے نصیب کا حصّہ بن گئی ہے "اس نے اطمینان بھری مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔اس کی بات پر وہ مسکرائی تھی۔

"یقین کرلیں یہ حقیقت ہے "اس نے بھی اسی کے انداز میں کہا۔

چند لمحے وہ ایسے ہی کھڑے رہے تھے ایک دوسرے کا بن جانے پر یقین کرتے رہے تھے۔

چلتا ہوں اپنا خیال رکھیے گا اس کے کہنے پر اس نے آنکھیں جھپکائی تھی۔

اس کے جانے کے بعد وہ کئی لمحے بت کی طرح ساکت کھڑی اپنے ہاتھ کو ہی دیکھتی رہی جس پر روحان اسے رنگ پہنا کر گیا تھا۔

کپڑے بدلنے کے بعد اس نے نماز پڑھی تھی اور پھر بچوں کے ایک سائیڈ پر سرہانے رکھے تھے اور خود دوسری سائیڈ پر آکر لیٹ گئی تھی۔

کتنے پیارے بچے ہیں اور ممتا سے محروم ہیں یا اللہ پاک میں ان کی زندگی کا حصّہ بن گئی ہوں مجھے ان کے حق میں بہترین کرنا اس نے اللہ سے دعا کی تھی اور دونوں کے ماتھے چومے تھے۔اپنے ہاتھ کو سامنے کرتے ہوئے وہ پانچ سال پیچھے گئی تھی۔

"اس کے نکاح والے دن وہ شخص دروازہ ناک کرکے اس کے کمرے میں آیا تھا اور اس کی زندگی کی ویرانیوں کی نوید سنا کر گیا تھا اور آج وہ شخص آیا تھا جو اسے زندگی کی نوید سنا کر گیا تھا جو اس کے نصیب کا پرومینینٹ حصہ بن کر آیا تھا ایک خوبصورت مسکراہٹ نے اس کے لبوں کا احاطہ کیا تھا۔"نہ جانے کب اس کی آنکھ لگی تھی اور وہ پرسکون نیند سوئی تھی۔

☆☆☆☆☆

بچے صبح بھی اپنے گھر نہیں گئے تھے ادیرا نے ان کی بات روحان سے کروادی تھی سب لوگ دوپہر کا کھانا کھا کر لاؤن میں بیٹھے تھے بچے بھی ادھر ہی کھیل رہے تھے ہر جگہ افرا تفریح کا سما تھا

مہندی کا فنکشن حال میں ہی رکھا گیا تھا زوریز انتظامات دیکھنے ہی گیا تھا۔

غازی نے اپنے فون کو ایم پی سے کنیکٹ کیا تھا اور اس پر کوئی سونگ چل رہا تھا اور ساتھ لائیٹوں کی لڑیوں کو سلجھا رہا تھا جو آپس میں گھتم گھتا ہوئی تھی۔

"ابے او ساری عمر گدھا ہی رہے گا کیا؟" علی نے اس کو ٹوکا جو ان لائیٹوں کو آپس میں اور الجھا رہا تھا۔

"نہیں ترکی کر لوں گا گدھے سے گدھی بن جاؤں گا" غازی نے بے دیہانی میں کہا تھا۔ علی اور آیت کی ہنسی کا فوارہ چھوٹا تھا احلام عفاف اور ادیرا بھی اس کی بات پر ہنس دی تھیں۔

"ابے یار اس کو پروموشن نہیں ڈیموشن کہتے ہیں" علی نے اس کی گردن میں ہاتھ ڈال کر ہنستے ہوئے کہا تھا۔

"ہٹ یار۔۔۔ خود تو کسی کام کے ہو نہیں اوپر سے میرا دماغ بھی خراب کر کے رکھا ہوا ہے" اس نے اپنی گردن سے اس کے بازو کو جھٹکا تھا اور وہاں سے اٹھ کر ہی چلا گیا تھا پیچھے وہ لوگ اس کی بات پر ہنستے رہے تھے۔

تھوڑی دیر تک زوریز بھی آ گیا تھا۔۔ اٹھ جاؤ اب تیار ہونا شروع کرو پھر لیٹ ہو جاتے ہو اس نے سب کو تیار ہونے کی ہدایت دی۔ سب لوگ تیاریوں میں جت گئے تھے۔

آیت کا لہنگا پیرٹ کلر کا تھا کرتی اور بنج میں تھی اور دوپٹہ پنک رنگ کا تھا۔ ادیرا کا لہنگا اور بنج کلر کا تھا کرتی پنک تھی اور دوپٹہ پیرٹ رنگ کا تھا۔ بیوٹیشن نے خوبصورتی سے موقع کی مناسبت سے ان دونوں کا میک اپ کیا تھا۔ پھولوں کی جیولری پہنائی گئی تھی ادیرا نے حجاب کر رکھا تھا حجاب کو اس طرح سے سیٹ کیا گیا تھا کہ اس کے کان تو چھپے ہوئے تھے لیکن جھمکے باہر کو ہی لٹک رہے

تھے۔ عفاف بھی آبص کو کپڑے دے آئی تھی اور اب وہ خود ادھر ہی تیار ہو رہی تھی ان دونوں نے بھی آج بھی میچنگ کپڑے پہن رکھے تھے۔

باقی سب گھر والے بھی تیار ہو چکے تھے کچھ تو حال کے لیے نکل بھی چکے تھے۔ سب مہمانوں کو باری باری حال تک پہنچا دیا گیا تھا۔ ادیرا آیت اور عفاف کو آبص نے حال میں پہنچایا تھا بچے صفا آپی کے حوالے کیے گئے تھے۔ عباد اور روحان بھی اپنے مہمانوں کے ساتھ حال میں ہی پہنچے تھے۔

عباد اور روحان نے ایک ساتھ حال میں انٹری کی تھی۔ عباد نے ہلکے پیرٹ رنگ کی قمیض پہنی تھی ساتھ وائٹ کلر کی شلوار تھی۔ روحان نے ہلکے پنک رنگ کی قمیض پہنی تھی اور ساتھ وائٹ کلر کی شلوار تھی۔ دونوں مسکراتے ہوئے ڈھول کی تھاپ پر اسٹیج تک پہنچے تھے۔

سب لوگ ہال میں موجود تھے سوائے دلہنوں کے۔۔۔ ہال کی ساری بتیاں بجھا دی گئی تھی۔

ایک سپاٹ لائٹ آن تھی جس کی روشنی میں ادیرا اور آیت زوریز کا بازو تھامے چل رہی تھیں۔ ادیرا اور آیت نے ایک بازو زوریز کے بازو میں ڈال رکھا تھا اور دوسرے ہاتھ سے چھتری پکڑ رکھی تھی چھتری کو خوبصورتی سے سجایا گیا تھا اور جوان کے ڈریسز کے کلرز تھے ویسے ہی رنگ کی چھتریاں تھیں آیت نے آنکھوں پر کالا چشمہ بھی لگا رکھا تھا۔

وہ تینوں چلتے ہوئے اسٹیج تک پہنچے تھے سب نے ان کی بلائیں اتاری تھی اسٹیج تک پہنچ کر زوریز نے دونوں کا ہاتھ ان کے شوہروں کے ہاتھ میں دیا تھا۔ دونوں کپلز اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گئے تھے سب بڑے ان کو پیار دینے اسٹیج پر آئیں تھے اور پھر مہمانوں کے ساتھ مصروف ہو گئے۔

پارلر سے دو لوگوں کو مہندی لگانے کے لیے بلایا گیا تھا۔ ایک ادیرا کو مہندی لگا رہی تھی اور دوسری آیت کو لگا رہی تھی۔

ہال کی لائٹ ایک دفع پھر بجھا دی گئی تھی سپاٹ لائٹ میں زوریز آبص غازی علی دانیال کھڑے تھے سب سے آگے زوریز تھا۔

اور ڈی جے نے گانا پلے کیا تھا

او بہنا میری بہنا تجھ سا نہ کوئی اپنا

سنگ میرے یونہی رہنا تو

او بہنا میری بہنا سنگ میرے زیادہ ہنسنا

کبھی تھوڑا روٹھ لینا تو

چھوٹی ہے تو کبھی کبھی مجھ سے ہے بڑی

ماں جیسی تو کبھی دوست میری

او بہنا میری بہنا سنگ میرے زیادہ ہنسنا

کبھی تھوڑا روٹھ لینا تو

ADABAVENUE
خیال زبان

بڑی مہارت سے وہ سب ڈانس کر رہے تھے جیسے بہت پہلے سے ہی اس کی پریکٹس کر رکھی ہو ان دونوں کی آنکھیں بھیگ گئی تھی وہ اپنا ہاتھ چھڑواتے ہوئے بھاگی تھی اور اس کے گلے لگ کر رو پڑی تھی آنکھیں اس کی بھی نم تھیں۔

اس نے دونوں کے آنسو صاف کیے تھے۔غازی نے اسے مائیک لا کر دیا تھا اور اس نے اپنی بہنوں کے لیے گانا گایا تھا۔

پھولوں کے تاروں کا سب کا کہنا ہے

ایک ہزاروں میں میری بہنا ہے

ساری عمر تجھے سنگ رہنا ہے

اس نے ادیرا کا ہاتھ پکڑ کر گھمایا تھا پھر زوریز نے آیت کا ہاتھ پکڑ کر اسے گھمایا تھا۔

دونوں اس کے کندھے سے چپکی کھڑی تھیں آنکھیں بار بار نم ہو رہی تھیں جنہیں وہ بار بار صاف کر رہی تھیں۔

اس نے دونوں کو ان کی جگہ پر بٹھایا تھا مہندی والی نے دوبارہ مہندی لگانا شروع کی تھی۔ اور خود ہال سے نکلتا چلا گیا تھا آبص اس کے پیچھے گیا تھا۔

یہاں کیوں آ گیا ہے؟ آبص نے اس سے کہا جو ہال کے لاؤن میں کرسی پر بیٹھا اپنی آنکھوں کو رگڑ رہا تھا۔

"دل اداس ہو رہا ہے کل دونوں چلی جائیں گی ہمارا گھر سُنا کر کے دوسروں کا گھر مہکانے چلی جائیں گی بیٹیاں اتنی جلدی بڑی کیوں ہو جاتی ہے ان کو اپنے سے جدا کرنا کتنا مشکل ہوتا ہے یہ مجھے آج پتہ چل رہا ہے۔"

وہاں پر بھی کیا انہیں اسی مان سے رکھا جائے گا جیسے ہم نے انہیں ادھر رکھا ہوا ہے؟ اس نے آبص سے بچوں کی طرح پوچھا۔

ہاں ویسے ہی رکھے گے اگر نہ رکھ پائے تو تم اور میں ان کی ایسی کی تیسی کر دے گے اس نے زوریز کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا اور اس کو اٹھا کر گلے سے لگایا۔

چل اب اندر چلتے ہیں وہ دونوں پریشان ہو رہی ہو گی اور بوتھی پر تھوڑی سی مسکراہٹ بھی لے آ آبص اس کو اندر لے کر آیا تھا اس نے اپنی بہنوں کی خاطر چہرے پر مسکراہٹ سجائی تھی ورنہ دل تو بہت اداس تھا۔

ان دونوں کے مہندی لگ چکی تھی۔ غازی اور علی نے اپنی علیحدہ پرفارمنس بھی دی تھی۔

اب سب لوگوں کو کپل ڈانس کے لیے کہا جا رہا تھا۔ ادیرا نے منع کر دیا تھا اسے ڈانس بالکل نہیں آتا تھا۔ صرف دو کپلز ہی ڈانس کر رہے تھے عباد اور آیت عفاف اور آبص۔۔۔ بیک گراؤنڈ میوزک میں گانا چل رہا تھا۔

دونوں کپلز نے بہت اچھاڈانس کیا تھا ہر سٹیپ بہت اچھے سے کور کیا تھا آخر پر دونوں ایک دوسرے کے ماتھے سے ماتھا ٹکائے اس کے میوزک میں کھوئے ہوئے تھے دونوں کپلز کے چہرے پر مسکراہٹ ہی مسکراہٹ جھلک رہی تھی۔

اس کے بعد کھانے کا دور چلا تھا سب لوگ کھانا کھا رہے تھے بچوں کو بھی کھانا کھلا دیا گیا تھا آیت اور ادیرا کی مہندی سوکھ چکی تھی لیکن سب نے عباد اور روحان کو انسسٹ کیا تھا کہ وہ اپنے ہاتھوں سے انہیں کھانا کھلائے۔

آیت تو چوڑی ہو کر بیٹھ گئی تھی اور عباد کے ہاتھ سے کھانا کھانے لگی تھی لیکن ادیرا ہچکچا رہی تھی۔

"ریلیکس۔۔۔ادیرا اٹس ناٹ آ بگ ڈیل" اس نے اس کو پر سکون رہنے کا کہا تھا ان کے کھلانے کے بعد سب نے ہوٹنگ کی تھی۔ پھر سارا کھانا ادیرا کو روحان نے ہی کھلایا تھا۔

رات کے ایک بجے فنکشن ختم ہوا تھا۔ سب لوگ اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے تھے۔

☆☆☆☆☆

تو آج وہ دن بھی آ گیا تھا جب بیٹیاں پیا دیس سدھارنے والی تھیں۔ دونوں ردا بیگم کے کمرے میں تھیں اور ان کی گود میں سر رکھ کر لیٹی ہوئی تھیں۔

زوریز ردا بیگم کے پاس کسی کام سے آیا تھا ان کو بیٹھا دیکھ کر خود بھی ادھر ہی بیٹھ گیا تھا۔ احمد صاحب بھی زوریز کے پاس ہی بیٹھے تھے۔

"وقت کتنی جلدی گزر گیا پتہ ہی نہیں چلا کب ہماری بیٹیاں اتنی بڑی ہو گئی آج وہ ہمیں چھوڑ کر کسی اور کا آنگن مہکانے جانے والی ہیں "احمد صاحب نے اداسی سے کہا زوریز نے ان کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا وہ افسردہ سے مسکرا دیے۔

"وقت اپنی رفتار سے ہی گزرا ہے بابا بس اب ہم چاہتے ہیں وقت تھم جائے ہمیں اپنے جگر کے ٹکڑوں کو خود سے جدا نہ کرنا پڑے یہ معصوم سی خواہش دل کر رہا ہے "۔۔۔زوریز نے لمبی سانس خارج کی تھی اور پھر بولنا شروع کیا تھا۔

"لیکن ایسا تو نہیں ہوتا بابا ہمیں ان کو رخصت تو کرنا ہی ہے جب ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ نے اپنی بیٹیاں رخصت کی ہیں تو ہم تو بہت معمولی سے انسان ہیں ہم ان کو کیسے روک سکتے ہیں دل تو بڑا کرنا ہی پڑے گا۔" زوریز نے احمد صاحب سے زیادہ خود کو تسلی دی تھی ان دونوں کے بالوں میں ہاتھ چلاتی ہوئی ردا بیگم کی آنکھیں بھی نم تھیں۔اور وہ دونوں منہ چھپائے آنسو کنٹرول کر رہی تھیں۔

"بیٹا اللہ پاک کو سب سے زیادہ رشتہ میاں بیوی کا پسند ہے اللہ پاک نکاح کرنے کو پسند فرماتے ہیں ایک عورت کا گھر اس کے شوہر سے بنتا ہے تم دونوں نے اس گھر کو اور گھر والوں کو اپنا بنانا ہے یہ گھر تم لوگوں کا تھا تم لوگوں کا رہے گا لیکن وہ گھر جہاں تم لوگ جاؤ گی وہ حقیقی گھر ہو گا وہاں تم لوگ بہو بن کر جاؤ گی لیکن وہاں کی بیٹی بن کر دکھاؤ گی۔۔۔ایسا ہی کرو گی نا تم لوگ" ردا بیگم نے امید سے پوچھا۔

"مجھے یقین ہے میری بیٹیاں بہت جلد اپنے گھر کو اپنا بنالیں گی صرف نام لگنے سے گھر نہیں بنتے بہت محنت کرنی پڑتی ہے جی جان لگاؤ گی تو گھر بنے گا۔" ردا بیگم کے کہنے پر دونوں نے ہاں میں سر ہلایا۔

"اور اپنے شوہروں کا بھی اچھے سے دیہان رکھنا ان کو کوئی شکایت نہیں ہونی چاہیے۔" اور اب میں چلتی ہوں مجھے بہت کام ہیں ردا بیگم نے ان کو اٹھانا چاہا۔

ماما تھوڑی دیر اور بیٹھیں نا آیت نے افسردہ سا کہا۔

تھوڑی دیر وہ لوگ آپس میں ہی باتیں کرتے رہے تھے پھر انہوں نے ان دونوں کو بھی بھیجا تھا اور خود بھی باہر چلے گئے تھے۔

بیوٹیشن نے انہیں تیار کر دیا تھا آیت نے ڈیپ ریڈ کلر کا لہنگا پہن رکھا تھا اور ادیرا نے رسٹ کلر کا اور ہمیشہ کی طرح خوبصورت سا حجاب بھی کر رکھا تھا۔بارات کا فنکشن اسی ریزورٹ میں رکھا گیا تھا جہاں پہلے آیت کا نکاح ہوا تھا۔ان دونوں کو برائیڈل روم میں پہنچا دیا گیا تھا۔

دونوں باراتیں بیچ راستے میں رکی تھی وہ سب باہر نکلے تھے ڈھول والوں کا انتظام غازی نے کیا تھا ڈھول کے یہ سب دیوانے تھے عباد کے دوستوں نے روحان کے دوستوں نے اور باقی سب نے خوب ڈانس کیا تھا اور ان سے بھی کروایا تھا۔

بیچ راستے میں راستہ صاف کر کے وہ لوگ بلوچی ڈانس کر رہے تھے پچھلی بار انہوں نے پشتو ڈانس کیا تھا۔

راہ سے گزرنے والے بھی ان کے ڈانس سے لطف اندوز ہو رہے تھے اور ویڈیوز بھی بنا رہے تھے وہ سب بہت پیارے لگ رہے تھے اگر لڑکیاں ان کو ڈانس کرتا دیکھتی تو بنا پلکے جھپکائے ہی دیکھتی پھر بھی ان کو دکھانے کے لیے ویڈیو بنالی گئی تھی۔

ان کے ڈانس پر سب نے ہوٹنگ کی تھی جم کے ان لوگوں نے بلوچی ڈانس کیا تھا۔ پھر تھوڑی دیر بعد بارات روانہ ہوئی تھی۔

دونوں باراتوں کے آنے کا ایک ہی ٹائم تھا پانچ منٹ پہلے عباد بارات لے کر پہنچا تھا اور اس کے بعد روحان پہنچا تھا گیٹ عبور کرنے سے پہلے انہوں نے کافی بھنگڑے ڈالے تھے جس میں آبص اذان علی اور غازی پیش پیش تھے۔ آبص نے عباد کو بھی گھسیٹا تھا اس نے بھی ان کے ساتھ مل کر بھنگڑا ڈالا تھا۔ ان کے استقبال کے لیے احلام عفاف اور زوریز کھڑے تھے عفاف اور احلام نے ان سے اچھے خاصے پیسے بٹورے تھے۔ سب سے مل کر وہ لوگ وہاں رکھے صوفوں پر بیٹھ گئے تھے۔

"ہاتھ میں پھول لیے آہستہ آہستہ قدم اٹھاتے ہوئے وہ لمبی سی راہداری سے چلتی ہوئی آ رہی تھی اس نے تھوڑے قدم دور کھڑے شیروانی پہنے شخص کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا اور پھر اس نے پلٹ کر دیکھا تھا وہ اسے دیکھ کر مسکرایا تھا اور اس کا ہاتھ تھام کر اسے گول گول گھمایا تھا ادیرا کا ہاتھ پکڑ کر روحان آگے بڑھا تھا اور راہداری عبور کرتے ہوئے وہ صوفے پر جا بیٹھے تھے۔" فوٹوگرافر تصویریں کھینچ رہا تھا اور مووی بھی بن رہی تھی۔

"آیت پھول ہاتھ میں لیے کمرے سے باہر نکلی تھی دس قدم کے فاصلے پر عباد دوسری طرف منہ کیے کھڑا تھا آج آیت بھی نروس تھی آج اس کی زندگی کا بہت بڑا دن تھا آج پہلے والی شوخی اس کے انداز کا حصّہ نہیں لگ رہی تھی اس نے خود کو کمپوز کیا تھا اور لمبے لمبے سانس لے کر وہ اس کی طرف بڑھی تھی آج وہ دس قدم دس دنوں کے برابر کے لگ رہے تھے۔ آیت نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا اس کے ہاتھ رکھنے سے وہ پلٹا اور مبہوت سا اسے دیکھ رہا تھا۔

"ایسے کیا دیکھ رہے ہیں؟"

"دیکھ کم سوچ زیادہ رہا ہوں تم آج زیادہ پیاری لگ رہی ہو یا نکاح والے دن لگ رہی تھی یا پھر اس دن لگ رہی تھی جس دن ہم سن سیٹ دیکھنے گئے تھے"عباد نے جذب سے کہا۔

اس نے مسکراتے ہوئے اس کے بازو پر مکا مارا۔

"میں اس دن بھی پیاری لگ رہی تھی اور آج بھی پیاری لگ رہی ہوں بس فرق اتنا ہے کہ میں آج ان دونوں دنوں کی نسبت زیادہ پیاری لگ رہی ہوں"اس نے اتراتے ہوئے کہا۔

"نہیں تم سن سیٹ والے دن زیادہ پیاری لگ رہی تھی"عباد نے اسے چھیڑا تھا۔

"عباد تعریف کرنے میں کنجوسی مت کیا کریں"اس نے نروٹھے لہجے میں کہا۔

"لو اب کیا میں حقیقت بھی بیان نہ کروں"اس نے سنجیدگی سے کہا۔

"عباد میں آپ کا خون پی جاؤں گی"وہ لہنگا سمبھالتے ہوئے اس کے پیچھے بھاگی تھی جو اس سے آگے آگے دوڑ رہا تھا ان کا دوڑنا وغیرہ سب شوٹ ہو رہا تھا۔

رک جائیں اتنے بھاری لہنگے میں مجھ سے بھاگا بھی نہیں جا رہا وہ بولتی جا رہی تھی اور اس کے پیچھے بھاگتی جا رہی تھی۔باقی کے لوگ دوسری طرف تھے اور یہ دونوں اس طرف تھے جہاں ان کو شوٹ کیا جا رہا تھا عباد اس کے پیچھے آکر کھڑا ہوا تھا اس نے ہاتھ پکڑ کر اسے اپنی طرف کھینچا تھا وہ اس کے سینے سے آکر ٹکرائی تھی۔

"دنیا کی سب سے حسین لڑکی آج میری دسترس میں ہے اور وہ سب سے زیادہ پیاری لگ رہی ہے تھوڑی سی نروس ہے بہت زیادہ کانفیڈنٹ ہے آج شوخی کہی کھو گئی ہے اور وجہ یہ ہے کہ وہ اپنی نئی دنیا بسانے جا رہی ہے اسی لیے گھبرا رہی ہے لیکن اس کو فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے اس کا شوہر ہر موڑ پر اس کے ساتھ کھڑا ہے یہ وعدہ اس کا شوہر کرتا ہے۔"

عباد اس کی پریشانی بھانپ گیا تھا اس کا نروس پن اس کی آنکھوں نے دیکھ لیا تھا یہ سب اس نے اسے ریلیکس کرانے کے لیے کیا تھا اور وہ پر سکون ہو بھی گئی تھی آیت نے اپنا ماتھا اس کے ماتھے سے ٹکا دیا تھا دونوں مسکرائے تھے۔ عباد اس کا ہاتھ پکڑتا ہوا راہداری عبور کرتے ہوئے وہاں لے آیا تھا جہاں ادیرا اور روحان بیٹھے ہوئے تھے۔ آج موسم بہت خوشگوار تھا ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی اور سارا انتظام کھلے آسمان تلے ہی کروایا گیا تھا۔

بیگم صاحبہ آپ بھول تو نہیں گئی کہ ایک عدد شوہر بھی ہے آپ کا آبص نے عفاف کو رستے میں ہی روک لیا تھا جو دودھ کے گلاسز لے کر آ رہی تھی۔

"بالکل نہیں میں اپنی زندگی کا اہم حصّہ کیسے بھول سکتی ہوں بس آج کا اور کل کا دن ہے پھر سارا وقت ہم دونوں کا ہی ہے" وہ جلدی جلدی کہتی ہوئی جانے ہی لگی تھی کہ آبص نے پھر اسے روک لیا۔

یہ مجھے دیں۔۔ آبص نے ڈش اس کے ہاتھ سے لے کر ٹیبل پر رکھ دی۔

اور پاس پڑے گجرے اٹھاتے ہوئے اسے پہنانے لگا آپ کے لیے لے کر آیا تھا اور آپ یہاں پہلے ہی پہنچ گئی تھی دینے کا موقع نہیں ملا۔

عفاف نے لمبی گھیر دار ریڈ فراک پہن رکھی تھی پاؤں میں بلیک ایک سٹریپ والی ہیل پہن رکھی تھی موقع کی مانسبت سے میک اپ کیا گیا تو وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔ آبص کے لیے نظریں چرانا مشکل ہو رہا تھا۔

عفاف کب سے دودھ لینے گئی ہوئی ہو تم اور یہاں پر تم لوگوں کا رومینس ہی ختم نہیں ہو رہا احلام نے ان کو آڑے ہاتھوں لیا تھا۔

تھوڑا سا سکون تو کرنے دیا کریں میری بیوی کو کام کروا کروا کر اسے دبلا پتلا کر کے رکھ دیا ہے اس نے پیچھے سے ہانک لگائی مقصد احلام کو سنانا تھا جو عفاف کا ہاتھ پکڑ کر اسے لے گئی تھی۔

"آپ کی بیگم پرسوں تک بالکل فری ہے پھر جتنا مرضی کھلا کھلا کر موٹا کر لی جیئے گا" احلام نے بھی ادھر سے ہی جواب دیا وہ بھی اسٹیج کی طرف گیا تھا۔ عفاف نے دودھ عباد کو دیا تھا اور اس سے پانچ لاکھ مانگے تھے۔

ہاں ہاں نکالو پانچ لاکھ روپے تمہاری بیگم نے بھی اس دن میرے بٹوے سے کٹوتی کی تھی آبص نے صوفے پر جھکتے ہوئے کہا۔

جانے دیں آبص بھائی آپ کے بٹوے سے بامشکل ایک لاکھ روپے نکلے تھے آیت نے ناک سے مکھی اڑائی۔

چلو نکل تو گئے تھے نہ پھنسے تو نہیں رہ گئے تھے چلو اب اپنے میاں کو بولو جیب ہلکی کرے آبص نے بھی لاپرواہ انداز میں کہا۔

اوکے میری بیوی کو بھی ایک لاکھ ملا تھا تو تیری بیوی کو بھی ایک لاکھ ہی ملے گا عباد نے جیب سے پیسے نکالے اور گننے لگا۔

عباد بھائی کنجوسی نہ کریں تھوڑی سی اور جیب ہلکی کریں میں اتنے کم پیسے نہیں لوں گی عفاف نے دوٹوک کہا۔

تو ٹھیک ہے یہ بھی جیب میں رکھ لیتے ہیں۔

"بھابھی آپ یہی پیسے رکھ لیں ورنہ ایک دفع انہوں نے پیسے جیب میں ڈال لیے تو انہوں نے میری بھی نہیں سننی" اذان بیچ میں کودا تھا اور شوخ سا بولا تھا۔

ADABAVENUE
خیال زبان

تو پہلے کیا آپ ہی کی سنتے ہیں؟ زمل بیچ میں بولی۔

"تو اور کیا وہ کسی پیپر پر سائن کرنے سے پہلے مجھ سے ساری ڈیٹیل لیتے ہیں پھر جا کر سائن کرتے ہیں۔ پہلے مجھ سے پوچھتے ہیں کہ اس کیس کا کیا بنا فلاں کیس کا کیا بنا۔۔۔ اور ایک دن مجھ سے تو یہ تک پوچھ لیا میں گھر جاؤں یا نہ جاؤں۔"

دیکھ لو پھر کتنی عزت ہے ہماری جونیئر ہو کر سینئر والا روب رکھتے ہیں اذان نے شیطانی مسکراہٹ سے سب کو اپنی باتوں میں لگا لیا تھا۔

ہو گیا ہے یا ابھی بھی باقی ہے عباد اس کی نوٹنکی دیکھ کر دانت چباتے ہوئے بولا۔

نہیں بہت سی باتیں باقی ہے جس میں سے ایک تو مجھے کبھی نہیں بھولتی اس نے معصوم شکل بناتے ہوئے کہا۔

وہ کیا؟سب نے یک زبان کہا۔

اذان نے ایک کرسی کھینچی تھی اور اس پر بیٹھتے ہوئے سوچنے والے انداز میں کہا۔

"یہی کہ جب آپ سارے فیصلے مجھ سے پوچھ کر کرتے ہیں تو زندگی کا اتنا بڑا فیصلہ مجھ سے پوچھے بغیر کیسے کر لیا۔۔۔ابھی بتا دیں کسی نے آپ کے ساتھ زور زبردستی تو نہیں کی میں ایک ایک کو دیکھ لوں گا" اس نے اسی سنجیدگی سے کہا تھا وہاں پر بیٹھے ہر شخص نے اس کے سینس آف ہیومر کو سراہا تھا۔

اذان تم مجھے کل تھانے میں ملو ساری ڈیٹیل سے آگاہ کروں گا اور جو میں نے تمہیں کیس دیا تھا اس کی ڈیٹیل ابھی تک میرے پاس نہیں پہنچی اس نے دانتوں کو چباتے ہوئے کہا۔

یہ دیکھیے بھابھی میرے ہاتھ جڑے ہوئے ہیں آپ کے سامنے پلیز ایک ہفتے تک سر کو تھانے مت آنے دینا ورنہ اتنے ہینڈسم بندے کا انہوں نے بینڈ بجا دینا ہے اس کے منت کرنے پر سب لوگ ہنس دیے تھے۔وہ ایسا ہی تھا سب کو ہنسنے پر مجبور کر دیتا تھا جہاں بھی جاتا تھا محفل کی جان بن جاتا تھا۔لیکن کوئی اسے اگر مجرموں کے ساتھ دیکھ لیتا تو غش کھا کر گر جاتا۔

ADABAVENUE
خیال زبان

"عباد بھائی دیں بھی دیں" عفاف نے پھر سے کہا۔

"یہ لو" عباد نے اس کے سامنے ایک لاکھ روپے کیے تھے وہ پکڑنے ہی لگی تھی کہ آیت نے وہ پیسے جھپٹ لیے۔

اس نے اٹھارہ ہزار نکالے تھے اس میں سے اور باقی عفاف کی طرف بڑھائے تھے۔

یہ لو آبص بھائی کے بٹوے سے پورے اٹھارہ ہزار کم تھے اس لیے جتنے میں نے لیے تھے اتنے ہی تمہیں ملے گے۔

"کتنی ڈیش ہو تم میں نے تمہیں بنا چیک کیے دیے تھے اس میں سے پانچ لاکھ بھی نکل سکتا تھا میں نے بنا پرواہ کیے تمہیں دیا تھا اور تم کتنی مین ہو ابھی سے شوہر کے پیسے بچانے میں لگ گئی۔"

"ہاں تو ہو سکتے تھے پر تھے تو نہیں" آیت نے لاپروائی سے کہا۔

یہ لینے ہے تو لو ورنہ یہ میرے کلچ میں جائے گے اس نے اپنا کلچ کھولا تھا اور اس میں پیسے رکھنے لگی تھی اس سے پہلے ہی عفاف نے جھپٹ لیے تھے باقی کے بچے پیسے اس نے اپنے کلچ میں رکھ لیے تھے۔

سب اس کی طرف ہی دیکھتے رہ گئے تھے اور وہ سب کو اگنور مارتی ہوئی روحان کی طرف چلی گئی تھی۔

سر کو بیوی ٹکر کی ملی ہے اذان نے آبص کے کان میں سر گوشی کی۔ہاں اور دیکھنا اس کو کیسے سیدھا کرتی بلکہ تھوڑا بہت تو کر بھی چکی ہے آبص نے بھی سر گوشی کی۔

اب وہ سب روحان کی دودھ پلائی کر رہی تھیں روحان نے بنا بحث کے ہی پیسے دے دیے تھے وہ پھر سے آکر اپنی جگہ پر بیٹھ گئی تھی۔

☆☆☆☆☆

"مجھے کبھی الوداع مت کہنا بابا"

ہاتھ میں مائیک لیے ادیرا بولتی ہوئی اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے پانچ قدم آگے آئی تھی۔

"ورنہ پرایا سمجھ لوں گی خود کو میں بابا"

آیت بھی ہاتھ میں مائیک لیے اس کے روبرو آئی تھی اور اپنے بابا کی طرف دیکھتے ہوئے بولی تھی جو راہداری کے آخر میں اپنے کسی دوست کے ساتھ کھڑے تھے۔

"آنکھوں میں آنسو لے کر دہلیز پار کر جاؤں گی بابا"

ادیرا چلتی ہوئی راہداری کے آغاز پر آکھڑی ہوئی تھی آنکھیں نم ہوئی تھیں۔

"جب اس گھر میں آؤں تو میرا پرایا گھر مت کہنا بابا"

آیت بھی چلتی ہوئی راہداری میں قدم رکھ چکی تھی۔

ADABAVENUE
خیال زبان

"دل میں کسک لے کر لوٹ جاؤں گی بابا"

ادیرا کا آنسو نکلا تھا جسے اس نے ٹشو سے پونچھ ڈالا تھا۔

"اپنی باہیں ہمیشہ کھلی رکھنا بابا"

"انہی میں آ کر میں سمٹ جاؤں گی بابا"

آیت چلتی ہوئی راہداری کے بیچ و بیچ پہنچ گئی تھی۔

"اس آنگن میں میری کھلکھلاہٹوں کو تازہ رکھنا بابا"

ادیرا کی آواز لڑکھڑائی تھی آنسو اس کے گلے کا پھندا بن کر گلے میں اٹک گئے تھے۔

"جب کبھی میں اس گھر میں آؤں"

"تو مجھے یہ گھر پرایا نہ لگے بابا "

آیت مسکرائی تھی اس مسکراہٹ میں اداسی کا عنصر تھا۔

ADABAVENUE
خیال زبان

"میری یادوں کے باغیچے کو مہکائے رکھنا بابا"

"میرے مائیکے کو میرے لیے پرایا مت کرنا بابا"

ادیرا آیت کے روبرو آئی تھی اسے دیکھ کر اس نے اپنے بابا کی طرف دیکھا تھا۔

"سر پر ہاتھ رکھ کر کہنا پھر ملے گے جانِ بابا"

آیت احمد صاحب سے کچھ قدم کی دوری پر تھی۔

"مجھے کبھی الوداع مت کہنا بابا"

ادیرا نے آخری لائن بولی تھی احمد صاحب آ کر ان سے کچھ فاصلے پر کھڑے ہو گئے تھے اور اپنی باہیں کھولی تھی وہ دوڑتی ہوئی ان کی باہوں میں سما گئی تھیں۔

مجھے کبھی الوداع مت کہنا بابا

ورنہ پرایا سمجھ لوں گی خود کو میں بابا

آنکھوں میں آنسو لے کر دہلیز پار کر جاؤں گی بابا

جب اس گھر میں آؤں تو میرا پرایا گھر مت کہنا بابا

دل میں کسک لے کر لوٹ جاؤں گی بابا

اپنی باہیں ہمیشہ کھلی رکھنا بابا

انہی میں آ کر میں سمٹ جاؤں گی بابا

اس آنگن میں میری کھکھلاہٹوں کو تازہ رکھنا بابا

جب کبھی میں اس گھر میں آؤں بابا

تو مجھے یہ گھر پرایا نہ لگے بابا

میری یادوں کے باغیچے کو مہکائے رکھنا بابا

میرے مائیکے کو میرے لیے پرایا مت کرنا بابا

ADABAVENUE
خیال زبان

سر پر ہاتھ رکھ کر کہنا پھر ملے گئے جانِ بابا

مجھے کبھی الوداع مت کہنا بابا

(فقیہہ بتول)

آنسو تینوں کی آنکھوں سے بہہ رہے تھے پورا ریزورٹ خاموشی کی لپیٹ میں تھا آنکھیں وہاں موجود باقی لوگوں کی بھی نم تھیں ردا بیگم کو زوریز اپنے ساتھ لگائے کھڑا تھا نازیہ بیگم کی آنکھیں بھی نم تھیں بیٹیوں سے بھر کر وہ دونوں انہیں پیاری تھیں عفاف بھی آبص کے ساتھ لگی آنسو بہا رہی تھی سار یہ کو وہ نظم دل پر لگتی ہوئی محسوس ہوئی تھی وہ کرسی کا سہارا لیتی ہوئی وہاں بیٹھ گئی تھی۔اس سناٹے میں احمد صاحب کی آواز گونجی تھی۔

ADABAVENUE
خیال زبان

دو کانچ کی گڑیا ہیں

میرے جگر کا ٹکڑا ہیں

میرے آنگن کا پھول ہیں

گھر میں خوشبو بکھیرا کرتی ہے

ان کے قہقہوں کی گونج ہے

جو ہر چہرے پر مسکراہٹ لاتی ہے

ان کی یادوں کی خوشبو ہی تو ہے

جو جینے کی وجہ بن جائے گی

آج وہ بڑی ہو گئی ہیں

کہ پیا دیس سدھاری جا رہی ہیں

(فقیہہ بتول)

احمد صاحب نے ان کے آنسو صاف کر کے انہیں مسکراتے ہوئے گلے لگایا تھا یہ گھر آپ لوگوں کا ہمیشہ رہے گا گھر والوں کے دلوں میں وہی محبت ہمیشہ رہے گی اور آپ لوگوں کو نئے گھر میں نئے لوگوں کے دلوں میں جگہ بنانی ہیں انہوں نے دونوں سے کہا وہ آنکھیں صاف کرتی ہوئی ہاں میں سر ہلا گئی تھیں۔

وہ دونوں احمد صاحب کے ساتھ چلتی ہوئی تھوڑا سا آگے آئی تھیں زوریز نے اپنے دونوں ہاتھ آگے بڑھائے تھے دونوں نے وہ ہاتھ تھام لیے تھے۔

ADABAVENUE
خیال زبان

"بھائی ہمارا سب سے پیارا"

آیت نے مسکراتے ہوئے مائیک میں بولا۔

"ان کے کندھوں پر چڑ کر دیکھی دنیا ساری"

ادیرا بھی مسکرائی تھی۔

"ہر ضد ہم نے ہے ان سے منوائی"

آیت زوریز کے بازو میں ہاتھ ڈالے چلتے ہوئے بول رہی تھی۔

"ہم نے ان کو کیا ہے بہت تنگ"

"پھر بھی کبھی ماتھے پر نہ ڈالا انہوں نے بل"

ادیرا نے جذب سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

"سارے جہاں سے اچھا

بھائی ہمارا سب سے پیارا"

آیت نے آنکھوں میں آنسو لیے ہونٹوں پر مسکراہٹ سجاتے ہوئے کہا۔

زوریز کی آنکھیں نم تھیں اس نے دونوں کا ماتھا چوما تھا اور ان دونوں کو ان کے شوہروں کے حوالے کیا تھا۔باقی سب کزنز ان کے ارد گرد جمع ہو گئے تھے انہیں تسلی دینے لگے تھے تھوڑی دیر بعد رخصتی کا شور اٹھا تھا۔

ان دونوں نے داداجان اور دادی جان کو وہی مل لیا تھا ادیرا کو ان سے جدا ہونے کا دکھ تھا لیکن اس کو سائیڈ پر رکھ کر اس نے سختی سے انہیں دوائی لینے کا کہا تھا اور روز واک پر جانے کا بھی کہا تھا۔باقی سب ان کے ساتھ ساتھ چل رہے تھے ہاتھوں میں چاول کی مٹھیاں بھر بھر کر وہ پیچھے پھینک رہی تھیں ان کا رزق ان کے گھر ہی چھوڑ کر جا رہی تھیں۔باری باری وہ سب سے ملی تھیں اور یہ لمحہ بہت بھاری تھا۔ہاتھوں میں ٹشو لیے وہ دونوں اپنے آنسو صاف کر رہی تھیں۔

ساڈا چڑیاں دا چمبا اے

بابل اساں اڈ جانا

ساڈی لمبی اڈاری اے

ADABAVENUE
خیال زبان

وے مڑ اسانیں آنا

بھائی غازی کو کہیں یہ گانا بند کریں مجھے اور رونا آرہا ہے۔

آیت نے جھنجھلاتے ہوئے کہا وہ گانے کے بول اس کی آنکھوں سے نکلنے والے آنسوں کا سبب بن رہے تھے۔

"میں نے کب چلایا ہے ڈی جے نے چلایا ہے" اس نے بات ڈی جے پر ڈال دی۔

"لیکن کہا تو تم نے ہی ہو گا" اس نے تیز لہجے میں کہا۔

"بس یہی چیز یہی چیز کبھی نہیں بدلنی چاہیے ہم ایسے ہی لڑتے رہے گے میں اپنے پاٹنر کو مس کروں گا تمہارے جانے کے بعد میں کس سے لڑوں گا اب تو عفاف بھی چلی گئی ہے گھر کافی سونا سونا ہو گیا ہو گا۔" بات کرتے کرتے وہ اداس ہوا تھا۔

"اب تم ایسے سڑی ہوئی شکل نہ بناؤ مجھے اور رونا آئے گا۔"

"ارے یار چِل کر ہمارے گھر آجایا کرنا نہیں تو تمہاری کسر میں پوری کرلوں گا" علی نے اس کی گردن کو اپنی طرف جھٹکا دیتے ہوئے کہا۔

"ذلیل انسان تو بھی اپنے بھائی کی طرح گردنوں کا دشمن بنتا جارہا ہے" غازی نے اپنی گردن سے اس کے ہاتھ ہٹائے تھے۔

بھائی اب یہ آپ کی اور احلام کی زمیداری ہے دادا ابو جان کو ٹائم پر دوائی دینی ہے اور روزانہ واک پر بھی لے کر جانا ہو گا۔۔۔ادیرا کھڑی ان دونوں کو انسٹرکشن دے رہی تھی انہوں نے مسکراتے ہوئے حامی بھر لی تھی قرآن پاک کے سائے تلے ان دونوں کو کار میں بیٹھا دیا گیا تھا۔

روحان بھی اپنی کار خود ڈرائیو کر رہا تھا اور عباد بھی دونوں اپنی اپنی گاڑیوں میں بیٹھ گئے تھے۔

بچے کدھر ہیں؟ ادیرا نے روحان سے پوچھا جو کار ریورس کر رہا تھا۔

وہ دونوں بابا کے ساتھ ہیں وہ دوسری کار میں ہیں اور وہ پانچ منٹ پہلے ہی نکل گئے ہیں روحان نے سرسری ساجواب دیا۔

فاطمہ بیگم بھی علی کے ساتھ پانچ منٹ پہلے نکل چکی تھیں۔زوریز احمد صاحب غازی اور عدیل صاحب کافی دیر اس سڑک پر کھڑے رہے تھے جہاں سے وہ دو گاڑیاں گئی تھیں عدیل صاحب نے احمد صاحب کو سہارا دیتے ہوئے دوسری کار میں بٹھایا سب لوگ بھی اپنے اپنے گھروں کے لیے نکل گئے تھے۔ آج گھر ویران ویران سا لگ رہا تھا صرف دو لوگ گھر سے گئے تھے اور گھر خالی ہو گیا تھا ایسا ان سب کو لگ رہا تھا۔زوریز تھوڑی دیر سب کے ساتھ بیٹھا تھا پھر اٹھ کر اپنے کمرے میں چلا گیا تھا۔

احلام نے کپڑے بدل کر سب کے لیے چائے بنائی تھی اداسی گھر کے کونے کونے سے جھلک رہی تھی اداس تو وہ بھی تھی اس کی جان سے زیادہ عزیز دوست آج رخصت ہوئی تھی لیکن خوشی بھی تھی کہ وہ اپنا گھر بسانے لگی ہے۔

☆☆☆☆☆

کچھ رسموں کے بعد آیت کو کمرے میں پہنچادیا گیا وہ عباد کے کمرے میں پہلے کبھی نہیں آئی تھی کیوں کہ عباد ہمیشہ ریزروسا رہتا تھا اور کچھ سالوں پہلے تو وہ غصّہ بھی کرنے لگا تھا سب بھی اس کے ساتھ ریزرو سے ہی رہتے تھے۔بلیک اور گرے کلر کے تھیم کا وہ کمرا بہت بڑا اور خوبصورت تھا۔ جہازی سائز بیڈ تھا جس کے اوپر گرے رنگ کی چادر بچھی ہوئی تھی۔بیڈ کے آگے دیوان پڑا ہوا تھا اور اس سے تھوڑا آگے دائیں ہاتھ دیوار پر شیشہ لگا ہوا تھا جس کو ڈریسنگ کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا۔اس کے سامنے ہی ونڈو تھی جو باہر لاؤن کا خوبصورت منظر پیش کرتی تھی۔

اس سے تھوڑا آگے صوفے پڑے تھے جن کے بالکل سامنے ایل ای ڈی لگی ہوئی تھی۔لیفٹ سائیڈ پر واشروم تھا اور رائیٹ سائیڈ پر ڈریسنگ روم تھا۔

وہ کمرے کا جائزہ لے رہی تھی کہ عباد دروازہ کھولتا ہوا اندر داخل ہوا۔

یہ اتنی جلدی آ گئے نور (کالج فیلو) نے تو بتایا تھا کہ دولہا ہمیشہ لیٹ آتا ہے نور فلمیں بہت زیادہ دیکھتی تھی اور اس کو بھی آکر سٹوریز سنایا کرتی تھی جو منہ لٹکائے ہی سنتی تھی آیت صرف انیمیٹڈ موویز دیکھتی تھی۔

کیا ہوا یہاں کیوں کھڑی ہو اور ایسے گھور کیا رہی ہو؟ عباد نے اس کے آگے چٹکی بجائی جس سے وہ ہوش میں آئی۔ وہ وہاں سے بیڈ پر آئی تھی اور گھونگھٹ نکال کر بیٹھ گئی تھی۔

اب یہ کیا تماشا ہے؟ اب گھونگھٹ کیوں اوڑھ کر بیٹھ گئی ہو عباد نے گھڑی اتار کر سائیڈ ٹیبل پر رکھی۔

"یہ تماشا نہیں ہے یہ رسم ہوتی ہے آپ فلمیں نہیں دیکھتے کیا اس نے گھونگھٹ اوپر کرتے ہوئے پوچھا اور پھر نیچے کر لیا۔"

"نہیں میں ایسی موویز نہیں دیکھتا" اس نے سرسری سا کہا۔

"تو میں کونسا دیکھتی ہوں وہ تو مجھے نور نے بتایا تھا اچھا چھوڑیں یہ سب اور میری منہ دکھائی دے پھر گھونگھٹ ہٹا دیں" اس نے حل پیش کیا۔

"دیکھ تو لیا ہے میں نے تمہارا منہ تو کس خوشی میں منہ دکھائی دوں" اس نے مسکراہٹ ہونٹوں میں دبائی۔ اس نے غصّے سے گھونگھٹ پیچھے ہٹایا۔

"عباد آج میں لڑنے کے موڈ میں نہیں ہوں" اس نے انگلی اٹھاتے ہوئے وارن کیا۔

"یہ لو"۔۔۔ عباد نے ایک ڈبی اس کے آگے کی۔ اس میں سونے کی چار چوریاں تھی جو بہت خوبصورت تھیں۔

"یہ آپ لے کر آئے ہیں" آیت نے اس سے پوچھا۔

نہیں ماما نے دیے ہیں عباد پاؤں بیڈ سے لٹکائے اس کے سامنے ہی لیٹ گیا تھا۔

"آپ کیا لائے ہیں پھر؟" اس نے چوڑیاں سائیڈ پر رکھتے ہوئے پوچھا۔

"کچھ نہیں" اس نے لاپرواہی سے کہا۔

"مجھے ابھی اور اسی وقت آپ سے کچھ چاہیے" اس نے دوٹوک کہا۔

میں اب کہاں سے لا کر دوں وہ اٹھ کر بیٹھتے ہوئے بولا۔

"آپ ابھی دے سکتے ہیں مجھے اور آپ ابھی دے گے مجھے" آیت نے بیڈ سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"آیت فضول باتیں نہ کرو اب میں اتنی رات کو جاؤں لینے "عباد بھی اٹھا تھا۔

"تو میں نے کب کہا کہ آپ باہر سے لا کر دیں آپ یہاں سے ہی مجھے دے سکتے ہیں" آیت نے اپنے دوپٹے کی پینز نکالتے ہوئے کہا۔ آیت کے کہنے پر اس نے پوچھا تھا کیا؟

آپ کا گٹار کدھر ہے؟ آیت نے آئینے میں دیکھتے ہوئے ہی پوچھا۔

وہ تو علی کے پاس ہوتا ہے لیکن تم کیوں پوچھ رہی ہو؟ اس نے سرسری سا پوچھا۔

جائیں اور لے کر آئیں پھر بتاتی ہوں اس نے حکم دیا۔

صبح لے آوں گا ابھی نہیں لے کر آسکتا وہ منع کرتا ہوا آکر صوفے پر بیٹھ گیا۔ تو ٹھیک ہے میں لے آتی ہوں وہ کہتی ہوئی دروازے کی جانب بڑھی۔

ADABAVENUE
خیال زبان

"یار رکو"۔۔۔ عباد نے اس کو دروازے سے ہی جا لیا۔

لے کر آتا ہوں وہ اس کو گھورتا ہوا علی کے کمرے کی طرف گیا اس نے دروازہ ناک کیا اور اندر چلا گیا۔

"کیا ہوا بھائی بھابھی نے پہلے دن ہی کمرے سے نکال دیا" علی نے شیطانی مسکراہٹ سے کہا۔

"بکواس نہ کرو"۔۔۔ عباد نے اس کو جھڑکا اور دیوار پر لٹکا گٹار اتارا اور باہر کی جانب چلا گیا۔

واہ آیت نے تو آتے ہی کمال کر دیا مطلب بھائی نے بابا کی ڈیتھ کے بعد پہلی بار اپنا گٹار اپنے ہاتھ میں لیا ہے علی نے مسکراتے ہوئے سوچا اور اپنی جگہ پر آکر لیٹ گیا۔

یہ لو اب بتاؤ کیا کرنا ہے تم نے گٹار کا عباد نے گٹار کو دیوان پر رکھا۔اس نے عباد کا ہاتھ پکڑ کر اسے صوفے پر بٹھایا تھا اور خود گٹار پکڑ کر اس کے سامنے آئی تھی اور اسے گٹار پکڑایا تھا۔آیت کا دوپٹہ اب اس کے کندھے پر ڈھلک رہا تھا۔عباد اس کی طرف الجھی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

"عفاف کی برتھڈے والے دن آپ نے جو دھن بجائی تھی وہ بجائیں۔"اس نے آئینے کے نیچے پڑے میز پر اپنے فون کا کیمرا اسیٹ کیا تھا۔اور خود صوفے کے سامنے پڑے ٹیبل پر بیٹھ گئی تھی۔

تم نے صرف اس لیے گٹار منگوایا ہے اس نے حیرت سے پوچھا وہ دانت نکالتے ہوئے ہنس دی۔

"اپنا فون دیں"۔۔۔آیت نے اس سے فون مانگا۔

"ابھی سے بیویوں والے کام شروع کر دیے۔۔۔میرے فون میں ایسا کچھ نہیں ہے"اس نے منع کرتے ہوئے کہا۔

مجھے ایسا کچھ دیکھنا بھی نہیں ہے بس اپنا فون دیں مجھے اس نے ہاتھ آگے کیا جس پر عباد نے فون رکھ دیا۔اس نے اس کے فون سے آڈیو ریکورڈ نکالا اور ٹیبل پر رکھ دیا۔آیت نے اس کو سٹارٹ کرنے کا کہا تھا۔

اس نے سر جھٹکتے ہوئے وہی دھن بجائی تھی اور آیت کی یہ سب سے پسندیدہ دھن تھی وہ ہاتھ پر چہرہ گرائے عباد کو گٹار بجاتا ہوا دیکھ رہی تھی اور اس دھن کو سن رہی تھی وہ اس میں کھو گئی تھی عباد اس کی اتنی دلچسپی دیکھ کر مسکرا دیا تھا۔وہ منظر آیت کے فون نے ریکارڈ کیا تھا اور اس کی آواز عباد کے فون نے ریکارڈ کی تھی۔گٹار سائیڈ پر رکھتے ہوئے اس نے آیت سے اس کی وجہ پوچھی تھی اور اس نے کہا تھا یہ میری سب سے پسندیدہ دھن ہے اور جس دن آپ نے یہ دھن بجائی تھی اس دن پہلی دفع مجھے آپ اچھے لگے تھے اور ویڈیو اس لیے بنائی ہے کہ یہ میری آپ کی طرف سے منہ دکھائی ہے اور میں اس کو ہمیشہ سمبھال کر رکھوں گی اور آپ کے فون میں اس لیے ریکارڈ کی ہے کہ اس کو میں اپنے فون کی رنگ ٹون سیٹ کروں گی اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اب یہ لیں فون اور اسے میرے نمبر پر سینڈ کریں بلکہ میں ایسا کرتی ہوں خود ہی سینڈ کر دیتی ہوں اس نے فون اس کے ہاتھ میں دیتے دیتے پیچھے کر لیا تھا۔

"میں کر دیتا ہوں" اس نے فون کھینچا اور جذبز ہوتے ہوئے کہا۔

"لو دیکھ لو آ بھی گئی ہو گی" اس نے فوراً سے کہا۔

ٹھیک ہے اتنا ہڑبڑا کیوں رہے ہیں اس نے اٹھ کر اپنا فون چیک کرتے ہوئے کہا۔ عباد کپڑے نکالے واشروم میں گھس گیا وہ نکلا تو آیت بھی کپڑے بدل آئی تھی۔ دونوں باتیں کرتے کرتے ہی سو گئے تھے۔

☆☆☆☆☆

روحان لوگوں کی فیملی زیادہ لمبی چوڑی نہیں تھی کچھ رشتے دار ہی تھے جنہوں نے شادی میں شرکت کی تھی اور مہمان ہال سے ہی اپنے گھر روانہ ہو گئے تھے صرف ایک کزن اور اس کی بیوی ساتھ آئے تھے۔ وہ ادیرا کو کمرے میں پہنچا کر خود اپنے گھر روانہ ہو گئے تھے۔

ادیرا کمرے میں آ کر اس کا جائزہ لیتی رہی پھر اٹھ کر اس نے اپنا حجاب ڈھیلا کیا تھا وہ کمرے کے ساتھ بنے ٹیرس پر چلی گئی تھی ٹھنڈ بھرتی جا رہی تھی لیکن وہ ٹھنڈ اس کو پر سکون کر رہی تھی۔ روحان کمرے میں آیا تو اسے وہاں کوئی نہ دکھا اس کی نظر ٹیرس کے کھلے دروازے پر پڑی تھی وہ الماری کی طرف بڑھا تھا اور اس میں سے ایک شال نکالی تھی۔

ادیرا کا رخ دوسری طرف تھا اس نے وہ شال اس کے کندھوں پر ڈالی تھی اس نے رخ موڑ کر اس کی طرف دیکھا تھا اور مسکرائی تھی اور پھر رخ سامنے کی طرف کر لیا تھا۔

" یہاں کیوں کھڑی ہیں ٹھنڈ لگ جائے گی" روحان نے پوچھا۔

"اب نہیں لگے گی" اس کا اشارہ شال کی طرف تھا۔

"ادیرا"۔۔۔ ہمم روحان کے پکارنے پر اس نے ہنکار بھرا۔

" آپ میرا ماضی جاننا چاہے گی؟" روحان نے سنجیدگی سے پوچھا۔

"کیا آپ نے جاننے کی کوشش کی تھی؟" اس نے بھی اسی کے انداز میں کہا۔

"میں اس میں دلچسپی نہیں رکھتا۔"

"اور میں آج میں دلچسپی رکھتی ہوں چھوڑ دیں ماضی کے بابوں کو۔۔۔ماضی کی باتوں سے صرف سبق سکھا جائے تو وہ ان زخموں پر دوا بن کر اثر کرتی ہیں اور اگر بار بار اسے کریدا جائے تو وہ زخم بن کر رسنے لگتے ہیں" ادیرا اس کی طرف پلٹی تھی وہ بھی اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"میں بچوں کے لیے شادی کرنا چاہتا تھا لیکن میں اپنی زندگی میں آنے والی لڑکی کو صرف اس شرط پر داخل نہیں کرنا چاہتا تھا کہ وہ میرے بچوں کی گورنس بن کر ہی رہ جائے میں نے اسے ہر حق دینے کا عہد اپنے آپ سے کیا تھا بس میری اتنی سی خود غرضی تھی کہ میں بچوں کے لیے ایک ماں بھی چاہتا تھا میں چاہتا تھا کہ جو لڑکی میری زندگی میں آئے وہ ان کو بھی اپنے سینے سے لگا کر رکھے۔"

"میرے بچے بہت معصوم ہیں"۔۔۔۔"اور پیارے بھی بہت ہیں" روحان کی بات کو ادیرا نے بیچ میں کاٹ دیا تھا۔

"میں آپ کی ہچکچاہٹ سمجھ گئی ہوں آپ یہی کہنا چاہتے ہیں کہ مجھے آپ سے کوئی شکایت نہیں ہوگی آپ میرے حقوق و فرائض اچھے سے پورے کریں گے اور بچوں کے معاملے میں یہ خود غرضی نہیں ہے آپ ایک اچھے باپ کی طرح اپنے بچوں کا سوچ رہے ہیں آپ بھی بے فکر رہے میں بچوں کے معاملے میں کوتاہی نہیں کروں گی" اس نے مسکراتے ہوئے اسی کے دل کی بات کی تھی جسے وہ ترتیب نہیں دے پا رہا تھا۔اس کی بات سن کر وہ مسکرایا تھا۔

"آپ نے بہت کم میں بہت زیادہ سمجھ لیا ہے کافی سمجھدار ہیں۔۔۔امپریسو۔۔۔" اس نے ایمپریس ہوتے ہوئے کہا۔

"ہمم۔۔۔آپ بھی بہت جلد سمجھ گئے ہیں" ادیرا نے بھی مسکراتے ہوئے کہا اور پھر دونوں ہنس دیے۔

ایک بات کہوں روحان نے اس کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے کہا جس پر ادیرا نے ہاں میں سر ہلایا۔

ADABAVENUE

"آپ بہت خوبصورت دل کی مالک ہیں اور اب وہ خوبصورت دل میری ملکیت ہے۔" وہ سر جھکا کر مسکرا دی تھی روحان نے اسے گولڈ کا بریسلٹ پہنایا تھا۔ تھوڑی دیر وہ دونوں وہاں کھڑے رہے تھے پھر کمرے میں آ گئے تھے۔ دونوں نے کپڑے بدل کر نماز پڑھی تھی روحان نے اپنی جائے نماز تھوڑی سی آگے بچھائی تھی اور ادیرا نے اس کی امامت میں نماز ادا کی تھی۔ دعا کے لیے اس نے ہاتھ اٹھائے تھے اور اس کی نظر روحان کے کسرتی وجود پر ٹک گئی تھی۔

"کتنی خواہش تھی اس کی کہ وہ اپنے ہم سفر کے ساتھ نماز پڑھے یہ خواہش اس نے تب کی تھی جب وہ یشب کے نکاح میں تھی لیکن یشب اس کے نصیب میں نہیں تھا یہ خواہش اس کی روحان کے نصیب سے جڑنے کے بعد پوری ہوئی تھی اس کی یہ بھی خواہش تھی کہ اس کا ہمسفر نماز کا پابند بھی ہو اور آج یہ خواہش بھی پوری ہو گئی تھی۔"

"اس کی اور بھی چھوٹی چھوٹی خواہشیں تھی جو شاید زندگی انعام کی صورت میں پورا کرنے والی تھی۔"

ابراھیم ولا میں سب نماز کی پابندی کیا کرتے تھے اور یہ عادت سب کو دادا جان نے ڈالی تھی یشب نماز پڑھتا تھا جب اس کے پاس وقت ہوتا تھا وہ نماز کے لیے وقت نہیں نکالتا تھا۔

دعا مانگ کر اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تھا وہ یک ٹک اسے ہی دیکھ رہی تھی اس کے مسکرا دینے پر وہ ہوش میں آئی تھی اور اٹھ کر اپنا جائے نماز طے لگانے لگی تھی۔

بچے آپ کے ساتھ سوتے ہیں؟

"جی" روحان نے ایک سائیڈ پر لیٹتے ہوئے کہا۔

"تو اب کدھر ہیں؟" اس نے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

"بابا نے انہیں اپنے پاس ہی روک لیا ہے۔"

وہ بابا کو تنگ کریں گے اس کے بابا کہنے پر اسے خوشی ہوئی تھی اس نے اس کے ساتھ جڑے ہر رشتے کو بہت جلدی قبول کر لیا تھا۔

نہیں وہ زیادہ تنگ نہیں کرتے اور بابا آج کے دن ان کو یہاں کبھی نہیں سونے دیں گے آپ بھی سو جائیں میں ان کو دیکھ آیا ہوں وہ سو رہے ہیں اس نے اس کی طرف کروٹ لیتے ہوئے کہا۔وہ بھی سر ہلاتی ہوئی لیٹ گئی تھی تھکاوٹ کی وجہ سے وہ جلد ہی نیند میں کھو گئی تھی۔

"بے شک نصیبوں کو لکھنے والا بہترین لکھتا ہے"روحان نے ادیرا کو دیکھتے ہوئے سوچا اور خود بھی سونے کی کوشش کرنے لگا۔

صبح کا دن بھی بزی جانے والا تھا صبح عباد اور آیت کا ولیمہ تھا اور اس سے اگلے دن ادیرا اور روحان کا تھا پہلے آیت کا اس لیے رکھا گیا کہ وہ کالج سے صرف ایک چھٹی کرنے پر راضی ہوئی تھی اگلے دن اس کا ارادہ کالج جانے کا تھا اور پھر ادھر سے آ کر ولیمہ اٹینڈ کرنے کا تھا۔

☆☆☆☆☆

آیت اسٹیج پر ولیمے کی دلہن بنی بیٹھی تھی پھر بھی اس کی باتیں ختم نہیں ہو رہی تھیں وہ پٹر پٹر بولتی جا رہی تھی کبھی غازی سے لڑنے لگ جاتی تو کبھی علی سے جو اسے بھابھی بھابھی کہہ کر چھیڑ رہا تھا۔اس نے سلور کلر کی لمبی کامدار فراک پہنی تھی اور پیچ کلر کا دوپٹہ سر پر سجائے رکھا تھا عباد نے سوٹ پہن رکھا تھا۔ادیرا روحان اور بچوں کے ساتھ ابھی ابھی پہنچی تھی وہ ان سے اسٹیج پر ملنے گئی تھی۔روحان عباد سے ملا تھا وہ کچھ دیر ادھر بیٹھے رہے پھر وہ آ کر سب سے ملے تھے ادیرا دادا ابو جان کے ساتھ بیٹھی کافی دیر باتیں کرتی رہی تھی۔ادیرا کو خوش دیکھ کر سب پر سکون ہو گئے تھے وہ سب لوگ ہال کے لاؤن میں ٹیبل سیٹ کر کے بیٹھے تھے۔

"آج موسم کافی خوشگوار ہے لگتا ہے بارش ہو گی"عفاف نے چہکتے ہوئے آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

سوچنا بھی مت کہ آپ اس میں نہاؤ گی"آبص نے اس کے خوش ہونے پر پانی پھیرا۔

"میں صرف سوچ نہیں رہی میں اس پر عمل بھی کروں گی"اس نے ناک سے مکھی اڑائی۔

عفاف آبص بھائی بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں مت نہانا بیمار پڑ جاؤ گی ادیرا نے بھی آبص کی بات سے اتفاق کیا۔

"نہیں ہوتی بیمار میں بہت سخت جان ہوں" اس نے آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"پھر بھی آپ نہیں نہاؤ گی" آبص نے دوٹوک انداز میں منع کیا۔

"آبص اب ہماری لڑائی ہو جائے گی" اس نے تھوڑے غصّے میں کہا۔

"تو کونسا پہلی بار ہو گی" اس نے دوبدو کہا۔

"میں ناراض ہو جاؤں گی۔"

"میں منالوں گا۔"

"میں ماما کی طرف رہنے چلی جاؤں گی۔"

"میں اٹھا کر لے آؤں گا۔" وہ غصّے سے کہہ رہی تھی اور آبص اس کی باتیں ٹھنڈی ہوا میں اڑا رہا تھا۔ وہ رخ موڑے بیٹھ گئی اور سارہ سے باتیں کرنے لگی تھی۔

سارہ تمہاری ساس کا رویہ تمہارے ساتھ ٹھیک ہے کیا؟ عفاف نے کچھ سوچتے ہوئے پوچھا۔

ہاں ٹھیک ہے کیوں تم کیوں پوچھ رہی ہو اس نے نظریں چراتے ہوئے کہا۔

پتہ نہیں مجھے ان کا انداز کچھ اکھڑا اکھڑا سا لگا تھا عفاف نے اپنے کھٹکے سے اسے آگاہ کیا۔

تم زیادہ ہی سوچ رہی ہو ایسا کچھ نہیں ہے اس نے بات ختم کرنی چاہی وہ بھی سر ہلا گئی۔

آیت سب کو اپنی منہ دکھائی کی چوڑیاں دکھا رہی تھی جو اس نے پہن رکھی تھی۔ سب نے ادیرا سے بھی کہا تھا۔

"مجھے تو نکاح والے دن ہی منہ دکھائی مل گئی تھی اور کل یہ بریسلٹ ملا ہے" اس نے مسکراتے ہوئے اپنی رنگ اور بریسلٹ دکھایا سب نے اس کی تعریف کی تھی اور وہ مسکرا دی تھی۔ زوریزان دونوں کو خوش دیکھ کر مسکرا دیا تھا۔

"کیوں سڑی ہوئی شکل بنا کر بیٹھی ہو کوئی بات ہے کیا جو تمہیں پریشان کر رہی ہے؟" غازی نے غازہ سے پوچھا۔

"آپ کو چہرے پڑھنے آتے ہیں؟" اس نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"انسان ہر کسی کا چہرا نہیں پڑھ سکتا صرف ان کا پڑھ سکتا ہے جنہیں وہ جانتا ہو۔"

"آپ مجھے جانتے ہیں؟" ایک اور سوال غازہ نے پوچھا تھا۔

"تم کیا کہتی ہو؟" اس نے بھی الٹا سوال کیا تھا۔

"ہمم۔۔۔مجھے لگتا ہے آپ ہر دفع میری پریشانی بھانپ جاتے ہیں" اس نے سنجیدگی سے کہا۔

"تو بتانا نہیں چاہو گی کہ کیوں پریشان ہو؟" اس نے سرسری سا پوچھا۔

"نہیں۔۔۔اس بار آپ میری پریشانی حل نہیں کر پائے گے" اس نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"تم میرے سکلز کا اندازہ صرف اندازوں سے لگا رہی ہو" اس کی بات پر وہ ہنس دی تھی۔

"نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے بس مجھ سے وہ بات نہ پوچھیں۔"

"ٹھیک ہے جیسے تمہاری مرضی" اس نے بھی بات ختم کر دی تھی۔

اوکے سر جی اللہ حافظ علی تمہارا بہت بہت شکریہ کے تم نے مجھے اس قابل سمجھا کہ میں اس شادی میں آسکوں اور ان کی شادی کے چھوارے اور کھانا کھا سکوں اب مجھے اجازت دیں میں چلتا ہوں اذان نے وہاں آتے ہی کہا تھا اور عباد سے مل کر چلا گیا تھا۔

بابابابا نیند آ رہی ہے فجر روحان کی گود میں چڑھتے ہوئے بولی۔ ازلان بھی دوڑتا ہوا ان کے پاس آ گیا تھا۔

ہم بھی چلتے ہیں کافی ٹائم ہو گیا ہے بچوں کو بھی نیند آ رہی ہے ادیرا نے اٹھتے ہوئے کہا۔ وہ لوگ سب سے مل کر کار میں بیٹھے تھے روحان اور امان صاحب آگے بیٹھے تھے ازلان بھی ان کی گود میں ہی تھا فجر پیچھے ادیرا کی گود میں سو رہی تھی۔

☆☆☆☆☆

اگلے دن آیت کالج گئی تھی لیکن علی اور غازی نہیں گئے تھے اس نے فیصلہ کیا تھا کہ اب وہ اپنے نوٹس ان دونوں کو نہیں دے گی ساری محنت وہ کرتی تھی اور وہ دونوں پکی پکائی کھیر کھاتے تھے۔شام کو وہ سب ادیرا اور روحان کے ولیمے پر گئے تھے کل بارش نہیں ہوئی تھی بارش آج ہو رہی تھی۔

ادیرا آج بھی بہت خوبصورت لگ رہی تھی اور روحان بھی کسی سلطنت کا شہزادہ لگ رہا تھا وہ دونوں ہاتھ سوٹ کی جیبوں میں ڈالے مسکراتے ہوئے ادیرا سے کچھ کہہ رہا تھا اور وہ شرما کر سر جھکا گئی تھی۔

ادیرا تم بہت پیاری لگ رہی ہو آیت نے اسٹیج پر آتے ہی کہا اور اس کے گلے لگی اس نے لمبی گھیر دار کالے رنگ کی فراک پہنی تھی عباد نے بھی کالے رنگ کا ہی سوٹ پہنا تھا۔

"سر آپ بھی کچھ کم نہیں لگ رہے آپ دونوں کو دیکھ کر بس یہی لگتا ہے جیسے پرفیکٹ میچ ہے" آیت نے روحان سے کہا۔

"پہلی بات ہم کالج میں نہیں ہیں تو آپ مجھے سر کہنا بند کریں اور دوسری بات آپ کو کب تک لگتا رہے گا کہ ہم پرفیکٹ میچ ہیں اب آپ قبول کیوں نہیں کر لیتی کہ ہم بالکل پرفیکٹ میچ ہیں" روحان نے شوخ لہجے میں کہا۔

"اچھا سینس آف ہیومر ہے آپ کا" آیت نے اسے سراہا جس پر اس نے شکریہ کہہ کر سر جھکا دیا۔

"آبص چھوڑیں میرا ہاتھ کہا تو ہے باہر نہیں جاؤں گی" عفاف نے آبص سے اپنا ہاتھ چھڑواتے ہوئے کہا۔وہ دونوں بھی اسٹیج پر آ گئے تھے آبص نے اس کا ہاتھ پکڑ رکھا تھا کیوں کہ وہ بار بار باہر جانے کی کوشش کر رہی تھی۔اب وہ تینوں کپلز اسٹیج پر کھڑے تھے۔

"اب مجھے اجازت دو میری بیوی میرے کنٹرول سے باہر ہو رہی ہے" آبص ان دونوں سے ملا تھا اور عفاف بھی ان دونوں سے ملی تھی اور پھر دونوں ہال سے باہر چلے گئے تھے۔

"آبص آپ بہت برے ہیں آپ کو پتہ ہے مجھے بارش کتنی پسند ہے پھر بھی آپ میرے ساتھ ایسا کر رہے ہیں" اس نے لٹکتے ہوئے منہ سے کہا اور ونڈو سے باہر بارش کا وہ منظر دیکھنے لگی۔

"عفاف یہ جنوری کی بارش ہے جون کے مہینے کی بارش نہیں ہے بیمار پڑ جائیں گی اس لیے ضد مت کریں" اس نے گیئر بدلتے ہوئے کہا۔اس نے کوئی جواب نہیں دیا وہ باہر ہی دیکھتی رہی تھی۔

زوریز اسٹیج پر آیا تھا اور ادیرا کو ساتھ لگائے اس سے باتیں کر رہا تھا۔

"خوش ہونا؟" زوریز نے پوچھا۔

"آپ کو میری شکل سے کیا پتہ لگ رہا ہے" اس نے اس کے ساتھ لگے ہی اس کی طرف دیکھ کر الٹا سوال کیا۔

"اللہ میری بہن کی خوشیوں کو ہمیشہ سلامت رکھے اس نے دعا دی تھی اور اس نے آمین کہا تھا۔روحان اپنے کسی دوست کو ملنے گیا تھا۔ تھوڑی دیر تک وہ سب اپنے گھروں کو روانہ ہو گئے تھے۔

☆☆☆☆☆

آبص نے اپنے کمرے کے ساتھ بنے ٹیرس کے دروازے کو لاک لگایا تھا اس کو پتہ تھا بارش دیکھ کر عفاف کا دل مچلنا شروع ہو جاتا ہے اور وہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ اس میں نہا کر بیمار پڑ جائے۔عفاف اپنے کمرے میں سے نظر آتے ٹیرس کے قریب چیئر رکھ کر بیٹھی تھی اپنے بازوؤں کو اپنی ٹانگوں کے گرد لپیٹے اس پر چہرہ گرائے بارش کو ٹیرس کے شیشے سے ٹکراتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔

یہ لیں۔۔آبص نے اس کے سامنے چائے کا کپ کیا تھا اس نے چائے کی طرف دیکھ کر منہ موڑ لیا تھا۔

"پی لیں پھر آپ کے لیے ایک سرپرائیز ہے" اس نے چیئر پر بیٹھتے ہوئے کپ میز پر رکھ دیا۔

"رشوت دے رہے ہیں" اس نے بھنویں اچکائی۔

"نہیں اپنی بیوی کو منا رہا ہوں" اس نے کہتے ہوئے چائے کا کپ لبوں سے لگایا۔

"پھر ٹھیک ہے" اس نے کپ اٹھاتے ہوئے کہا۔

برستی بارش

گہری خاموشی

بارش کی بوندوں کی ٹپ ٹپ

چائے کا ایک کپ

کپ سے نکلتی وہ بھانپ

کھلی کھڑکی سے باہر بارش کا وہ منظر

ہائے وہ سہانا منظر

(فقیہہ بتول)

ADABAVENUE

چائے پیتے ہوئے عفاف نے بارش کے ہونے کا خوبصورت منظر کھینچا تھا۔

"یہ منظر زیادہ خوبصورت ہے بارش میں نہانے سے" آبص نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔

"لیکن ہے تو امیجینیشن نا" اس نے کپ میز پر رکھتے ہوئے کہا۔

"امیجینیشنز حقیقت سے زیادہ خوبصورت ہوتی ہیں امیجینیشنز ہمارے اختیار میں ہوتی ہیں جیسے چاہے مرضی ڈیزائن کر سکتے ہیں حقیقت ہمارے اختیار میں نہیں ہوتی ہمیں اسے ویسے ہی قبول کرنا پڑتا ہے جیسے وہ ہوتی ہے بغیر کسی ردوبدل کے" آبص نے بھی آخری گھونٹ لیتے ہوئے کپ میز پر رکھا۔

"ہمم آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں اچھا اب میرے سرپرائیز کی باری ہے "اس نے چیئر سے اٹھتے ہوئے کہا۔۔۔ہاں چلیں وہ بھی اٹھا تھا اور اس نے قدم کمرے سے باہر کی طرف بڑھائے تھے۔عفاف بھی اس کے ہمقدم ہوئی تھی۔وہ اس کو لیے گھر کے آخری کونے میں بنے روم میں لے گیا۔وہ دونوں اندر بڑھے تھے کمرا اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا آبص نے لائٹ آن کی تھی۔جیسے ہی منظر روشن ہوا عفاف کی آنکھیں حیرت سے پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھی سامنے کا منظر خوبصورت تھا حسین تھا۔

عفاف فائن آرٹس کی سٹوڈنٹ تھی وہ پینٹنگ میں مہارت رکھتی تھی اس نے گھر میں ایک چھوٹے کمرے کو اپنا سٹوڈیو بنا رکھا تھا جس میں اس کے کینوس اس کی پینٹنگز برش کلرز وغیرہ تھے۔وہ کمرا چھوٹا تھا یہ کمرا بڑا تھا سامنے عفاف کی رنگوں سے جگمگ کرتی مسکراتی ہوئی تصویر تھی جو ہاتھ سے بنائی گئی تھی اور اس کے ساتھ ہی آبص کی تصویر تھی جو عفاف نے بنائی تھی۔

پورے کمرے میں رنگ بکھرے ہوئے تھے وہ کمرا رنگوں کی دنیا لگ رہا تھا۔ہر طرح کے پینٹس ہر طرح کا برش چھوٹا بڑا ہر سائز کا موجود تھا۔ہر طرح کے کلرز جتنی بھی رنگوں کی قسمیں تھی۔سب کلرز وہاں موجود تھے سکیچز بکس چار کینوس جو کمرے کے چاروں کونوں میں پڑے ہوئے تھے۔پورا کمرا کلرز کی روشنی سے جگمگا رہا تھا وہ کمرے کے بیچ و بیچ کھڑے ادھر ادھر نظریں گھمائے دیکھ رہی تھی ہر دیوار پر بھی خوبصورتی سے مختلف کلرز سے پینٹ کیا گیا تھا۔

ADABAVENUE

آبص یہ سب آپ نے کب کیا؟ وہ حیران تھی وہ خوش بھی تھی اس کے لیے فیصلہ کرنا مشکل ہو رہا تھا کہ وہ خوش ہے یا حیران۔۔۔

"جب آپ شادی کی تیاریوں میں بزی تھیں" آبص ہاتھ باندھے اس کاری ایکشن ہی نوٹ کر رہا تھا اس نے جواب دیا۔

یہ بہت خوبصورت ہے یہ میرے سٹوڈیو سے زیادہ خوبصورت ہے وہ چیزوں کو ہاتھ لگائے ان کے ہونے کا یقین کر رہی تھی۔

"یہ بھی اب آپ کا ہی ہے آپ جو چاہے یہاں کر سکتی ہیں۔"

"یہ تصویر آپ نے کہاں سے بنوائی ہے یہ بہت پیاری بنی ہے؟ اس نے تصویر کو ہاتھ سے چھوتے ہوئے کہا۔

ادیرا سے آپ کی دوست کا نمبر لیا تھا اور اس سے ریکویسٹ کر کے بنوائی ہے آبص اس کے ساتھ آ کر کھڑا ہوا تھا اور تصویر کو دیکھتے ہوئے جواب دیا تھا۔

"تھینک یو آبص یہ بہت پیارا گفٹ ہے بہت زبردست ہے" وہ اس کے بازو میں ہاتھ ڈالے اس کے کندھے پر سر رکھے تصویروں کو دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

"میں آپ سے ناراض تھی کہ آپ نے مجھے بارش میں نہانے نہیں دیا لیکن اتنا پیارا گفٹ دینے کے بعد میں آپ کو معاف کرتی ہوں "اس نے ہنستے ہوئے کہا۔ آبص بھی اس کے اس قدر خوش ہونے پر مسکرا دیا تھا۔

"اب چلیں"۔۔۔ آبص نے اس کو چلنے کا کہا۔

"تھوڑی دیر اور رکتے ہیں" وہ اس کا بازو چھوڑتے ہوئے کلرز دیکھنے لگی۔

"میرا تو دل کر رہا ہے میں یہی رہ جاؤں" اس نے آہ بھرتے ہوئے کہا۔ آبص بھی سائیڈ پر رکھی چیئر پر بیٹھ گیا اور اس کی ایک ایک حرکت کو نوٹ کرنے لگا۔ تھوڑی دیر وہ وہاں رکے تھے پھر اپنے کمرے میں آ گئے تھے۔

عفاف جو نیند کی دیوانی تھی آج باتیں کرنے میں اتنا مصروف تھی کہ شاید وہ سونا بھول گئی تھی آبص بھی لیٹے ہوئے سر کہنی کے بل بیٹھے سر ہاتھ پر گرائے اسے ہی سنتا رہا تھا جب تک کہ وہ سو نا گئی۔

بھابھی مجھے آپ سے بات کرنی ہے سا ریہ کچن میں صبح کے برتن دھو رہی تھی جب غازہ اس کے پاس آئی۔

غازہ تم آج گئی نہیں؟ اس نے برتن دھوتے ہی پوچھا۔

نہیں بھابھی آج نہیں گئی میرا آپ سے بات کرنا زیادہ ضروری ہے اس نے سنجیدگی سے کہا۔

کیا بات ہے غازہ سب ٹھیک تو ہے نا اس نے ہاتھ صاف کرتے ہوئے تجسس میں پوچھا۔

"نہیں کچھ بھی ٹھیک نہیں ہے" اس نے گردن نفی میں ہلائی۔

"اچھا بتاؤ کیا بات ہے؟" اس نے وجہ پوچھی۔

"بھابھی کمرے میں چلیں یہاں پر نہیں بتا سکتی" غازہ نے ادھر ادھر نظریں گھمائی۔

ٹھیک ہے تم جاؤ یہ دو تین برتن رہ گئے ہیں میں دھو کر آتی ہوں۔ وہ سر ہلاتی ہوئی اپنے کمرے میں چلی گئی سار یہ بھی برتن دھو کر اس کے پیچھے گئی۔

ہاں اب بتاؤ کیا بات ہے؟ اس نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

"بھابھی آپ کو بھائی سے بات کرنی ہے" اس نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"کیا بات کرنی ہے؟" سار یہ نے آنکھوں کے اشاروں سے پوچھا۔

"بھابھی۔۔۔ وہ آنٹی میری شادی کروانا چاہتی ہیں وہ کسی سے بات کر رہی تھی کہ جیسا مرضی رشتہ آ جائے میں اس کو فارغ کر دوں گی۔۔۔۔ پلیز بھابھی آپ بھائی کو سمجھایئے میں شادی نہیں کرنا چاہتی بھائی آنٹی کی بات مان لے گے وہ انہیں اپنے لفظوں کے جال میں پھنسالیں گی اور وہ ہاں بھی کر دیں گے۔۔۔ پلیز بھابھی کچھ تو کریں" وہ بات کرتے کرتے رونے لگی تھی۔

اگر انہوں نے منع نہ کیا تو میں آنٹی کی منتیں کروں گی کہ میں ہاسٹل چلی جاؤں گی لیکن میری شادی کا خیال اپنے ذہن سے نکال دیں۔

چپ کر جاؤ اور ہاسٹل والی بات تم اپنے ذہن سے نکال دو میں فراز سے بات کروں گی تم فکر نہ کرو اور وہ مان بھی جائے گے سار یہ نے اسے ساتھ لگاتے ہوئے تسلی دی تھی۔

"کوئی اتنی نفرت دل میں لے کر کیسے جی لیتا ہے؟" غازہ نے روتے ہوئے کہا۔

"ویسے ہی جیسے لوگ ڈھیر ساری محبت دل میں لے کر جی لیتے ہیں۔"

"دونوں ہی بہت بھاری لفظ ہیں ایک آگ ہے تو ایک ٹھنڈا پانی" ساریہ نے اسے تھپکا اور کچھ سوچتے ہوئے باہر چلی گئی۔

☆☆☆☆☆

احلام یہاں کیوں بیٹھی ہو؟ یشب نے اس کے پاس آ کر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔ وہ جو کہی کھوئی ہوئی تھی اس کے پکارنے پر چونکی۔

طبیعت تو ٹھیک ہے نا؟ اس نے پریشانی سے استفسار کیا۔

"جی میں بالکل ٹھیک ہوں ادھر بیٹھنے کو دل کر رہا تھا" اسی لیے بیٹھ گئی اس نے جواب دیا۔

ٹھیک ہے لیکن کوئی شال تو لے لیتی ٹھنڈ لگ جائے گی یشب نے اپنی شال اس کے اوپر پھیلاتے ہوئے کہا۔ وہ چپ سی خاموش سی کسی غیر مرئی نقطے کو گھور رہی تھی۔

"خاموشی پسند ہے؟" یشب نے سوال کیا۔

"نہیں" اس نے یک لفظی جواب دیا۔

"پھر خاموشی میں کیا ڈھونڈھ رہی ہو" ایک اور سوال کیا گیا تھا۔

"خاموشی کی آواز ڈھونڈھ رہی ہوں اس کی آواز بھی تو ہوتی ہو گی کیسے لوگ خاموشی سے اتنا سکون محسوس کر لیتے ہیں" اس نے ہاتھوں کو آپس میں رگڑتے ہوئے کہا۔

"خاموشی میں جو ہل چل پیدا کریں اسے آواز کہتے ہیں پھر وہ خاموشی کی اسٹیج چھوڑ دیتی ہے" یشب نے اس کے ہاتھ اپنی گرفت میں لیتے ہوئے اسے گرمائش دی۔

"ہوتی ہے خاموشی کی آواز ہوتی ہے وہ بہت کچھ ہم سے کہہ رہی ہوتی ہے بہت کچھ ہم سے سن رہی ہوتی ہے لیکن اس کو محسوس اور سنا خاموشی سے جاتا ہے" احلام نے یشب کی بات کی نفی کی۔

ADABAVENUE
خیال زبان

"تو پھر کیا سنا رہی ہو؟ خاموشی کو" اس نے احلام کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"اپنے دل کا بوجھ بانٹ رہی ہوں خاموش ساتھی کے ساتھ" اس کی آنکھیں نم ہوئی۔

"کیا بوجھ بانٹنے کے لیے میں کافی نہیں ہوں؟" اس نے سوال کیا۔

"وہ بوجھ آپ سے بانٹنے پر کم نہیں ہوتا" اس نے نظریں جھکالی۔

"مجھے بتاؤ گی بھی نہیں" اس نے مزید کریدا۔ وہ اس کے ساتھ لگے پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔

"یشب مجھے یہاں تکلیف ہوتی ہے جب مجھے اپنے اوپر بیتی داستان یاد آتی ہے وہ تکلیف میرے دل کا بوجھ بڑھا دیتی ہے" اس نے اپنے دل کے مقام ہاتھ رکھتے ہوئے آنسوؤں کے درمیان کہا۔

"ادیرا کے ساتھ جو ہوا وہ سب میری تکلیف کا باعث بنتے ہیں میں نے نہیں سوچا تھا کہ زندگی مجھے اس کے روبرو کھڑا کر دے گی اور وہ کتنی اعلیٰ ظرف ہے اس نے اپنا آپ قربان کر کے خوشیاں میری جھولی میں ڈال دی میں ان خوشیوں کی حق دار نہیں ہوں ۔۔۔۔" آنسو قطار در قطار بہہ رہے تھے۔

"کاش میں بھی اس جیسی ہوتی کاش زندگی ہمیں ایسے ایک دوسرے کے سامنے کھڑا نہ کرتی کاش زندگی ہم سے یہ امتحان نہ لیتی" اس کے لہجے میں کرب تھا۔ یشب نے اس کو خود سے علیحدہ کیا تھا اور اس کے آنسو صاف کیے اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لیے وہ اس سے گویا ہوا تھا۔

"کاش اور اگر زندگی کا حصّہ ہو تو زندگیوں کی کہانیاں ہمیشہ ادھوری رہ جاتی ہیں کاش اور اگر ہمارے شکوؤں کے پلڑے کو بھاری کر دیتا ہے جو ہماری زندگی میں شکر ادا کرنے والی چیزیں ہوتی ہے نا یہ سب شکوے ان سب چیزوں پر بھی حاوی ہو جاتیں ہیں اور ہم ان کاش اور اگر کے چکروں میں پھنسے سب کچھ کھو دیتے ہیں جو ہماری زندگیوں میں ہوتا ہے یا ہو چکا ہوتا ہے وہ بہترین ہوتا ہے اگر اور

کاش زندگی میں ہونے ہی نہیں چاہیے ان کو زندگی سے نکال کر پھینک دینا چاہیے اور آگے بڑھ جانا چاہیے اور ان نعمتوں پر شکر ادا کرنا چاہیے جو ہمارے پاس ہوتیں ہیں جو صرف اور صرف ہمارے لیے ہوتیں ہیں جو کسی اور کی حسرت یا خواہش بھی ہو سکتی ہیں۔"

اب یہ تم پر ڈیپینڈ کرتا ہے کہ تمہیں شکر ادا کرنا ہے یا شکوہ تو پھر کونسا راستہ اختیار کرنا ہے اس نے بھنوں کو جنبش دیتے ہوئے پوچھا۔

"صبر اور شکر کا راستہ "اس نے جواب دیا آنکھیں ایک بار پھر نم ہوئی تھیں۔

چلو اب رونا دھونا نہیں جلدی سے تیار ہو جاؤ پھر ہم باہر چلیں گے اور میں نے کوئی بہانہ نہیں سننا آج تو باہر جانا ہی پڑے گا یشب نے اس کو وہاں سے اٹھا کر کمرے میں بھیجا۔

تھوڑی دیر تک وہ دونوں باہر کے لیے نکل گئے تھے اور دونوں نے ہی خوب انجوئے کیا تھا احلام بھی تھوڑا سا پر سکون محسوس کر رہی تھی۔

☆☆☆☆☆

اگلے دن غازی علی آیت کالج گئے تھے عباد بھی اپنے کام پر چلا گیا تھا۔روحان بھی تیار ہو کر کالج کے لیے نکل چکا تھا وہی سے اس نے ہوسپیٹل جانا تھا۔

بچے ابھی تک سو رہے تھے ادیرا کمرے سے باہر نکل کر لاؤنج میں آگئی تھی جہاں امان صاحب بیٹھے اخبار پڑھ رہے تھے اس نے آتے ہی سلام کیا تھا۔انہوں نے خوشدلی سے جواب دیا تھا۔

آپ کے لیے ناشتہ لگا دوں ادیرا نے ان سے پوچھا۔

نہیں بیٹا جی میں ناشتہ کر چکا ہوں شوگر کا پیشنٹ ہوں لیٹ ناشتہ نہیں کرتا انہوں نے اسی انداز میں کہا۔

آپ نے کر لیا؟ امان صاحب نے پوچھا۔

نہیں مجھے بھوک نہیں تھی اس لیے روحان کے ساتھ نہیں کیا بچے اٹھتے ہیں تو ان کے ساتھ ہی کرلوں گی اس نے بھی مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ دونوں کافی دیر آپس میں باتیں کرتے رہے تھے ادیرا نے ان سے ان کی ساری میڈیکل ہسٹری پوچھ ڈالی تھی اور ان کی میڈیسن کی زمیداری بھی اپنے سر لے لی تھی۔ میں بچوں کو دیکھ آوں اٹھ گئے ہوگے وہ ان سے اجازت لیتے ہوئے اٹھی تھی۔

"روحان اللّٰہ نے تمہاری قسمت میں ہیرا لکھا ہے اس کی قدر کرنا" وہ روحان کے تصور سے مخاطب تھے۔ وہ کمرے میں آئی تو فجر ہل رہی تھی اور اپنی آنکھیں مل رہی تھی۔

اس نے آنکھیں کھولی تو سامنے اسے ادیرا بیٹھی ہوئی نظر آئی وہ اٹھ کر بیٹھ گئی تھی اور کئی لمحے وہ اسے دیکھتی رہی ادیرا اس کے دیکھنے پر مسکرا دی تھی اس نے ہاتھ بڑھا کر اسے اپنی گود میں بٹھایا تھا۔

"کیا بات ہے فجر بیٹا آپ ایسے کیوں دیکھ رہی ہو؟" اس نے اس کے بال ہاتھوں سے سوارتے ہوئے پوچھا۔

"آپ ماما ہو نا؟" فجر نے اس کے منہ پر نرمی سے ہاتھ پھیرا۔ اس کی بات پر اس کی مسکراہٹ سمٹی تھی۔

ADABAVENUE
خیال زبان

"آپ سے کس نے کہا؟" ادیرا نے اس سے پوچھا۔

"مجھے پتہ ہے آپ ہماری ماما ہو اس نے اس کے گلے میں ہاتھ ڈالے تھے اور اس کی طرف ہی دیکھ رہی تھی" ادیرا اس کو دیکھ کر مسکرا دی تھی اور اسے سینے سے لگا لیا تھا۔

"تو بچے اپنی ماں کی کمی کو محسوس کرتے ہیں اتنے چھوٹے بچے ماں کے احساس پانے کو تڑپتے ہیں" اس کی آنکھیں نم ہوئی تھی۔

چلو اب بھائی کو اٹھاتے ہیں پھر ہم نہائیں گے اور ناشتہ کریں گے اس نے اس کے گدگدی کی۔

بھائی اٹھو ماما کہہ رہی ہیں وہ اس کو اٹھا رہی تھی اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھ اس کے منہ پر لگا رہی تھی وہ بھی اٹھنے کے بعد اسے گھور رہا تھا ادیرا نے دونوں کو اپنے ساتھ لگایا تھا۔اس نے دونوں کو نہلا کر کپڑے پہنائے تھے پھر ان کو اپنے ہاتھوں سے ناشتہ بنا کر انہیں کھلایا تھا۔

☆☆☆☆☆

"سر"۔۔۔اذان نے آتے ہی سلیوٹ کیا تھا ظفر بھی وہی موجود تھا۔

سر اس ذلیل انسان کے بارے میں بہت بڑی خبر پتہ چلی ہے اذان نے غصّے میں کہا۔عباد نے اس کو بیٹھنے کا کہا تھا لیکن وہ غصّے میں ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچے وہی ٹہلنے لگا تھا۔

اذان بیٹھ جاؤ اس بار عباد نے ذرا روب سے کہا وہ کرسی کھینچتے ہوئے بیٹھ گیا تھا عباد نے اس کو پانی کا گلاس دیا تھا اس نے ایک ہی سانس میں سارا پانی پی لیا تھا۔

"سر مجھے اپنے خبری رحمان سے پتا چلا ہے کہ وہ ذلیل انسان لڑکیوں کی سپلائی کرتا ہے اور لڑکیاں سولہ سے اکیس سال کے درمیان کی ہوتی ہیں وہ انہیں کالج اور یونیورسٹیز کے باہر سے اٹھواتے ہیں انہیں پوری طرح سے ٹریپ کیا جاتا ہے کوئی انہی کی گینگ کی لڑکی کالج میں اڈمیشن لیتی ہے پھر کسی غریب لڑکی کے ساتھ دوستی کرتی ہے اسے اونچے اونچے خواب دکھاتی ہے پھر کسی دن اپنی دوستی کے واسطے دے دے کر وہ اسے اپنے گھر بلاتی ہے اور پھر وہی سے سب کام شروع ہوتے ہیں وہ لڑکی خود ایک نیا روپ اپنا کر وہاں سے نکلتی ہے اور پیچھے باقی کے لوگ اسے اٹھا کر لے جاتے ہیں۔"

سر یہ بھی پتا چلا ہے کہ وہ لڑکیوں کو بہت جلد ملک سے باہر بھیجنے کا انتظام بھی کر رہے ہیں ہمیں جو بھی کرنا ہو گا بہت جلد کرنا ہے۔اذان نے الف سے لے کر یے تک سب کچھ عباد کے گوش گزار دیا تھا اس کے ہاتھوں کی مٹھیاں ابھی تک بھینچی ہوئی تھیں۔

اذان کنٹرول یور سیلف۔۔۔ہمیں بہت دیہان سے اس کیس کو ہینڈل کرنا ہو گا عباد نے اس کو ریلکس رہنے کا کہا۔

سر ہو سکتا ہے کڈ نیپینگ والے کیسز بھی اس کیس کے ساتھ ہی جڑے ہوئے ہو ظفر نے اپنی رائے دی۔

"ہو سکتا نہیں ہے بالکل یہی بات ہے "عباد نے اپنی چیئر سے اٹھتے ہوئے کہا اور بورڈ پر کامن چیزوں پر سر کل کرنے لگا۔

اذان ایک کام کرو تم اس کے اڈوں کی انفارمیشن نکلواؤ اور وہ کس سے ملتا ہے کہاں کہاں جاتا ہے سب پتا کرواؤ اور اس کے فون کا سسٹم بھی ہیک کرواؤ اور ساری انفو میرے فون پر شیئر کرتے رہنا۔

ظفر تم وارنٹ نکلواؤ اس بار یہ ذلیل انسان بچ کے جانا نہیں چاہیے۔

"کچھ پتا چلا کہ یہ کس شخص سے ڈرگز ڈیل کرنے والا ہے؟"

"جی سر کوئی فورا پارٹی ہے اور وہ کل ساتھ بجے ایک ہوٹل میں ڈیل کرنے والے ہیں اور ڈیل کرنے کے لیے وہ اپنے بہت ہی خاص بندے کو بھیجنے والا ہے" اذان نے مزید انفو دی۔

گڈ۔۔۔تو پھر کل تیار رہنا وہ شخص ہمارے ہاتھ سے نکلنا نہیں چاہیے عباد نے دونوں کو ذو معنی سا کہا۔

یس سر دونوں نے یک زبان ہو کر ایک ہی دفع سلیوٹ مارا تھا پورے جوش اور پوری انرجی کے ساتھ عباد نے سر ہلایا تھا اور وہ دونوں بھی سر ہلا کر چل دیے تھے۔

☆☆☆☆☆

شام کو لاؤن میں آیت فاطمہ بیگم علی زمل دانیال اور رانیہ بیٹھے تھے چاچی ولیمے والے ہی دن واپس چلے گئے تھے بچوں کا ابھی رکنے کا ارادہ تھا۔

زمل تم کیا پڑھ رہی ہو؟ آیت نے اس سے پوچھا۔

میں بزنس پڑھ رہی ہوں سمیسٹر بریک پر یہاں آئی ہوں اب میرا ارادہ ہے کہ میں یہی شفٹ ہو جاؤں پاکستان میں ہی باقی سٹڈیز جاری رکھوں آیت زمل سے باتیں کر رہی تھی علی اپنے فون میں گھسا ہوا تھا فاطمہ بیگم رانیہ اور دانیال سے باتیں کر رہی تھیں۔

تھوڑی دیر بعد کار کا ہارن بجا تھا اور اس میں سے عباد نکلتا ہوا نظر آیا تھا اس نے وہاں بیٹھے سب لوگوں کو سلام کیا تھا۔سب نے سلام کا جواب دیا تھا۔

عباد تم پروردی بہت سوٹ کرتی ہے رانیہ نے اس سے کہا جو ابھی آکر کرسی پر بیٹھا تھا۔اس کی بات پر وہ مسکرا دیا تھا اور آیت کی طرف دیکھا تھا آیت اٹھ کر اندر چلی گئی تھی۔وہ دو منٹ بعد پانی کا جگ اور گلاس لے کر آئی تھی اس نے پانی گلاس میں ڈال کر عباد کو دیا تھا وہ اس کی طرف حیرت سے دیکھ رہا تھا۔

"پی لیں"۔۔۔اس نے زبردستی کی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔عباد نے پانی پی کر گلاس اس کے حوالے کیا تھا پھر آیت نے دو گلاس پانی کے پیے تھے۔عباد فریش ہونے چلا گیا تھا آیت بھی اس کے پیچھے گئی تھی۔عباد نے شوز اور گھڑی اتاری تھی کہ آیت کمرے میں داخل ہوئی۔

کیسا رہا تمہارا دن؟عباد نے پوچھا۔

"اچھا تھا"۔۔۔اس نے الماری کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔وہ عباد کے کپڑے نکال لائی تھی اور اسے پکڑائے تھے۔

آیت یہ سب کرنے کی ضرورت نہیں ہے مجھے یہ سب خود کرنے کی عادت ہے میں کر لیا کروں گا اس نے کپڑے لیتے ہوئے کہا۔

میں آپ کے لیے اتنا تو کر ہی سکتی ہوں یہ سب میری پڑھائی کی رکاوٹ نہیں بنے گے۔

لیکن ضرورت کیا ہے؟اس نے اچھبے سے پوچھا۔

"ہر بیوی اپنے شوہر کا کام کرتی ہے آپ کو کیا پرابلم ہے؟"اس نے جھنجلاتے ہوئے کہا۔

"مجھے یہ پرابلم ہے کہ تم میری عادت خراب کر دو گی"وہ کہتے ہوئے واشروم کی طرف بڑھ گیا۔

"بے فکر رہیں میں آپ کی کوئی عادت خراب نہیں کروں گی اور کپڑے نکال کر دے دینے سے کونسی عادت خراب ہوتی ہے" اس نے تنک کر کہا۔ جواب نہیں آیا تھا کیوں کہ وہ واشروم کا دروازہ بند کر چکا تھا۔ وہ باہر آیا تو وہ دونوں لاؤنج میں آ گئے سب لاؤنج میں بیٹھے چائے سے لطف اندوز ہو رہے تھے انہوں نے بھی سب کے ساتھ مل کر چائے پی تھی۔

رات کو آیت اپنی کتابیں بیڈ پر لے کر بیٹھی تھی اور عباد اسٹڈی ٹیبل پر بیٹھا موبائل پر لگا ہوا تھا۔

اذان کی کال آئی تو وہ اٹھ کر باہر چلا گیا۔ سر ڈرگ ڈیل والی بات کنفرم ہو گئی ہے وہ کل ہی ڈیل کریں گے اس نے عباد سے کہا اور اس کو ہوٹل کا نام اور روم نمبر بتا کر فون رکھ دیا۔ وہ کمرے میں آیا تو آیت ابھی تک کتابیں پھیلائے ان میں سر دیے بیٹھی تھی۔

آیت تم اسٹڈی ٹیبل پر بیٹھ کر پڑھ لو عباد نے فون سائیڈ پر رکھتے ہوئے بیڈ پر بیٹھ کر کہا۔

نہیں مجھ سے ادھر بیٹھ کر نہیں پڑھا جاتا میں بیڈ پر بیٹھ کر ہی پڑھتی ہوں اس نے صاف صاف منع کیا۔ وہ اٹھ کر صوفے پر بیٹھ گیا اور وہی پر ٹانگیں سیدھی کیے لیٹ گیا آیت بھی اسے ہی دیکھ رہی تھی جو صوفے پر لیٹا ہوا تھا اور اس کی ٹانگیں صوفے سے باہر لٹک رہی تھیں۔

عباد آپ یہاں سائیڈ پر سو سکتے ہیں میں اپنی کتابیں سائیڈ پر کر لیتی ہوں آیت نے اسے بے آرام دیکھا تو اسے کہہ بیٹھی۔

آر یو شیور کہ تمہیں کوئی پرابلم نہیں ہو گی اس نے تصدیق چاہی۔

نہیں ہو گی میرا بس تھوڑا سا ہی رہ گیا ہے میں بھی ختم کر کے سونے والی ہوں اس نے کتابیں سائیڈ پر ہٹاتے ہوئے کہا عباد بھی اپنی جگہ آ کر لیٹ گیا تھا وہ بھی تھوڑی دیر میں کام ختم کر کے لیٹ گئی تھی۔

☆☆☆☆☆

بچے سو گئے تھے ادیرا لاؤنج میں ہی ٹہل رہی تھی روحان ابھی تک نہیں آیا تھا۔ تقریبا آدھے گھنٹے بعد اس کی کار کا ہارن بجا تھا اس نے اٹھ کر لاؤنج کا دروازہ کھولا تھا۔ وہ دروازہ کھولنے ہی لگا تھا کہ ادیرا نے کھول دیا۔

"آپ ابھی تک جاگ رہی ہیں" روحان نے فون جیب میں رکھتے ہوئے پوچھا۔وہ اس کو ساتھ لگائے اندر لے آیا وہ دونوں کمرے میں آئے تھے جہاں بچے خوابِ خرگوش کے مزے لے رہے تھے۔

"روحان آپ ہر روز اتنا لیٹ آتے ہیں؟" اس نے اس کے کپڑے نکالتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں جلدی بھی آجاتا ہوں بس کالج جب سے شروع کیا ہے تو کام بڑھ گیا ہے اور آج ایک ایمرجنسی کیس آگیا تھا اس لیے لیٹ ہو گیا" اس نے بچوں کا ماتھا چومتے ہوئے کہا۔

"آپ فریش ہو جائیں میں آپ کے لیے کھانا گرم کرتی ہوں" وہ اس کو کپڑے دیتی ہوئی کچن میں چلی گئی۔

اس نے کھانا گرم کیا تھا اور اسے ٹیبل پر لگایا تھا تب تک روحان بھی آگیا تھا ادیرا جاب سے بے نیاز تھی بالوں کو جڑے میں مقید کر رکھا تھا جس میں سے دو تین لٹیں باہر نکلی ہوئی تھیں۔

وہ گلاس رکھ کر پانی کا جگ رکھنے لگی تھی کہ روحان نے اسے وہی روک لیا۔

"آپ نے کھانا کھایا؟" اس نے پوچھا۔

"نہیں میں آپ کا ہی انتظار کر رہی تھی" اس نے جواب دیا۔

"تو پھر بیٹھیے کھانا شروع کرتے ہیں" اس نے ادیرا کو بٹھایا۔

"جی میں پانی کا جگ لے کر آتی ہوں آپ تب تک شروع کریں" وہ پھر اٹھ گئی تھی۔روحان نے پلیٹ میں سالن نکالا تھا تب تک وہ بھی چیئر گھسیٹ کر بیٹھ گئی تھی۔

روحان نے نوالا توڑ کر اس کی طرف بڑھایا تھا جس نے دو سیکنڈ کے توقف کے بعد کھالیا تھا۔روحان نے پلیٹ اس کے آگے کی تھی دونوں ایک ہی پلیٹ میں کھانا کھا رہے تھے۔

"ادیرا آپ انتظار مت کیا کریں جب میں لیٹ ہو جاتا ہوں کبھی کبھی پوری رات بھی ادھر رکنا پڑ جاتا ہے" روحان نے کھانے کے دوران کہا۔

سوری یہ کام میں نہیں کر سکتی مجھے عادت ہے جب بھی کوئی گھر سے باہر ہوتا ہے مجھے نیند نہیں آتی ویسے تو سب ٹائم پر ہی گھر آجاتے تھے بس زوریز بھائی لیٹ ہو جاتے تھے کبھی اپنی کمپنی کی میٹنگ میں گئے ہوتے تو کبھی انکل عمر کی کمپنی کی میٹنگ اٹینڈ کرنے گئے ہوتے اور جب تک وہ گھر نہیں آجاتے تھے مجھے نیند نہیں آتی تھی اس لیے یا تو آپ کو گھر جلدی آنا پڑے گا یا پھر مجھے انتظار کرنے دینا ہو گا۔اس نے کھانے کے دوران ہی تفصیلی بات کی۔

ہمم۔۔۔تو پھر مجھے گھر جلدی آنا ہو گا اس نے ہنکار بھرتے ہوئے کہا۔

بچوں نے تنگ تو نہیں کیا؟ آپ کو روحان نے پوچھا۔

"بالکل نہیں بچے تو بہت پیارے ہیں" اس نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"پیارے تو ہیں لیکن شیطان بھی ہیں فجر زیادہ شیطانیاں نہیں کرتی لیکن ازلان ہر الٹا کام کرتا ہے" اس نے پانی پیتے ہوئے کہا۔

"تو بچے شرارتیں کرتے ہی ہیں" اس نے ناک سے مکھی اڑائی۔دونوں کھانا کھا چکے تھے ادیرا نے روحان سے چائے کافی کا پوچھا تھا اس نے پینے سے منع کر دیا تھا اس کا ارادہ سونے کا تھا۔وہ دونوں کمرے میں آئے تو فجر پہلے سے ہی اٹھ کر بیٹھی ہوئی تھی۔

روحان نے اسے اٹھالیا تھا اور اس کے گال چومے تھے وہ بھی اس کے ساتھ لگ گئی تھی۔

بھوک تو نہیں لگی فجر کو؟ ادیرا نے پوچھا۔

نہیں نہیں ویسے ہی اٹھ کر بیٹھ جاتی ہے اور اس کی عادت ہے یہ میرے سینے پر ہی سوتی ہے۔روحان خود بھی لیٹ گیا تھا اور اسے بھی اپنے اوپر لیٹا کر تھپکنے لگا تھا۔ادیرا بھی دوسری سائیڈ لیٹ گئی تھی اور ازلان کے ماتھے پر آئے بال سوارنے لگی تھی۔روحان نے لیمپ کی لائٹ آف کر دی تھی۔

☆☆☆☆☆

غازہ یونیورسٹی گئی ہوئی تھی رات کو فراز لیٹ آیا تھا تب تک ساریہ سو گئی تھی اس لیے اس کی بات نہیں ہو سکی تھی۔

وہ کچن کا کام سمیٹ کر باہر آئی تھی اور آ کر لاؤنج کی ڈسٹنگ کر رہی تھی کہ دروازے کی گھنٹی بجی وہ دروازہ کھولنے گئی تھی دروازہ کھلنے پر جو سامنے اسے نظر آیا ساریہ نے اس کو سلام کیا تھا اس کے سلام کرنے پر سامنے والے نے منہ بسورا تھا وہ ساریہ کو پیچھے ہٹاتی ہوئی اندر بڑھ گئی تھی۔

آپا کدھر ہیں آپ کوثر بیگم نے گلا پھاڑ پھاڑ کر نائلہ بیگم کو آواز دی۔نائلہ بیگم بھی اس کی آواز سن کر باہر آ گئی تھی اور ان سے ملی تھی۔

بتا تو دیتی کہ تم آ رہی ہو میں کچھ انتظامات ہی کر لیتی نائلہ بیگم نے اس کو بیٹھنے کا کہا۔

آپ نے اتنی ماڈرن نوکرانی رکھی ہوئی ہے آپ نے بتایا نہیں ان کا اشارہ ساریہ کی طرف تھا۔کوثر بیگم کے اس طرح کہنے پر ان دونوں نے ایک دوسرے کے ہاتھ پر تالی ماری تھی وہ جانتی تھی کہ وہ ان کی بہو ہے پھر بھی انہوں نے ساریہ کو ذلیل کرنے کے لیے کہا تھا۔ساریہ کو تذلیل کا احساس ہوا تھا وہ جانے لگی تھی کہ نائلہ بیگم نے اسے روک لیا اور اسے کچھ کھانے کو لے کر آنے کا کہا۔وہ سر ہلاتی ہوئی کچن میں آ گئی آنسو اس کی پلکوں کی حدود کو توڑ کر گال پر بہہ گیا تھا۔

"نوکرانی تو نہیں تھی میں مجھے نوکرانی بنا کر رکھ دیا ہے ان لوگوں نے پھر بھی میرا گھر نہیں بسنے دیتے۔۔۔ آج میں فراز سے دوٹوک بات کروں گی" اس نے اپنے آنسو کو رگڑتے ہوئے کہا۔

وہ سامان تیار کر کے ٹرالی گھسیٹ کر لا رہی تھی کہ کچھ آوازیں اس کے کانوں سے ٹکرائی۔

آپا آپ نے تو کہا تھا یہ لڑکی زیادہ دن نہیں ٹکے گی لیکن یہ تو ابھی بھی یہی ہے کچھ کرتی کیوں نہیں ہو آپ اس کا فراز کو کہو اس کے منہ پر طلاق مار کر اسے گھر سے نکالے کوثر بیگم نے کر ختگی سے کہا۔

ہاں ہاں میں کوشش کر رہی ہوں فراز میرا بیٹا ہے چاہے سوتیلا ہی سہی پرورش تو میں نے ہی کی ہے نا میری بات وہ مانے گا بس تھوڑا سا اور انتظار کر لو انہوں نے اپنی بہن کو تسلی دی۔

کوثر بیگم نائلہ بیگم کی بہن تھی ان کی شادی غریب خاندان میں ہوئی تھی اور وہ لالچی عورت بھی تھی اتنا بڑا گھر دیکھ کر وہ چاہتی تھی ان کی بیٹی اس گھر کی بہو بن جائے تو وہ توراج کرے گی ہی ساتھ ساتھ انہیں بھی راج کروائے گی۔

ساریہ کی اندر جانے کی ہمت نہیں ہوئی تھی پاس سے گزرتی ملازمہ کو اس نے آواز دے کر سامان اندر پہنچانے کا کہا اور خود اپنے کمرے میں آگئی۔ وہ آکر کافی دیر اپنے کمرے میں ٹہلتی رہی تھی اور نہ جانے کیا کیا سوچتی رہی تھی۔ اس نے فراز کو کال کی تھی اور اسے جلدی گھر آنے کا کہا تھا۔

اور میں نے تم سے غازہ کے رشتے کی بات کی تھی کوئی دیکھا رشتہ تم نے؟ نائلہ بیگم نے سرگوشی نما آواز میں پوچھا۔

ہاں دیکھا ہے بس ایوی سا رشتہ ہے لڑکے کی عمر تھوڑی بڑی ہے لیکن دفع مارو عمر کو بس جان چھڑواؤ آپ جیسا بھی ہے رشتہ کوثر بیگم نے سموسہ کھاتے ہوئے کہا۔

ہاں دیکھے گے تم لے آنا کل کو پھر ان لوگوں کو جتنی جلدی کام ہو جائے اتنا ہی بہتر ہے انہوں نے بھی اپنا چائے کا کپ اٹھاتے ہوئے کہا۔ وہ تھوڑی دیر بیٹھی تھی اور پھر اپنے گھر کو روانہ ہو گئی تھی۔ ایک گھنٹے کے بعد فراز بھی آگیا تھا وہ سیدھا اپنے کمرے میں گیا تھا۔

کیا بات ہے ساریہ اتنا ارجنٹ کیوں بلوایا؟ فراز کی پریشان آواز ساریہ کے کانوں سے ٹکرائی۔

"فراز"۔۔۔وہ روتے ہوئے اس کے سامنے آئی تھی۔

"فراز آپ کو یاد ہے نہ آپ نے مجھ سے وعدہ کیا تھا۔۔۔ آپ مجھے کسی قیمت پر نہیں چھوڑیں گے۔۔۔ یاد ہے نہ آپ کو؟" اس نے فراز کو جھنجھوڑا تھا۔

"ہاں یاد ہے لیکن تمہیں کس نے کہا کہ میں تمہیں چھوڑ رہا ہوں یا چھوڑ دوں گا" فراز نے اسے بیڈ پر بٹھایا تھا اور خود گھٹنوں کے بل اس کے سامنے بیٹھ گیا تھا۔

"آنٹی نے کہا ہے کہ آپ مجھے چھوڑ دے گے۔۔۔ اور آج آپ کی خالہ بھی آئی تھیں اور وہ کہہ رہی تھیں آنٹی سے کے وہ مجھے طلاق کیوں نہیں دلوا رہی۔۔۔ وہ یہ بھی کہہ رہی تھیں کہ وہ اپنی بیٹی کی شادی آپ سے کروانا چاہتی ہیں۔۔۔ آپ ایسا نہیں کر سکتے ۔۔۔۔ آپ ایسا نہیں کریں گے" آنسو اس کی گال کو بھگو رہے تھے لیکن اسے پرواہ نہیں تھی فکر تھی تو صرف ایک چیز کی کہ اس کا گھر نہ ٹوٹے اس کا گھر بچ جائے۔

"چپ کر جاؤ سارہ یہ ایسا کچھ نہیں ہو گا امی ایسا کیوں چاہے گی؟"

"وہ ایسا ہی چاہتی ہیں ان کو میں شروع دن سے ہی نہیں پسند۔۔۔ پہلے دن سے ہی ان کا سلوک میرے ساتھ اچھا نہیں رہا اپنے گھر میں کوئی کام نہیں کرتی تھی یہاں پر آ کر میں نے ایک نوکرانی سے بھی زیادہ کام کیا ہے پھر بھی انہوں نے کبھی مجھ سے پیار سے بات نہیں کی۔۔۔ اب بھی جو آپ نے نوکرانی رکھ کر دی ہے وہ صرف آنٹی کے کام کرتی ہے وہ گھر کا اور کوئی کام نہیں کرتی ہے۔۔۔ اب بھی گھر کا سارا کام میں ہی کرتی ہوں۔۔۔ آپ کہتے ہیں نا کہ میں تیار ہو کر کیوں نہیں رہتی اس کے پیچھے بھی وجہ آنٹی ہی ہیں وہ مجھے کاموں میں لگائے رکھتی ہیں اور اگر میں تیار ہو بھی جاؤں تو اتنی باتیں سناتی ہیں کہ سارا دل خراب ہو جاتا ہے"۔۔۔ وہ بولنے پر آئی تو بولتی چلی گئی۔۔۔ چپ اسے فراز کی تیز آواز نے کروایا تھا۔

بس بہت ہو گیا سارہ یہ تم جانتی ہو تم کس کے بارے میں بات کر رہی ہو وہ ماں ہے میری اور جو تم نقشہ کھینچ رہی وہ کسی کا بھی ہو سکتا ہے پر میری ماں کا نہیں فراز نے ترشی سے کہا۔

میں ابھی ان سے پوچھ لیتا ہوں اور مجھے یقین ہے انہوں نے ایسا کچھ نہیں کہا ہو گا فراز کہتے ہوئے کمرے سے باہر نکلا تھا اور نائلہ بیگم کو آوازیں لگاتا ہوا نیچے پہنچا تھا۔

کیا ہوا بیٹا ایسے کیوں شور مچا رہے ہو؟ نائلہ بیگم اپنے کمرے سے باہر نکلی تھی۔

امی کیا آپ چاہتی ہے کہ میں ساریہ کو چھوڑ دوں اور آپ کیا میری شادی اپنی بھانجی سے کروانا چاہتی ہیں اس نے صاف صاف اور دوٹوک انداز میں پوچھا۔

نائلہ بیگم کے چہرے کا رنگ بدلہ تھا انہوں نے خود کو جلد ہی کمپوز کر لیا تھا۔

کیسی باتیں کر رہے ہو بیٹا میں ایسا کیوں چاہوں گی میں کیوں تمہارا گھر توڑنا چاہوں گی انہوں نے حیران ہونے کی ایکٹنگ کی رنگ تو ان کا بدلا ہی تھا اپنی بات بھی انہوں نے بدل ڈالی تھی۔ ساریہ جو سیڑھیوں پر کھڑی تھی ان کی باتیں سن کر غش کھا کر گر جاتی اگر وہ اسٹینڈ کے سہارے کھڑی نہ ہوتی۔

"بیٹا پتا نہیں کیا ہوتا جا رہا ہے ساریہ کو مجھ سے بھی اتنی بدتمیزی کرتی ہے اب تو بڑے چھوٹے کا کوئی لحاظ ہی نہیں رہا اسے بیٹھی کہی کھو جاتی ہے کبھی چیزوں سے باتیں کرنے لگ جاتی ہے تو کبھی دیواروں کو صاف کرتے کرتے انہی سے باتیں بھی کرنے لگ جاتی ہے اس کی حالت دیکھو کیسے حال سے بے حال ہوئی گھومتی رہتی ہے مجھے تو لگتا کسی چیز کا سایہ ہے اس پر اور پاگل ہوتی جا رہی ہے" نائلہ بیگم نے مصنوئی پریشانی والی شکل بنا کر اس کے کان بھرنا شروع کیے۔

"بس بہت ہو گیا۔۔۔ ایسا کچھ نہیں ہے جو یہ آپ کو بتا رہی ہیں یہ جھوٹ بول رہی ہیں یہ ہی وہ سب چاہتی ہیں میرا یقین کریں میں سچ کہہ رہی ہوں میں پاگل نہیں ہوں میں ایک نارمل انسان ہوں یہ حالت صرف انہوں نے میری بنائی ہے آنٹی نہیں چاہتی کہ آپ میرے ساتھ گھر بنائے" وہ اپنے آنسو صاف کرتی ہوئی سیڑھیوں سے اتری تھی آواز اس کی بلند تھی لیکن لہجے میں بدتمیزی کی کوئی جھلک نہیں تھی۔

"بس بہت ہو گیا ساریہ اپنی بکواس بند کر لو تم اپنا آپہ کھوتی جا رہی ہو تمہارا تو علاج کرنا ہی پڑے گا" اس نے اس کے ہاتھ جھٹکے تھے جو اس کے کالر کو پکڑے ہوئے تھے۔

"ادھر آؤ تم۔۔۔ میں نے تمہیں اس گھر کے کاموں کے لیے رکھا تھا پھر تم اس گھر کے کام کیوں نہیں کرتی" فراز نے ترشی سے ملازمہ سے پوچھا۔

صاحب گھر کے سارے کام میں ہی کرتی ہوں اور تو کوئی ہاتھ بھی نہیں لگاتا ساریہ بیگم سارا دن صحیح حلیے میں رہتی ہیں پھر جب آپ آنے والے ہوتے ہیں تو اپنی ایسی حالت بنالیتی ہیں اس ملازمہ نے بڑی چالاکی سے سارا الزام ساریہ کے سر ڈال دیا نائلہ بیگم کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ چمکی تھی۔

تم جھوٹ کیوں بول رہی ہو تمہیں آنٹی نے کہا ہو گا ایسا بولنے کو بتاؤ آنٹی نے تمہیں کہا ہے نا؟ اس نے ملازمہ کو بھی جھنجھوڑ ڈالا تھا۔

ساریہ بس کر دو تماشا فراز نے اس کے بازو سے کھینچ کر اپنے سامنے کیا تھا اور ایک زور دار تھپڑ اس کی گال پر مارا تھا جہاں پہلے آنسوں کی لڑیوں کے نشان تھے اب وہاں انگلیوں کے چھپنے کے نشان تھے۔

"بھائی۔۔۔"غازہ چینخی تھی اس نے قدم اندر رکھا ہی تھا کہ زور دار تھپڑ کی آواز اس کی سماعتوں سے ٹکرائی تھی۔

"یہ کیا بدتمیزی ہے بھائی آپ نے کیوں بھابھی پر ہاتھ اٹھایا؟"

پیچھے ہٹ جاؤ غازہ آج تم بیچ میں نہیں بولو گی فراز نے ہاتھ پکڑ کر اسے پیچھے ہٹایا۔

"آج تم مجھے بتا ہی دو کہ تم کیا چاہتی ہو؟ میں روز روز ان جھمیلوں سے تنگ آگیا ہوں" اس بار فراز نے اسے جھنجھوڑا تھا وہ بت کی طرح ساکت کھڑی تھی بے حس و حرکت اس کے تھپڑ کی گونج ابھی بھی اس کے کانوں میں سائی سائی کر رہی تھی۔

پیچھے ہٹ جائیں بھائی آپ خود صحیح حالت میں نہیں ہے غازہ نے اسے پیچھے کیا تھا۔ وہ اسے غصّے سے گھورتا ہوا باہر چلا گیا تھا نائلہ بیگم بھی اپنی جیت کا جشن منانے کے لیے اپنے کمرے میں چلی گئی اور اس ملازمہ کو بھی آنے کا کہا اور اسے دو ہزار روپے انعام بھی دیا۔ ساریہ وہی زمین پر بیٹھتی چلی گئی بولنے کو اس کے پاس الفاظ نہیں تھے یا الفاظ تھے لب ساتھ نہیں دے رہے تھے۔

غازہ اس سے پوچھتی رہ گئی اس کے منہ سے ایک لفظ نہیں نکلا تھا وہ اس کو اٹھاتی ہوئی اپنے کمرے میں لے آئی اور اسے میڈیسن دے کر سلادیا۔

آج اس نے پختہ ارادہ کیا تھا آفاق صاحب سے بات کرنے کا کوئی اپنے گھر سے اتنالاپرواہ کیسے ہو سکتا ہے وہ دبے پاؤں اپنے کمرے میں ہی ٹہلتی رہی اور آفاق صاحب کے آنے کا انتظار کرتی رہی تھی۔

☆☆☆☆☆

سر روم نمبر 302 ہے اور میں نے وہاں پر منی کیمرا اسیٹ کر دیا ہے اذان نے عباد کو انفارم کیا۔ اذان ویٹر کی ڈریس پہنے اس کمرے میں کیمرا اسیٹ کر آیا تھا جہاں آج ڈرگز کی ڈیل ہونے والی تھی۔

"گڈاب تم واپس آسکتے ہو ہمارے کچھ اور بندے وردی کے بغیر اس کمرے پر نظر رکھے ہوئے ہیں" عباد نے اس کو واپس آنے کا کہا۔

اذان عباد کی کار میں آکر بیٹھا تھا عباد نے لیپ ٹاپ آن کیا تھا کیمرے میں سامنے کا منظر نظر آرہا تھا وہ لوگ ابھی نہیں آئے تھے آدھے گھنٹے بعد کوئی اس روم میں داخل ہوا تھا اور اس کے ہاتھ میں ایک بریف کیس تھا۔ وہ شخص عجیب حرکتیں کرتا ہوا چیزیں ہٹاہٹا کر دیکھ رہا تھا۔

سر مجھے لگتا ہے یہ چیک کر رہا ہے کہ کہی کسی نے کچھ فٹ تو نہیں کروایا خاموشی میں اذان کی سنجیدہ آواز ابھری۔

ہاں یہی بات ہے ایسے لوگ اسی لیے تو بچ کر نکل جاتے ہیں یہ لوگ دیواروں کے بھی کان ہوتے ہیں اس بات پر پختہ یقین رکھتے ہیں اس لیے ہر کام پورے دیہان سے کرتے ہیں عباد نے ٹھوڑی کھجاتے ہوئے لیپ ٹاپ کی سکرین پر نظریں جمائے ہوئے ہی کہا۔

"لیکن آپ بے فکر رہیں کیمرا میں نے جہاں فٹ کیا ہے وہاں اس خبیث کی نظر بھی نہیں جائے گی" اذان نے پختہ لہجے میں کہا۔ وہ شخص آگیا تھا جس کا انتظار پہلے آنے والا شخص کر رہا تھا۔

اس نے اس شخص سے ہاتھ ملایا تھا اور دونوں آمنے سامنے بیٹھ گئے تھے۔ پہلے والے شخص نے بریف کیس کھولا تھا اس میں سے ایک مفرل نکال کر باہر رکھا تھا اور کٹر کے ذریعے اسے اندر سے کھرچنے لگا تھا سامنے والے نے سر ہلایا تھا۔

"سر ضرور ڈرگز اس کے نیچے چھپا کر رکھے ہوگے" اذان نے ایک اور تبصرہ کیا۔

"بالکل اتنی سخت سیکورٹی میں وہ اسی طریقے سے ڈرگز اندر لے کر گیا ہے۔"

سامنے والے شخص نے بھی بریف کیس کھول کر اسے دکھایا تھا اس میں پیسے تھے دونوں نے بریف کیس آپس میں بدلا تھا اور پھر ہاتھ ملاتے ہوئے اٹھے تھے بعد میں آنے والا شخص دروازے کی طرف بڑھا تھا۔ اذان اور عباد بھی فوری سے نکلے تھے اور اندر گئے تھے اذان نے اس بندے کو گھیر لیا تھا عباد ہوٹل کے روم میں گیا تھا جہاں وہ شخص بیٹھا شراب کے مزے لے رہا تھا۔ عباد بالکل اس کے سامنے آکر بیٹھا تھا۔

"تو تمہیں بھیجا ہے سر نے میری جاسوسی کے لیے" اس نے ہلکا ہلکا جھومتے ہوئے کہا۔

"تمہیں تمہارے سر نے نہیں بتایا جب ایسے کسی خفیہ کام پر جائے تو ان سب خواہشات کو ترک کر دینا چاہیے" عباد نے کرختگی سے کہا اس کا اشارہ شراب کی طرف تھا۔

"کون ہو تم؟" وہ شخص اب ہوش میں آیا تھا۔ عباد استہزائیہ ہنسا تھا۔

میرا تعارف تو بہت لمبا ہو جائے گا ابھی فرصت نہیں ہے میرے پاس عباد نے ہاتھ کا مکا بنا کر اس کے منہ پر مارا وہ ایک سائیڈ کو ڈھلک گیا تھا عباد نے اس کو ہتھکڑی لگائی تھی اور کال کر کے ظفر کو اندر آنے کا کہا تھا وہ پانچ منٹ میں ہی اس کے سامنے تھا۔ عباد نے اسے اس کی ساری چیزیں ضبط کرنے کا کہا تھا اور وہ اس شخص کو ساتھ لیے نیچے کی طرف گیا تھا۔

دونوں کو پولیس موبائل میں ڈالے وہ لوگ پولیس سٹیشن لے کر جا رہے تھے ان کے ساتھ اذان اور ظفر بھی تھے اذان کا بس نہیں چل رہا تھا وہ انہیں بھون ڈالے لیکن عباد نے سختی سے اسے تاکید کی تھی کہ وہ کسی کو بھی ہاتھ نہیں لگائے گا۔ اب عباد کا حکم تو اس نے ماننا ہی تھا۔

"ایسے کیسے تم لوگوں نے ہمیں پکڑ لیا ایسا پہلی بار ہوا ہے" اس شخص نے غصے میں کہا۔

"اور یہ آخری بار بھی ہے اب تم لوگ اس کے بعد کوئی ڈیل کر کے دکھانا" اذان نے اس سے بھی تیز لہجے میں کہا۔دونوں کو الگ الگ جگہ قید کیا گیا تھا دونوں سے تفتیش کی جا رہی تھی لیکن دونوں ہی بولنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔عباد اس شخص کے پاس آیا تھا۔

"کیا نام ہے تمہارا؟"عباد نے اس سے پوچھا۔

"امجد"اس نے بولا تو ساتھ کھڑے کانسٹیبل نے نوٹ کرنا شروع کیا۔

"اب بول کس کے لیے کام کرتا تھا؟"

"میں نہیں بتاؤں گا"اس نے اٹل لہجے میں کہا۔

"آخری بار پوچھ رہا ہوں بتا کس کے لیے کام کرتا ہے؟"وہ دھاڑا تھا۔

"میں بھی آخری بار کہہ رہا ہوں نہیں بتاؤں گا"اس کے اس طرح کہنے پر عباد کا ہاتھ اٹھا تھا اس کی ناک سے خون بہنے لگا تھا۔

"بول کس نے تجھے بھیجا تھا بول"وہ اس کا کالر پکڑ کر پھر سے دھاڑا تھا۔اس نے نفی میں گردن ہلائی تھی عباد نے اس کا سر دیوار پر دے مارا تھا۔

نواز جاؤ جا کر گرم کھولتا ہوا پانی لے کر آؤ عباد نے وہاں کھڑے کانسٹیبل کو حکم دیا تھا۔ تبھی اذان اندر داخل ہوا تھا سر دوسرے بندے کو کچھ نہیں پتا وہ صرف ڈیل کرنے آیا تھا اسے ان کی ٹیم کے بارے میں کچھ انفو نہیں ہے اذان نے اس شخص کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔نواز پانی گرم کر کے لے آیا تھا۔

"اذان پہلے اس کا منہ پانی کے اندر ڈالوں یا پھر ٹانگیں"عباد نے پر سوچ انداز میں اذان سے پوچھا۔

"سر پہلے ٹانگیں ہی ڈال دے کیا پتا یہ خبیث کچھ بول ہی دے اور اس کا یہ جو خبیث چہرہ ہے وہ بچ ہی جائے"اذان نے اس کا جبڑا دباتے ہوئے کہا۔

"چلو ٹھیک ہے ایسا ہی کر لیتے ہیں"عباد نے اس کے آئیڈیا کو سراہا تھا۔عباد نے اس کے پاؤں اس پانی کے اندر ڈالے اس کی چینخیں بلند ہوئی تھیں۔

"اب بول کچھ بکے گا یا پھر تجھے پورے کا پورا پانی میں ڈبوئیں"اذان نے پھر اس سے پوچھا۔

"دیکھ خبیث انسان تو یہاں سے باہر تو اب نہیں نکل سکتا اور اگر نکل بھی گیا تو سب سے پہلے تجھے اسلم چوہدری ہی شوٹ کرے گا کھائی تیرے دونوں طرف ہے اب بتا کونسی موت کو گلے لگائے گا"عباد نے اس کے پاؤں کو ابھی تک پانی سے نہیں نکالا تھا۔امجد نے بھی اپنے منہ سے کچھ نہیں بکا تھا۔

لگتا ہے تو ایسے نہیں مانے گا عباد نے اس کو نیچے گرایا تھا اب اس کے پاؤں پانی سے باہر تھے عباد نے اس کی گردن اپنی گرفت میں لی تھی اور پانی کی طرف دباؤ ڈال رہا تھا امجد اور پانی کے درمیان بہت کم فاصلہ رہ گیا تھا۔

"بتاتا ہوں بتاتا ہوں"اس خوف نے اسے بولنے پر مجبور کر دیا تھا۔دونوں کے چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی۔

کس نے بھیجا تھا تمہیں؟اذان نے تیز آواز میں پوچھا۔

"اسلم نے"دو لفظی جواب آیا تھا۔

"کتنے سالوں سے اس کے ساتھ کام کر رہے ہو"عباد نے اس کے کالر سے پکڑ کر اسے چیئر پر بٹھاتے ہوئے پوچھا۔

"دس سال"اس نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"ڈرگز کی ڈیلنگ کب سے کر رہے ہو؟"اذان نے اس کے سامنے کرسی پر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

"سات سال"تکلیف کی شدت بڑھتی جا رہی تھی۔

"لڑکیوں کی سپلائی کب سے کر رہے ہو؟"عباد نے اس کے کندھے پر دباؤ ڈالتے ہوئے پوچھا۔

ADABAVENUE
خیال زبان

اس کی آنکھیں اس بات پر پھٹی تھی تکلیف کی شدت کے باوجود اس کی آنکھیں حیرانی سے پھٹ رہی تھیں۔

"بول۔۔۔"جواب دے اذان نے میز پر ہاتھ مارتے ہوئے کر ختگی سے پوچھا۔

"مجھے نہیں پتا"اس کے جواب پر عباد کا ہاتھ ایک بار پھر اٹھا تھا۔

"صرف سچ۔۔۔سچ کے سوا کچھ مت بولنا ورنہ تمہاری زندگی کی زمانت آج ہی ختم ہو گی۔"

"چار سال"۔۔۔اس کے تھپڑ سے امجد کے منہ سے خون نکلنا شروع ہو گیا تھا۔

"اب لڑکیوں کو کہاں رکھا گیا ہے؟"اذان نے پوچھا۔اس کا ایک فارم ہاؤس ہے اس کی بیسمنٹ میں رکھا گیا ہے۔

"کب تک ان کو باہر بھیجنے کا ارادہ ہے؟"

"اگلے مہینے تک"اس نے کراہتے ہوئے جواب دیا۔

"کتنی لڑکیاں اٹھا چکے ہو تم لوگ؟"

"پچیس"۔۔۔امجد کے جواب پر اذان کا ہاتھ اٹھا تھا اور وہ وہی ڈھے گیا تھا۔اذان کنٹرول یور سیلف عباد نے اس کو ٹوکا۔وہ شخص اب اور سوال جواب کی حالت میں نہیں تھا کانسٹیبل نے سب کچھ نوٹ کر لیا تھا۔ظفر اس شخص پر کڑی نظر رکھنا اس شخص سے کوئی بھی ملنے نہیں آنا چاہیے۔اذان اس فارم ہاؤس کی ساری انفو نکلواؤ۔اور اس کے باقی اڈوں کی انفو بھی مجھے کل کے کل مل جانی چاہیے عباد نے دونوں کو کام بتایا۔

"جی سر کل تک کام ہو جائے گا"دونوں نے یک زبان کہا۔

اس نے گھڑی کی طرف دیکھا تو گھڑی ساڑھے دس کا پتا دے رہی تھی وہ چابی اٹھاتا ہوا باہر کی جانب گیا۔

"سر۔۔۔"پیچھے سے اس کو اذان کی آواز سنائی دی۔

سر زرا محتاط رہیے گا اس شخص کو اپنے ساتھی کی گرفتاری کی خبر مل چکی ہو گی وہ آپ کو نقصان پہنچانے کی کوشش ضرور کرے گا۔

"بے فکر رہو ابھی وہ کچھ نہیں کر سکتا۔" وہ کہتے ہی کار میں بیٹھا تھا اور کار بھگا لے گیا تھا۔

☆☆☆☆☆

پھوپھو عباد ابھی تک نہیں آئے آیت نے لاؤنج میں آتے ہوئے کہا جہاں پھوپھو بیٹھی ہوئی تھیں

ہاں بیٹا میں بھی عباد کا ہی انتظار کر رہی ہوں کافی دنوں سے تو ٹائم سے ہی آ رہا تھا بیچ میں ایک دو دفع لیٹ ہوا تھا۔

میں تو خود اس کی اس عادت سے تنگ آئی ہوئی ہوں کوئی ٹائم نہیں ہوتا اس کے گھر آنے کا فاطمہ بیگم نے ماتھا مسلتے ہوئے کہا۔

"پھوپھو آپ جا کر ریسٹ کر لیں میں انتظار کر لیتی ہوں" اس نے فاطمہ بیگم کے گھٹنے پر ہاتھ رکھا۔

"ارے نہیں بیٹا آپ جا کر سو جاؤ میں انتظار کر رہی ہوں۔"

پھوپھو آپ نے میڈیسن کھائی ہے آپ جا کر آرام کریں میں ادھر ہی انتظار کرتی ہوں۔۔۔ آیت ان کو زبردستی ان کے کمرے میں چھوڑ کر آئی تھی اور انہیں اندر سے دروازہ لاک کرنے کا کہا تھا۔

"عباد آپ کا علاج تو آج میں کروں گی" وہ کچھ سوچتے ہوئے علی کے کمرے کی طرف گئی۔

"علی تم اپنا روم اندر سے لاک کر لو اور کوئی بھی کھولنے کو کہے تو مت کھولنا" اس نے دروازے سے جھانکتے ہوئے ہی کہا جو جائے نماز پر بیٹھا تسبیح کر رہا تھا۔

"خیر تو ہے کوئی چور وور تو نہیں گھسنے والے گھر میں" اس نے جائے نماز طے لگاتے ہوئے کہا۔

"نہیں بس کسی پولیس والے کو سیدھا کرنا ہے" وہ جواب دیتی ہوئی کچن میں گئی تھی وہاں سے اس نے پورے گھر کی چابیوں کا گچھا ڈھونڈا تھا اور باری باری سب دروازے لاک کیے تھے۔

ADABAVENUE
خیال زبان

وہ اپنے کمرے میں گئی تھی اور وہاں سے ایک چادر نکال کر لائی تھی اور اسے لاؤنج کے صوفے پر رکھ دی تھی۔

کچن سے ایک پانی کا جگ اور گلاس لا کر بھی اس نے ٹیبل پر رکھا تھا اور کچن کو بھی لاک لگا دیا تھا

ہاتھوں میں چابی کے گچھے کو گھوماتی ہوئے اس کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ جھلکی تھی۔

اگلے پندرہ منٹ میں آیت کو عباد کی کار کا ہارن سنائی دیا تھا۔ہارن سنتے ہی وہ کمرے کی طرف بھاگی تھی اور کمرا اندر سے لاک کیا تھا۔وہ لاؤنج میں آیا تو اسے لاؤنج میں کوئی نظر نہیں آیا وہ شکر کرتا ہوا اپنے کمرے کی طرف گیا جیسے ہی اس نے دروازہ کھولنے کے لیے لاک پر ہاتھ رکھ کر اسے دبایا کرچ کی آواز آئی لیکن دروازہ نہیں کھلا اس نے بار بار ہینڈل کو دبایا لیکن وہ نہیں کھلا تھا۔

"کہی آیت سو تو نہیں گئی۔۔۔کیا مصیبت ہے؟"اس نے جھنجھلاتے ہوئے سوچا۔

لیکن کمرے کی لائٹ تو آن ہے اس کا مطلب ہے جاگ رہی ہو گی دروازے کے نیچے سے آتی روشنی سے پتا چل رہا تھا کہ وہ سوئی نہیں ہے کیوں کہ وہ ہمیشہ لائٹ بند کر کے ہی سوتی تھی۔

آیت دروازہ کھولو اس نے ہلکی آواز سے کہا لیکن جواب ندارد۔۔۔آیت دروازے کے اس پار ہی کھڑی تھی۔

عباد کچن سے چابیاں لانے کے لیے مڑنے ہی لگا تھا کہ اسے دروازے سے کچھ نکلتا ہوا دکھائی دیا اس نے جھک کر وہ چٹ اٹھائی تھی جس پر لکھا تھا۔

"آپ آج کمرے میں نہیں آسکتے یہ آپ کے لیٹ آنے کی سزا ہے"

"آیت یہ کیا بدتمیزی ہے۔۔۔کام میں پھنس گیا تھا اسی لیے ٹائم کا پتا نہیں چلا دروازہ کھولو تم"اس نے دروازہ پھر سے کھٹکھٹایا تھا۔

آپ کام جلدی بھی نپٹا سکتے تھے پھوپھو کو کس بات کی سزا دیتے ہیں وہ کب سے آپ کا انتظار کرتی رہی تھیں میں نے ان کو زبردستی کمرے میں بھیجا تھا۔۔۔آیت نے ایک اور چٹ لکھ کر دروازے کے نیچے سے باہر نکالی تھی۔

"وہ کام بہت ضروری تھا اور اب تو میں ٹائم سے ہی گھر آ رہا ہوں بس آج ہی لیٹ ہوا ہوں"اس نے چٹ پڑھتے ہی صفائی دی۔

"یہ آپ کی سزا ہے اور سزا کم نہیں ہو گی ویسے بھی آدھی رات تو گزر چکی ہے کچھ گھنٹے اور گزار لیں" اس نے پھر سے ایک چٹ باہر بھیجی تھی۔

"میں تھکا ہوا ہوں کچھ تو رحم کرو" اس نے نیچے بیٹھتے ہوئے کہا۔

"آسان دنوں کے لیے مشکل دنوں سے لڑنا پڑتا ہے اس لیے تھوڑی سی ٹھنڈ جھیل لیں صبح تک گرم بستر آپ کو مل جائے گا" اس نے مسکراتے ہوئے چٹ باہر کو پھینکی اب وہ بھی زمین پر بیٹھ چکی تھی۔

"پولیس والا میں ہوں اور سخت دل تم نے کر رکھا ہے" اس نے پھر سے دروازہ بجایا تھا۔

"پولیس والے کی بیوی بنی ہوں تھوڑا دل تو سخت کرنا ہی پڑتا ہے ویسے تو گزارا مشکل لگتا ہے" اس نے سمائیلی فیس چٹ پر بنا کر دروازے کے نیچے سے پھینکی تھی۔

یار کیا تم نے یہ چٹ والا تماشا لگایا ہوا ہے چہرہ سوجھ گیا ہے کیا؟ اس نے تنگ کر کہا۔

"بندہ لاسٹ وارننگ تو دیتا ہی ہے تم نے سیدھا سزا ہی سنادی ہے۔"

"وہ اس لیے کہ آپ اب روز لیٹ ہونے سے پہلے سو دفع نہیں تو پچاس دفع تو سوچیں گے ہی" اس نے پھر سے چٹ باہر پھینکی تھی۔

"اب باہر میں کیسے رات گزاروں گا؟" اس نے منمناتے ہوئے کہا۔

"باہر لاؤنج میں میں نے چادر رکھی ہے اور پانی کا جگ بھی پڑا ہے پانی پیے اور چادر تان کر سو جائیں" یہ آخری چٹ تھی جو اس نے باہر پھینکی تھی۔

وہ ایک آخری بار دروازہ کھٹکھٹا کر لاؤنج میں گیا تھا وہاں سے ایک گلاس پانی کا پی کر وہ علی کے کمرے میں گیا تھا لیکن وہ بھی لاک تھا آہستہ آہستہ اس نے سب کمرے چیک کر لیے سب کے سب لاک تھے وہ کچن میں کچھ کھانے کے لیے گیا تھا لیکن وہ بھی لاک تھا۔ تھک ہار کر وہ لاؤنج میں ہی آ گیا تھا اور ایک اور گلاس پانی کا پیا تھا۔

ایک دم ٹکر کی بیوی پائی ہے تم نے عباد جیسے تو کسی کو نہیں بخشا اسی طرح وہ بھی نہیں مجھے بخش رہی وہ خود سے ہی ہمکلام تھا۔ وہ چادر لے کر وہی لیٹ گیا تھا لیکن وہ چادر سردی روکنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی بارہ تو بج گئے تھے۔ ساری رات وہ کروٹیں ہی بدلتا رہا تھا نیند اسے بہت آئی تھی لیکن ٹھیک سے سویا بھی نہیں جا رہا تھا۔

☆☆☆☆☆

مجھے آپ سے بات کرنی ہے وہ ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھی آفاق صاحب سے مخاطب تھی۔

"ہاں بولو" انہوں نے ناشتہ کرتے ہوئے ہی کہا۔

کیا آپ جانتے ہیں گھر میں کیا کیا ہو رہا ہے؟ اس نے اسی مضبوط لہجے میں پوچھا۔

کیا ہو رہا ہے؟ انہوں نے بھی اپنے ازلی انداز میں ہی پوچھا۔

ڈائننگ ٹیبل پر سب موجود تھے سوائے ساریہ کے اس نے آنے سے منع کر دیا تھا رات کو وہ بہت لیٹ آئے تھے اس لیے غازہ کی ان سے بات نہیں ہو پائی تھی کھانا آج نائلہ بیگم نے بنایا تھا۔

"آپ کی اسی لاپروائی کی وجہ سے ایک معصوم لڑکی سفر کر رہی ہے اور وہ کوئی اور نہیں آپ کے اپنے دوست کی بیٹی ہے جسے آپ گھر میں لا کر بھول چکے ہیں" اس نے تلخی سے کہا۔

"غازہ اپنا لہجہ درست رکھو" نائلہ بیگم بیچ میں بولی۔

"پلیز آنٹی آج آپ بیچ میں مت بولیے گا پہلے ہی بہت تماشا ہو چکا ہے اب مزید نہ ہو اس لیے اچھا ہے کہ آپ بیچ میں نا بولیں" اس نے دو ٹوک الفاظ میں نائلہ بیگم کو باز رہنے کا کہا۔

دیکھا آپ سب لوگوں نے کیسے اس کی زبان چلتی ہے یہ سب اس ساریہ کی شے پر ہو رہا ہے نائلہ بیگم نے جھوٹ موٹھ کے آنسو بہاتے ہوئے کہا۔

"غازہ تمیز سے بات کیا کرو امی ہے ہماری" فراز نے اسے ڈانٹا۔

"آپ کی ہو گی میری نہیں ہیں۔۔۔مجھے تو کبھی انہوں نے نہیں کہا کہ وہ میری امی ہیں اور نہ ہی انہوں نے کبھی مجھے سینے سے لگایا ہے جیسے انہوں نے آپ کو لگا کر رکھا ہوا ہے" اس کے لہجے میں صرف تلخی گھلی ہوئی تھی۔

"غازہ بات کیا ہے؟" آفاق صاحب نے ہاتھ صاف کرتے ہوئے پوچھا۔

"پوچھیں آپ بھائی سے انہوں نے ساریہ بھابھی کو تھپڑ کیوں مارا" اس نے دانت پیستے ہوئے فراز کی طرف اشارہ کر کے کہا۔

"فراز نے تھپڑ مارا ساریہ کو لیکن کیوں؟" انہوں نے سوال کیا تھا۔

"کیوں ہاتھ اٹھایا تم نے اس بچی پر کس نے تمہیں حق دیا کہ تم اس پر اپنا ہاتھ اٹھاتے" ان کے لہجے میں غصّہ عود آیا تھا۔

"کیا تمہاری تربیت تمہیں ایک عورت پر ہاتھ اٹھانا ہی سکھاتی ہے بولو جواب دو" آفاق صاحب نے اس کے چپ رہنے پر اسے بولنے کے لیے اکسایا۔

"یو نو واٹ کل جو انہوں نے تھپڑ مارا ہے نا اس کے پیچھے ان کی تربیت کا ہی ہاتھ ہے اگر آپ نے خود ہماری تربیت کی ہوتی ہمیں کسی اور کے آسرے نا چھوڑا ہوتا تو آج حالات قدرے مختلف ہوتے" غازہ نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

نائلہ بیگم کو ہتک کا احساس ہوا سو وہ ٹیبل سے اٹھ ہی جانا چاہتی تھی کیوں کہ کل اس نے ہی غازہ کے پوچھنے پر اسے ساری باتیں بتائی تھی۔

اس نے میری ماں پر جھوٹا الزام لگایا تھا جب کہ ایسا کچھ بھی نہیں تھا اس نے بھی بنا کسی ہچکچاہٹ کے بے خوف کہا تھا۔

"تصیح کر لیں ساریہ بھابھی کی تربیت ایسی نہیں ہوئی کہ وہ جھوٹ بولیں یا کسی پر الزام لگائیں کل جو بھی وہ کہہ رہی تھیں بالکل سچ ہی کہہ رہی تھیں" غازہ نے جوابی کارروائی کی تھی۔

"غازہ تم اسے جسٹی فائے کرنا بند کرو اور ان سب معملات سے دور ہی رہو" فراز نے غصّے سے کہا۔

"کیوں بس کروں میں جس دن سے وہ گھر میں آئی ہیں ایک پل کا سکون نہیں لینے دیا اس گھر والوں نے ان کو پہلے دن سے ہی انہیں نوکرانی بنا کر رکھا ہوا ہے۔"

"آپ سوچیئے۔۔۔ آپ کیا جواب دیں گے اپنے دوست کو ان کی بیٹی کی اس حالت پر۔۔۔ کبھی ٹائم ملے تو اس گھر کی طرف بھی توجہ کر لی جیئے گا یہ بھی آپ ہی کا گھر ہے" وہ کہتی ہوئی اٹھی تھی ان بے حس لوگوں میں وہ اور نہیں بیٹھنا چاہتی تھی۔ وہ مڑتے مڑتے پھر پلٹی تھی اور ان سب سے گویا ہوئی تھی۔

"ساریہ فاروق کی جس طرح تربیت کی گئی ہے نا اس کے منہ سے کبھی بد عا نہیں نکلے گی لیکن اس کی آہ عرش ہلا کر رکھ دے گی اور آپ دیکھنا وہ آہ آپ کی اپنی بہن کی زندگی کی در و دیوار ہلا کر رکھے گی تب آپ کو احساس ہو گا کسی باپ کے لیے کسی بھائی کے لیے اس کی بیٹی اور بہن کا دکھ کیا ہوتا ہے۔" وہ تلخی سے کہتے ہوئے اپنے روم کی طرف گئی تھی جہاں ساریہ دوائیوں کے زیر اثر سو رہی تھی سب سے بے خبر شاید یہی بے خبری اس کے لیے پل بھر کا سکون تھی۔

فراز ابھی جاؤ اور جا کر ساریہ سے معافی مانگو اس بچی کو ہم بیٹی بنا کر لائے تھے کوئی ملازمہ نہیں اور ایسا سلوک تو ملازمہ کے ساتھ بھی نہیں کیا جاتا انہوں نے اٹل انداز میں کہا۔

معاف کی جیئے گا بابا جان پر اس بار میں معافی نہیں مانگو گا وہ اپنی کار کی چابی اٹھائے باہر نکلتا چلا گیا۔

اس بار بھی کیا مطلب تھا اس کا ایسے کہنے سے۔۔۔ کیا یہ پہلے بھی اس پر ہاتھ اٹھا چکا ہے وہ خود کے ساتھ ساتھ ان سے بھی سوال کر رہے تھے۔

مجھے کچھ نہیں پتا بابا صاحب چیئر کو کھسکھاتے ہوئے اٹھ گئی تھی اور نائلہ بیگم بھی اپنے کمرے میں چلی گئی تھیں۔

یا خدایا یہ سب کیا ہو رہا ہے وہ سر مسلتے ہوئے سوچ میں ڈوب گئے۔

☆☆☆☆☆

ADABAVENUE
خیال زبان

صبح پانچ بجے اس کے کمرے کا دروازہ کھلا تھا شاید آیت اٹھ چکی تھی وہ پانی لینے باہر آئی تھی عباد بھی کچی نیند میں ہی تھا۔ وہ اپنے دیہان میں پانی لینے گئی تھی لیکن اس کا دیہان عباد کی طرف ہی تھا اس نے عباد کو اٹھتے ہوئے دیکھا تھا اور پھر اپنے کمرے کی طرف دوڑ لگاتے ہوئے بھی دیکھا تھا۔

اس نے اپنی ہنسی بڑی مشکل سے کنٹرول کی تھی وہ پانی کا جگ لیے کمرے میں گئی تھی عباد شاید واشروم میں تھا پانی کے گرنے کی آوازیں آرہی تھیں۔ تھوڑی دیر بعد وہ سر کو تولیے سے رگڑتا ہوا باہر نکلا تھا شاید وہ نہا کر نکلا تھا کپڑے بھی اس نے بدل لیے تھے آیت بیڈ پر بیٹھی اس کی طرف دیکھتے ہوئے اپنی ہنسی کنٹرول کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

عباد نے وہی تولیہ ادھر کھڑے کھڑے ہی اس پر پھینکا تھا جسے اس نے بڑی مہارت سے کیچ کیا تھا اور وہ ہنستے ہوئے اٹھی تھی۔ عباد اسے ہنستا ہوا دیکھ رہا تھا وہ اس پر ہنس رہی تھی اسے تاؤ آیا تھا۔

"یہ کیا حرکت تھی کوئی اتنا ظالم کیسے ہو سکتا ہے اپنے شوہر کو ایسی سزا کون دیتا ہے؟" عباد نے اس کے دونوں بازو اپنی گرفت میں لیتے ہوئے سپاٹ لہجے میں پوچھا۔

"میں آیت عباد عمر ایسی حرکت کرنے کی جرت کر سکتی ہوں" وہ بے خوف سی اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر گویا ہوئی۔ جیل کے سارے مجرم اس کے شوہر سے ڈرتے تھے اور وہ بے خوف سی اس کی کچھار میں ہاتھ ڈالتی تھی۔ اس کو ایک بار پھر سے ہنسی کا دوڑا پڑا تھا اس کو عباد کی بھاگنے والی حرکت پھر سے یاد آئی تھی۔

"کل والی حرکت کو لے کر مجھے تم پر بہت غصّہ ہے لیکن تمہاری ہنسی میرے غصّے کی نسبت زیادہ خوبصورت ہے اس لیے معاف کرتا ہوں" عباد نے اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے کہا تھا اور اس کے بازو چھوڑ دیے تھے۔ وہ چند سیکنڈ اس کی باتوں کے حصار میں ہی رہی تھی اور پھر جلد ہی خود کو کمپوز کر لیا۔ عباد نے قبلہ رخ جائے نماز بچھایا تھا۔

"رکیں۔۔۔ میں وضو کر کے آتی ہوں پھر اکٹھے نماز پڑھتے ہیں" اس کے کہنے پر اس نے سر ہلایا تھا۔ وہ وضو کر کے آئی تب تک عباد نے اس کے لیے بھی جائے نماز بچھا کر رکھا تھا۔

"آج آیت نے اپنے شوہر عباد عمر کی امامت میں نماز پڑھی تھی۔"

نماز پڑھنے کے بعد دونوں نے قرآن پاک پڑھا تھا اس کے بعد عباد نے کچھ کالز کی تھی اور آیت نے اپنا کچھ کام نبٹایا تھا۔ عباد سونے کے لیے لیٹ گیا تھا آیت بھی کتابیں سمیٹتی ہوئی آکر بیڈ پر لیٹ گئی تھی۔

تم کیوں سو رہی ہو کالج نہیں جانا؟ عباد نے اس سے پوچھا۔

آج ہفتہ ہے اور ہفتے کو ہمیں چھٹی ہوتی ہے اس نے لائٹ آف کرتے ہوئے کہا۔

آپ نے آج چھٹی کرنی ہے؟ آیت نے اس کی طرف کروٹ لیتے ہوئے پوچھا۔

نہیں جاؤں گا لیکن تھوڑی سی پر سکون نیند لینا چاہتا ہوں ساری رات جاگتے ہوئے گزری ہے اس سے اچھا تھا میں گھر آتا ہی نہیں پولیس اسٹیشن ہی رہتا تو میرے بہت سے کام نبٹ جاتے اس نے سرہانے کو بازو میں دبوچتے ہوئے کہا۔ آیت مسکرائی تھی لیکن اندھیرے میں وہ اس کی مسکراہٹ نہیں دیکھ پایا تھا۔

آج سے آپ کو نصیحت پکڑ لینی چاہیے چھ بجے سے پہلے پہلے آپ گھر میں داخل ہو جانے چاہیے زیادہ سے زیادہ آٹھ بھی ہو سکتے ہیں اگر کوئی بہت ہی ضروری کام ہوا تب اور اگر آپ اس سے زیادہ لیٹ ہوئے تو اگلی دفع لاؤنج کا دروازہ بھی آپ بند ہی پائیں گے اس کا لہجہ وارننگ لیے ہوا تھا۔ اس کی بات پر عباد نے منہ بسورا تھا۔

اچھا اب سونے بھی دو خود تو مزے سے ساری رات بھی سوئی ہو اس کے جھنجھلا کر کہنے پر وہ دوسری طرف کروٹ لے کر سو گئی۔

☆☆☆☆☆

ادیرا امان صاحب کو ناشتہ دے کر کمرے میں آئی تھی جہاں تینوں بڑے مزے سے سو رہے تھے روحان جاگ ہی رہا تھا لیکن ازلان اٹھ گیا تھا وہ اسے سلاتے سلاتے خود بھی سو گیا تھا۔ رات کو بھی وہ لیٹ ہو گیا تھا اور آج اس نے لیٹ ہی جانا تھا آج کالج سے چھٹی تھی۔ ادیرا نے تینوں کے اوپر کمبل درست کیا تھا وہ ٹھوڑی کھجاتے ہوئے سوچ رہی تھی کہ ان تینوں میں سوتے ہوئے سب سے

زیادہ پیارا کون لگ رہا ہے اور وہ جواب نہیں بوجھ پائی تھی وہ مسکراتے ہوئے فون اٹھائے باہر لاؤن میں آگئی تھی اس نے زوریز کو فون کر کے سب کا حال احوال پوچھنے کے بعد دادا ابو جان کی طبیعت کے بارے میں جاننے لگی تھی وہ کافی دیر اس سے باتیں کرتی رہی تھی۔ پھر وہ کمرے میں آگئی تھی ازلان بیڈ سے اتر کر روحان کی سائیڈ پر کھڑا اس کے فون کو ہاتھ میں لیے کھڑا تھا۔ ادیرا نے اسے اٹھا لیا تھا اور اس کو لیے صوفے پر آکر بیٹھ گئی تھی۔

"بیٹا بابا کا فون ٹوٹ جائے گا مجھے دے دو" اس نے اس کو پچکارتے ہوئے فون واپس لینا چاہا۔

"ماما مجھے گیم کھیلنی ہے" اس تین سال کے بچے کا لہجہ بالکل صاف تھا۔

"تو ابھی ہم لوگ منہ ہاتھ دھوئیں گے پھر ناشتہ کریں گے اس کے بعد ہم لوگ بہت سارا کھیلیں گے۔"

"آپ بھی کھیلو گے؟" اس نے اچھلتے ہوئے پوچھا۔

ہاں میں اپنے بیٹے کے ساتھ ضرور کھیلوں گی اس نے ازلان سے فون لیتے ہوئے اس کے گدگدی کی وہ کھکھلا کر ہنس دیا اس کے ہنسنے سے فجر بھی کسمسائی تھی اور روحان کی آنکھ بھی کھل گئی تھی۔ فجر بھی ہلتے ہلتے اٹھ کر بیٹھ گئی تھی اس نے روحان کو اپنے ساتھ لیٹے ہوئے دیکھا تو اس کے اوپر چڑھ کر لیٹ گئی۔ ادیرا اور ازلان آپس میں ہی بزی ہو گئے تھے انہوں نے ان دونوں کے اٹھنے کا نوٹس نہیں لیا تھا۔ روحان فجر کو سینے سے لگائے ان کے پاس ہی صوفے پر بیٹھ گیا تھا۔

کیا ہو رہا ہے بڑی مستیاں ہو رہی ہے وہ بھی میرے اور میری بیٹی کے بغیر؟ روحان نے جمائی روکتے ہوئے پوچھا۔

"فجر آج ماما بھی ہمارے ساتھ کھیلیں گیں" ازلان نے اس کی گود سے اترتے ہوئے کہا۔ فجر بھی روحان کی گود سے اتر گئی تھی دونوں ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے اچھلنے لگے تھے وہ کھکھلا کر ہنس رہے تھے۔ ادیرا ان کے چہرے پر خوشی آپ کے آنے سے ہے روحان نے جذب سے کہا۔ اور میری خوشیاں آپ لوگوں کے دم سے ہے اس نے بھی اسی کے انداز میں کہا۔

وہ بچوں کا منہ ہاتھ دھلا کر انہیں کچن میں لے گئی تھی۔ان کو ٹیبل پر بٹھائے وہ ایپرن پہنے ان کے لیے ناشتہ بنا رہی تھی اور وہ اس کے ساتھ باتیں کر رہے تھے۔ناشتہ بنانے کے بعد وہ ان کو ڈائننگ ٹیبل پر بٹھائے کمرے میں گئی تھی جہاں روحان ہوسپیٹل جانے کی تیاری کر رہا تھا۔

"روحان ناشتہ تیار ہے آپ آجائیں" اس نے بیڈ سے کوٹ اٹھاتے ہوئے اسے دیا۔

"اوکے میں بس آرہا ہوں" اس نے مصروف سا کہا۔

روحان نے آج بھی پہلا نوالہ ادیرا کو ہی کھلایا تھا پھر بعد میں خود کھایا تھا ادیرا اپنے ساتھ ساتھ بچوں کو بھی ناشتہ کروا رہی تھی بچے ناشتہ کر کے امان صاحب کے پاس چلے گئے تھے۔

ادیرا روحان کو پورچ تک چھوڑنے آئی تھی روحان نے آگے بڑھتے ہوئے سنتِ نبوی ﷺ پر عمل کرتے ہوئے اس کی پیشانی پر مہر ثبت کی تھی اور اس کو اللّٰہ کی امان میں دیتا ہوا کار میں بیٹھ گیا تھا اور کار باہر کے رستے پر ڈالی تھی۔

ادیرا کئی ثانیے وہی کھڑی رہی "یہ وہ شخص تھا جو اسے عزت سے بیاہ کر لایا تھا اور عزت سے رکھتا تھا اور عزت دیتا تھا وہ خوش نصیب ہی تو تھی اللّٰہ نے اس کے نصیب میں قدر کرنے والا شخص لکھا تھا اس کا نصیبِ یقین رائے گاہ نہیں گیا تھا اس کو اس کے نصیب کی خوشیوں سے نوازا جا رہا تھا۔"

☆☆☆☆☆

غازہ آج بھی کالج نہیں گئی تھی وہ ساریہ کو اکیلا نہیں چھوڑنا چاہتی تھی اس کا ارادہ تھا کہ وہ اس کے گھر والوں سے بات کرے وہ اپنی بیٹی کے آنسوؤں کا حساب لیں ان بے حس لوگوں سے جنہوں نے ان کی بیٹی کا حال بے حال کر رکھا ہے۔

آج گھر میں کچھ مہمان بھی آنے والے تھے غازہ کو بس اتنا ہی بتایا تھا صبا نے کیوں کہ اسے بھی صرف اتنا ہی پتا تھا۔ وہ ساریہ کو چینج کروا کر لاؤن میں لے آئی تھی اس کی طبیعت آج قدرے بہتر تھی۔ غازہ بلاوجہ چھٹی کی تم نے اس کی کوئی ضرورت نہیں تھی میں بالکل ٹھیک ہوں۔

"بھابھی مجھے لگتا ہے میں نے ایک اچھی دوست کھو دی ہے" اس نے کھوئے لہجے میں کہا۔

"تم ایسا کیوں کہہ رہی ہو" ساریہ نے نظریں چراتے ہوئے کہا۔

"اتنا سب کچھ ہو گیا اور آپ نے مجھے بتانا بھی گوارہ نہیں کیا اس کا تو یہی مطلب ہے کہ آپ صرف مجھے اپنی خوشی میں شامل کرتی ہیں اپنے غم میں نہیں" اس نے سپاٹ سا کہا۔

"ایسی بات نہیں ہے میں تمہیں پریشان کرنا نہیں چاہتی تھی" ساریہ منمنائی۔

اب آپ وہی کریں گی جو میں آپ سے کہوں گی آپ اب گھر کے کوئی کام نہیں کریں گی اور وہ جو ملازمہ رکھی ہے اب سے وہ سارے کام کرے گی میں اس کو سیٹ کرتی ہوں بلکہ اس کو ہٹا کر کسی اچھی سی ملازمہ کا انتظام کرتی ہوں جو سنسئیر ہو یہ تو بہت چالاک ہے غازہ نے منہ بسورتے ہوئے کہا۔

ساریہ کی نظر کچھ لوگوں پر پڑی تھی جو گیٹ سے اندر داخل ہو رہے تھے اور ان میں کوثر بیگم بھی تھی انہیں دیکھ کر وہ اپنی جگہ سے اٹھ گئی تھی اس کی سیدھ میں غازہ نے دیکھا تو وہ بھی اٹھ کھڑی ہوئی تب تک وہ لوگ بھی ان تک پہنچ گئے تھے۔ کوثر بیگم نے دوسری عورت کو اشارہ کیا تھا اور غازہ کی طرف متوجہ کیا۔ وہ سر ہلاتے ہوئے اندر چلے گئے تھے۔

یہ لوگ کون تھے اور یہاں کیا لینے آئے ہیں اور وہ دیکھا تھا جو ان کے ساتھ وہ آدمی آیا تھا کیسے گھور کر دیکھ رہا تھا ذرا شرم لحاظ نہیں ہے کہ میں اس کی بیٹی کی عمر کی ہوں غازہ ان کو کوسنے دیتی رہی۔ تھوڑی دیر وہ ایسے ہی بیٹھی رہی پھر تجسس کے مارے اٹھی تھی۔

بھابھی میں ذرا چیک کر کے آتی ہوں کہ یہ کون لوگ ہیں وہ پیروں میں چپل آڑیسے وہاں سے اٹھی تھی ساریہ بھی اس کے پیچھے لپکی تھی۔

آپ کی بیٹی کو ہم نے باہر دیکھ لیا تھا ماشاءاللہ بہت پیاری ہے ہمیں تو وہ دیکھتے ہی پسند آ گئی تھی ہمارا بیٹا بھی بینک میں بڑا آفسر ہے آپ کی بیٹی خوش رہے گی ہمارے گھر۔۔۔ جو کوثر بیگم کے ساتھ عورت آئی تھی وہ نائلہ بیگم سے ہمکلام ہوئی تھی غازہ کان لگائے ان کی باتیں سن رہی تھی اس کے ماتھے پر بل پڑے تھے باتیں ساریہ بھی سن چکی تھی۔

آنٹی اپنی حرکتوں سے کبھی باز نہیں آئیں گی اس نے غصّے سے کہتے ہوئے ہینڈل دبایا تھا ساریہ نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر اسے روکا تھا اور خود اندر چلی گئی تھی۔

معاف کیجیئے گا پر ہمیں یہ رشتہ نہیں کرنا ساریہ نے کمرے میں داخل ہوتے ساتھ ہی دوٹوک انداز میں کہا۔

ہماری بیٹی ابھی پڑھ رہی ہے آپ اپنے بیٹے کے لیے کوئی ان کی عمر کے معیار کے مطابق رشتہ دیکھ لیں ہماری بیٹی ابھی بہت چھوٹی ہے ساریہ کا لہجہ اٹل اور مضبوط تھا جیسے وہی غازہ کی ماں ہو۔

یہ کون ہے اور یہ کیوں منع کر رہی ہے؟ اس عورت نے کوثر بیگم سے پوچھا۔

حیثیت تو اس کی نوکرانی کے برابر بھی نہیں ہے ویسے اس گھر کی بہو ہے کوثر بیگم نے سفاکیت سے کہا۔

"زبان کو لگام ڈال لیں آپ آنٹی حیثیت تو ان کو بیٹی جیسی ملنی چاہیے تھی پر کچھ لوگوں کی سفاکیت نے انہیں بہو کا رتبہ دیا ہی نہیں بدقسمت وہ نہیں ہیں بدقسمت تو یہ لوگ ہیں جنہیں ہیرے کی پہچان ہی نہیں ہے" غازہ اپنی بھابھی کے لیے ایسے الفاظ سن کر غصّے میں اندر داخل ہوئی تھی اور ان کے لیے آواز اٹھائی تھی۔

کیسے بدتمیز لوگ ہیں شکر ہے ابھی بات پکی نہیں ہوئی پہلے ان کی بدتمیزیاں سامنے آ گئی وہ عورت برا بھلا کہتے ہوئے چلی گئی۔ نائلہ بیگم ان کو روکتی رہ گئی لیکن وہ لوگ انہیں سناتے ہوئے چلی گئی۔

ADABAVENUE

یہ کیا بد تمیزی لگا رکھی ہے تم دونوں نے کوئی شرم لحاظ ہے بھی یا نہیں نائلہ بیگم ان دونوں پر چینخی تھیں۔

"اس پینیتیس چالیس سال کے آدمی سے آپ صبا کا رشتہ کیوں نہیں کروادیتی اتنی ہمدردی آپ کو مجھ سے ہی کیوں ہے؟" آج غازہ نے ساری شرم لحاظ سائیڈ پر رکھ دی تھی۔

"نہیں کرواتی اپنی بیٹی کی شادی کیا کرلو گی؟" نائلہ بیگم بھی پوری دھار سے چینخی تھی۔

ہاں آپ کیوں کروائیں گی وہ آپ کی سگی اولاد جو ہے ہم تو سوتیلے ہیں جس کا گھر بسا ہے اسے اجاڑنے پر تلی ہوئی ہیں اور جو بچی ہے اسے برباد کرنے کی بھی پوری پلاننگ کرر کھی ہے غازہ طنزیہ ہنسی۔

آنٹی آپ کے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں پلیز ہماری زندگیوں میں تباہی مچانا بند کردیں سار یہ نے ان کے آگے ہاتھ جوڑے تھے۔

نہیں چھوڑ سکتی ان کی شکلیں دیکھ کر مجھے ان کی ماں یاد آتی ہے جس سے میں شدید نفرت کرتی ہوں انہوں نے سار یہ کو بازوں سے پکڑتے ہوئے جھنجھوڑا اور تنفر سے کہا۔ وہ ان کی نفرت کی دیوانگی کو ان کی آنکھوں میں بہت اچھے سے دیکھ سکتی تھی۔

انہوں نے سار یہ کے ہاتھ پکڑ کر اپنے گریبان پر رکھے اور ان پر اپنے مضبوط ہاتھ رکھ دیے۔

"سار یہ یہ تم کیا کررہی ہو بیٹا ایسے کوئی اپنی ساس کا گریبان نہیں پکڑتا بیٹا میں نے کیا بگاڑا ہے آپ کا چھوڑ دو مجھے" نائلہ بیگم نے سار یہ کا ہاتھ پکڑ کر ڈرے لہجے میں کہا انہوں نے فراز کو آدھ کھلے دروازے سے آتا ہوا دیکھ لیا تھا۔

یہ کیا ہو رہا ہے؟ فراز نے دھارتے ہوئے کہا۔ سار یہ نے فوراً سے اپنے ہاتھ پیچھے کیے تھے۔

"بھائی یہ ایک ٹریپ ہے ایسا ویسا کچھ نہیں ہے" غازہ سار یہ کی حمایت میں بولی۔

چپ بالکل چپ آج تم کچھ نہیں بولو گی اس کے دھارنے سے غازہ بھی سہم گئی تھی۔

بیٹا تمہاری بیوی بالکل پاگل ہوگئی ہے آج تو مجھ پر اس نے ہاتھ بھی اٹھا دیا اور میرا گریبان بھی پکڑ لیا بات صرف اتنی تھی کہ غازہ کو رشتے والے لوگ دیکھنے آئے تھے اور ان دونوں نے ان کے ساتھ بہت بد تمیزی کی تھی بس اسی لیے میں نے تھوڑا سا ڈانٹ دیا تھا ساریہ تو آپے سے ہی باہر ہو گئی انہوں نے روند ھو لہجہ اپناتے ہوئے کہا۔

نہیں فراز آنٹی جھوٹ بول رہی ہیں ہم نے ایسا کچھ نہیں کیا ساریہ نے اس کا بازو پکڑا جسے اس نے فوری جھٹک دیا اور ایک تھپڑ اس کی گال پر مارا۔ آج میرے صبر کی حد ختم ہو گئی ہے۔

بیٹا میں تو کہتی ہوں اسے فارغ کر دو ایسے ہی کبھی پاگل پن میں ہمیں ہی نا مار دے نائلہ بیگم کے لہجے میں کوئی نرمی نہیں تھی۔

"میں فراز آفاق اپنے پورے ہوش و حواس میں ساریہ فراز کو طلاق دیتا ہوں الفاظ تھے یا سیسہ جو اس کے کانوں میں انڈیلا جا رہا تھا۔"

"نہیں فراز نہیں ایسا مت کریں میرے صبر کا مجھے یہ صلہ مت دیں پلیز ایک اور لفظ مت بولیے گا" اس نے اس کی شرٹ کو مٹھیوں میں بھینچتے ہوئے کہا اور فراز نے اس کو جھٹک دیا وہ اس کے قدموں میں آکر گری تھی۔

"فراز نے دوبارہ وہی الفاظ دوہرائے تھے اسے لگا تھا چھت ٹوٹ کر اس کے سر پر آ گری ہے۔ ساریہ نے اس کی ٹانگوں پر اپنی گرفت مضبوط کی تھی ساریہ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے وہ اس سے فریاد کر رہی تھی وہ اس کے قدموں میں ڈھیر ہوئے اپنی شادی کے بچ جانے کی فریاد کر رہی تھی فراز نے اسے اپنے قدموں سے بھی جھٹک دیا تھا اس کے سر ٹیبل کے کونے سے جا کر ٹکرایا تھا۔"

"بھائی"۔۔۔۔غازہ پوری قوت سے چینخی تھی۔

اس نے ساریہ کو سیدھا کیا تھا اس کے ماتھے سے خون بہہ رہا تھا وہ پھر بھی رو کر اس کے آگے ہاتھ جوڑے بیٹھی تھی۔

"فراز پلیز کچھ مت کہیے گا آنسو اس کی پلکوں میں ہی کہی اٹک گئے تھے اس کے منہ سے نکلنے والے آخری لفظوں کو وہ برداشت نہیں کرپائے گی۔۔۔اور پھر اس کے منہ سے وہ الفاظ دوبارہ نکلے تھے اور اس گھر کو گرانے کے بعد جو آخری اینٹ بچی تھی وہ بھی آج گرا دی گئی تھی۔"

وہ سفاکیت سے کہتا ہوا اپنے کمرے میں چلا گیا سار یہ بالکل سپاٹ سی وہی زمین پر بیٹھی اس کو جاتا ہوا دیکھنے لگی نائلہ بیگم کے چہرے پر شاطرانہ مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی وہ ہاتھ جھاڑتے ہوئے باہر چلی گئی۔ غازہ اس کو وہی چھوڑے کچن سے پانی لینے گئی تھی اور وہ پانی لے کر پلٹی ہی تھی کہ کسی نے دروازہ لاک کر دیا دروازہ نائلہ بیگم کے کہنے پر ملازمہ نے بند کیا تھا۔ وہ دروازہ بجاتی رہی لیکن کسی نے نہیں کھولا۔

سار یہ وہاں سے اٹھی تھی خود کو ڈھیلا چھوڑے وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھا رہی تھی وہ پورچ میں آئی تو سامنے ہی نائلہ بیگم شیطانی مسکراہٹ لیے کھڑی تھی وہ اس کے پاس آئی تھی اور ان کے کان میں ہلکی سی سرگوشی کی تھی اس کی سرگوشی سے وہ ایک لمحے کے لیے تو کانپ گئی تھیں وہ اپنا ڈھیلا وجود لیے گیٹ عبور کر گئی تھی۔

"زندگی کا پچھلا پورا ایک سال کسی فلم کی طرح اس کی آنکھوں کے سامنے چل رہا تھا۔ ہر ایک لمحہ اس کی آنکھوں میں آنسو بن کر چکا تھا وہ سپاٹ سی چلتی جارہی تھی وہ نہیں جانتی تھی وہ کہاں جارہی ہے اسے یاد تھا تو صرف اتنا کہ اس کا گھر ٹوٹ چکا ہے اسے یاد تھی تو صرف اپنی چینخیں اپنی فریادیں جو اس نے فراز سے کی تھی ایک آخری کوشش جو اس نے اپنے گھر کو بچانے کے لیے کی تھی۔"

وہ روڈ کے بیچ و بیچ چل رہی تھی اس کو کسی گاڑی کا ہارن سنائی نہیں دے رہا تھا اس کے اپنے اندر کا شور ان گاڑیوں کے ہارن سے کئی زیادہ تھا وہ کسی لٹی پرستان کی شہزادی لگ رہی تھی ہارن کا شور بڑھتا جارہا تھا اس نے اپنے کانوں پر ہاتھ رکھا تھا اور ایک چینخ اس کے منہ سے نکلی تھی اس کے بعد وہ نیچے گرتی چلی گئی تھی لوگ اس کے گرد اکٹھے ہونے لگے تھے اور وہ ہوش و خرد سے بیگانہ کسی اور ہی دنیا میں چلی گئی تھی۔

☆☆☆☆☆

عباد اذان ظفر اور پولیس کے کچھ اور لوگوں نے آج اس کے فارم ہاؤس پر دھاوا بولا تھا لیکن ان کے اندازے کے مطابق وہ لوگ وہاں سے فرار ہو چکے تھے وہ فارم ہاؤس اس طرح خالی کیا گیا تھا جیسے یہاں کسی زی روح کا نام ونشاں ہی نہ ہو۔ انہوں نے چپا چپا چھان لیا تھا لیکن کوئی سراغ ہاتھ نہیں لگا تھا۔ انہوں نے آدھے دن کے اندر اندر ہی وہاں سے کہی اور شفٹنگ کی تھی۔ ان کو پتا ہے ان کا خاص بندہ ہماری گرفت میں ہے تو وہ اپنی کسی بھی ایسی جگہ نہیں جائیں گے جسکا علم امجد کے پاس تھا۔ انہوں نے کہی اور ٹھکانہ ڈھونڈھا ہو گا۔ عباد نے پر سوچ انداز میں کہا۔

"آپ بالکل سہی کہہ رہے ہیں۔" اذان نے بھی گن اندر رکھتے ہوئے اس کی بات کی تصدیق کی۔

ایک کام کرو جو ہمارا بندہ ان کی ٹیم کا حصّہ ہے اسے کہو کسی بھی طرح کوئی ٹریکر اس اسلم کے کپڑوں پر یا کسی بھی ٹولز پر لگائے تا کہ ہم اسے پکڑ سکے۔

سر میں اس سے کنٹیکٹ کرنے کی کوشش کرتا ہوں لیکن وہ صرف اپنے خاص بندوں کو ہی اپنے پاس بھٹکنے دیتا ہے اذان نے اسے کہا تھا۔ وہ ہنکار بھرتا ہوا اپنی کار میں آ کر بیٹھ گیا۔

☆☆☆☆☆

جناب اس کا نام عباد عمر ہے پولیس میں اعلی عہدے پر فائز ہے اور یہ اسی شخص کا بیٹا ہے جس کو چار سال پہلے ہم نے ایکسیڈنٹ میں مروادیا تھا۔ اس کے بندے نے اسلم کو آگاہ کیا جو صوفے پر بیٹھا سگریٹ پھونک رہا تھا وہ سگریٹ کو پاؤں سے مسلتا ہوا اٹھا تھا۔

ہمم۔۔۔ چار سال پہلے جو اس کے باپ کا حال کیا تھا وہی حال اس کا بھی کرنا پڑے گا اس نے قہقہ لگاتے ہوئے کہا۔

جی باس کام ہو جائے گا اس بندے کی موت کا پروانا آپ تک جلد ہی پہنچ جائے گا وہ سر ہلاتے ہوئے وہاں سے چلا گیا۔

تم چھٹانک بھر کے لڑکے میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے اب تو جان سے جائے گا میرے کام میں دخل دینے والا آج تک زندہ نہیں رہا ہے اس نے عباد کے تصور سے کہتے ہوئے ایک اور سگریٹ جلائی اور پھر قہقے لگا کر ہنسنے لگا۔

☆☆☆☆☆

روڈ پر ایک جگہ بہت بھیڑ لگی ہوئی تھی لوگ جانے کیوں اکٹھے ہوئے تھے۔وہ بھی اٹھ کر اس طرف بڑھا تھا کہ کہی کوئی ایکسیڈنٹ نہ ہوا ہو لوگ ہوسپیٹل پہنچانے کی بجائے تماشا دیکھنے میں لگے ہوئے ہوتے ہیں۔وہ بھیڑ ہٹاتا ہوا اس تک پہنچا تھا اور وہاں اس نے جس کو دیکھا تھا اسے دیکھ کر اس کے پاؤں کے نیچے سے زمین سرک گئی تھی۔وہ آگے بڑھا تھا۔

"ساریہ ساریہ۔۔۔آنکھیں کھولو کیا ہوا ہے اسے۔۔۔کب سے یہ بے ہوش ہیں"۔۔۔دس منٹ سے کسی نے جواب دیا تھا۔

آپ لوگ پاگل ہیں کیا آپ کو نظر نہیں آرہا کہ کوئی بے ہوش ہو گیا ہے تو اسے ہوسپیٹل پہنچایا جانا چاہیے وہ ان سب پر چینخا تھا۔زوریز نے دو عورتوں کے ساتھ مل کر ساریہ کو کار میں ڈالا تھا۔اس نے کار ہوسپیٹل کی طرف بھگائی تھی اور ساتھ ہی آبص کا نمبر ملایا تھا۔اس کے اٹھاتے ہی اس نے اسے ہوسپیٹل آنے کا کہا تھا۔

زوریز۔۔۔کیا ہوا ہے ہوسپیٹل کیوں آنا ہے کچھ بتائے گا بھی یا نہیں اس کی پریشان سی آواز ابھری تھی۔

تو بس جلدی سے آجا پھر سب بتاتا ہوں اس نے کہہ کر فون رکھ دیا تھا اور کار کی سپیڈ بڑھا دی تھی۔اس کو سامنے ہی روحان مل گیا تھا اس کو سیدھا ایمرجنسی وارڈ میں لے کر گئے تھے۔پندرہ منٹ تک آبص بھی آگیا تھا۔

کیا ہوا ہے اور کون ہے ہوسپیٹل اتنی ایمرجنسی میں کیوں بلایا ہے؟اس نے آتے ہی سوالوں کی بوچھاڑ کی۔

ادھر آ۔۔۔آرام سے بیٹھ اور دیہان سے سن اپینک کرنے کی ضرورت نہیں ہے زوریز نے اسے چیئر پر بٹھاتے ہوئے کہا۔

تو بتائے گا بھی یا نہیں اس نے جھنجھلاتے ہوئے پوچھا۔

وہ میں راستے سے جا رہا تھا تو روڈ کے بیچ و بیچ مجھے ساریہ بے ہوش پڑی ہوئی ملی اس نے آبص کے کندھوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

کیا ساریہ۔۔۔لیکن وہ وہاں کیسے پہنچی۔۔۔اور اب وہ کہاں ہے؟اس نے پریشانی سے کہا۔روحان چیک کر رہا ہے اسے تم حوصلہ رکھو اس نے آبص کو تسلی دی۔وہ دونوں کوریڈور میں چکر کاٹ رہے تھے۔

لیکن اگر اس کی طبیعت خراب تھی تو گھر والوں نے اسے اکیلے جانے ہی کیوں دیا؟ آبص نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

میں بابا کو فون کر دیتا ہوں آبص نے فون نکال کر فاروق صاحب کو فون کیا تھا وہ بھی آدھے گھنٹے تک وہاں پہنچ چکے تھے۔ تبھی روحان دروازہ کھولتا ہوا باہر نکلا اور چہرے سے ماسک ہٹائے ان سے ہمکلام ہوا۔

"پیشنٹ کا نروس بریک ڈاؤن ہوا ہے اگر تھوڑی اور دیر ہو جاتی تو ان کی جان بھی جا سکتی تھی ابھی وہ خطرے سے باہر ہیں لیکن انہیں اگلے اڑتالیس گھنٹے تک ہوش آ گیا تو ٹھیک ہے ورنہ کچھ کہا نہیں جا سکتا۔۔۔ آپ لوگ دعا کریں انہیں جلد ہی ہوش آ جائے گا "روحان کے لفظوں سے فاروق صاحب کے قدم ڈگمگائے تھے زوریز نے انہیں سہارا دیا تھا روحان نے آبص کو تسلی دی تھی۔

آبص کا فون بج رہا تھا لیکن وہ فون کو ہاتھ میں لیے اسے گھور رہا تھا زوریز نے اس سے فون لیا تھا اور کال اٹھائی تھی۔

آبص کدھر ہیں آپ کتنا ٹائم ہو گیا ہے آپ ابھی تک نہیں آئے ہیں عفاف فون کے اٹھائے جانے پر بولنا شروع ہوئی تھی۔

آبص ہوسپیٹل میں ہے ساریہ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے گھر والوں کو فلحال کچھ مت بتانا اس نے کہہ کر فون رکھ دیا تھا وہ اس کے سوالوں کے جواب نہیں دینا چاہتا تھا۔ وہ فون ہاتھ میں لیے زوریز کی باتوں کو ہی سوچتی رہ گئی۔

وہ رافعیہ بیگم کو اپنے گھر جانے کا بتاتے ہوئے باہر کی طرف گئی غازی اسے باہر ہی مل گیا تھا جو کار اندر کر رہا تھا وہ جا کر اس کے ساتھ بیٹھ گئی تھی۔۔۔ غازی فلحال کوئی سوال مت پوچھنا کار کو ہوسپیٹل کی طرف گھماؤ اس نے سنجیدگی سے کہا۔

خیر تو ہے؟ اس نے بھی پریشان ہوتے ہوئے پوچھا اور گاڑی ہوسپیٹل کی طرف موڑ دی۔

فلحال تو مجھے بھی کچھ نہیں پتا بس جتنا جلدی ہو سکے تم مجھے ہوسپیٹل پہنچا دو عفاف کے کہنے پر اس نے کار کی سپیڈ بڑھا دی تھی۔ وہ ہوسپیٹل پہنچی تو سامنے ہی آبص اور فاروق صاحب سر جھکائے بیٹھے تھے اور زوریز ٹہل رہا تھا۔ زوریز نے اسے مختصر سا سارا بتا دیا تھا۔

میری بیٹی کے ساتھ ایسا کیا ہو گیا تھا جس کی وجہ سے اس کا نروس ہی بریک ڈاؤن ہو گیا؟ ان کی آنکھ سے ایک آنسو نکلا تھا۔

ان کو ہر سوال کا جواب دینا ہو گا میری بہن اس حالت میں آخر پہنچی کیسے آبص غصّے میں اٹھا تھا اور باہر کی طرف قدم بڑھائے تھے۔

غازی تم بھی جاؤ آبص کے پیچھے عفاف نے غازی کو اس کے پیچھے بھیجا۔ آبص بہت رف ڈرائیونگ کر رہا تھا بیس منٹ کا سفر اس نے نو منٹ میں طے کیا تھا۔

"باہر نکلو سب کے سب آبص پوری دھاڑ سے چینختا تھا"۔ صبا اور غازہ اس کی دھاڑ سن کر باہر نکلے تھے آفاق صاحب بھی ابھی ابھی گھر میں داخل ہوئے تھے۔

کہاں ہے فراز؟ اسے بھی باہر نکالو۔۔ بھائی وہ گھر پر نہیں ہیں غازہ نے نظریں جھکائے ہی جواب دیا۔

"ایسا کیا کیا ہے تم لوگوں نے میری بہن کے ساتھ کے اس کا نروس ہی بریک ڈاؤن ہو گیا" آبص چینختا تھا۔

"کیا نروس بریک ڈاؤن بھابھی کا۔۔۔ اب وہ کیسی ہیں؟"۔۔۔ غازہ نے بے تابی سے پوچھا۔

زندگی اور موت کے درمیان جھول رہی ہے اس کو مارنے کی کسر تو تم لوگوں نے بالکل نہیں چھوڑی ہے۔

ساریہ بیٹی کدھر ہے اور نروس بریک ڈاؤن ہوا ہے یہ سب کیا ہے غازہ۔۔ آفاق صاحب نے پوچھا۔

بابا۔۔۔ وہ۔۔۔ بھائی نے۔۔۔ بھابھی کو طلاق دے دی ہے اس نے روتے ہوئے ہچکیوں کے درمیان کہا اس بار آبص کے قدم ڈگمگائے تھے اس کا اپنے پیروں پر کھڑا رہنا مشکل ہو گیا تھا غازی نے اسے سہارا دیا تھا۔

مجھے معاف کر دیں آبص بھائی میں نے بہت کوشش کی لیکن میں ان کا گھر نہیں بچا سکی اس نے ہاتھ جوڑتے ہوئے روندھی آواز میں کہا۔

"میں نہیں جانتا کہ اصل بات کیا ہے اتنا تو علم ہو گیا ہے یہ آج سے نہیں کافی دیر سے چلتا آ رہا ہو گا اور اگر فراز نے اسے طلاق دے ہی دی تھی تو کیا تم لوگوں میں ذرا انسانیت نہیں تھی کہ تم لوگ اسے صحیح سلامت گھر تک پہنچا دیتے۔۔۔ میری بہن کی آنکھ سے نکلنے والے ہر ایک آنسو کا حساب اللہ تم لوگوں سے لے گا" وہ کہتا ہوا وہاں رکا نہیں تھا گھر سے نکلتا چلا گیا تھا۔ اس نے اپنی بہن کا مقدمہ اللہ کی عدالت میں جمع کروا دیا تھا۔

اس کی آہ پر غازہ کا دل کانپا تھا۔غازہ بھی دوپٹہ اوڑھے ان کے پیچھے ہوسپیٹل گئی تھی۔آفاق صاحب فراز کو کالز پر کالز کر رہے تھے اس کا فون ہی بند جا رہا تھا۔

☆☆☆☆☆

"دیکھا سزا کا اثر ہوا آج آپ ٹائم سے ہی گھر پر ہیں" آیت پورچ میں ہی کھڑی تھی اس کو کار سے نکلتا دیکھ کر وہ اس سے گویا ہوئی۔

"بالکل نہیں آج کام زیادہ نہیں تھا اس لیے جلدی آگیا ورنہ میں تم سے ڈرتا نہیں ہوں" اس نے ناک سے مکھی اڑائی۔

"آپ مجھ سے نہیں ڈرتے لیکن آپ کو اپنی بیوی سے ڈرنا چاہیے اگلی دفع وہ لاؤنج کا گیٹ بھی بند کر سکتی ہے" اس نے مسکراہٹ ہونٹوں میں دبائی۔وہ دونوں قدم سے قدم ملا کر چل رہے تھے۔

"تم کر کے دکھانا میرے قہر سے پھر تمہیں کوئی نہیں بچا سکتا" عباد نے بھی اسی کے انداز میں کہا۔

"تو پھر آپ بھی لیٹ آکر دکھایئے گا" اس نے چیلنجنگ اندز میں کہا۔

"ٹھیک ہے دیکھ لیں گے" عباد کہتا ہوا بیڈ سے پاؤں نیچے لٹکائے ہوئے لیٹا تھا۔

آیت نے اس کے کپڑے نکال کر صوفے پر رکھے تھے اور خود بھی اس سے کچھ فاصلے پر آکر اسی کے انداز میں لیٹ گئی تھی دونوں چھت کو گھور رہے تھے۔

"عباد"۔۔۔آیت نے پکارا۔

"ہمم"۔۔۔"آج کہی باہر چلیں" اس کے ہنکار بھرنے پر اس نے پوچھا۔

"کہاں جانا ہے میری بیگم کو؟" عباد نے اس کی طرف کروٹ لیتے ہوئے پوچھا۔

"ماما بابا کی طرف" اس نے فوراً سے کہا۔

ٹھیک ہے تم تیار ہو جاؤ میں بھی فریش ہو کر آتا ہوں وہ کپڑے اٹھاتا ہوا واشروم میں گھس گیا۔ آیت اٹھی تھی اس نے اپنی شال نکالی تھی اپنے بالوں میں برش کیا اور ہلکی سی لپسٹک لگائے وہ بالکل تیار کھڑی تھی۔ وہ فریش ہو کر باہر نکلا تو وہ تیار کھڑی اسی کا انتظار کر رہی تھی وہ دونوں پھوپھو کو بتاتے ہوئے ابراھیم ولا روانہ ہوئے۔ وہ لوگ گھر پہنچے تو سارے لاؤنج میں بیٹھے چائے پی رہے تھے وہ بھی ان سب سے مل کر وہی بیٹھے چائے پینے لگے تھے۔

"کیسی ہے میری بیٹی؟" احمد صاحب نے اسے ساتھ لگائے ہی پوچھا۔

"میں ٹھیک ہوں بابا جان بلکہ بہت خوش ہوں" اس نے اپنے بابا کو تسلی دی تھی وہ بھی مسکرا دیے تھے۔

☆☆☆☆☆

آبص نے آکر انہیں بتایا تھا فاروق صاحب کی طبیعت اور ڈھے گئی تھی آبص اور فاروق صاحب دونوں کا فون زوریز کے پاس تھا رافعیہ بیگم کی کالز پر کالز آرہی تھیں۔

گھر میں بتانا ہی پڑے گا یہ بات ہم کب تک چھپائیں گے آنٹی کا فون مسلسل آرہا ہے زوریز نے عفاف سے کہا پریشانی اس کے چہرے سے بھی جھلک رہی تھی۔

غازی کو زوریز نے گھر جانے کے لیے کہا تھا کہ وہ سب کو بتا دے اور کوئی آنٹی رافعیہ کے پاس بھی چلا جائے اس نے عفاف کو بھی جانے کا کہا تھا لیکن اس نے منع کر دیا وہ آبص کے ساتھ رکنا چاہتی تھی۔ غازی کوریڈور سے گزر ہی رہا تھا کہ غازہ اس کے سامنے آئی۔ اس نے آنکھوں میں آنسو لیے اس سے آنکھوں کے اشاروں سے ہی پوچھا تھا۔ اس نے نفی میں سر ہلایا تھا اور باہر چلا گیا تھا۔ وہ سب لاؤنج میں بیٹھے بات کر رہے تھے جب غازی پریشان سا وہاں آیا تھا۔ اس نے سب کو ساریہ کی حالت سے آگاہ کیا تھا اور اس کے ساتھ جو ہوا تھا اس سے بھی سب کو آگاہ کیا تھا۔ سب کا ہاتھ دل پر پڑا تھا سب اپنی جگہ سے اٹھ گئے تھے آیت اور عباد بھی وہی تھے۔

ردا بیگم نازیہ بیگم اور عائشہ بیگم فوراََ سے رافعیہ بیگم کی طرف گئے تھے عباد احمد اور عدیل صاحب کو لے کر ہو سپٹل روانہ ہوا تھا آیت نے بھی جانے کی ضد کی تھی لیکن عباد نے منع کر دیا تھا۔

رافعیہ بیگم سب کو ایک ساتھ دیکھ کر خوش ہوئی تھیں لیکن جو خبر انہوں نے انہیں دی تھی اس نے ان کے پیروں کے نیچے سے زمین کھینچ لی تھی وہ یقین کرنے کے در پر تھی ہی نہیں ان کی بیٹی کا گھر تو ٹھیک سے چل رہا تھا پھر سب اچانک کیسے ہو گیا۔ یہ تو صرف ساریہ ہی جانتی تھی اس نے پچھلا ایک سال کس اذیت میں گزارا ہے گھر والوں کے لیے یقین کرنا مشکل اس لیے تھا کیوں کہ اس نے گھر والوں کو بھنک بھی نہیں پڑنے دی تھی۔ سب لوگ ہو سپٹل پہنچے تھے ساریہ کو ابھی تک ہوش نہیں آیا تھا سب نے فاروق صاحب اور آبص کو تسلی دی تھی۔ عباد نے روحان سے ساری صورت حال کا پتا کروایا تھا روحان نے ادیرا کو فون کر کے آج ہو سپٹل ہی رکنے کا کہا تھا۔

رافعیہ بیگم کو گھر میں کسی پل چین نہیں مل رہا تھا ماں تھی کیسے بیٹی زندگی اور موت کے درمیان جھول رہی تھی وہ غازی کے ساتھ آدھی رات کو ہو سپٹل پہنچی تھیں۔ زوریز نے باقی سب کو گھر بھجوا دیا تھا عفاف آبص فاروق صاحب ہی تھے وہاں اور اب رافعیہ بیگم بھی آگئی تھیں ان کا رو رو کر برا حال ہو رہا تھا انہوں نے ساریہ کو دیکھنے کی ضد کی تھی۔

"آنٹی آپ دور سے ہی اسے دیکھ لیں ڈاکٹر نے منع کیا ہے ملنے سے" زوریز نے انہیں دھیمے سے کہا۔

"آپ مل سکتی ہیں بس اتنا دیہان رکھیے گا کہ پیشنٹ ڈسٹرب نہ ہو" روحان نے ان کی حالت دیکھتے ہوئے کہا۔ آبص ان کو اندر لے کر گیا تھا بیٹی کو ساکت پڑے دیکھ کر ان کا دل چیخ چیخ کر رونے کو کر رہا تھا۔

آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے وہ منہ پر ہاتھ رکھے اپنی بیٹی کی حالت پر رو دی تھیں آبص ان کو ساتھ لگائے واپس لے آیا تھا اس کی اپنی حالت خراب ہو رہی تھی۔ عفاف نے انہیں چپ کروایا تھا انہوں نے عفاف سے پریئر روم لے جانے کا کہا تھا۔ وہ انہیں وہاں چھوڑ کر باہر نکلی تھی کہ سامنے آبص اور غازی کھڑے تھے۔

"عفاف آپ بھی گھر جاؤ" آبص نے سنجیدگی اوڑھے ہی کہا۔

"نہیں میں آپ کو ایسے اکیلے چھوڑ کر نہیں جاؤں گی" اس نے منع کیا۔

"عفاف ضد نہیں کریں رات بھر جاگنے سے آپ کی طبیعت خراب ہو جائے گی۔"

میں کار میں ویٹ کر رہا ہوں غازی کہتا ہوا چل دیا۔

"نہیں ہو گی۔۔۔ اس وقت میں آپ کے ساتھ رہنا چاہتی ہوں" اس نے آنکھوں میں نمی لیے کہا۔

"عفاف میں ٹھیک ہوں" اس نے نظریں چرائی۔

"نہیں آپ ٹھیک نہیں ہیں" عفاف کی آنکھ سے آنسو نکلا تھا اور اس کی گال پر نشان چھوڑ گیا تھا۔

"میں ٹھیک ہوں مجھے کمزور نہیں پڑنا ہے میری بہن کو ابھی میری ضرورت ہے میں اس کے غم کو مٹانے کے لیے ابھی مضبوط کھڑا ہوں آپ فکر مت کرو" آبص نے اس کے آنسو صاف کیے تھے اور اسے ساتھ لگائے ہی پارکنگ سائیڈ پر آیا تھا اور کار کا دروازہ کھول کر اسے بٹھایا تھا غازی نے اسے گھر ڈراپ کیا تھا سب لوگ جائے نماز بچھائے اس کے لیے دعا گو تھے وہ بھی وضو کر کے ان کے ساتھ شامل ہو گئی تھی آیت بھی ادھر ہی تھی۔

☆☆☆☆☆

"بے حس و حرکت وہ وجود مشینوں میں جکڑا ہوا تھا ایک ہاتھ سینے پر تھا جس پر ڈرپ لگی ہوئی تھی چہرہ صدیوں کی تھکاوٹ لیے ہوا تھا ایسا لگتا تھا جیسے وہ وجود آنکھیں کھولنا ہی نہیں چاہتا جیسے ہی وہ آنکھیں کھولے گی اسے زندگی ایک اور دکھ دے گی وہ پر سکون نیند سونا چاہتی تھی وہ اس دنیا کے جھمیلوں سے اور اس دنیا کے بے حس لوگوں سے آزاد ہونا چاہتی تھی یوں لگتا تھا جیسے اس میں جینے کی کوئی رمق ہی نہیں تھی۔"

زوریز دروازے سے تکتا ہوا اس کا جائزہ لے رہا تھا نہ جانے کب سے وہ ان کی باتوں کو برداشت کر رہی تھی کب سے ان لوگوں نے اسے دبا کر رکھا ہوا ہو گا اس کے وجود سے اس کے دکھ کا اندازہ ہو رہا تھا صبح کے تین بج چکے تھے لیکن اسے ہوش نہیں آیا تھا وقت

گزرتا جارہا تھا وقت گزرنے کے ساتھ امید ٹوٹتی جارہی تھی۔روحان ابھی ابھی گھر کے لیے نکلا تھا اس کا ارادہ تھا وہ فریش ہو جائے پھر آجائے گا۔

وہ سیدھا اپنے کمرے میں آیا تھا جہاں ادیرا بچوں کے ساتھ سو رہی تھی ادیرا کے شہد رنگ بال سرہانے پر بکھرے ہوئے تھے فجر اس کے سینے پر تھی اور ازلان اس کے بازو پر لیٹا ہوا تھا تینوں گہری نیند سو رہے تھے روحان ان کو دیکھ کر مسکرایا تھا وہ ایک مکمل منظر تھا روحان نے ان کی کتنی ہی تصویریں کھینچ ڈالی تھی وہ فریش ہو کر ان کے ساتھ ہی آکر لیٹ گیا تھا اس نے ازلان کو اس کے بازو سے اتارا تھا ابھی نماز میں ٹائم تھا اسی لیے وہ کچھ دیر کے لیے سو گیا تھا۔

وہ دونوں نماز کے لیے اٹھے تو روحان نے اسے ساریہ کی کنڈیشن کے بارے میں بتایا وہ پریشان ہو گئی تھی اس نے اس کو دیکھنے کی ضد کی تھی وہ دونوں بچوں کو اماں صاحب کے حوالے کیے ہوسپیٹل کے لیے نکل گئے تھے۔

ساریہ کی حالت میں ابھی تک کوئی سدھار نہیں آیا تھا سب کچھ ختم ہوتا ہوا نظر آرہا تھا اس کی ول پاور بہت کمزور تھی وہ جینا چاہتی ہی نہیں تھی۔زوریز ابھی بھی ادھر ہی تھا آبص فاروق صاحب رافعیہ بیگم کا دل پھٹ رہا تھا بیٹی کا غم ان کو دیمک کی طرح چاٹ رہا تھا۔

"وہ ہر گزرتے سیکنڈ کے ساتھ امید باندھ رہے تھے اور ہر گزرتے گھنٹے کے ساتھ ان کی امید ٹوٹ رہی تھی۔"

ایک پل کے لیے وہ یقین کر لیتے کہ ان کی بیٹی کو کچھ نہیں ہو گا اور اگلے ہی لمحے اس کی حالت سامنے آجاتی وہ کمزور نہیں پڑنا چاہتے تھے لیکن وہ کمزور پڑ رہے تھے۔

ادیرا اور روحان کوریڈور میں داخل ہوئے تو سامنے ہی اسے سب نظر آگئے اس نے پریشانی سے اس کی حالت کے بارے میں استفسار کیا۔زوریز صرف نہ میں سر ہلا سکا روحان اسے چیک کرنے اندر چلا گیا۔

ادیرا نے رافعیہ بیگم اور فاروق صاحب کو تسلی دی وہ کافی دیر ان کے پاس ہی بیٹھی رہی ان کو تسلیاں دیتی رہی تھی۔وہ روحان سے پوچھ کر سیدھا گھر گئی تھی اور وہاں سے بچوں کو ساتھ لے کر ابراھیم ولا گئی تھی آج ابراھیم ولا میں سناٹوں کا راج تھا۔

لاؤنج میں وائٹ چادر بچھائے اس پر گھر والے اور کچھ دوسری عورتیں بیٹھی قرآن پاک پڑھ رہی تھی وہ سب ساریہ کی صحت یابی کے لیے دعا گو تھے۔وہ بھی سب سے مل کر وہی بیٹھ گئی تھی بچے غانیہ کے ساتھ کھیلنے لگ گے تھے۔

وقت گزر رہا تھا بتیس گھنٹے گزر چکے تھے آبص فاروق صاحب اور رافعیہ بیگم کو زبردستی گھر لایا تھا تاکہ وہ کچھ دیر آرام کر سکیں اور کپڑے وغیرہ بدل سکیں وہ کپڑے بدل چکے تھے عفاف نے ان کے لیے کھانا بھی بنایا تھا لیکن ان کے حلق سے کچھ نہیں اتر رہا تھا اور اترتا بھی کیسے جب اولاد اتنی تکلیف میں ہو تو ماں باپ چین سے کہاں بیٹھتے ہیں۔فاروق صاحب نے گاڑی نکالی تھی رافعیہ بیگم بھی ساتھ آکر بیٹھ گئی تھیں وہ پھر سے ہوسپیٹل کے لیے نکل گئے تھے۔

عفاف نے آبص کو کپڑے نکال کر دیے تھے دونوں ہی خاموش تھے دونوں ہی ایک دوسرے سے نظریں چرا رہے تھے آبص نہا کر باہر نکلا تو عفاف اس کے لیے کھانا لے آئی تھی۔اس نے کھانے سے منع کر دیا تھا عفاف نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے صوفے پر بٹھایا تھا۔

پلیز آبص تھوڑا سا کھالیں۔۔۔ساریہ کے لیے کھالیں۔۔۔آپ دیکھنا ہماری ساریہ بہت جلد ٹھیک ہو جائے گی عفاف کی آنکھیں آنسو سے بھر گئی تھی ہاتھ میں نوالہ لیے وہ آبص کے منہ کی طرف ہاتھ کیے بیٹھی تھی۔

اس نے وہ نوالا کھالیا تھا عفاف اس سے ساریہ کی باتیں کرنے لگی تھی اور باتوں کے دوران ہی اس نے آبص کو سارا کھانا کھلا دیا تھا۔

"میں بھی چلوں آپ کے ساتھ"۔۔۔عفاف نے اس سے پوچھا جو کار کی چابی اٹھائے باہر جا رہا تھا۔

"آپ وہاں جا کر کیا کریں گی بس دعا کرو اسے جلدی ہوش آجائے" آبص نے بنا مڑے ہی کہا۔

"پلیز"۔۔۔اس نے آبص کے سامنے آتے ہوئے کہا۔اس نے سر ہلا دیا تھا وہ دونوں ہوسپیٹل آگئے تھے آتے ہوئے زوریز کے لیے کھانا اور کپڑے بھی لے آئے تھے زوریز نے جانے سے منع کر دیا تھا اس کا کہنا تھا وہ ان سب کو چھوڑ کر نہیں جانا چاہتا۔

زوریز نے ہوسپیٹل کے واشروم میں ہی کپڑے بدلے تھے اور پھر گھر سے لایا ہوا کھانا کھایا تھا۔ وہ سب لوگ ساریہ کے ہوش میں آنے کا انتظار کر رہے تھے کہ تبھی آفاق صاحب اور اس کے ساتھ غازہ انہیں کوریڈور سے آتے ہوئے نظر آئے۔ انہیں دیکھتے ہی فاروق صاحب اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔

بیٹی بنا کر لے کر گئے تھے نہ تم میری بیٹی کو۔۔۔ پھر اتنا برا حال کیوں کیا اس کا۔۔۔ بتاؤ جواب دو۔۔۔ وہ ان کا گریبان پکڑ کر چینخ رہے تھے۔

مجھے معاف کر دو دوست مجھے نہیں پتا تھا میرے گھر میں کیا چل رہا ہے اگر مجھے علم ہوتا تو ایسا کبھی نہیں ہوتا انہوں نے نادم لہجے میں کہا۔

آبص اس شخص کو کہو چلا جائے یہاں سے ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا فاروق صاحب نے تیز آواز میں کہا۔

آپ پلیز جائے یہاں سے ہمارے درمیان اب کوئی رشتہ نہیں ہے آبص نے ان کی طرف دیکھنا بھی گوارا نہیں کیا تھا غازہ خاموش تماشائی بنی سب دیکھ رہی تھی۔

"انکل جو ہوا بہت برا ہوا لیکن ابھی حالات ایسے نہیں ہیں کہ یہ سب کیسے اور کیوں ہوا اس کو ڈسکس کیا جائے آپ پلیز چلے جائیں" زوریز نے بڑے مہذب طریقے سے انہیں جانے کا کہا تھا۔

عباد اور آیت ابھی ابھی آئے تھے عباد روحان سے اس کی حالت میں سدھار کا پوچھ رہا تھا وہ لوگ کمرے کے باہر پہنچے تو خاموش ہو گئے کہ تبھی ایک نرس ہڑبڑاتی ہوئی باہر نکلی۔

پیشنٹ کو ہوش آگیا ہے لیکن ان کی سانس اکھڑ رہی ہے انہیں سانس لینے میں پریشانی ہو رہی ہے۔۔۔ جو خبر نرس نے سنائی تھی وہ ان کے لیے ایک پل کا سکون تھی اور کئی لمحوں کی پریشانی تھی۔

روحان اندر بھاگا تھا اس نے سب کو باہر ہی انتظار کرنے کا کہا تھا لیکن سب لوگ اندر بڑھے تھے۔ نرس جلدی سے اور آکسیجن کا انتظام کریں روحان نے نرس کو حکم دیا۔

اس کی ہارٹ بیٹ اپنی رفتار بدل رہی تھی اس کی ہارٹ بیٹ لو ہوتی جا رہی تھی مشین اس کی لو دھڑکنوں کا پتا دے رہی تھی۔ اس کے وجود میں جنبش ہو رہی تھی اس نے اپنا ہاتھ بڑھایا تھا اس کو سر میں ٹھیس اٹھتی ہوئی محسوس ہوئی لبوں سے ایک سی نکلی تھی اس نے اپنا آکسیجن ماسک اتار دیا تھا جو سانس پہلے ہی اکھڑ رہی تھی اور اکھڑنا شروع ہو گئی تھی فاروق صاحب نے اس کو دوبارہ ماسک پہنایا تھا اور اس کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑ لیا تھا۔ وہ کچھ بولنا چاہ رہی تھی لیکن اسے بولنے میں تکلیف ہو رہی تھی اس نے پہلا لفظ "بابا" بولا تھا۔

"ہاں میرا بچہ میں ادھر ہی ہوں میں صرف اپنی بیٹی کو سنوں گا لیکن ابھی کچھ مت بولو" فاروق صاحب نے آنسوؤں کے درمیان کہا۔ رافعیہ بیگم آبص کے ساتھ لگی منہ پر ہاتھ رکھ کر آنسو بہا رہی تھیں۔ عباد ان سب کو باہر لے کر گیا تھا وہاں پر موجود ہر شخص کی آنکھ نم تھی۔

"بابا۔۔۔ میں اپنا گھر۔۔۔ نہیں۔۔۔ نہیں۔۔۔ بچا سکی۔۔۔ میں۔۔۔ نے۔۔۔ کوشش کی۔۔۔ بچا۔۔۔ نہیں پائی۔۔۔" آنسو قطار در قطار اس کی آنکھوں کے کونے سے بہہ رہے تھے فاروق صاحب اس کے ماسک سے کان لگائے اسے سن رہے تھے وہ اکھڑتی سانسوں کے ساتھ ہی بول رہی تھی۔

"مجھے معاف۔۔۔ کر دیں۔۔۔ مجھے جانے۔۔۔ دے۔۔۔ بابا۔۔۔ میں جینا چاہتی تھی۔۔۔۔ پر اور جینے۔۔۔۔ کی خواہش۔۔۔ نہیں ہے۔۔۔ میں آپ کو۔۔۔ جنت۔۔۔ میں۔۔۔ ملوں گی" یہ آخری الفاظ تھے جو اس کے لبوں سے ادا ہوئے تھے۔ وجود ایک بار پھر ساکت ہوا تھا سامنے پڑی مشین سیدھی لائن دکھا رہی تھی روحان نے ہر ممکن کوشش کر لی تھی لیکن پھر بھی وہ اپنی سانسیں چھوڑ گئی تھی۔ اس نے ایک نرس کو الیکٹرک شوکس دینے کا کہا تھا۔

ایک نرس ہڑبڑاہٹ میں باہر نکلی تھی اس کی حالت دیکھ کر نرس کی آنکھ بھی اشکبار ہوئی تھی۔

"she is gone"

اس کے منہ سے صرف یہی الفاظ نکلے تھے اور وہاں سناٹا چھا گیا تھا ہر کوئی اپنی جگہ لرز گیا تھا۔

"نہیں۔۔۔ نہیں ایسا نہیں ہو سکتا میری بیٹی مجھے چھوڑ کر نہیں جا سکتی۔۔۔ آبص اسے کہو اٹھ جائے میں اس کا غم برداشت نہیں کر پاؤں گی۔۔۔ عفاف تم بولو اسے اسے کہو کہ وہ اٹھ جائے اسے میرا واسطہ دینا وہ اٹھ جائے گی۔۔۔ آیت تم کہو اسے کہو ہم سے بہت بڑی غلطی ہو گئی ہم نے اسے اتنے کمظرف لوگوں میں دے دیا۔۔۔ اسے کہو نہ کے وہ ہمیں معاف کر دے۔۔۔ وہ ہم سے منہ موڑ کر مت جائے۔۔۔ کہو نہ تم لوگ کہتے کیوں نہیں ہو" رافعیہ بیگم زمین پر بیٹھتی چلی گئی آبص آیت اور عفاف ان کی طرف بڑھے تھے جو چیختے ہوئے ان سے فریاد کر رہی تھیں کہ کوئی تو اس سے کہہ دے کہ وہ اٹھ جائے ان کی حالت دیکھنے کے قابل نہیں تھی آبص کی آنکھوں سے بھی آنسو جاری تھے آیت اور عفاف کے آنسو بھی شدت سے بہہ رہے تھے اوپر سے رافعیہ آنٹی کی حالت دیکھنے کے قابل نہیں رہی تھی۔

انہیں قدموں کی آہٹ سنائی دی تھی انہوں نے سر اٹھا کر دیکھا تھا سامنے فاروق صاحب ہاتھ لٹکائے کھڑے تھے وہ گرنے والے انداز میں نیچے بیٹھے تھے۔

آنسو پونچھ لو رافعیہ ہماری بیٹی کہی نہیں گئی وہ اپنی ماما بابا کو چھوڑ کر نہیں گئی ہے میں نے اللّٰہ پاک سے اپنی بیٹی کی سانسیں مانگ لی تھی اس نے مجھے خالی ہاتھ نہیں لوٹایا ہماری بیٹی ہمیں چھوڑ کر نہیں گئی وہ چہرے پر ہاتھ رکھ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دیے تھے۔

رافعیہ بیگم نے ان کے چہرے سے ہاتھ ہٹائے تھے اور ان سے ایک بار پھر یقین دہانی کروائی تھی انہوں نے ہاں میں سر ہلایا تھا دونوں ماتھے سے ماتھا ٹکائے رو دیے تھے ان آنسوؤں میں شکر کے آنسو بھی شامل ہو گئے تھے۔ آبص نے اٹھتے ہوئے دوسری طرف منہ کر کے آنسو پونچھے تھے عفاف نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا اس نے بنا پیچھے مڑے اس کا ہاتھ تھپکا تھا۔

ADABAVENUE
خیال زبان

وہ ساریہ کے کمرے میں گیا تھا وہ ابھی بھی اسی حالت میں تھی پر اب اس کی سانسیں تھی وہ ان کے سامنے رہنے والی تھی اس نے آگے بڑھ کر اس کے ماتھے پر بوسہ دیا تھا آبص کا ایک آنسو اس کے چہرے پر گراتھا جسے اس نے مسکراتے ہوئے پونچھ دیا تھا۔

☆☆☆☆☆

روحان نے ساریہ کو ایک شاک دیا تھا باڈی اچھل کر بستر پر گری تھی لیکن اس میں کوئی جنبش نہیں ہوئی تھی فاروق صاحب لرز گئے تھے وہ اپنی بیٹی کو اپنے ہاتھوں میں ہی مرتا ہوا نہیں دیکھنا چاہتے تھے انہوں نے روحان کو ہٹا کر شاک لگانے والا آلہ اپنے ہاتھ میں لیا تھا۔

"یااللّٰہ پاک میری بیٹی کے صبر کی سزا ہمیں مت دیں میرے مالک ہم اپنی بیٹی کا غم برداشت نہیں کر پائیں گے اے میرے مالک اس کی سانسوں کی ضمانت لکھ دے میرے مولا لکھ دے" انہوں نے اسے دوسرا شاک دیا تھا۔ایک روتا ہوا باپ اللہ سے اپنی بیٹی کی زندگی کی فریاد کر رہا تھا۔

"میں ادنیٰ سا بندہ ہوں تیرے در کا فقیر ہوں اپنی بیٹی کی زندگی مانگتا ہوں مجھے خالی ہاتھ مت لوٹانا میرے مالک" آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔

انہوں نے تیسرا شاک دیا تھا باڈی جھٹکا کھا کر پھر بستر پر گری تھی مشین پر لائنز حرکت میں آئی تھی وہ کبھی مشین کی طرف دیکھتے کبھی ساریہ کی طرف دیکھتے۔

روحان نے اس کی نبض ٹٹولی تھی اس نے فاروق صاحب کی طرف دیکھ کر آنکھیں جھپکی تھی۔وہ سیدھا سجدے میں گئے اپنی بیٹی کی زندگی کے بچ جانے پر انہوں نے شکر کا سجدہ کیا تھا وہ کافی دیر سجدے میں پڑے رہے تھے روحان نے ان کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا انہوں نے اسے سینے سے لگایا تھا اور اٹھ کر باہر چلے گئے تھے روحان نے نرس کو کچھ ہدایت دی تھی اور وہ بھی ان کے پیچھے باہر چلا گیا تھا۔

☆☆☆☆☆

زوریز نے گھر فون کر کے بتا دیا تھا سب نے شکرانے کے نوافل ادا کیے تھے ہوسپیٹل میں موجود سب لوگوں نے بھی شکر ادا کیا تھا۔غازہ نے بھی غازی کو فون کر کے اس کی حالت کا پوچھا تھا اس کے بعد اس نے بھی شکر ادا کیا تھا۔فراز اب تک گھر نہیں لوٹا تھا۔دو دن ایسے ہی گزر گئے تھے وہ ہوش میں آتی تھی لیکن تھوڑی دیر کے لیے پھر سے وہ پر سکون نیند سو جاتی تھی۔سب اسی بات پر خوش تھے کہ وہ زندہ ہے وہ ہوش میں ہے۔

ادیرا بچوں کے ساتھ ابھی بھی ابراھیم ولا میں ہی تھی آیت لوگ بھی سب ادھر ہی تھے۔ادیرا عفاف کے ساتھ آنٹی رافعیہ اور آبص کے لیے کھانا لے کر آئی تھی۔عفاف سب کو کھانا سرو کر رہی تھی اور ادیرا روحان کے کمرے میں گئی تھی۔

اسلام علیکم!ادیرا نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

وعلیکم اسلام!آج آپ کو اپنے شوہر کی یاد کیسے آ گئی اس نے شوخ لہجے میں پوچھا اور اپنی سیٹ سے اٹھتا ہوا اس کے پاس آیا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنی سیٹ پر بٹھایا اور خود سامنے ٹیبل پر بیٹھ گیا۔

"میں نے سوچا دیکھ آؤں میری یاد میں کتنا ویٹ لوز ہو گیا ہے"اس نے بھی اسی کے انداز میں کہا۔

کب تک ارادہ نہیں ہے گھر آنے کا؟روحان نے پوچھا۔

"جب تک ساریہ گھر نہیں آجاتی"اس نے روحان کا ریکشن نوٹ کرنا چاہا۔جب ساریہ ڈسچارج ہو گی تب واپس آ جایئے گا روحان نے اس کو دیکھ کر کہا۔

"اوکے"۔۔۔اس کے اوکے کہنے پر روحان نے اس کی طرف دیکھا جو ہنس دی تھی۔

آپ آج شام کو جاتے ہوئے ہمیں پک کر لیجیے گا وہ کہتے ہوئے اٹھی تھی۔تھوڑی دیر اور بیٹھیں نہ اس نے اسے دوبارہ بٹھانا چاہا۔

ADABAVENUE

میں آپ کے لیے کھانا لائی ہوں وہ لے کر آتی ہوں پھر ساتھ میں بیٹھتے ہیں وہ مسکراتے ہوئے باہر چلی گئی تھی۔ دونوں نے ساتھ مل کر کھانا کھایا تھا۔

☆☆☆☆☆

فراز آج چار دن بعد گھر لوٹا تھا وہ کسی سے بھی نظریں ملائے بغیر اپنے کمرے میں گیا تھا۔ آج وہ کمرا خالی تھا آج اس میں کوئی دوسرا وجود نہیں تھا وہ کمرا اسے اتنی چیزیں ہونے کے باوجود خالی خالی سا لگا تھا۔ غازہ کو اس کے آنے کا پتا لگا تھا وہ سیدھا اس کے کمرے میں آئی تھی جو صوفے پر بے حس و حرکت بیٹھا ہوا تھا۔ وہ اس کے پاس آئی تھی اس نے فون میں کچھ نکال کر اس کے سامنے کیا تھا۔

"یہ کون ہے؟" اس نے نارملی پوچھا۔

"آپ کا ہونے والا بہنوئی تھا" غازہ نے بھی سپاٹ سا کہا تھا۔

"یہ کیا بکواس ہے یہ آدمی تم سے کم از کم پندرہ سال بڑا ہو گا" اس نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"شکر ہے آپ کی پاس کی نظر ٹھیک ہے" اس نے طنزیہ کہا۔

"بے فکر رہیں اس دن سارہ بھابھی نے اس رشتے کی بنیاد ہی ختم کر ڈالی تھی۔"

جو آپ نے ہمیشہ دیکھا ہے وہ سب غلط تھا شروع والے دن سے آنٹی ان کے خلاف رہی ہیں گھر کا سارا کام وہ کرتی تھیں آنٹی انہیں بات بات پر ٹوکتی تھی بات بات پر انہیں طعنہ مارتی تھی پھر بھی مجال ہے جو انہوں نے اف بھی کی ہو اپنے گھر والوں کو انہوں نے آج تک کچھ نہیں بتایا جانتے ہیں کیوں۔۔ کیوں کہ وہ اپنا گھر خود بنانا چاہتی تھیں وہ چھوٹی چھوٹی باتیں اپنے ماں باپ کو بتا کر انہیں پریشان نہیں کرتی تھیں اور آپ نے کیا کیا ان کا بنا بنایا گھر گرا دیا یا یوں کہنا زیادہ بہتر ہو گا کہ آپ نے اس گھر کے ساتھ ساتھ انہیں بھی گرا دیا وہ بستر مرگ پر پڑی ہیں اپنی زندگی اور موت کے درمیان سانسوں سے لڑ رہی ہیں ایک دفع تو سانسیں بالکل ہی ساتھ چھوڑ گئی تھیں ان کو شاکس دیے گئے تھے جن سے وہ ہوش میں آئی ہیں۔

"بہت برا کیا آپ نے ان کے ساتھ بہت برا میری بد دعا ہے جو آپ نے اس کے ساتھ کیا ہے وہ آپ کی بہن کے ساتھ بھی ہو تا کہ آپ کو بھی پتا چلے کہ ان کی تکلیف کی انتہا کیا تھی۔"

غازہ چیخ چیخ کر اس کو اس کی غلطی کا احساس دلا رہی تھی اور اس نے بد دعا دی تھی وہ شاید بھول چکی تھی کہ وہ بھی اس کی بہن ہے یا پھر اس نے واقعی خود کو ہی بد دعا دی تھی دیکھیئے گا مکافات عمل کیسے لوٹ کر آتا ہے اس نے بے دردی سے اپنے آنسو صاف کیے تھے اور اس کے ہاتھ سے اپنا فون کھینچا تھا اور دروازے کی طرف بڑھ گئی تھی۔

"آپ نے ہیرے کو پتھر سمجھ کر پھینک دیا ہے اب اس کے قیمتی ہونے پر افسوس کرتے رہے"

وہ کہتی ہوئی چلی گئی تھی۔ پیچھے فراز وہی ڈھے گیا تھا اس نے اپنے ہاتھوں سے اپنی زندگی برباد کرلی تھی۔ وہ سیدھا اپنے کمرے میں آئی تھی۔

اس نے اپنا سامان پیک کرنا شروع کر دیا تھا اس نے اپنا ٹرانسفر بھی کروالیا تھا وہ اب کراچی جا رہی تھی وہ یہاں نہیں رہنا چاہتی تھی وہ اس ماحول سے بہت دور چلی جانا چاہتی تھی اس نے ہاسٹل رہنے کا فیصلہ کیا تھا آفاق صاحب نے کچھ منتوں کے بعد اسے اجازت دے دی تھی انہوں نے سارے انتظامات کروادیے تھے اس نے تین دن میں وہاں سے چلے جانا تھا۔

☆☆☆☆☆

ساریہ کو ہوش آگیا تھا آکسیجن ماسک ہٹا دیا گیا تھا سب اس کے کمرے میں موجود تھے سب اس کا دل بہلانے میں لگے رہتے تھے اور وہ ان کو مایوس نہیں کرتی تھی وہ ان کی باتوں پر مسکرا دیتی تھی۔

وہ جب سے ہوش میں آئی تھی اس نے ایک بھی مایوسی کی بات نہیں کی تھی مایوسی ان کی تربیت کا حصّہ رہی ہی نہیں تھی ان کو تو ہمیشہ صبر اور شکر سکھایا جاتا تھا اور ان میں سے ہر کوئی اس پر عمل بھی کرتا تھا۔ ہوش میں آتے ہی اس نے خود کو بڑی سی چادر سے ڈھانپ لیا تھا۔

رافعیہ بیگم کو سب نے زبردستی گھر بھیجا تھا فاروق صاحب ہی انہیں چھوڑنے گئے تھے۔ آبص اس کے ساتھ ہی بیڈ پر بیٹھا تھا عفاف ان کے سرہانے کھڑی تھی۔

ادیر اسامنے چیئر پر بیٹھی تھی آیت عباد اور زوریز سامنے پڑے صوفے پر بیٹھے تھے علی اور غازی ونڈو کے پاس کھڑے تھے احلام بھی آئی تھی وہ فون پر یشب سے بات کر رہی تھی۔

تبھی دروازہ ناک ہوا تھا سب اس طرف متوجہ ہوئے تھے دروازہ کھلنے پر جو چہرہ نظر آیا تھا اس سے آبص کے ماتھے پر بل پڑے تھے عفاف نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر اسے نارمل رہنے کا کہا تھا۔ وہ چلتی ہوئی اندر آئی تھی اس کے ہاتھ میں پھولوں ک گلدستہ تھا اس کی آنکھیں نم ہوئی تھیں۔

اس نے سلام کیا تھا سب نے جواب دیا تھا سوائے آبص کے۔۔۔ غازہ نے پھول ساریہ کو دیے تھے جسے اس نے تھام لیا تھا۔

"کیسی ہیں آپ؟" اس کے لہجے میں نمی گھلی تھی۔

"میں ٹھیک ہوں تم کیسی ہو؟" ساریہ نے پوچھا۔

"آپ کے بغیر کیسی ہو سکتی ہوں" اس کی آنکھ سے ایک آنسو گر گیا تھا جسے اس نے فوری سے صاف کیا تھا۔ آپ بے فکر رہیں آبص بھائی آپ کو یہ چہرہ دوبارہ کبھی دیکھنے کو نہیں ملے گا میں ساریہ بھابھی سے آخری بار ملنے آئی ہوں۔

"اب ساریہ تمہاری بھابھی نہیں ہے" اس نے اسے ٹوکا۔

"ہاں اس حقیقت کو قبول کرنے میں تھوڑا وقت تو درکار ہے" وہ افسردہ سی مسکرا دی۔

"مجھے افسوس رہے گا جس نے مجھے جینا سکھایا جس نے مجھے بہت سی خوشیوں سے روشناس کروایا میں اس کے لیے کچھ نہ کر سکی" وہ اداسی لیے بول رہی تھی۔

"ہم اپنے نصیبوں سے نہ کم پاتے ہیں نہ زیادہ یہ سب میرے نصیب کا حصّہ تھا تم میں یا کوئی اور کچھ نہیں کر سکتا تھا" وہ بھی افسردہ سی مسکرادی تھی۔

"میں جارہی ہوں یہاں سے میں نے اپنا ٹرانسفر بھی کروالیا ہے کوشش تو یہی ہے کہ کبھی لوٹ کر نہیں آؤں گی لیکن نصیب اور حالات لے کر آگئے تو اس کا میں کچھ کہہ نہیں سکتی" اس نے مسکرانا چاہا پر وہ مسکرانہ سکی۔ غازی نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا تھا سامنے والا چہرہ اذیت میں لپٹا ہوا تھا۔

"آپ یہ مت سوچیئے گا کہ میں یہاں سے ڈر کر بھاگ رہی ہوں حالات سے لڑنا تو میں نے آپ سے سیکھ لیا ہے صبر اور شکر کا دامن میں نے تھام لیا ہے۔"

میرا اس گھر میں دم گھٹتا ہے آپ کے بغیر اب وہ گھر نہیں ایک ویران حویلی لگتی ہے سب کچھ ہے پر پھر بھی کچھ نہیں ہے آنسو اس کے ایک پل کے لیے نہیں تھمے تھے سار یہ کی آنکھ سے بھی آنسو گرے تھے۔

"کیا میں آپ کو آخری دفع ہگ کر سکتی ہوں؟" اس نے اجازت چاہی تھی اس نے آنسوؤں کے درمیان سر ہلایا تھا۔ اس نے بیٹھے بیٹھے ہی اسے ہگ کیا تھا دونوں رو دی تھیں دونوں ہمیشہ بہنیں اور دوست بن کر رہی تھیں۔

"اللہ تمہیں ہر میدان میں کامیاب کریں اس نے دعا دی تھی۔"

وہ باقی سب سے بھی ایک ایک کر کے ملی تھی۔ "آپ کی بک"۔۔۔ اس نے شکریہ کے ساتھ آیت کی بک واپس کی تھی۔ آپ لوگوں سے چھوٹی سی ریکویسٹ ہے مجھے اپنے فیملی گروپ سے مت نکالیے گا میں آپ لوگوں کو ہمیشہ یاد رکھوں گی۔۔۔ چلتی ہوں ۔۔۔ اس نے آخری نظر غازی اور سار یہ پر ڈالی تھی اور دروازہ کھول کر باہر چلی گئی تھی وہ پارکنگ میں آکر خوب روئی تھی وہ چینخ چینخ کر رونا چاہتی تھی پر وہ ایسا نہیں کر پائی تھی۔

اس نے روتے ہوئے ذرا نظریں اوپر کیں تو غازیان اسے رومال دے رہا تھا۔ اس نے رومال تھام لیا تھا وہ دونوں سنگی بینچ پر بیٹھے تھے۔

"جا رہی ہو؟" غازی نے پوچھا۔

"ہاں"

"بھاگ جانا چاہتی ہو؟"

"نہیں تھمنا چاہتی ہوں" اس نے سامنے دیکھتے ہوئے سپاٹ سا کہا۔

"وقت نے کیسے پلٹا کھایا ہے کیا سے کیا کر دیا لمحوں میں سب کچھ اپنی جگہ سے ہل گیا ہے کبھی نہیں سوچا تھا انمول رشتہ کھو دوں گی یہ سچ مجھ سے ہضم کرنا مشکل ہو رہا ہے پتہ نہیں بھابھی۔۔۔ مطلب سارہ یہ آپی کو کیسے ہضم ہو گا" اس نے بے حد رنجیدگی سے کہا۔

"ہماری زندگی ایک کتاب کی طرح ہے جس میں ہر باب پہلے باب سے مختلف ہوتا ہے کچھ باب دیکھنے میں آسان لگتے ہیں کچھ مشکل لگتے ہیں لیکن جب ان کو پڑھو تو یہ اندازوں سے مختلف ہوتے ہیں کچھ بابوں کو پڑھو تو خوشی ملتی ہیں کچھ سے آنسو ملتے ہیں تو کچھ سے اکتاہٹ ہونے لگتی ہے اور زندگی کی اس کتاب کے صفحے پڑھنے کے بعد ہی پلٹے جاتے ہیں ہر چیز سے تجربہ کر کہ ہی گزرا جاتا ہے اور پھر کتاب ختم ہونے پر ہی سفر تمام ہوتا ہے۔"

غازی نے بھی سامنے دیکھتے ہوئے کہا تھا پیچھے مڑ کر دیکھ لینا چاہیے بھیانک بابوں کے علاوہ کچھ خوشگوار باب بھی ملے گیں جو مسکرانے پر مجبور کر دے گے۔

"تم جانا چاہتی ہو جاؤ ہم روکنے کا حق نہیں رکھتے زندگی کا سفر خوبصورتی سے طے کرنا اور یہ تبھی خوبصورت ہو گا جب تم صبر اور شکر کو اپنی پہلی ترجیح بنالو گی۔"

اللہ حافظ وہ اٹھ کر چلا گیا تھا آج بھی وہ اس کی پشت کو تکتی رہ گئی تھی وہ ہمیشہ ہی ایسا کرتا تھا اور غازہ ہمیشہ اس کی پشت دیکھتی رہ جاتی تھی اور پھر وہ چلی گئی تھی یادوں کا پٹارا لے کر وہ دوسرے شہر کوچ کر گئی تھی۔

☆☆☆☆☆

سر ایک اور ٹھکانے کا پتہ چلا ہے کیا کرنا ہے؟ اذان نے اس سے پوچھا۔

ہم آج ہی ریڈ کریں گے زیادہ انتظار نہیں کر سکتے وہ پھر اپنا ٹھکانہ بدل لے گا عباد نے اسے حکم دیا تھا۔

عباد مجھے ساریہ آپی کی طرف چھوڑ دیں آج وہ ڈسچارج ہونے والی ہیں اس نے کمرے میں آتے ہی اس سے کہا جو جلدی جلدی میں اپنی چیزیں اٹھا رہا تھا۔

کل چلے جائیں گے ابھی میں فری نہیں ہوں مجھے ضروری کام سے جانا ہے وہ دروازے تک بڑھا تھا۔

ایک کام کرو علی کے ساتھ چلی جاؤ عباد نے جاتے جاتے کہا۔

نہیں ہم کل ہی چلے جائیں گے اس نے منہ لٹکاتے ہوئے کہا۔

عباد اذان اور ظفر اور ان کی ٹیم نے ان کے اڈے پر ریڈ کی تھی۔ اسلم چوہدری بھی وہی تھا۔ وہ دبے پاؤں اندر داخل ہوئے تھے سب چوکنا تھے عباد نے ایک آدمی کے منہ پر ہاتھ رکھ کر اسے پیچھے کھینچ لیا اور اس کی گردن مروڑ دی۔ اذان نے پیچھلے حصّے میں کھڑے ایک آدمی کی پشت پر ہاتھ رکھا تھا اس نے مڑ کر دیکھا تھا اور اذان نے دونوں ہاتھوں کو ملا کر تالی بجانی چاہی تھی بیچ میں اس آدمی کا سر شامل کر لیا تھا وہ چکراتے سر کے ساتھ وہی گر گیا تھا۔

ظفر نے آگے بھڑتے ہوئے ایک آدمی کا سر دیوار پر مارا تھا۔ وہ ابھی بھی خاموشی سے آگے بڑھ رہے تھے آدمیوں سے لڑتے لڑتے تھوڑا شور ہونے لگا تھا ان کے بندے حرکت میں آئے تھے گولیاں چلائی گئی تھی دونوں آپس میں اپنے اپنے بچاو کے لیے گولیاں چلا رہے تھے۔

اسلم بھی باہر آیا تھا اس نے بھی ان کے بندوں کو نشانہ بنایا تھا عباد نے اس کو نشانے پر رکھا تھا وہ بچ بچاتا ہوا اس کے پاس پہنچا تھا اس نے اس کے پیچھے سے بندوق تانی تھی بس بہت کھیل لیا تم نے اپنا گندہ کھیل۔۔۔ پھینک بندوق۔۔۔ عباد نے سختی سے کہا۔

پھینک۔۔۔ عباد نے اس کی گردن کو دبوچتے ہوئے کہا۔ اس نے بندوق پھینک دی تھی۔

اب تم لوگوں کو الگ انویسٹیگیشن دینا پڑے گا پھینکو بندوقیں اس بار اذان دھاڑا تھا سب نے اپنی اپنی گنز نیچے رکھ دی تھیں۔

بتا کہاں ہیں وہ سب لڑکیاں جن کو تو نے یرغمال بنا کر رکھا ہے؟ اس نے دانتوں کو چباتے ہوئے ترشی سے پوچھا۔

بتاتا ہوں بتاتا ہوں پہلے گردن چھوڑو اس نے اٹکتے ہوئے کہا۔ عباد کی گرفت اس کی گردن پر ڈھیلی پڑی تھی لیکن اس نے گردن چھوڑی نہیں تھی۔

اسلم نے اس کے بازو پر دانت گاڑھے تھے جس پر عباد نے اس کے سر پر بندوق ماری تھی اور وہ نیچے گرا تھا۔ اسلم نے مٹھی میں مٹی کو بھرا تھا اور عباد پر پھینکی تھی اس کی آنکھیں دھندلا گئی تھی۔ وہ بندوق اٹھائے بھاگ گیا تھا اس نے دوڑتے دوڑتے فائر کھولا تھا عباد کے سامنے دھول اڑ رہی تھی وہ اپنا بچاؤ نہیں کر پایا تھا گولی اس کے بازو کو ہلکا سا چھوتے ہوئے گزر گئی تھی وہ شخص پھر سے فرار ہو گیا تھا۔ اذان اور ظفر نے باقی لوگوں کو قابو میں کر رکھا تھا سب کو پولیس موبائل میں ڈال کر پولیس سٹیشن روانہ کیا گیا تھا۔

سر آپ ٹھیک تو ہیں؟ اذان نے اس کا بازو دیکھتے ہوئے کہا۔ اس نے وائٹ شرٹ پہن رکھی تھی جو خون سے بھر چکی تھی۔

ہاں میں ٹھیک ہوں تم لوگ لے کر جاؤ ان لوگوں کو میں یہاں دیکھتا ہوں اگر کچھ مل گیا تو عباد نے بازو پر ہاتھ رکھتے ہوئے اس سے کہا۔

ADABAVENUE
خیال زبان

سر ظفر سب کو لے کر جا چکا ہے آپ بھی ہوسپیٹل جائیں میں یہاں پر دیکھ لیتا ہوں اذان نے اس کو زبردستی بھیجا تھا۔ عباد نے وائٹ شرٹ کے اوپر بلیک لیدر کی جیکٹ پہن لی تھی جس نے اس کے خون کو کور کر لیا تھا۔

اس نے بہت ریش ڈرائیونگ کی تھی وہ ذلیل انسان پھر اس کے ہاتھ سے نکل گیا تھا وہ غصّے میں گھر پہنچا تھا۔ وہ سیدھا اپنے کمرے میں گیا تھا وہاں کوئی نہیں تھا وہ غصّے میں ٹہل رہا تھا۔ آج میں اس شخص کے بہت قریب تھا اور وہ مجھے چکمہ دے کر بھاگ گیا۔

آہ۔۔۔اس نے ٹیبل پر پڑی ساری چیزیں نیچے گرا دی تھی صوفے پر پڑے سارے کشنز کو وہ اپنے غصّے کا نشانہ بنا چکا تھا اس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ کمرے کی ہر شے کو تہس نہس کر دے آنکھیں اس کی لال انگارہ ہوئی تھی آنکھوں سے جیسے آگ برس رہی تھی۔

آیت علی سے اپنی بک لینے گئی تھی واپس کمرے میں آئی تو کمرا اپنی اصلی حالت میں نہیں تھا ایک لمحے کے لیے تو اسے لگا تھا وہ غلط کمرے میں آگئی تھی۔وہ تھوڑا سا آگے آئی تو اس نے عباد کو صوفے پر بیٹھا ہوا دیکھا جو کسی ایک ہی نقطے کو انگارہ برساتی آنکھوں سے گھور رہا تھا آیت کو اس سے خوف محسوس ہوا تھا۔وہ اس کی طرف بڑھی تھی۔

"عباد" آیت نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا اس نے نظریں اٹھا کر اس کی طرف دیکھا تھا اور وہاں سے اٹھتا ہوا کپڑے لیے واشروم میں گھس گیا تھا۔

آیت اس کو جاتا ہوا دیکھتی رہی اس نے کمرا سمیٹنا شروع کیا تھا سب کچھ سمیٹنے کے بعد اس نے کمرے میں جھاڑو لگایا تھا تب تک عباد بھی کپڑے بدل کر آگیا تھا۔ آیت ہاتھ دھونے واشروم گئی تھی کہ اس کی نظر عباد کی شرٹ پر پڑی جو خون آلود تھی اس کی آنکھیں پھٹی تھی وہ فوراً سے اس کے پیچھے گئی تھی جو پانی پی رہا تھا۔

ADABAVENUE
خیال زبان

عباد آپ کی شرٹ پر خون کہاں سے آیا؟اس نے کرخت لہجے میں پوچھا۔

وہ کسی کو گولی لگ گئی تھی اسے پکڑ کر رکھا تھا تو اس سے خون لگ گیا اس نے اس کو بنا دیکھے ہی جواب دیا اور کمبل اوڑھتا ہوا لیٹ گیا۔

"عباد مجھے اپنا بازو دکھائیں" اس نے دوٹوک کہا۔

"آیت فضول باتیں نہ کرو اور مجھے آرام کرنا ہے تم جاؤ ابھی" عباد نے دوسری طرف کروٹ لی۔

"میں کہہ رہی ہوں میں نہیں جاؤں گی جب تک آپ نہیں دکھا دیتے" وہ بھی اس کی طرف آئی تھی۔

"میں کہہ رہا ہوں نا کچھ نہیں ہوا پھر کیا دکھاؤں؟" اس نے سختی سے کہا۔

"آپ جھوٹ بول رہے ہیں" وہ ادھر ہی بیٹھ گئی تھی اور رونے لگ گئی تھی۔

"کیا ہے آیت۔۔۔ کچھ نہیں ہوا۔۔ فضول میں ڈرامہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے" اس نے جھنجھلاتے ہوئے کہا۔

"یہ لو دیکھ لو کچھ ہے نہیں نا" عباد نے قمیض کا ایک بازو اوپر کرتے ہوئے کہا۔

"اب جاؤ یہاں سے" عباد نے کمبل منہ پر اوڑھتے ہوئے کہا۔

"میں نہیں جاؤں گی"۔۔۔اس نے کہتے ہی اس کے اوپر سے کمبل کھینچ ڈالا تھا۔وہ بیڈ سے ہی اتر آیا تھا۔

"کیا مسلہ ہے؟" اس نے آیت کے بازو دبوچتے ہوئے کہا۔

"مجھے بس آپ کے بازو دیکھنے ہیں" اس نے بھی اسی کے لہجے میں کہا۔

"نظر آتو رہے ہیں دیکھ لو" اس نے بازو چھوڑتے ہوئے لاپروائی سے کہا۔

"مجھے بنا شرٹ کے دیکھنے ہیں" وہ اس کے پیچھے ہوئی تھی۔

شرم سے سرخ ہو جاؤ گی نہیں دیکھ پاؤ گی عباد نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا عباد ہر کسی کو باتوں میں لگا کر ان کو اصل بات سے ہٹا سکتا تھا اور اس کی بیوی اس کی بات پر ایگری کر لے ایسا تو ہو نہیں سکتا تھا۔

"نہیں ہوتی آپ دکھائیں بازو اپنا" وہ بھی اس کے پاس آکر بیٹھ گئی تھی۔

"آیت ہاتھ جوڑتا ہوں تمہارے آگے بس ہلکی سی گولی چھو کر گزری ہے ایسا کچھ نہیں ہے جو تمہیں دکھا سکوں" عباد نے فون نکال لیا تھا۔

ADABAVENUE

"دیکھا کہا تھا نا میں نے۔۔۔اور چھوڑیں اس سوتن کو"۔۔۔آیت نے اس کے ہاتھ سے فون چھین کر سائیڈ پر رکھ دیا تھا۔اس نے اس کا بازو اوپر کیا تھا جہاں پر مصنوئی ڈھیلی سی پٹی باندھی گئی تھی۔اس نے وہ پٹی کھول دی تھی گولی واقع ہی چھو کر گزری تھی لیکن زخم تو تھا ہی گوشت کا ایک حصّہ چیرتی ہوئی گزری تھی۔

چپ کر کے بیٹھیں رہیں میں فرسٹ ایڈ لے کر آتی ہوں وہ اس کو آرڈر دیتی ہوئی اٹھ کر باکس لانے چلی گئی تھی۔اس نے دوبارہ اس کے پٹی کی تھی پھر اس کی شرٹ کا بازو نیچے کیا تھا۔

"ہو گئی تسلی اب میں سو سکتا ہوں "عباد نے طنزیہ پوچھا۔

اب بیڈ پر لیٹ سکتے ہیں پر سونا نہیں ہے وہ کہتی ہوئی باہر چلی گئی عباد اپنا فون اٹھائے بستر پر آ کر لیٹ گیا تھا۔

تھوڑی دیر میں آیت اس کے لیے دودھ اور پین کلر لے آئی تھی وہ خود کے لیے اس کی اتنی فکر دیکھ کر مسکرا دیا تھا اور اس کی یہ مسکراہٹ اس سے خفیہ ہی تھی آیت دیکھ لیتی تو سوالوں کی اور بچھاڑ کر دیتی۔

اب آپ سو جائیں میں لائٹ آف کر دیتی ہوں وہ لائٹ آف کرتی ہوئی کمرے سے باہر چلی گئی۔

ADABAVENUE

☆☆☆☆☆

سارا یہ کو ڈسچارج کر دیا گیا تھا تقریباً سب ہی اسے لینے گئے ہوئے تھے اس نے خود کو اچھے سے کور کر رکھا جب سے وہ ہوش میں آئی تھی وہ اپنی عدت اچھے طریقے سے پوری کرنا چاہتی تھی۔جو لوگ ہوسپیٹل نہیں جا سکے تھے وہ سب گھر پر موجود تھے اور انہی کے استقبال کے لیے کھڑے تھے اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے تھے۔

اپنے لیے سب کی اتنی محبت اور چاہت دیکھ کر۔۔۔تو کیا ہوا وہ گھر ٹوٹ گیا لیکن اسے کسی نے ٹوٹنے نہیں دیا تھا۔وہ سب سے مل کر اپنے کمرے میں چلی گئی تھی کچھ آنسو تو بہے تھے حقیقت تلخ ہی تو تھی۔

ادیر اعفاف احلام صفاسب اس سے باتیں کر کے اس کا دل لگائے رکھتی تھیں اور وہ بھی ان سب کی باتوں پر مسکرادیا کرتی تھی۔سب چہرے پر مسکراہٹ سجائے پھرتے تھے لیکن اندر سے ٹوٹے ہوئے شیشے کی طرح تھے جو کرچی کرچی ہو گیا تھا۔

عفاف کمرے میں آئی تو آبص بیڈ پر لیٹا ہوا تھا وہ اداسی کی مورت لگ رہا تھا وہ چلتی ہوئی اس کے پاس آکر بیٹھ گئی تھی وہ اس کے بالوں میں ہاتھ ڈال کر انہیں سہلانے لگی تھی اور اس کا ہاتھ اس کے ماتھے پر جا کر رکا تھا۔

آبص آپ کو تو بخار ہو رہا ہے؟عفاف نے پریشان لہجے میں کہا۔

"نہیں سر میں درد ہے بخار نہیں ہے"اس نے نفی کی۔

"میں آپ کے لیے میڈیسن لاتی ہوں"وہ اٹھ کر کچن میں چلی گئی تھی۔

وہ آئی تو اس کے ہاتھ میں دودھ کا گلاس تھا اور میڈیسن تھی اس نے عفاف سے لے کر میڈی کھالی تھی اور پھر عفاف کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گیا تھا۔

"کیوں ہوا ایسا عفاف۔۔۔کیوں میری بہن کے ساتھ ایسا ہوا۔۔۔پورا ایک سال اس نے ہم سے ہر بات خفیہ رکھی۔۔۔کیوں کیا اس نے ایسا۔۔۔کیوں کیا ان لوگوں نے ایسا۔کیا وہ لوگ بھول گئے تھے کہ ان کی بھی بیٹیاں ہیں۔۔۔اور نہ جانے کتنے راز وہ اپنے اندر چھپائے بیٹھی ہے۔۔۔بتاتی کیوں نہیں ہے۔۔۔کیا اسے یقین نہیں ہے کہ اس کا بھائی اس کے ہر آنسو کا حساب لے لے گا" ۔۔۔وہ بولتا جارہا تھا آنسو اس کی آنکھوں سے زاروقطار بہہ رہے تھے اس کی حالت دیکھ کر عفاف بھی رو دی تھی ان دونوں نے ایک دوسرے کے آنسو صاف نہیں کیے تھے شاید وہ بھی ساریہ کے غم میں رونا چاہتے تھے۔

"اس کے صبر کو ہمیں ضائع نہیں ہونے دینا یہ وہی جانتی ہے کہ اس نے ایسا کیوں کیا اللہ نے اس کے لیے بہت خوبصورت انعام رکھا ہو گا"عفاف نے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔

"اتنا صبر اس میں کیسے آگیا یہاں تو مجھ سے ہمیشہ لڑتی رہتی تھی کوئی بھی میری چیز میری نہیں رہنے دیتی تھی پھر اس نے وہاں کیسے صبر کیا ہوگا کتنی راتیں سو کر اور جاگ کر گزاری ہوگی اس کے صبر کی انتہا کیا ہوگی" آبص کے آنسو اس کی گود کو بھگو رہے تھے۔

آبص بس کر دیں پلیز اور مت روئیں میرا دل پھٹ رہا ہے ساریہ کے واسطے اپنے آنسو پونچھ لیں اس نے بے بسی سے کہا اور پھر خود ہاتھ بڑھا کر اس کے آنسو صاف کیے۔

کافی دیر وہ اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتی رہی تھی جب تک کہ وہ سو نہ گیا اس کا سر اس نے سرہانے پر رکھا تھا اور اس پر کمبل درست کیا اور اٹھ کر ساریہ کو دیکھنے چلی گئی تھی جو دوائیوں کے زیر اثر سو رہی تھی پھر آکر وہ بھی اپنی جگہ لیٹ گئی تھی۔

☆☆☆☆☆

روحان ادیرا کو لینے آیا تھا وہ سب لاؤنج میں بیٹھے ہوئے تھے آج صفا کی فلائٹ تھی رات آٹھ بجے کی فلائٹ سے وہ اپنے گھر واپس جا رہی تھی چھ بج چکے تھے وہ لوگ ایئرپورٹ کے لیے نکلنے والے تھے فجر روحان کی گود میں چڑھ گئی تھی۔

بابا میں نے بھی غانی کے ساتھ جانا ہے غانیہ نے اس کو کہا تھا کہ وہ جا رہی ہے اور وہ ضد کر رہی تھی کہ وہ بھی اس کے ساتھ ہی جائے گی۔

ADABAVENUE
خیال زبان

بیٹا وہ اپنے گھر جا رہی ہے اور آج ہم بھی اپنے گھر جائے گے روحان نے اس کو پچکارا۔

نہیں مجھے اس کے ساتھ جانا ہے مجھے اس کے ساتھ رہنا ہے اس نے پھر سے ضد کی۔

وہاں پر ماما بابا نہیں ہوگے پھر آپ کیسے رہو گی؟

میں رہ لوں گی بابا آپ مجھے جانے دے فجر نے اس کے منہ کو اپنے دونوں ہاتھوں میں لیا۔ فجر بیٹا ضد نہیں کرتے ادھر آؤں میرے پاس ادیرا نے اس کو اپنے پاس بلایا۔

میں نہیں بابا ضد کر رہے ہیں اس نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

فجر کو ہمارے ساتھ بھیج دوان کو ایئرپورٹ چھوڑنے جارہے ہیں واپسی پر لے آئیں گے غازی نے حل پیش کیا۔

یہ تم لوگوں سے کنٹرول نہیں ہوگی یہ پوراایئرپورٹ سرپر اٹھالے گی روحان نے منع کردیا۔

صفاسب سے مل کر گاڑی میں بیٹھ گئی تھی غازی اور زوریز انہیں چھوڑنے گئے تھے غانیہ نے ادیرا کو کہا تھا کہ وہ فجر کو لے کر ہمارے گھر آئے گی اس نے بھی حامی بھرلی تھی۔ جیسے ہی گاڑی سٹارٹ ہوئی فجر نے رونا شروع کردیا ادیرا سے سمبھالنا مشکل ہورہا تھا۔

بیٹا ہم جائیں گے غانیہ کی طرف میں آپ ازلان اور آپ کے باباسب جائیں گے پھر زیادہ مزہ آئے گا وہ اس کو پچکار رہی تھی۔ روحان نے فجر کو اس سے لے لیا تھا اور اس کو بہلانے لگا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ بھی اپنے گھر کے لیے نکل گئے تھے۔ فجر اس کی گود میں سوئی ہوئی تھی۔

روحان اب آپ کو جلد ہی انتظام کرنا ہوگا میری بیٹی کی آنکھیں سوجھ گئی ہے رو رو کر ادیرا نے اس کا ماتھا چومتے ہوئے کہا۔

اور جو ہمارے کان پھٹ گئے ہیں کیوں ازلان اس نے ڈرائیو کرتے ہوئے ازلان کو بھی اپنی بات میں شامل کیا جو آگے کو ہی لٹکا ہوا تھا دونوں نے مل کر اسے چپ کروایا تھا اس نے بھی سر ہلا دیا تھا وہ بھی پیچھے سے آگے آگیا تھا اور ادیرا کی گود میں جگہ بنا کر بیٹھنا چاہ رہا تھا۔

ADABAVENUE
خیال زبان

"آپ لوگوں کی خیر ہے" اس نے لاپرواہی سے کہا۔

"اچھا تو ہماری کوئی پرواہ ہی نہیں ہے" اس نے نروٹھے لہجے میں کہا۔

"نہیں بالکل بھی نہیں" اس نے مسکراہٹ ہونٹوں میں دبائی۔ اچھا تو ٹھیک ہے نہیں تو نہ سہی اس نے منہ دوسری طرف کر کے مسکراہٹ چھپائی تھی۔

☆☆☆☆☆

یار تم کہو اپنے شوہر کو ہمیں ابراھیم ولا چھوڑ کر آئے غازی میرا انتظار کر رہا ہے اور یہاں گاڑی خراب ہوئی پڑی ہے اور تمہارا شوہر لگتا ہے دنیا کا سب سے مصروف آدمی ہے جنہیں آدھے گھنٹے کی فرصت نہیں ہے علی لاؤنج میں ٹہل رہا تھا اور اسے باتیں سنا رہا تھا جیسے سارا قصور ہی اس کا ہو۔

"منہ سمبھال کر بات کرو شوہر ہیں وہ میرے ان کے خلاف میں کوئی بات نہیں سنوں گی اور تم بھی ذرا تمیز سے بلایا کرو تمہاری بھابھی ہوں" اس نے بالوں کو جھٹکا دیتے ہوئے اک روب سے کہا۔فاطمہ بیگم ان دونوں کی نوک جھوک دیکھ رہی تھی اور لطف لے رہی تھی آیت کی عباد کے لیے فکر دیکھ کر وہ مسکرا دی تھیں۔زمل لوگ کراچی اپنی خالہ کے پاس چلے گئے تھے۔

آیت میری بلیک والی فائل کدھر رکھی ہے تم نے مل ہی نہیں رہی ابھی تو میں نے نکال کر بیڈ پر رکھی تھی عباد نے سیڑھیوں سے اترتے ہوئے آیت سے پوچھا جو علی سے لڑ رہی تھی۔

"ادھر آئیں پہلے آپ اسے سمجھائیں کتنی بدتمیزی سے پیش آتا ہے جیسے میں اس کی بھابھی نہیں چھوٹی بہن ہوں" اس نے عباد کو علی کے کان کھینچنے کا کہا تھا۔

آیت فائل دے دو مجھے ضروری کام سے جانا ہے بعد میں اس کے کان کھینچ لوں گا اس نے اکتا کر کہا۔

"آپ سمجھتے ہیں آپ مجھ سے میرا کام کیے بغیر فائل نکلوا سکتے ہیں تو ٹھیک ہے نکلوا لیں" وہ بھی ہاتھ باندھتے ہوئے صوفے پر بیٹھ گئی تھی۔عباد نے اس کو گھورا تھا جس کو وہ کسی خاطر میں نہیں لائی تھی۔

"کیا مسلہ ہے تمہارے ساتھ علی کیوں تنگ کر رہے ہو؟" عباد کی توپوں کا رخ علی کی طرف تھا۔

"یار بھائی آپ کی بیگم ذرا الٹے دماغ کی ہے کبھی کہتی ہے بھابھی کہا کرو کبھی کہتی ہے مت کہا کرو اب آپ ہی بتاؤ میں اس کی کونسی والی بات مانا کروں" اس نے جھنجھلاتے ہوئے کہا۔

"ہاں تو جہاں میں اسے کہتی ہوں بھابھی مت بلایا کریں یہ وہی جان بوجھ کر مجھے بھابھی بلاتا ہے" وہ بھی اپنے دفاع میں بولی تھی۔

"ہاں تو مجھے بھول جاتا ہے کہ کہاں بلانا تھا کہاں نہیں "اس نے بھی تنک کر کہا۔

"تمہاری یاداشت اتنی کمزور تو نہیں ہے جو اتنی سی بات بھول جاتے ہو "وہ بھی دوبدو بولی تھی۔

"چپ کر جاؤ دونوں ہی مجھے اب کسی کی آواز نہ آئے "عباد نے ان دونوں کو ڈانٹا تھا دونوں نے اپنے منہ پر انگلی رکھ لی تھی۔

"اب تم بتاؤ تم کیا چاہتی ہو کہاں پر تمہیں بھابھی بلائے اور کہاں نہیں؟"عباد نے آیت سے پوچھا۔

"میں نے اس کو کہا تھا کہ مجھے گھر میں بھابھی بلایا کرے اور کالج میں آیت لیکن یہ جان بوجھ کر الٹی سمت میں چلتا ہے وہاں پر مجھے گلہ پھاڑ پھاڑ کر بھابھی بھابھی بلاتا ہے "اس نے اس کی نقل اتاری۔

"ہاں کہا تو ہے بھول جاتا ہوں "وہ پھر سے بولا تھا۔

"بھولتا نہیں ہے جان بوجھ کر کرتا ہے "وہ بھی بولی تھی۔

"چپ بالکل چپ دونوں اپنے منہ پر انگلیاں رکھو "اس کے ڈانٹنے پر دونوں نے انگلیاں اپنے ہونٹوں پر رکھ لی۔

"اور علی تم کالج میں اسے آیت کہو گے اور گھر میں بھابھی انڈرسٹینڈ "اس نے یقین دہانی چاہی۔

"بھائی بھائی نہ رہا لوگوں کوئی تو دیکھو بھابھی کے آتے ہی بھائی پلٹا کھا گیا "وہ دہائی دیتا ہوا صوفے پر گر گیا۔اب دوسری فائل عباد نے فائل لینے کے لیے ہاتھ آگے کیا۔

ایسے کیسے آپ سے ایک اور کام ہے آیت بھی صوفے پر بیٹھ گئی تھی عباد نے اس کو غصّے سے گھورا تھا۔

"آیت مجھے تنگ مت کرو "اس نے وارن کرتے ہوئے غصّے میں کہا۔

"زیادہ تنگ نہیں کروں گی بس تھوڑا سا ہی کروں گی آپ مجھے پھوپھو اور علی کو ابراھیم ولا چھوڑ کر آئیں "اس نے لاپروائی سے کہا۔

کون کہہ سکتا تھا عباد عمر جو سب کو اپنے اشاروں پر چلاتا تھا اس کی بیوی اس کو تگنی کا ناچ نچواتی تھی۔

اچھا چھوڑ آتا ہوں فائل دے دوراستے میں ڈراپ کرتا ہوا جاؤں گا وہ بھی فاطمہ بیگم کے پاس صوفے پر بیٹھ گیا تھا۔

"واہ بھابھی واہ کیا جال بچھایا ہے اپنے شوہر کو قابو کرنے کے لیے" علی ہاتھ پر ہاتھ مارتا ہوا اٹھا تھا اور اسے داد دی تھی۔ جس پر اس نے کالر جھاڑتے ہوئے داد وصول کی۔

یہ لیں فائل کیچ کریں میں آپ کی گاڑی کی چابیاں لے کر آتی ہوں وہ فائل ادھر سے ہی پھینکتے ہوئے سیڑھیوں کی طرف دوڑی تھی۔ اس فائل میں جو پیجز اور تصویریں تھیں وہ فاطمہ بیگم اور اس کے قدموں میں آکر گری تھی۔

فاطمہ بیگم نے جیسے ہی وہ تصویر اٹھائی ان کا رنگ یکدم بدلہ تھا وہ سپاٹ سی کبھی ان تصویروں کو دیکھتی کبھی عباد کو عباد نے جلدی سے وہ تصویریں پکڑ کر فائل میں رکھی تھی اور سیڑھیوں کی طرف بڑھا تھا کہ فاطمہ بیگم کی آواز نے اس کو روک لیا تھا۔

"تم نے ابھی تک اس کیس کا پیچھا نہیں چھوڑا میں نے تمہیں منع کیا تھا نا کہ تم اس کیس کو دوبارہ نہیں کھلواؤ گے" فاطمہ بیگم کی آواز سختی لیے ہوئے تھے۔

"ماما یہ کیس ذاتی کیس سے بہت آگے پہنچ گیا ہے اور میری ڈیوٹی مجھے اجازت نہیں دیتی کہ میں اس کیس کو بیچ راستے میں چھوڑ دوں "اس نے نظریں جھکالی تھیں اس کی آواز بھی دھیمی تھی وہ ماں سے اونچی آواز میں بات کرنے کی جرات نہیں کر سکتا تھا۔

"بس رہنے دو اگر تمہیں ماں کا ذرا سا بھی احساس ہوتا تو تم میری بات مان لیتے" فاطمہ بیگم نے کرختگی سے کہا۔ آیت وہی سیڑھیوں پر ہی رک گئی تھی اس نے اپنی پھوپھو کو کبھی اتنے غصّے میں نہیں دیکھا تھا۔

"ماما میں اب پیچھے نہیں ہٹ سکتا" اس نے نظریں جھکائے ہی دوٹوک کہا اور وہی سے مڑ گیا۔

"عباد۔۔۔ یاد رکھنا اگر تمہیں کچھ ہوا تو میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی" انہوں نے بلند آواز میں کہا تھا۔ وہ ان کی طرف دیکھتا ہوا کمرے میں چلا گیا۔ آیت ان کے پاس آئی تھی۔

جاؤ آیت سمجھاؤ اسے وہ خطرناک لوگ ہیں اسے کچھ بھی کر سکتے ہیں فاطمہ بیگم نے اسے عباد کے پیچھے بھیجا تھا۔ علی پیچھے سے ان کو سمبھال رہا تھا۔

وہ کمرے میں آیا تھا اس نے فائل بیڈ پر اچھالی تھی پیجز سارے باہر گرے تھے اس نے غصّے میں دروازہ بند کیا تھا سیڑھیوں سے آتی آیت خوف سے کانپ گئی تھی اس کا دل کانپ اٹھا اسے اندر جانے سے خوف آ رہا تھا۔

عباد نے آئینے کے نیچے پڑے میز سے پرفیوم اٹھایا تھا اور دیوار پر دے مارا تھا اس نے ساری بوتلز اٹھا کر دیوار پر ماری تھیں۔ اس نے سارا کمرا دو منٹ میں تہس نہس کر ڈالا تھا آنکھیں اس کی انگارہ برسا رہی تھیں اس نے خود کو کنٹرول کرنے کے لیے منہ پر ہاتھ مارا تھا تبھی آیت اندر داخل ہوئی تھی۔ اس نے اس کی طرف غصّے سے دیکھا تھا اس کی آنکھیں سرخ انگارہ تھیں۔ وہ ادھر سے ہی بھاگ جانا چاہتی تھی وہ اس کے پاس نہیں جانا چاہتی تھی اس کی مشکل عباد نے ہی حل کر دی تھی۔

"چلی جاؤ آیت یہاں سے ایسا نہ ہو تم میرے اعتاب کا شکار ہو جاؤ" اس نے منہ موڑ لیا تھا۔ وہ بھی بھاگ جانا چاہتی تھی اس نے قدم پیچھے کو بڑھا دیے تھے لیکن پھر پھوپھو کے خیال سے وہ پلٹ گئی تھی۔

وہ عباد مجھے آپ سے کچھ۔۔۔ آیت حوصلہ کر کے اس کے پاس آئی تھی کہ عباد نے اس کو اپنی گرفت میں لے لیا اس کی گرفت آیت کے بازوؤں پر اتنی سخت تھی کہ اس کی آنکھیں نم ہو گئی تھیں۔

یہ صرف تمہاری وجہ سے ہوا ہے اب اپنا بچپنا چھوڑ دو ماما کو صرف تمہاری وجہ سے اس کیس کے بارے میں علم ہوا ہے ورنہ میں خفیہ کیس سولو ہی کر رہا تھا اس نے اس کو جھٹکے سے چھوڑا تھا وہ نیچے جا کر گری تھی۔

اور اس نے یہ بھی نہیں دیکھا تھا کہ وہ کہاں گری ہے وہ اپنی کار کی چابی اٹھاتا ہوا باہر نکلتا چلا گیا تھا۔ آیت کا ہاتھ کانچ کے ٹکڑوں پر جا کر لگا تھا اس کے لبوں سے ایک سی نکلی تھی۔

ہاتھ پر لگا کانچ اسے اتنی تکلیف نہیں دے رہا تھا جتنی عباد کے رویے نے دی تھی وہ کئی لمحے اپنے ہاتھ کو دیکھ کر روتی رہی تھی۔ اس نے اٹھ کر اپنے ہاتھ سے کانچ نکالا تھا اس کی بینڈیج کی تھی پھر پورے کمرے میں جھاڑو لگایا تھا سارے پیپرز عباد کی فائل میں رکھے تھے۔ کام کرتے کرتے وہ مسلسل رو رہی تھی۔ دکھتے ہاتھ کے ساتھ اس نے پورا کمرہ سیٹ کیا تھا۔

اب وہ صوفے پر پاؤں اوپر کر کے بیٹھی تھی ہاتھوں میں اٹھتی ٹیسیں اس کے آنسوؤں کا سبب بن رہی تھی وہ میڈیسن لینے کے لیے اٹھی تھی ابھی تھوڑا سا آگے گئی تھی کہ ایک اور سی اس کے لبوں سے آزاد ہوئی وہ اپنا پاؤں پکڑ کر نیچے بیٹھ گئی تھی ایک کانچ کا ٹکڑا جو صفائی کرتے ہوئے نظروں سے اوجھل ہو گیا تھا وہ اس کے پاؤں کا درد بن کر سامنے آ گیا تھا۔

اف ساری بوتلز توڑ دی کوئی ایک ہی توڑ دیتے کیا پتا میرا ہاتھ اور پاؤں بچ جاتا وہ آنسو صاف کرتی ہوئی اس کو تصور میں رکھ کر باتیں سنا رہی تھی۔ آہستہ سے اس نے اپنے پاؤں سے کانچ کا ٹکرا علیحدہ کیا تھا۔ لنگڑاتے ہوئے وہ اٹھی تھی اور فرسٹ ایڈ باکس لے کر بیڈ پر بیٹھ گئی تھی اس نے بڑی مشکل سے بینڈیج کی تھی۔ اس نے کپڑا لا کر فرش بھی صاف کیا تھا جہاں خون کے نشان تھے بیڈ پر بیٹھنے لگی تھی کہ اسے وہاں بھی خون کے دھبے نظر آئے۔

کیا مصیبت ہے اب مجھ سے نہیں بدلی جائے گی بیڈ شیٹ وہ جھنجھلاتے ہوئے کمبل اپنے اوپر کھینچ کر لیٹ گئی میڈیسن بھی وہ کھا چکی تھی اس نے ایک سٹکی نوٹ پر سوری لکھ کر عباد کی فائل پر چپکا دیا تھا۔

☆☆☆☆☆

وہ رات کو کمرے میں لوٹا تو کمرہ اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا اس نے لائٹ آن کی تو سارا کمرہ جگمگا اٹھا تھا پورا کمرہ صاف تھا اس نے سائیڈ ٹیبل پر اپنا فون اپنی گھڑی اتار کر رکھی تبھی اس کی نظر سٹکی نوٹ پر پڑی تھی اس نے وہ نوٹ اتار کر اس کی طرف دیکھا تھا جو بے خبر سی سو رہی تھی۔ وہ بھی فریش ہو کر لیٹ گیا تھا۔

صبح وہ عباد کے اٹھنے سے پہلے ہی نماز پڑھ کر سو چکی تھی ابھی وہ لیٹی ہی تھی کہ عباد نماز کے لیے اٹھ گیا۔ وہ نماز پڑھ کر سوتے نہیں تھے دونوں ہی اپنا اپنا کام کرتے تھے لیکن آیت سو گئی تھی عباد نے اس کو مشکوک نظروں سے دیکھا تھا جو کمبل میں دبکی پڑی تھی۔ تھوڑی دیر بعد عباد نے اسے جگایا تھا۔

"آیت کالج نہیں جانا؟"

"نہیں" اس نے بھی غنودگی میں کہا۔

"خیر تو ہے جس نے اپنے ولیمے پر چھٹی نہیں کی تھی وہ آج کر رہی ہے؟" عباد نے اس کے سرہانے کھڑے ہو کر پوچھا۔

"جی خیر ہی ہے میری طبیعت نہیں ٹھیک اس لیے میں نہیں جا رہی" اس نے سر پر بھی کمبل لیتے ہوئے کہا۔

"کیا ہوا ہے طبیعت کو؟" اس نے کمبل ہٹاتے ہوئے پوچھا۔

"آپ سے مطلب جو بھی ہوا ہو" اس نے دوبارہ کمبل اپنے منہ پر لیا۔

"تمہارے سارے مطلب مجھ سے ہی ہے" عباد نے سارا کمبل کھینچ ڈالا تھا۔

"عباد یہ کیا بدتمیزی ہے؟" اس نے اٹھ کر بیٹھتے ہوئے کہا۔ عباد کے گولی لگنے پر آیت نے اسے زچ کیا تھا اب اس کی طبیعت خراب ہے تو عباد اسے زچ کر رہا تھا۔ عباد کی نظر اس کے ہاتھ اور پاؤں پر بندھی پٹی پر گئی تھی۔

"یہ کیا ہوا ہے؟" اس نے آیت کے پاس بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

"اپنے ذہن پر زور ڈالیں خود ہی یاد آ جائے گا" اس نے پھر سے کمبل اپنے اوپر لیا تھا۔

"آیت مجھے اپنا"۔۔۔ عباد بول رہا تھا کہ اس نے بات بیچ میں کاٹ دی۔

"اب مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی ہے آپ جائیں یہاں سے" اس نے دوسری طرف کروٹ لی تھی۔

آیت میری بات تو سنو اس نے ڈھیلے لہجے میں کہا۔

کیا سنوں آپ کی بات ایسا پہلی دفع ہوا ہے کہ میں کالج سے چھٹی کر رہی ہوں وہ بھی صرف آپ کی وجہ سے وہ اٹھتے ہوئے بیٹھی تھی بات کرتے ہوئے اس کی آنکھ میں آنسو آ گئے تھے۔

"تو تم اس لیے اداس ہو رہی ہو کہ تمہیں کالج سے چھٹی کرنی پڑ رہی ہے" اس نے مسکراہٹ دباتے ہوئے پوچھا۔

"سن لی تھی میں نے آپ کی بات چھوڑ دوں گی میں اپنا بچپنا اور پلیز جائیں یہاں سے میرے پاؤں میں بہت درد ہو رہا ہے مجھے آرام کرنے دیں" اس نے منہ موڑتے ہوئے کہا۔

کہو تو اٹھا کر چھوڑ آؤں اس نے شرارت سے کہا۔

"برائے مہربانی آپ خود یہاں سے تشریف لے جائیں" اس کا چہرہ لال ہوا تھا۔

"اچھا دکھاؤ ہاتھ اپنا" اس نے اس کا ہاتھ مانگا تھا۔

"کیوں آپ ڈاکٹر ہیں؟" اس نے تنک کر کہا۔

"نہیں لیکن ڈاکٹر کا شوہر تو ہوں" اس نے بھی دوبدو کہا۔ اس نے اس کا ہاتھ پکڑ کر بینڈیج کھولی تھی اور دوبارہ میڈیسن لگا کر پٹی کی تھی۔

"اگر آپ ایک ڈاکٹر ہوتے تو بالکل بھی اچھے ڈاکٹر نہیں ہوتے" آیت نے اس کی بینڈیج کی طرف اشارہ کیا تھا۔

"اسی لیے تو میں ڈاکٹر نہیں ہوں کیوں کہ اس کام کے لیے تم بنی ہو اور مجرموں کو پکڑنے کے لیے اللہ نے مجھے چنا ہے" اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کل پھوپھو آپ پر غصّہ کیوں ہو رہی تھیں اور کونسے کیس کی بات ہو رہی تھی؟" اس نے سنجیدگی سے پوچھا۔

"آیت کیا ہم اس ٹاپک کو سائیڈ پر نہیں رکھ سکتے؟" اس نے بھی سنجیدگی سے کہا۔

"نہیں آپ کو بات کرنی ہو گی" اس نے دوٹوک کہا۔

وہ کیس بابا سے جڑا ہوا ہے ان کا ایکسیڈنٹ نہیں ہوا تھا ان کا قتل کیا گیا تھا۔ میرے بابا نے جن کے ساتھ ڈیل کی تھی ان کا آرڈر کینسل کر دیا تھا کیوں کہ ان کے پروڈکٹس میں ملاوٹ کی شکایت آ رہی تھی اور اس شخص نے اپنی بے عزتی کا بدلہ میرے بابا کو قتل کروا کر لیا تھا۔

صرف اس لیے اس نے میرے بابا کو قتل کر دیا ہمارا گھر اجاڑ دیا میری ماما کی زندگی کو ویران کر دیا گیا جانیں اتنی سستی ہیں اور ماما کہتی ہیں میں ایسے لوگوں کو کھلے عام ہی گھومنے دوں۔

کیا قصور تھا میرے بابا کا؟ وہ اٹھ گیا تھا اور منہ موڑ گیا تھا۔

"بعض اوقات بڑے نقصان کے پیچھے وجہ بہت چھوٹی ہوتی ہے" عباد کو آیت کی آواز سنائی دی وہ پلٹا تھا اور افسردہ سا مسکرا دیا تھا۔

"آپ بالکل صحیح ہیں آپ کو ان لوگوں کو سرے عام نہیں چھوڑنا چاہیے آپ بالکل ٹھیک کر رہے ہیں ہمیں ان کو کسی اور کا گھر اجاڑنے کے لیے نہیں چھوڑنا چاہیے بس اتنا سا بھروسہ دلا دیں کہ آپ کو کچھ نہیں ہو گا" آیت کے لہجے میں خوف جھلکا تھا۔

"آیت زندگی اور موت کی گرانٹی میں نہیں دے سکتا" وہ اس کے پیر والی سائیڈ پر بیٹھا تھا اور اس کے پاؤں کی بینڈیج اتارنے لگا تھا۔

"یہی بات تو پھوپھو کو پریشان کرتی ہے وہ اپنی اولاد کو کھونا نہیں چاہتی انہیں صرف یہی بات ستاتی ہو گی کہ وہ اپنا بیٹا کھو دیں گی" آیت کا لہجہ سنجیدگی لیے ہوا تھا۔

"میں اب اس کیس کا پیچھا نہیں چھوڑ سکتا وہ لڑکیوں کو سمگل کرتا ہے پوری پچیس لڑکیاں اس کے قبضے میں ہیں کتنے گھروں کی عزتیں اس شخص کے قبضے میں ہیں" اس نے تلخی سے کہا۔

"عباد میں آپ کو اس کیس کو چھوڑنے کا نہیں کہہ رہی بس آپ کو تھوڑی سی احتیاط کرنی پڑے گی" اس نے پریشان لہجے میں کہا۔

"میں پوری احتیاط کروں گا"اس نے اس کو تسلی کروائی اور اٹھ کر ہاتھ دھونے چلا گیا۔

میں پھوپھو سے بات کروں گی انہیں سمجھاؤں گی وہ میری بات مان جائیں گی اس نے عباد سے کہا وہ بھی سر ہلا گیا آیت پھر لیٹ گئی تھی۔

"تم پھر لیٹ رہی ہو اٹھو"عباد نے اسے لیٹتا دیکھ کر کہا۔

"اٹھ کر کیا کروں گی میرے پاؤں میں درد ہے مجھے سونے دیں"اس نے پھر سے کمبل تان لیا۔

اٹھو میں ناشتہ لے کر آتا ہوں ناشتہ کر کے میڈیسن کھا کر سونا وہ کہتا ہوا باہر چلا گیا۔

وہ اس کے لیے کھانا لے کر آیا تو وہ بیڈ سے نیچے پاؤں لٹکائے بیٹھی تھی جب صبح وہ نماز کے لیے اٹھی تھی تب اس کے پاؤں پر دباؤ پڑنے کی وجہ سے درد ہو رہا تھا اب اس سے اٹھا نہیں جا رہا تھا۔عباد اس کو سہارا دے کر واشروم تک لے کر گیا تھا اور منہ ہاتھ دھلوا کر واپس لے آیا تھا۔

"کیسے کھاؤں ہاتھ پر چوٹ لگی ہے؟"اس نے معصومیت سے کہا۔

"ڈرامے بند کرو چوٹ دوسرے ہاتھ پر لگی ہے کھانا تم نے دائیں ہاتھ سے کھانا ہے"اس نے نوالہ اپنے منہ میں ڈالتے ہوئے کہا۔

"کھانا دونوں ہاتھوں سے کھایا جاتا ہے ایک ہاتھ سے کھائیں تو سہی سے نہیں کھایا جاتا"اس نے منہ بسورا۔اس نے آیت کی نوٹنکی پر سر نفی میں ہلایا۔اور اسے کھانا کھلانے لگا اس نے سارا کھانا عباد کے ہاتھ سے کھایا تھا۔اس کے بعد وہ اپنی تیاری کر کے کام پر چلا گیا تھا آیت بھی سو گئی تھی۔

☆☆☆☆☆

کمی کہاں آئی تھی؟ بھول کہاں ہوئی تھی؟ کایا پلٹنے کا سفر کب شروع ہوا؟ خبر کیوں نہیں ہوئی؟ صبر میں کوتاہی کہاں پر ہوئی تھی؟ پاگل کیوں کر دیا گیا؟۔۔۔ آئینہ کے سامنے بکھرے حلیے میں کھڑی وہ خود سے ہی ہم کلام تھی۔ وہ سپاٹ سی خود کو آئینے میں دیکھ رہی تھی۔

یہ میں تو نہیں ہوں۔۔۔ یہ تو سار یہ فاروق نہیں ہے۔ وہ تو بہت شوخ تھی۔ وہ تو بہت پیاری تھی۔ وہ تو ہمیشہ مسکراتی رہتی تھی۔ تو پھر کہاں ہے وہ سار یہ فاروق؟ کہاں ہے سار یہ کہاں ہے؟ کہاں وہ اس دنیا کی سرد و گرم میں کھو گئی ہے؟۔۔۔ وہ کھو گئی ہے ہاں وہ کھو گئی ہے؟ اپنے چہرے پر ہاتھ لگا کر وہ اپنے ہونے کا یقین کر رہی تھی۔

ڈریسنگ ٹیبل پر پڑی ساری چیزیں اس نے ایک جھٹکے سے ہاتھ مار کر نیچے گرا دی تھیں وہ پوری قوت سے چیخی تھی اور سر ہاتھوں میں گرا کر نیچے بیٹھ گئی تھی۔ ضبط ٹوٹ گیا تھا۔ آنسو لڑیوں کی صورت میں بہہ گئے تھے۔ شور کی آواز سن کر عفاف اس کے کمرے میں آئی تھی اس کا کمرہ بالکل اس کے کمرے کے ساتھ ہی تھا۔ اس کو نیچے بیٹھ کر روتا ہوا دیکھ کر اور کمرے کی بکھری حالت دیکھ کر اس کا دل ڈوبا تھا۔ وہ بھاگ کر اس کی طرف آئی تھی اور اس کو خود میں بھینچ گئی تھی سار یہ کے ساتھ ساتھ عفاف بھی زار و قطار رو دی تھی۔ آبص جو سار یہ کو دیکھنے آیا تھا ان دونوں کو ایسے روتا ہوا دیکھ کر ڈر گیا تھا۔ وہ بھی ان تک آیا تھا۔ سار یہ کو عفاف سے الگ کر کے اس نے خود سے لگایا تھا۔ اور اسے تھپکنے لگا تھا بولا اس سے بھی نہیں جا رہا تھا۔

"یا اللہ پاک میں اپنی بہن کے ہر آنسو کا حساب آپ پر چھوڑتا ہوں اس کے صبر کو منزل دینا آمین۔"

عفاف بھی آنسو صاف کیے اس کی پیٹھ تھپکنے لگی تھی۔ اس نے آبص کا کندھا بھی تھپکا تھا شاید اس سے زیادہ تسلی اس کے پاس بھی نہیں تھی۔ آبص نے اس کے آنسو صاف کر کے اسے پانی پلایا تھا اور زبردستی سکون کی میڈیسن دی تھی اس کو لیٹا کر اس پر کمبل درست کیا تھا اور تب تک اس کا سر تھپکتا رہا تھا جب تک وہ سو نہ گئی۔ اس کے ماتھے پر بوسا دیے وہ کمرے سے باہر نکل آیا تھا عفاف بھی اس کے پیچھے پیچھے تھی۔ عفاف اس کی شکل دیکھ رہی تھی کہ وہ شخص ابھی رو دے گا۔ آبص نے خود کو واشروم میں بند کر لیا تھا۔ عفاف آنکھوں میں آنسو لیے کمرے سے نکل گئی تھی جانتی تھی اب اس بھائی کا ضبط ٹوٹا ہے۔

☆☆☆☆☆

سار یہ لاؤنج میں آئی تھی جہاں فاروق صاحب آبص اور عفاف بیٹھے ہوئے تھے۔فاروق صاحب نے بازو کھولے تو وہ ان کے ساتھ آ کر لپٹ گئی۔

کیسا ہے میرا بچہ ؟انہوں نے اس کے ماتھے پر بوسہ دیا تھا۔

"میں ٹھیک ہوں "اس نے افسردہ سا کہا۔اپنے بابا سے اپنا دکھ شیئر نہیں کروگی انہوں نے سنجیدگی سے پوچھا۔وہ ان کے ساتھ لگے پھوٹ پھوٹ کر رودی تھی۔

ادیرا آیت احلام لاؤنج میں قدم رکھ چکی تھیں زوریز علی غازی اور عباد لاؤنج کے دروازے پر ہی رک گئے تھے سار یہ عدت میں تھی اور وہ سب اس بات کا دیہان رکھتے تھے۔

"کیا بتاؤں بابا۔۔۔وہ باتیں مجھے صرف اذیت دیتی ہیں۔۔۔شادی کے اگلے دن ہی مجھے وہاں ملازمہ کے رتبے پر فائز کردیا گیا تھا ۔۔۔گھر میں تین ملازمہ کام کرتی تھیں میرے جانے کے بعد ان کی چھٹی کروادی گئی۔۔۔انہیں ایک مفت کی ملازمہ مل گئی تھی یہ سب آپ کو بتاتی۔۔۔پھر سب لوگ کہتے پھر کیا ہوا گھر کا ہی تو کام ہے اور وہ بھی اپنے گھر کا"۔۔۔۔وہ روتے ہوئے بول رہی تھی کسی نے اسے نہیں روکا تھا وہ سب چاہتے تھے وہ رولے دل کا درد باہر نکال پھینکے۔نرم سہارا پاتے ہی وہ بکھر گئی تھی۔

"سارا سارا دن آنٹی مجھ سے کام کرواتی صاف چیزوں کو بھی مجھ سے دوبارہ دھلواتی اور شام کو کمرے میں جاتے ہی مجھے نیند آجاتی تو ایک شکایت مجھ سے اور کرتی کہ میں اپنے شوہر کا خیال نہیں کرتی۔۔۔جبکہ وہ خود فراز کو باتوں میں لگائی رکھتی اور کمرے میں تب آنے دیتی جب میں سو چکی ہوتی۔"

"آنٹی کو میں شروع سے ہی ناپسند رہی تھی میں ان کے لیے ہر کام کرتی کہ شاید وہ مجھ سے خوش ہو جائیں لیکن میں کوشش کرتی کرتی ہی فیل ہو گئی بابا میں فیل ہو گئی میں اپنے گھر کی مضبوط عمارت کھڑی نہیں کر پائی اور جو کھڑی کی تھی وہ بھی پاش پاش کر کے گر گئی بابا وہ بھی گر گئی۔"

"یہ سب آپ لوگوں کو بتا کر کیا کرتی بابا گھر کی چھوٹی چھوٹی باتیں بتا کر میں گھر کی عمارت کیسے بنانا شروع کرتی۔۔فراز اور انکل تو ہمیشہ گھر سے بے پرواہ رہتے تھے میں تو پھر ان کی بہو تھی غازہ تو ان کی اپنی بیٹی تھی انہیں تو اس کی بھی پرواہ نہیں تھی اس نے اپنا بچپن ماں کے بغیر نہیں بلکہ باپ اور بھائی کے بغیر بھی گزارا ہے وہ آکر مجھ سے باتیں کرتی تھی ہم اچھے دوست تھے وہ میرے لیے بول اٹھتی تھی اور میں اس کے لیے اور اس دن بھی ایسا ہوا تھا" اس کی بات کرتے ہوئے روتے ہوئے بھی وہ مسکرا دی تھی۔

آنٹی اس کا رشتہ ایک پنتیس سالہ شخص سے کروانا چاہ رہی تھیں میں نے صرف ان کو منع کیا تھا اور آنٹی نے فراز کے سامنے سارا ملبہ مجھ پر گرا دیا تھا۔۔۔" اور صرف ایک منٹ لگا تھا میں ساریہ فراز سے پھر ساریہ فاروق بن گئی تھی۔"

دروازے کے پار کھڑے غازی کے سامنے اس کی مایوسی والی باتوں کا منظر چلنے لگا تھا۔

وہ فراز کا رشتہ اپنی بھانجی سے کروانا چاہتی تھیں اور قسمت نے مجھے ان کی بہو بنا دیا تھا۔۔۔وہ فراز کو ہمیشہ میرے خلاف کرنے کی تگودو کرتی رہتی مجھے کبھی تیار نہیں ہونے دیتی تھی آنسو اس کی آنکھ سے سوکھنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے۔

ماما آپ کہتی تھی نہ کہ میں آپ لوگوں کے پاس رہنے کیوں نہیں آتی اس کے پیچھے بھی وہی وجہ ہے وہ مجھے آنے نہیں دیتی تھیں ساریہ نے رافعیہ بیگم کی طرف پلٹتے ہوئے کہا جو اس کے ساتھ آکر بیٹھ گئی تھیں۔

انہوں نے مجھے گھر سے نکالنے کے لیے مجھ پر طرح طرح کے الزام لگائے کبھی مجھے پاگل کہہ دیا اور کبھی کہتی مجھ پر آسیب ہیں۔وہ اونچی آواز میں رو دی تھی وہ اپنے دل کا بوجھ ہلکا کر رہی تھی اور باقیوں کے دل کا بوجھ بڑھا رہی تھی۔اس کی داستان ہر آنکھ میں آنسو لے آئی تھی۔

میں ان کو کہتی تھی میں پاگل نہیں ہوں پاگل تو ان لوگوں نے مجھے بنا دیا تھا گھر آئے مہمان کے سامنے بھی وہ میرا تعارف ایک ملازمہ کی حثیت سے ہی کرواتی تھیں۔میں نے پھر بھی کچھ نہیں بولا کسی کو کچھ نہیں کہا میں اپنا گھر خود بنانا چاہتی تھی پر نہیں بنا پائی میں ایک سال میں اپنے گھر کی بنیاد بھی نہ رکھ پائی میں ناکام ہو گئی۔۔۔وہ چینخ رہی تھی وہ رو رہی تھی۔

میں نے کوشش کی تھی میں نے صبر کیا تھا مجھے لگتا تھا میرا صبر میرا گھر بچالے گا لیکن میرا گھر تو ٹوٹ گیا۔ آنٹی کی باتوں میں آکر ہی فراز نے مجھ پر تین بار ہاتھ اٹھایا وہ ان کی بات سنتے تھے جس نے صرف ان سے نفرت کی ہے وہ ان کی سوتیلی تھیں وہ ان کی سگی کبھی نہیں بن پائی۔ آبص زوریز عباد کے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچ گئی تھیں۔

گھر کی باتیں بتانے سے گھر نہیں بنا کرتے بابا میرا گھر تو نہ بتانے سے بھی نہیں بنا بابا وہ پھر پھوٹ کر رو دی تھی۔

"کیوں کہ بیٹا وہ گھر تمہارے نصیب کا نہیں تھا تمہارا صبر رائے گاہ نہیں جائے گا تمہیں انعام سے نوازا جائے گا اللہ بہت مہربان ہے "انہوں نے اسے سینے میں بھینچ لیا تھا اور خود بھی رو دیے تھے۔

"بیٹیوں کو اتنے نازو سے نہیں پالنا چاہیے بابا ان کو کانچ کی طرح نازک نہیں بنانا چاہیے ان کے لاڈ نہیں اٹھانے چاہیے بابا کہ جب انہیں ٹھوکر لگے تو وہ کرچی کرچی ہو کر ٹوٹ جائیں انہیں پتھر کی طرح سخت بنادو کہ پتھر سے پتھر ٹکرائے تو صرف آواز آئے لیکن وہ ٹوٹے نہ "ان کے سینے میں منہ دیے وہ ایک جواز دے رہی تھی۔

"نہیں میرا بچہ لڑکیوں کو سخت دل بنانے سے پہلے ان مردوں کو نرم دل بنانے کی ضرورت ہے جو کسی کی بیٹی کو پاؤں کی جوتی سمجھ لیتے ہیں۔"

ADABAVENUE
خیال زبان

"میری بیٹی نے بہت اچھی نبھائی ہے اللہ میری بیٹی کو اس کا اجر دے گا "انہوں نے ساریہ کا ماتھا چوما تھا اس کے آنسو صاف کیے تھے۔

"میرا بچہ آخری بار رو رہا ہے اس کے بعد میں اس کی آنکھوں میں آنسو نہیں دیکھوں گا "انہوں نے اس کی گال تھپکی تھی۔

میں نامحرم کے لیے کبھی نہیں روؤں گی اس نے بھی حامی بھر لی تھی عفاف اس کو کمرے میں لے گئی تھی۔

"جو آنسو دل کا درد بن کر آنکھوں سے بہہ جاتے ہیں وہ سہی ہوتے ہیں اور جو آنسو دل کی تکلیف بن کر دل پر ہی گرنا شروع ہو جائیں نا وہ بہت خطرناک ہوتے ہیں۔"

وہ اپنے دل میں نجانے کب سے اور کیا کیا چھپائے بیٹھی تھی وہ ان کے سامنے مسکرا دیتی تھی۔ لیکن سب جانتے تھے وہ ان کی خوشی کے لیے ایسا کرتی ہے اس لیے وہ چاہتے تھے وہ رو لے وہ دل کا بوجھ ہلکا کر لے اور آج وہ رو پڑی تھی۔ باقی سب دبے پاؤں گھر واپس آ گئے تھے ان کی ہمت نہیں تھی کہ وہ وہاں بیٹھتے عباد آبص کے پاس تھوڑی دیر کے لیے بیٹھ گیا تھا۔

☆☆☆☆☆

بابا میں اکثر ایک بات سوچتی تھی لیکن مجھے اس بات کی سمجھ نہیں آتی تھی لیکن آج مجھے اس بات کی سمجھ آئی ہے۔

"میں ہمیشہ سوچتی تھی جب بیٹی پیدا ہوتی ہے تو لوگ خوش کیوں نہیں ہوتے لوگ مٹھایاں کیوں نہیں بانٹتے لوگ بیٹی کے پیدا ہونے کی خوشی کیوں نہیں مناتے آج پتہ چلا ہے کہ لوگ بیٹی کے پیدا ہونے سے نہیں ڈرتے لوگ بیٹی کے نصیب سے ڈرتے ہیں" ادیرا احمد صاحب کے کندھے سے لگی بول رہی تھی اور پورے لاؤنج میں اسی کی آواز گونج رہی تھی باقی سب خاموشی سے اسے سن رہے تھے۔

لاؤنج کے بڑے صوفے پر احمد صاحب بیٹھے تھے ان کے ایک سائیڈ پر ادیرا ان کے کندھے پر سر رکھے بیٹھی تھی اور ایک کندھے پر آیت تھی ساتھ ہی ردا بیگم بیٹھی تھی اور ان کے قدموں میں زوریز بیٹھا ہوا تھا۔ سامنے ہی عفاف عدیل صاحب کے کندھے پر سر رکھے بیٹھی تھی وہ ان سب کو دوبارہ بلانے کے لیے آئی تھی اور خود ہی ادھر بیٹھ گئی تھی۔ ان کے ساتھ والے صوفے پر احلام یشب اور غازی بیٹھے تھے۔ ان کے سامنے سنگل صوفے پر روحان بیٹھا ہوا تھا۔

"بابا سار یہ آپی خوبصورت ہیں پڑھی لکھی ہیں ہر کام بھی کرتی تھیں پھر کیوں ان کی ساس نے ان کے ساتھ ایسا کیا کیوں وہ بھول گئی کہ ان کی بھی تو بیٹی ہے" آیت نے اپنے بابا سے سوال کیا۔

"بچے یہ سب نصیبوں کا کھیل ہے نصیب سب کو اپنا محتاج بنا لیتا ہے۔۔۔ نصیبوں کا معیار خوبصورتی کبھی نہیں ہوا کرتا بیٹا" انہوں نے ایک ہاتھ سے اسے تھپکا تھا۔

"بیٹی کا دکھ بہت بری طرح ماں باپ کو جھنجھوڑتا ہے اس گھر میں صرف سناٹوں کی گونج گونجتی ہے سب خاموش تماشائی بنے بیٹھے ہیں میرا دل پھٹتا ہے ان سب کو ایسے دیکھ کر آبص کئی کئی گھنٹے خاموش بیٹھے رہتے ہیں میں بلاؤں تو بات کر لیتے ہیں ورنہ سارا دن خاموشی میں گزار دیتے ہیں انکل آنٹی اپنا دکھ اپنے دل میں ہی دبائے بیٹھے رہتے ہیں اللہ کسی ماں باپ بھائی کو ان کی بیٹی کا دکھ نہ دکھائے" عفاف ہچکیوں کے ساتھ رو دی تھی عدیل صاحب نے اسے سینے میں بھینچ لیا تھا۔

"چپ کر جاؤ بیٹا یہ دن بھی گزر جائیں گے ساریہ بیٹی کے نصیب میں خوشیاں لکھی گئی ہوگی دیکھنا اس کا نصیب بہت اچھے انسان سے جڑے گا جو اسے ہاتھوں کا چھالا بنا کر رکھے گا" دادا ابو جان نے ساریہ کو دعا دی تھی۔

"آپ سب دعا کریں سب کچھ پہلے جیسا ہو جائے ہماری ساریہ پھر سے اصلی والا مسکرانے لگ جائے اس کی مصنوئی مسکراہٹ ختم ہو جائے اس کے ساتھ مسکرانے والے جی اٹھیں اللہ اس کا نصیب کسی اچھے انسان سے جوڑ دیں آپ سب دعا کریں" اس نے روتے ہوئے فریاد کی سب نے حامی بھر لی تھی۔

☆☆☆☆☆

ادیرا اور روحان ٹائم سے ہی چلے گئے تھے بچوں کو وہ گھر چھوڑ کر آئے تھے۔ عفاف بھی چلی گئی تھی۔

"چلیں پھر" عباد نے اٹھتے ہوئے آیت سے پوچھا۔

"ہاں آپ جاؤ میں آج ادھر ہی رہوں گی" اس نے نارمل انداز میں کہا۔

"کیوں؟" اس نے ذرا اونچا پوچھا۔

"کیوں کیا میرے ماما بابا کا گھر ہے میں یہاں رک سکتی ہوں" اس نے تنک کر کہا۔

"لیکن فلحال تم میرے ساتھ جا رہی ہو" اس نے دوٹوک کہا۔

"میں نہیں جارہی شادی کے بعد میں ایک دفع بھی رہنے کے لیے نہیں آئی وہ کمر پر ہاتھ رکھے "اس کے بالکل سامنے آتے ہوئے بولی۔وہ سب کے سامنے ہی لڑنا شروع ہوگے تھے۔

"تو پھر کیا شادی سے پہلے بھی تو بیس سال ادھر ہی رہی ہو میں نے کوئی اعتراض کیا نہیں نا اس لیے تمہارا بھی نہیں بنتا "اس نے ترکی بہ ترکی کہا۔

"ہاں تو شادی سے پہلے ہر لڑکی اپنے ماں باپ کے ہی گھر رہتی ہے کہ پہلے ہی سسرال چلی جائے "اس نے عباد کی عقل پر ماتم کیا۔

تو پھر شادی کے بعد عورت سسرال میں ہی اچھی لگتی ہے اب ممانی جان کو ہی دیکھ لو وہ بھی اپنے سسرال میں ہی ہیں۔

"عباد"۔۔۔وہ اپنے ہاتھوں سے اس کا منہ نوچنا چاہتی تھی جو اس کا دماغ خراب کر رہا تھا پھر اس نے اپنے ہاتھ جھٹک دیے تھے۔

اب آپ مجھے زچ کر رہے ہیں آیت جھنجھلائی اس نے عباد کو انگلی دکھائی تھی اور اس نے وہی انگلی پکڑلی تھی اور باہر کی جانب چل دیا تھا اور اسے گاڑی میں بیٹھا کر دم لیا تھا اور گاڑی سٹارٹ کر دی تھی۔

مجھے ابھی وہاں رہنا تھا آپ کو کیا مسلہ ہو رہا تھا اور میں آپ سے سخت قسم والی ناراض ہوں اس نے غصّے سے اس کے بازو پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔

میں نے ایسا کیا کیا ہے جو تم مجھ سے ناراض ہو؟اس نے گیئر بدلتے ہوئے پوچھا۔

اس دن میں نے اپنی غلطی کی معافی مانگی تھی اور آپ نے اپنی غلطی کی معافی مجھ سے نہیں مانگی تھی اس نے دوبدو کہا۔

"تو منہ سے نہیں مانگی تھی عمل سے تو مانگ ہی لی تھی۔"

"وہ تو پھر میں نے بھی مانگی تھی آپ کا پھیلایا ہوا گند سمیٹ کر اور پھر سوری کا نوٹ بھی لکھا "اس نے ترکی بہ ترکی کہا۔

"عباد عمر دنیا فتح کر سکتا ہے پر اپنی بیوی سے نہیں جیت سکتا اس نے اس کے آگے ہار مان لی تھی "اس کے پاس ہر بات کا جواب تھا۔

"اچھی بات ہے جیتنا بھی نہیں چاہیے۔"

یہ رستہ گھر کو تو نہیں جارہا پھر کدھر جارہے ہیں آیت نے باہر نظر ڈالتے ہوئے پوچھا عباد نے کوئی جواب نہیں دیا۔وہ اس کو ڈنر کے لیے ایک ریسٹورینٹ میں لے آیا تھا وہاں پر انہوں نے کینڈل لائٹ ڈنر کیا تھا اور عباد نے اس سے معافی بھی مانگی تھی جس پر اس نے بڑا دل کرتے ہوئے اسے معاف بھی کر دیا تھا۔

☆☆☆☆☆

تو غازہ آفاق اپنی ان محرومیوں کا ذکر کرتی تھیں وہ رشتوں کو ترسی ہوئی لڑکی تھی اس نے مایوسی والے ماحول میں زندگی گزاری تھی تو وہ پھر کیسے نا مایوسی والی باتیں کرتی غازیان بیڈ پر آرا ترچھا لیٹا غازہ کے بارے میں ہی سوچ رہا تھا۔

"ہماری زندگی میں ماحول کا کتنا بڑا کردار ہوتا ہے وہی ہمیں مکمل کرتا ہے اور وہی ہمیں ادھورا چھوڑ دیتا ہے۔کمیاں لوگوں میں نہیں ہوتی کمی ماحول میں رہ جاتی ہے اور وہی ہمارا ادھورا پن بن جاتی ہے۔"

غازہ نے مایوسی کے ماحول میں آنکھ کھولی تھی اس کو کسی نے انگلی پکڑ کر چلنا نہیں سکھایا تھا وہ گرتی تھی تو خود ہی اٹھتی تھی دوسرے رشتوں کو دیکھ دیکھ کر خود ترستی تھی اور جب رشتہ ملا تو وہ زیادہ مدت اختیار نا کر سکا اسی لیے وہ بھاگ گئی سامنے رشتے ہونے کے باوجود وہ ان کے لیے ترسنا نہیں چاہتی تھی اسی لیے بھاگ گئی۔غازی نے ہاتھ مار کر اپنا فون ٹٹولا تھا جو اسے سرہانے کے نیچے سے مل گیا تھا۔اس نے سکرولنگ کرتے ہوئے غازہ کا نمبر نکالا تھا اور فون ملایا تھا۔

بیل مسلسل بج رہی تھی لیکن فون نہیں اٹھایا گیا تھا اس نے کوشش ترک کر دی تھی۔

ان کے آنسو چن کر انہیں مسکرانا سیکھایں گے

ہم انھیں زندگی جینے کا قرینہ سیکھایں گے

(فقیہہ بتول)

غازی نے اک شعر پڑھا تھا اور فون رکھ کر اسے ہی سوچ رہا تھا۔

☆☆☆☆☆

روحان یہ لوگ کون ہیں ادیرا نے ایک تصویر اس کے آگے کرتے ہوئے پوچھا جو وہ دراز سے نکال کر لائی تھی۔ آج اتوار تھا ادیرا اپنے کمرے کی صفائی کر رہی تھی اور روحان بھی گھر پر تھا۔ روحان نے وہ تصویر تھام لی تھی شکل پر یکدم اداسی چھا گئی تھی۔

یہ میرا بھائی ہے اور یہ میری بھابھی ہے اس نے تصویر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا لہجہ افسردہ سا تھا۔

"اب کہاں ہیں یہ لوگ؟" ادیرا نے پوچھا۔

تین سال پہلے ان کا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا اور وہی موقع پر ان کی ڈیتھ ہو گئی اور بھابھی اپنی امی کے گھر ہیں بھائی کی موت پر ایک دفع وہ پھر افسردہ ہوا تھا۔

"آئی ایم سوری روحان مجھے نہیں پتا تھا ورنہ نہیں پوچھتی" اس نے شرمندہ ہوتے ہوئے کہا۔

"کوئی بات نہیں کبھی نا کبھی تو پوچھنا ہی تھا" اس نے مسکرا کر ٹالنا چاہا۔

بچوں کی شکل ان دونوں سے کتنی زیادہ مل رہی ہے اس نے وہ تصویر دوبارہ اپنے ہاتھ میں لی۔۔۔روحان فون کال کا بہانہ کر کے چلا گیا تھا۔

ادیرا نے صفائی کر کے بچوں کو نہلایا تھا اور رانو باجی کے ساتھ انہیں پارک میں کھیلنے کے لیے بھیجا تھا۔ ادیرا ابھی نہا کر باہر نکلی تھی کہ تبھی روحان اندر آیا وہ اسے دیکھ کر مسکرا دیا تھا۔

اور چلتا ہوا اس کے پاس آیا جو ڈریسنگ کے سامنے کھڑی تھی۔ اس نے ایک ڈبی نکال کر ادیرا کے ہاتھ پر رکھی۔

یہ کیا ہے ؟اس نے پوچھا۔

"خود کھول کر دیکھ لیں" روحان نے ٹیک لگاتے ہوئے کہا۔

اس نے کھولا تو اس میں ایک خوبصورت پینڈنٹ تھا اس نے ہاتھ لگا کر اسے چھوا تھا اسے وہ پسند آیا تھا۔

لیکن اس کی کیا ضرورت تھی؟

"تحفے ضرورت کے تحت نہیں محبت کے تحت دیے جاتے ہیں" روحان نے اس کے ہاتھ سے پینڈنٹ لے لیا تھا اور خود اس کے گلے کی زینت بنایا تھا۔

خوبصورت روحان نے اس کے کان میں سرگوشی کی تھی وہ شرماتے ہوئے مسکرا دی تھی۔ اپنے کپڑے اٹھاتا ہوا وہ واشروم چلا گیا تھا اور پیچھے سے ادیرا کو ہانک لگائی تھی۔

"تیار ہو جائیں آج ہم لوگ باہر کھانا کھائیں گے۔" آج انہوں نے باہر گھومنے کا پلین بنایا تھا۔

ADABAVENUE
خیال زبان

☆☆☆☆☆

آیت اور عباد نیچے آئے تو سامنے ہی فاطمہ بیگم تھیں انہوں نے عباد کی طرف دیکھتے ہی منہ موڑ لیا تھا۔ آیت ان کے قدموں میں جا بیٹھی تھی۔

"پھوپھو ہم اس مجرم کو اس لیے نہیں پکڑیں گے کہ وہ انکل عمر کا قاتل ہے ہم اس کو اس لیے پکڑیں گے کہ دوبارہ کبھی کسی عباد اور علی کا گھر نہ اجڑے پھر کبھی کسی کے گھر سناٹوں کی گونج نہ گونجے" آیت نے ان کے گھٹنوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔ فاطمہ بیگم کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔

پھوپھو اس شخص کے قبضے میں پچیس لڑکیاں ہیں جن کو اس نے اغواہ کر رکھا ہے ان کے گھر والے تڑپ رہے ہیں ان کی بیٹیوں کی عزت اس شخص کے ہاتھ میں ہے پلیز پھوپھو ایسا مت کریں عباد کو لڑنے کی اجازت دے دیں آیت نے ساری بات نرمی سے کی تھی وہ ان کو منانا چاہتی تھی آیت نے بہت اچھے سے انہیں کنونیس کیا تھا۔

"آیت اسے کہہ دو اس کو ہمارے لیے اپنی بھی حفاظت کرنی پڑے گی" فاطمہ بیگم پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔

عباد نے ان کو اپنے ساتھ لگا لیا تھا اور انہیں چپ کروانے لگا تھا آیت ان کے لیے پانی لینے گئی تھی

میرے ساتھ آپ لوگوں کی دعائیں ہیں مجھے کچھ نہیں ہو گا اس نے آیت کو آنکھوں کے حصار میں لیتے ہوئے کہا اور آنکھوں ہی آنکھوں سے اس کا شکریہ ادا کیا تھا اس نے بھی آنکھیں جھپکی تھی۔ جو کام وہ اتنے سالوں سے نہیں کر پایا تھا اس نے لمحوں نے میں کر دیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اٹھ کر پورچ میں آ گیا تھا۔

"عباد رک جائیں"۔۔۔ آیت بھی بھاگتے ہوئے اس کے پیچھے آئی تھی وہ جو گاڑی کا دروازہ کھولے بیٹھنے لگا تھا اس کی آواز پر رک گیا اس نے آنکھوں کے اشارے سے پوچھا تھا کیا۔

وہ اس کے پاس آئی تھی اس نے اپنا دوپٹہ سر پر درست کیا تھا اس نے اپنے دونوں ہاتھوں کو آپس میں دعا کے انداز میں ملایا تھا اور آنکھیں بند کیے آیت الکرسی پڑھ رہی تھی عباد یک ٹک اس کے چہرے کی طرف ہی دیکھ رہا تھا وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی زندگی آس پاس مسکرانے لگی تھی اس نے دعا مانگ کر منہ پر ہاتھ پھیرا تھا اور اس کے اوپر پھونک ماری تھی وہ ابھی بھی ہاتھ باندھے اسی کی طرف دیکھ رہا تھا اس نے اس کے آگے چٹکی بجائی تھی وہ ہوش میں آیا تھا ابھی بھی وہ اسی سٹائل سے کھڑا تھا۔

"ابھی بھی تم لوگوں کو لگتا ہے کہ مجھے کچھ ہو جائے گا" اس کا اشارہ اس کی دعا کی طرف تھا۔

"ہونے کو تو کچھ بھی ہو سکتا ہے ہم جب تک دعاؤں کے حصار میں رہتے ہیں اللہ پاک ہماری حفاظت کرتے ہیں اور دعا کرنے والا بھی پر سکون ہو جاتا ہے کہ اس نے اپنے عزیز کو اللہ کے حوالے کیا ہے وہ اس کی حفاظت کریں گے" اس نے جذب سے کہا۔

"جایئے اللہ کی امان میں" آیت نے اسے اللہ کی امان میں دیا تھا۔وہ آگے بڑھا تھا اس کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں بھرا تھا اس نے سنتِ نبوی پر عمل کرتے ہوئے اپنی بیوی کے ماتھے پر مہر ثبت کی تھی۔

"تمہارے کئی روپ میرے سامنے آئے ہیں اور ہر روپ میں مجھے تم پہلے سے زیادہ خوبصورت لگی ہو۔"وہ اس کے لفظوں کے حصار میں ہی تھی کہ اس کو عباد کی کار کا ہارن سنا جواب کافی دور جا چکی تھی۔

☆☆☆☆☆

آبص نے بھی آفس جانا شروع کر دیا تھا اب وہ دو نہیں تین پھول لے کر آیا کرتا تھا لیکن اب پھول دیتے وقت وہ شوخ لہجہ اور سٹائل نہیں رہا تھا۔

عفاف افسردہ سی وہ پھول لے لیتی تھی اب وہ آپس میں نہیں لڑتے تھے عفاف جان بوجھ کر بات شروع کر بھی دیتی تو آگے سے آبص خاموش ہو جاتا وہ بھی خاموشی سے پیچھے ہو جاتی ساریہ کے ساتھ ساتھ وہ بھی مرجھاتی جا رہی تھی ساریہ ان سب کے لیے مسکرا رہی تھی اور یہ سب ساریہ کے لیے مسکرانے کی ناکام کوشش کر رہے تھے۔

عفاف آج سٹوڈیو میں آئی تھی اس نے کینوس سیٹ کیا تھا برش اور کلرز اٹھائے تھے اور پینٹنگ شروع کی تھی وہ اداسی اور بڑی توجہ سے پینٹنگ بنا رہی تھی پینٹنگ میں ایک اداس لڑکی ایک بینچ پر بیٹھی ہوتی ہے اور سامنے آسمان پر یکسوئی انداز میں چاند پر نظریں جمائے بیٹھی ہوتی ہے جیسے اپنے اور اس کے درمیان موازنہ کر رہی ہو وہ آسمان پر اکیلا تھا اور وہ زمین پر اکیلی تھی کوئی ستارہ اس کا ساتھ دینے کے لیے نہیں نکلا تھا اور یہاں اس لڑکی کا ساتھ دینے کے لیے کوئی نہیں تھا۔وہ پینٹنگ بنانے میں اتنی مگن تھی کہ اسے آبص کے آنے کا بھی پتا نہیں چلا تھا پتا تب چلا جب اس کے منہ پر آتے بالوں کو اس نے پکڑ کر پیچھے کیا تھا اور پونی میں قید کیا تھا۔

"آج بہت دنوں بعد پینٹنگ بنانے آئی ہیں؟"آبص نے سائیڈ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"جی"۔۔۔اس نے یک لفظی جواب دیا اس کے پاس باتیں کرنے کے لیے مزید الفاظ نہیں تھے۔

"اداس ہیں؟"

"نہیں"

"خوش ہیں؟"

"نہیں"

"ناراض ہیں؟"

"نہیں"

اس نے آہ بھرتے ہوئے جواب دیا اور برش چھوڑ کر آبص کے پاس آکر بیٹھ گئی۔

"وقت اور حالات کو سمجھ رہی ہوں لیکن ان کو قبول کرنے میں تکلیف ہو رہی ہے میں بس اتنا جانتی ہوں یہ بہت تکلیف دہ ہے میں چاہتی ہوں آپ اس فیز سے باہر نکل آئیں مجھے تکلیف ہوتی ہے حالات پہلے جیسے ہونے میں بہت وقت لے رہے ہیں اور وقت گزارنا مشکل لگ رہا ہے۔" عفاف کی آنکھوں میں نمی جھلکی تھی۔

ADABAVENUE
خیال زبان

وقت لگتا ہے صبر آجاتا ہے۔

وقت لگتا ہے زخم بھر جاتا ہے۔

وقت لگتا ہے سب کچھ حاصل ہو جاتا ہے۔

وقت لگتا ہے سب کچھ مٹ جاتا ہے۔

وقت

وقت

وقت

وقت ہمارے ساتھ سانس بن کر زندگی گزارتا ہے۔

"زندگی اپنی ڈگر پر دوبارہ واپس آجائے گی لیکن اس غم کی مدت پوری ہونے سے پہلے وقت بھی کچھ نہیں کر سکتا۔"

"وقت گزر رہا ہے غم میں کمی آرہی ہے ایک دن یہ غم بھی مٹ جائے گا اس کی جگہ نئی خوشیاں لے لیں گی" آبص نے اس کا ہاتھ پکڑ کر تھپکا تھا اس نے بھی آنکھیں جھپکا دی تھی آنسو اس کی گال پر لڑھک گیا تھا جسے آبص نے اپنی پوروں پر چن لیا تھا۔

"چلیں"۔۔۔ آج ساریہ نے سب کے لیے چائے بنائی ہے اور وہ چاہتی ہے سب مل کر پیئے اس نے اٹھتے ہوئے کہا دونوں باہر لاؤنج کی طرف چل دیے تھے۔

☆☆☆☆☆

وقت گزر گیا تھا غم بھی اس وقت کے ساتھ اڑ گیا تھا خوشیوں نے ایک بار پھر دستک دی تھی نکاح کا شور ہر طرف اٹھا تھا۔ گھر کے لاؤن میں ہی نکاح کا انتظام کیا گیا تھا۔

ADABAVENUE
خیال و زبان

آف وائٹ دلہن کے جوڑے میں وہ بے حد خوبصورت لگ رہی تھی شارٹ شرٹ اور ساتھ شرارہ دوپٹہ لینے کے سٹائل سے دوپٹہ سیٹ کیا گیا تھا ہلکا سا میک اپ اور ہلکی سی ہی جیولری پہن رکھی تھی۔

"غم کو اس نے اپنے اوپر حاوی ہونے نہیں دیا تھا خوشیوں کا اس نے استقبال کیا تھا۔"

وہ ریڈ دوپٹے کے سائے تلے چلتی ہوئی آرہی تھی چاروں طرف سے دوپٹہ لڑکیوں نے پکڑ رکھا تھا تھوڑا آگے آئی تو آبص نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا تھا اور اس کو ساتھ لگائے چلنے لگا تھا اور وہاں لا کر بٹھایا تھا جہاں نکاح پڑھایا جانا تھا۔ دونوں کے درمیان پردے کا انتظام تھا اور وہ پردہ پھولوں سے بنایا گیا تھا۔

نکاح فاروق صاحب نے خود پڑھایا تھا سب سے پہلے انہوں نے ساریہ سے اجازت چاہی تھی اس نے اپنی زندگی میں اپنے بچپن کے پاٹنر کو قبول کیا تھا۔

پھر لڑکے سے اجازت مانگی گئی تھی اس نے بھی ساریہ کو اپنی زندگی کا ساتھی قبول کیا تھا مبارک باد کا شور اٹھا تھا پردہ ہٹا دیا گیا تھا۔

زوریز نے ہاتھ آگے بڑھایا تھا جسے ساریہ نے تھام لیا تھا۔

وہ ساریہ فاروق سے ساریہ زوریز لکھ دی گئی تھی بچپن کے پاٹنر زندگی کے پاٹنر بن گئے تھے۔نصیب آپس میں جڑ گئے تھے سب کے چہروں پر مسکراہٹ تھی انعام سے نوازا جا چکا تھا اور ساریہ نے اپنے انعام میں بے شک ایک خوبصورت مرد پایا تھا اس کا انعام بہت حسین تھا۔

☆☆☆☆☆

آٹھ مہینے کا عرصہ گزر چکا تھا احمد صاحب نے زوریز کے لیے ساریہ کا ہاتھ مانگا تھا ساریہ دوسری شادی کے لیے بالکل تیار نہیں تھی اس نے منع کر دیا تھا۔

فاروق صاحب نے بھی اس سے زبردستی نہیں کروائی تھی وہ اسے وقت دینا چاہتے تھے دل سے تو وہ چاہتے تھے کہ ساریہ کا رشتہ یہاں ہو جائے ان کی بیٹی ان کی آنکھوں کے سامنے تو رہے گی اور زوریز جیسا لڑکا وہ اپنی بیٹی کے لیے چراغ لے کر بھی ڈھونڈتے تو نہیں ملنا تھا۔

ساریہ کے انکار کا زوریز کو پتا چلا تھا اس نے ساریہ کو ملنے کے لیے بلایا تھا ایک ماہ پہلے وہ اور زوریز آمنے سامنے ایک ریسٹورینٹ میں بیٹھے تھے۔

شادی کے لیے انکار کیوں کیا؟اس نے سنجیدگی سے پوچھا۔

"میں شادی نہیں کرنا چاہتی" اس نے فرائیز کھاتے ہوئے اسی سنجیدگی سے جواب دیا۔

"مجھ سے نہیں کرنا چاہتی یا کسی سے بھی نہیں" اس نے پھر سے پوچھا۔

"کسی سے بھی نہیں کرنا چاہتی اور تم سے تو بالکل بھی نہیں" اس نے دوٹوک کہا۔

"وجہ؟" اس کی سنجیدگی میں کمی نہیں آئی تھی۔

"بتانا ضروری نہیں سمجھتی۔"

"سارہ یہ باتوں کو کلئیر کرو یوں گھمانے کی ضرورت نہیں ہے۔"

"میں کلئیر کر چکی ہوں"

"ڈر رہی ہو کہ پھر سے تاریخ دوہرائی نہ جائے۔"

"میں ماضی سے نکل آئی ہوں اس کا ذکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔"

"پھر ماضی میں رہ کر فیصلے کیوں کر رہی ہو؟" زوریز کا لہجہ سختی لیے ہوا تھا۔

"میں ماضی کو بہت پیچھے چھوڑ آئی ہوں۔"

"تم ابھی بھی وہی کھڑی ہو" اس نے ترکی بہ ترکی کہا۔

"میں ماضی میں نہیں ہوں"۔۔۔اس نے دونوں ہاتھ ٹیبل پر مارتے ہوئے کہا وہ اونچا بول گئی تھی سب ان کی طرف متوجہ ہوئے تھے سب کا دیہان پا کر وہ تھوڑی دھیمی ہوئی تھی۔

"پھر سچ بتاؤ" وہ ابھی بھی وہی اڑا تھا۔

"زوریز اب تم مجھے زچ کر رہے ہو مجھے تم سے کوئی بات نہیں کرنی" وہ ٹیبل سے اٹھی تھی۔

"تمہیں ہماری دوستی کا واسطہ سارہ یہ نیچے بیٹھ جاؤ۔" وہ اس کو گھورتی ہوئی پھر سے بیٹھ گئی تھی۔

ADABAVENUE
خیال زبان

"وجہ بتادو میں تمہیں جانے دوں گا اگر کوئی سولڈ ریزن بتادو اگلا سوال میں تم سے نہیں کروں گا" اس نے جوس کا سپ لیتے ہوئے کہا۔

"تم اتنے ضدی پہلے تو کبھی نہ تھے" سارہ نے اپنی فرائیز ختم کرتے ہوئے کہا۔

"وہ تو تم بھی نہیں تھی اور جب تم بدل گئی ہو تو میں وہی کھڑا رہ کر کیا کرتا" اس نے ترکی بہ ترکی کہا۔

اف۔۔۔۔زوریز۔۔۔اس نے ایک لمبی سانس خارج کی تھی اور بولنا شروع ہوئی۔

زوریز میں تمہیں ڈیزرو نہیں کرتی تم بہت اچھے انسان ہو تم ایک طلاق یافتہ لڑکی ڈیزرو نہیں کرتے ہو اپنے قدم پیچھے موڑ لو اس نے خود کو ڈھیلا چھوڑ دیا تھا۔

طلاق ایک داغ نہیں ہے جو مٹایا نہ جاسکے اور اس میں تمہاری غلطی نہیں ہے بلکہ ان لوگوں کی بدقسمتی ہے جن لوگوں نے تمہاری قدر نہیں کی اس نے سختی سے کہا۔

"تم مجھ سے شادی کیوں کرنا چاہتے ہو صرف ترس کھا رہے ہو" اس نے دانتوں کو کچکچاتے ہوئے کہا۔

"کیوں تم لنگڑی ہو آنکھیں خراب ہوگئی ہیں بول نہیں سکتی یا سن نہیں سکتی" اس نے کھڑے ہوتے ہوئے اس کی آنکھوں میں دیکھ کر غصّے میں کہا۔

تمہارا واقع ہی دماغ خراب ہو گیا ہے اب تم سے بات کرنا ہی فضول ہے جلدی باہر آؤ میں انتظار کر رہا ہوں اس نے مینو کارڈ میں پیسے رکھے اور باہر نکل گیا۔ وہ گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے اس کا انتظار کر رہا تھا وہ آکر بیٹھی تو اس نے کار آگے بڑھادی۔ اس نے کار کی سپیڈ بڑھادی تھی۔

"میں تمہیں پہلی دفع غصّے میں دیکھ رہی ہوں" اس نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"اور میں نے بھی تمہیں پہلی دفع اتنی سٹوپڈ باتیں کرتے ہوئے دیکھا ہے۔"

"اصل بات تو یہ ہے کہ تم ڈرتی ہو تم ڈرتی ہو کہ کہی پھر سے تمہاری زندگی کے وہ دن دوہرا نہ جائیں اصل بات تو یہ ہے کہ تم ہم پر یقین نہیں کرتی تمہاری زندگی کے تلخ دنوں نے تمہاری خوشیوں کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے اور تم بھی اس لپیٹ سے نکلنا نہیں چاہتی۔"

تم اپنے آس پاس دیکھنا نہیں چاہتی کہ کتنے چاہنے والے لوگ ہیں تمہارا باپ اور بھائی اندر سے بالکل خالی ہیں وہ کھوکھلی ہنسی ہنستے ہیں جانتی ہو کیوں۔۔۔کیوں کہ وہ تمہیں خوش دیکھنا چاہتے ہیں اور جس دن تم خوش ہوئی اس دن ان کے چہروں کی مسکراہٹ دیکھنا تمہیں اس میں کوئی ملاوٹ نہیں لگے گی۔

ٹھیک ہے تمہاری زندگی ہے اور تمہارا ہی فیصلہ مانا جائے گا باتوں کے دوران ہی گھر آ گیا تھا۔وہ اس کو اتار کر خود دوبارہ آفس چلا گیا تھا۔

ساریہ نے گھر آ کر اس بارے میں بہت سوچا تھا ایسا نہیں تھا کہ وہ ان پر یقین نہیں کرنا چاہتی تھی سچ تو یہ تھا کہ وہ خود کو اتنے اچھے انسان کے قابل نہیں سمجھتی تھی اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ اگر وہ اس کے نصیب سے جڑ جاتی تو وہ بہت خوش رہتی۔

اس نے شادی کے لیے ہاں کہہ دی تھی اس نے شادی سادگی سے کرنے کی خواہش کی تھی اور زوریز نے اس خواہش کا احترام کیا تھا ادیرا اور آیت کے بہت ارمان تھے لیکن انہوں نے بھی اس کی خواہش کا احترام کیا تھا۔

☆☆☆☆☆

میری بہن خوش دکھ رہی ہے نا آبص مسکراتے ہوئے سامنے دیکھ رہا تھا اور عفاف سے مخاطب تھا۔

ہاں۔۔اور وہ زوریز کے ساتھ ہمیشہ خوش رہے گی زوریز اچھا انسان ہے اور یہ بات ہم سب کو پتا ہے عفاف نے بھی مسکراتے ہوئے جواب دیا تھا وہ بھی ان دونوں کی طرف ہی دیکھ رہی تھی جو آپس میں مسکراتے ہوئے باتیں کر رہے تھے۔

لاؤن میں رکھے صوفے پر وہ دونوں بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے آس پاس گھر کے بڑے بیٹھے تھے۔باقی بچہ پارٹی بھی وہی آ گئی تھی۔

عفاف دودھ لے کر آئی تھی اور زوریز سے پیسے بٹور رہی تھی۔

کتنے چاہیے؟اس نے پوچھا۔

جتنے بھی جیب میں ہے نکال دو اس نے دوبدو کہا۔

پکی بات ہے نا جتنے جیب میں ہیں وہی چاہیے اس نے مسکراہٹ کو نمودار ہونے سے پہلے ہی چھپا لیا تھا۔

ہاں سارے چاہیے اس نے لٹھ مار انداز میں کہا۔

اچھا تو یہ لو۔۔۔اس نے اپنا پورا بٹوہ اس کے ہاتھ پر رکھا تھا اس نے کھول کر دیکھا تھا اور اس کی آنکھیں حیرت سے پھٹ رہی تھیں۔

"کنجوس آدمی دو بڑی بڑی کمپنیاں چلا رہے ہو اور جیب میں صرف دس روپے رکھے ہوئے ہیں" اس نے غصّے سے وہ بٹوہ اس کی طرف پھینکا تھا جسے بڑی مہارت سے اس نے کیچ کیا تھا

"ہاں تو حلال کماتا ہوں محنت کرتا ہوں فضول میں تم پر ایسے اڑادوں" اس نے بھی تنک کر کہا۔

"بہت ہی کنجوس ہو تم دونوں" اس نے آیت اور زوریز کو کہا تھا۔

"میں نے کب کنجوسی کی؟" آیت نے منہ کھولتے ہوئے پوچھا۔

"اپنی شادی پر کنجوسی ہی تو کی تھی" وہ بھی تنک کر بولی۔

اس کو کنجوسی نہیں دریادلی کہتے ہیں جو تمہیں اتنے سارے پیسے دے دیے ورنہ اتنے کون دیتا ہے وہ آستینیں اوپر کر کے فل لڑنے والے موڈ میں آئی تھی تبھی عباد نے اس کو پیچھے کھینچ لیا تھا۔

کیا کر رہی ہو جانے دو پرانی باتوں کو۔۔۔عباد کی بات پر اس نے اسے گھوری سے نوازا تھا۔

"آج میں یہی رکوں گی" اس نے عباد سے اجازت نہیں لی تھی بلکہ اپنا حکم سنایا تھا۔

"پکی بات ہے؟"اس نے بھنویں اچکائی۔

"ہاں پکی بات ہے"اس نے تنک کر کہا۔

"ٹھیک ہے تمہاری مرضی"عباد نے کندھے اچکا دیے۔وہ خوش ہوتے ہوئے زوریز کے ساتھ آکر صوفے پر بیٹھ گئی۔

فوٹو سیشن کے بعد رخصتی کا شور اٹھا تھا وہ عفاف آبص رافعیہ بیگم اور فاروق صاحب کے گلے لگ کر رو دی تھی اپنی بیٹی کو انہوں نے دعاؤں کے حصار میں رخصت کیا تھا۔گھر آکر بھی سب لوگ کافی دیر لاؤنج میں بیٹھے باتیں کرتے رہے تھے پھر ادیرا اور آیت ساریہ کو زوریز کے کمرے میں چھوڑ آئی تھیں اور ادھر ہی اس کے ساتھ بیٹھ کر باتیں کرنے لگی تھیں۔

"بھابھی"۔۔۔آیت نے اسے پکارا تھا۔اس کے بھابھی کہنے پر اسے غازہ یاد آئی تھی وہ بھی دن رات اسے بھابھی بھابھی کہتی تھکتی نہیں تھی۔

بھابھی ہمارے بھائی بہت اچھے ہیں وہ آپ کو بہت خوش رکھیں گے آپ اپنا ہر غم بھول جائیں گی آیت نے محبت سے کہا تھا۔

ادیرا یہ لو بھئی سمبھالو اپنے بیٹے کو نیند آرہی ہے اسے اور روحان ہوسپٹل کے لیے نکل گیا ہے اس کو ایمرجنسی میں بلایا گیا ہے زوریز ازلان کو اٹھائے اندر داخل ہوا تھا۔

اور فجر کدھر ہے؟ادیرا نے ازلان کو اٹھاتے ہوئے کہا۔

وہ غازی کے ساتھ کھیل رہی ہے اور اس کا ابھی کوئی ارادہ نہیں ہے سونے کا زوریز نے اس سے کہا۔

اچھا میں دیکھتی ہوں۔۔۔"بھائی زندگی کا نیا سفر مبارک ہو آپ کو اور ہر میدان کی طرح آپ اس میدان میں بھی کامیاب ٹھہرو" اس نے مسکراتے ہوئے دعا دی۔زوریز نے مسکراتے ہوئے اس کے سر پر ہاتھ رکھا اور آمین کہا۔ادیرا چلی گئی تھی اور آیت ساریہ کے ساتھ وہی صوفے پر بیٹھ گئی تھی۔

"آپ کے جانے کے ارادے نہیں ہیں؟"زوریز نے آیت سے کہا۔

"آپ نے مجھے کچھ کہا بھائی وہ جان بوجھ کر انجان بنی۔"

"نہیں کچھ نہیں کہا" وہ دانت پیستے ہوئے کپڑے لیے واشروم چلا گیا وہ واپس آیا تو آیت اب بھی بیٹھی باتیں کر رہی تھی وہ ان کے پاس آکر ہاتھ باندھے کھڑا ہو گیا تھا۔ آیت اس کی طرف دیکھ کر ہنس دی تھی اور اٹھتے ہوئے اس کے سینے سے لگی تھی۔

بھائی میری بھابھی کا خیال رکھیے گا ان کی آنکھوں میں اگر ایک آنسو بھی آیا تو میں نے آپ سے بات نہیں کرنی اس نے تھوڑے روب دار لہجے میں کہا۔

وہ دیکھوا بھی تو میں نے کچھ کہا بھی نہیں ہے پہلے سے ہی رونے لگ گئی ہیں زوریز نے اس کی توجہ ساریہ کی طرف کروائی۔

"نہیں میں رو نہیں رہی آنکھ میں کچھ چلا گیا ہے" اس نے فوراً سے صفائی دی۔ اس کی آنکھیں اتنی محبت دیکھ کر نم ہوئی تھیں۔

اچھا اب جو بھی گیا ہے نکال دیجیے گا میں چلتی ہوں وہ کہتی ہوئی باہر کی طرف بڑھ گئی۔ وہ صوفے پر آکر بیٹھ گیا تھا۔ وہ پھر سے اٹھ کر ڈریسنگ ٹیبل تک گیا تھا۔

ہاتھ آگے کریں زوریز کے کہنے پر اس نے ہاتھ آگے کیا تھا زوریز نے اسے چوتھی انگلی میں ڈائمنڈ کی انگوٹھی پہنائی تھی۔

ADABIYAT NUL خیال زبان

"یہ خوبصورت ہے اور قیمتی بھی ہے" ساریہ نے کہا۔

"چیزوں کی قیمت ہوتی ہے پر وہ قیمتی نہیں ہوتیں انسانوں کی قیمت نہیں ہوتی پر وہ بہت قیمتی ہوتے ہیں اور وہ قیمتی اس لیے ہوتے ہیں کیوں کہ انہیں اللّٰہ نے بنایا ہے اور میرے لیے آپ ان چیزوں سے کئی زیادہ قیمتی ہو یہ بات ہمیشہ یاد رکھنا" اس نے ساریہ کا ہاتھ تھپکا تھا۔

ساریہ اس کے لفظوں میں کھو گئی تھی وہ شخص بہت خوبصورت بولتا ہے یہ بات اس نے آج جانی تھی اور بہت قریب سے جانی تھی رشتے کی خوبصورتی کو اس نے اور بڑھا دیا تھا۔

"کچھ نہیں کہیں گی؟" زوریز نے پوچھا۔

"آپ نے بولنے کے قابل چھوڑا ہی نہیں ہے" وہ مسکراتے ہوئے اپنا ہاتھ دیکھ رہی تھی جس میں اس نے انگوٹھی پہنائی تھی اس کی بات پر وہ مسکرا دیا تھا۔

دوپہر میں کھانا نہیں کھایا تھا نا؟ زوریز نے استفسار کیا اس نے نفی میں سر ہلایا۔

مجھے بھوک نہیں لگی تھی۔ لیکن مجھے بہت بھوک لگی ہے میں کھانا لینے جا رہا ہوں آپ کپڑے بدل لو وہ کہتا ہوا اٹھا تھا وہ بھی واڈروب سے کپڑے نکالے واشروم میں گھس گئی تھی۔ وہ باہر نکلی تو زوریز اسی کا انتظار کر رہا تھا۔

آجائیں کھانا کھاتے ہیں اس کے کہنے پر وہ صوفے پر آ کر بیٹھی تھی۔

لیکن میں نے تو نہیں کہا تھا کہ مجھے بھوک لگی ہے اس نے اچھبے سے کہا۔

"آپ نے دوپہر میں اس لیے کھانا نہیں کھایا کیوں کہ آپ نروس تھیں لیکن اب آپ پر سکون ہو سکتی ہیں اتنا خونخوار شوہر نہیں ملا آپ کو" اس نے شرارت سے کہا۔

"جانتی ہوں" وہ بھی ہنس دی تھی۔

وہ صوفے پر ٹانگیں اوپر کیے بیٹھ گئی تھی اور یک ٹک زوریز کو کھانا کھاتے ہوئے دیکھ رہی تھی جس کو دیکھ کر لگتا تھا کہ اسے واقع ہی بہت بھوک لگی ہے۔

"منہ کھولیں"۔۔۔ زوریز نے اس کی طرف مڑتے ہوئے کہا تھا۔

اس نے منہ کھولا تھا زوریز نے چاول سے بھرا چمچ اس کے منہ میں ڈالا تھا وہ ابھی بھی ویسی کی ویسی ہی بیٹھی تھی زوریز ایک چمچ خود کھاتا اور ایک چمچ اس کے منہ میں ڈالتا تھا۔ کھانا کھانے کے بعد وہ برتن سمیٹ کر کچن میں رکھ آیا تھا۔

☆☆☆☆☆

ولیمہ بھی ہو گیا تھا سب کچھ روٹین میں آ چکا تھا ساریہ نے غازہ کو بھی انوائٹ کیا تھا لیکن وہ نہیں آئی تھی اس نے وائس نوٹ بھیج دیا تھا جس میں اس کو نیا سفر شروع کرنے کی مبارک باد دی گئی تھی۔ آیت غازی اور علی نے بھی اسے کالز کی تھی لیکن اس نے کسی کی کال نہیں اٹھائی تھی۔

آیت پورا ہفتہ رہ کر واپس آئی تھی اور پورے ہفتے میں ایک بار بھی عباد نے اسے فون نہیں کیا تھا اور اس نے بھی کرنا گوارا نہیں کیا تھا لیکن عباد ہمیشہ اس کی دعاؤں کے حصار میں رہا تھا اس کا دل بھی مٹھی میں جکڑا ہوا رہتا تھا کہ کہی عباد کو کچھ ہو نہ جائے۔

وہ بیڈ پر بکس لیے بیٹھی تھی آٹھ بج گئے تھے عباد ابھی تک نہیں آیا تھا وہ پریشان سی چکر کاٹ رہی تھی۔

وہ ناراضگی بھلائے اس کو کال کرنے لگی تھی کہ تبھی اس کی کار کا ہارن سنائی دیا ٹیرس سے جھانک کر اس نے دیکھا تھا اور پھر وہی اپنی جگہ پر آ کر بیٹھ گئی تھی اور خود کو کتابوں میں مصروف کر رہی تھی کیوں کہ اتنے دن وہاں کچھ نہیں پڑھا گیا تھا۔

اس نے کمرے کا دروازہ کھولا تو سامنے ہی آیت کتابوں میں منہ دیے بیٹھی تھی اس کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی لیکن دوسرے ہی لمحے چھپا لی گئی تھی۔

اس نے اپنی گھڑی چشمہ اور والٹ وغیرہ سائیڈ ٹیبل پر رکھے اور صوفے پر بیٹھ کر شوز اتارنے لگا اور پھر واڈروب سے کپڑے نکال کر واشروم میں گھس گیا۔ جب باہر نکلا تو درازوں کو ٹٹولنے لگا آیت دیکھ اپنی بکس کی طرف رہی تھی لیکن دیہان سارا اس کی طرف ہی تھا۔

"کہاں رکھ دیا ہے"۔۔۔وہ اونچی آواز میں خود سے ہی بڑبڑا رہا تھا۔

آپ کو کیا نہیں مل رہا وہ اٹھ کر اس کے پاس آئی تھی۔

"فرسٹ ایڈ باکس نہیں مل رہا" اس نے لٹھ مار انداز میں کہا۔

"پھر سے گولی لگی ہے؟" اس نے آنکھیں باہر نکالتے ہوئے پوچھا۔

نہیں بس سر میں درد ہو رہا ہے پین کلر لینی تھی وہ کہتا ہوا بیڈ پر جا کر بیٹھ گیا۔

میں لے کر آتی ہوں وہ کچن میں گئی تھی اس کے لیے کھانا گرم کیا تھا ایک دودھ کا گلاس ساتھ رکھا تھا اور پین کلر لے کر وہ کمرے میں گئی تھی۔

کھانا کھالیں اس کے بعد میڈیسن لیجیئے گا وہ کہتی ہوئی پھر سے پڑھنے بیٹھ گئی تھی۔

دونوں ایک دوسرے کو حد سے زیادہ زچ کرتے تھے دونوں ایک دوسرے کی حد سے زیادہ پرواہ کرتے تھے ناراض بھی ہو لیکن کیئر کرنا نہیں چھوڑتے تھے۔

عباد نے کھانا کھا کر میڈیسن لے لی تھی اب وہ صوفے پر ہی ٹانگیں لمبی کیے فون نکال کر اس پر لگ گیا تھا۔ آیت بالکل بھی کنسنٹریٹ سے نہیں پڑھ پا رہی تھی وہ اٹھی تھی اور عباد کے ہاتھ سے فون کھینچ لیا تھا۔

اس سوتن کے ساتھ لگے رہے گے تو سر کا درد کیسے ٹھیک ہو گا؟ اس نے فون کھینچتے ہی اسے پاور آف کیا تھا اور آ کر دوبارہ پڑھنے لگی تھی۔

آیت فون دو مجھے ضروری میسج کرنے ہیں عباد کی بات پر اس نے کان نہیں دھرے تھے۔ میرے سر میں درد ہو رہا ہے میں اپنا دماغ ڈائیورٹ کرنے کے لیے فون استعمال کر رہا تھا ورنہ سر کی طرف دیہان جاتا ہے پھر اور سر میں درد ہوتی ہے عباد سر مسلتا ہوا بول رہا تھا۔

آیت نے کتابیں سمیٹی تھی اور انہیں ٹیبل پر رکھا تھا۔

آپ ادھر آ کر سو جائیں فون آپ کو نہیں ملے گا اس نے بیڈ پر اس کی جگہ بنائی وہ آ کر لیٹ گیا تھا۔ آیت خود فون پر لگ گئی تھی اور بار بار اس کو سر مسلتا ہوا دیکھ رہی تھی۔

"سر دبا دوں کیا؟" اس نے سوچا۔

اس نے فون سائیڈ پر رکھا تھا اور اس کے سر کے نیچے سے سرہانہ کھینچ لیا تھا اور اپنے آگے رکھا تھا یہاں پر سر رکھیں میں دبا دیتی ہوں اس نے سنجیدگی سے کہا۔اس نے بھی چپ چاپ رکھ دیا تھا سر میں بہت شدید درد تھا۔

وہ اس کے سر کو ہلکا سا دبا رہی تھی اور اس کا دماغ درد سے ڈائیورٹ کرنے کے لیے اس سے باتیں کرنے لگی تھی۔

"کونسے قسم کی درد ہو رہی ہے؟"

"کیا مطلب سر کے درد کی بھی قسمیں ہوتی ہیں"عباد نے اچھمبے سے پوچھا۔

ہاں چھ اقسام کا سر درد ہوتا ہے آپ کو نہیں پتا آیت نے حیران ہوتے ہوئے استفسار کیا۔

"نہیں مجھے تو نہیں پتا"

"آپ کو میں بتاتی ہوں"۔۔۔۔

"نمبر ون۔۔۔اگر آپ کو سر درد ماتھے پر ہو اور بار بار اتار چڑھاؤ ہو تو یہ سائینیسز کی وجہ سے ہوتا ہے مطلب جن کو بہت زیادہ زکام وغیرہ ہوتا ہے۔"

"نمبر ٹو۔۔۔اگر آپ کو کنپٹی کے ایک سائیڈ پر درد ہو اور یہ ایپیسوڈک ہو تو یہ مائیگرین ہوتا ہے لیکن مائیگرین کے پیشنٹ میں تین چار باتیں اور بھی دیکھی جاتی ہیں۔پیشنٹ کو نوزیا ہونا شروع ہو جاتا ہے آنکھیں دھندلا جاتی ہیں پیشنٹ کو پتا چل جاتا ہے کہ اسے درد ہونے والی ہے اور یہ درد تھروبن ہوتا ہے مطلب جب آپ اپنی نبض پر ہاتھ رکھتے ہو تو وہ تیزی سے دھک دھک کر رہی ہوتی ہے اور یہ زیادہ تر فیمیل میں ہوتا ہے اور جو کلاسک پین مائیگرین ہے وہ کنپٹی کے ایک سائیڈ پر ہی ہوتی ہے۔"

وہ بڑے دل جوئی سے اسے بتا رہی تھی وہ یہ بھی بھول گئی تھی کہ وہ اس سے ناراض ہے اور وہ بھی ہمم ہمم کرتا جا رہا تھا۔

"نمبر تھری۔۔۔۔اگر کنپٹی کے دونوں سائیڈ پر پین ہو اور آپ کو ایسا لگے کہ کسی نے آپ کا سر دونوں طرف سے دبا کر رکھا ہے تو یہ ٹینشن پین ہوتی ہے ٹنشن ہماری زندگی میں ہونے والے کسی بھی مسلے پر ہو سکتی ہے۔"

"نمبر چار۔۔۔اگر آپ کو درد گردن کے پیچھے سے شروع ہو کر آگے ماتھے تک آرہا ہو تو اس قسم کے درد کو ہم ٹریکشن ہیڈ ایک کہتے ہیں اس کی وجہ ہوتی ہے کہ گردن کے پٹھے کھچ گئے ہیں یا گردن کی ہڈیاں بڑھ گئی ہے یا بہت زیادہ ڈرائیونگ کی گئی ہے اور سفر زیادہ کیا ہو یا تھکاوٹ زیادہ ہو گئی ہو۔"

"نمبر پانچ۔۔۔اگر سر میں کوئی کینسر یا ٹیومر ہو تو اس درد کے ساتھ بہت زیادہ وومٹنگز آتی ہیں پروجیکٹائیل ومٹنگ آتی ہیں مطلب جو بہت دور دور تک جائے گی لیکن یہ زیادہ کامن نہیں ہوتا۔"

"نمبر چھ۔۔۔اگر میلز کے اندر سر کے آدھے حصّے میں درد ہو اور پھر وہ آنکھ تک بھی آتا ہو اور شدید قسم کا درد ہو جیسے کوئی آنکھ میں کچھ چھبا رہا ہو اور آنکھ سے پانی بھی بہت نکلتا ہو اور یہ ایپیسوڈک ہوتا ہے تو ایسے ہیڈیک کو کلسٹر ہیڈیک بولتے ہیں۔"

"نمبر سات۔۔۔اور بعض اوقات سر کے بالکل درمیان میں جو درد ہوتا ہے وہ ہیڈیک نہیں ہوتا وہ نفسیاتی درد ہوتا ہے جس کو میڈیکل میں سپرا کورٹیکل کہتے ہیں یہ ہیڈیک نہیں ہوتا یہ ٹینشن کی وجہ سے ہوتا ہے۔"

میری سرچ کے مطابق تو سر درد کی یہی اقسام ہے کیا پتا اور بھی ہو وہ اس کے بالوں میں نرمی سے ہاتھ پھیرتے ہوئے بول رہی تھی۔

"آپ کے کونسے والی درد ہو رہی ہے؟"اس نے پوچھا۔

"نمبر چار ٹریکشن ہیڈیک ہو رہی ہے"عباد نے جواب دیا۔

تو آپ پورا ہفتہ گھر میں بیٹھے نہیں ہوگے آزادی جو ملی ہوئی تھی رات کو لیٹ بھی آتے ہوگے سارا دن کبھی گاڑی ادھر گھماتے ہوگے کبھی ادھر تو تھکاوٹ ہونی ہی تھی اس نے عباد کو ڈانٹا۔

صبح ڈانٹ لینا ابھی ڈانٹ سننے کی ہمت نہیں ہے ویسے بہت اچھا سر دباتی ہو سکون مل رہا ہے عباد نے مسکرا کر کہا۔

"وہ آدمی پکڑا گیا؟"آیت نے سنجیدگی سے پوچھا۔

ADABAVENUE

نہیں وہ انڈر گراونڈ ہو گیا ہے اس کے بہت سارے بندے ہم نے پکڑ لیے ہیں کچھ لڑکیاں بھی بازیاب ہو گئی ہیں اس کی کمپنیز جس کے پیچھے چھپ کر وہ کالا دھندھا کر رہا تھا وہ سب نیلام کر دی گئی ہیں وہ اب پانی میں ہی ہے بس کچھ لڑکیاں ابھی بھی اس کے قبضے میں ہیں اس نے بھی سنجیدگی سے ہی آنکھیں موندھے کہا۔

وہ بہت جلد پکڑا جائے گا آیت نے کہا۔

ہمم۔۔۔عباد نے ہنکار بھرا۔ تھوڑی دیر تک عباد سو گیا تھا آیت اپنی کتابیں اٹھائے اسٹڈی ٹیبل پر آ کر پڑھنے لگی تھی اس کا کافی کورس پڑا تھا پڑھنے والا اس کا ارادہ ساری رات پڑھنے کا تھا۔

☆☆☆☆☆

دونوں بچے لاؤن میں کھیل رہے تھے پاس بیٹھے روحان امان صاحب اور ادیرا چائے پی رہے تھے۔

روحان بچے چار سال کے ہونے والے ہیں آپ نے ان کے اڈمیشن کے بارے میں کیا سوچا ہے ادیرا نے استفسار کیا۔

ہاں میں نے بات کی ہے پہلے ان کا ٹیسٹ ہو گا روحان نے سپ لیتے ہوئے کہا۔

میرے بچوں کی تیاری مکمل ہے ہر چیز کو بہت جلدی پک کر لیتے ہیں اس نے محبت سے کہا۔

بالکل اپنے باپ پر گئے ہیں ان کے باپ کو بھی بہت جلد یاد ہو جاتا تھا امان صاحب نے دوبدو کہا۔ان کی بات سے روحان کے چہرے کا رنگ بدلہ تھا۔

بچے پھر روحان پر ہی گئے ہیں ادیرا ان دونوں کی طرف متوجہ نہیں تھی۔

ہاں ہاں روحان پر ہی گئے ہیں امان صاحب نے بات ڈھانپ لی انہوں نے بے دیہانی میں کہا تھا اور جو کہا تھا اس کی سمجھ ادیرا کو نہیں آئی تھی۔

دونوں بھاگتے ہوئے آئے تھے اور ادیرا کی گود میں چڑھ گئے تھے۔ادیرا نے دونوں کو پانی پلایا تھا۔

"ماما مجھ سے زیادہ پیار کرتی ہی"ں فجر نے ادیرا کے منہ پر اپنے ننھے ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں ماما مجھ سے زیادہ پیار کرتی ہیں" ازلان نے بھی فجر والی حرکت کی تھی وہ دونوں آپس میں لڑنے لگ گئے تھے۔

"ماما آپ بتاؤ آپ کس سے زیادہ پیار کرتی ہیں؟" فجر نے اس کے گلے میں دونوں ہاتھ ڈالتے ہوئے پوچھا۔

"میں تو دونوں سے ہی بہت پیار کرتی ہوں اس نے دونوں کے گال چومے۔"

"نہیں ماما ایک کا بتائیں" ازلان نے ضد کی۔

"بیٹا اپنوں کو ایسے امتحان میں نہیں ڈالا کرتے کہ ان کو کسی ایک کو سلیکٹ کرنا پڑے ماما دونوں سے بہت پیار کرتی ہیں اور اگر میں کسی ایک کو سلیکٹ کروں تو پھر دوسرے کو تو بہت برا لگے گا۔ اگر اب میں آپ کو کہوں کہ آپ بابا اور ماما میں سے کسی کو سلیکٹ کرو تو آپ کسے کرو گے؟ ادیرا نے ان کو سمجھاتے سمجھاتے الٹا سوال پوچھ ڈالا۔

"دونوں کو کیوں کہ ہم دونوں سے بہت پیار کرتے ہیں" فجر نے معصومیت سے کہا۔

اسی طرح ماما بھی آپ دونوں سے ایک جیسا ہی پیار کرتی ہیں ادیرا نے دونوں کے بال سنوارے امان صاحب ان کو دیکھ کر مسکرا دیے تھے۔

نہ جانے کونسے راز وہ اپنے دل میں دبا کر بیٹھے تھے جس کو آشکار کرنے سے بہت تکلیف ہونے والی تھی۔

"کچھ باتیں راز میں ڈھکی ہوئی تھی اور نہ جانے وہ راز ہی رہنے والی تھی یا کبھی سامنے بھی آئیں گی کون جانے یہ تو وقت ہی بتائے گا۔"

☆☆☆☆☆

دادا ابو جان کو واک پر زوریز اور ساریہ لے کر جاتے تھے احلام کی طبیعت ٹھیک نہیں رہتی تھی کبھی کبھی ان کے ساتھ دادی جان بھی جاتی تھیں۔ زندگی پھر سے مسکرانے لگی تھی ہر طرف قہقہوں کی گونج گونجنے لگی تھی۔

سب بڑے ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھے ہوئے تھے ساریہ سب کو کھانا سرو کر رہی تھی احلام لاؤنج میں بیٹھی تھی ساریہ اسے جوس کا گلاس دینے آئی تھی اور اسی کے پاس بیٹھ گئی تھی۔

ساریہ۔۔۔ساریہ۔۔۔زوریز نے اسے آواز دی تھی۔

جاؤ ساریہ زوریز بھائی تمہیں بلا رہے ہیں احلام نے اس سے کہا جو ان سنی کیے وہی بیٹھی رہی تھی۔سب کچھ پورا کر کے آئی ہوں بس ایسے ہی تنگ کرنے کے لیے آوازیں دے رہے ہیں اس نے منہ بسورا۔

ساریہ۔۔پھر سے آواز آئی تھی۔

"آ رہی ہوں"۔۔۔وہ جھنجھلاتے ہوئے اٹھی تھی۔

کیا ہے کیوں اتنا شور ڈالا ہوا ہے؟اس نے کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے زوریز سے پوچھا جو ٹائی باندھ رہا تھا۔

میرا والٹ کدھر ہے مل نہیں رہا؟اس نے مصروف انداز میں کہا۔

"میں یہی پر تو رکھ کر گئی تھی"اس نے ٹیبل کی طرف اشارہ کیا۔

"تو کہاں گیا پھر"زوریز نے مسکراہٹ ہونٹوں میں دبائی۔

وہ اس کا والٹ ڈھونڈھ رہی تھی جو کہی ہوتا تو ملتا زوریز تیار ہو کر صوفے پر بیٹھا میلز چیک کر رہا تھا۔

"اوہ مل گیا"۔۔۔اس نے حیران ہوتے ہوئے اپنا والٹ اپنی جیب سے نکالا۔

اوہ مجھے شاید بھول گیا تھا کہ میں نے پاکٹ میں رکھ لیا تھا اس نے اپنی عقل پر ماتم کیا۔

زوریز یہ آپ جان بوجھ کر کر رہے تھے نا اس نے گھورتے ہوئے پوچھا۔

ADABAVENUE
خیال زبان

نہیں بالکل نہیں میں کیوں چاہوں گا کہ میری بیوی تھک جائے اس نے معصومیت سے کہا۔ میں آپ کے سارے ڈرامے جانتی ہوں اب ناشتہ ادھر لے کر آؤں یا نیچے کریں گے اس نے جاتے جاتے پوچھا۔

ناشتے کو چھوڑیں مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے زوریز نے کہا۔

کہیے وہ بھی اندر آگئی تھی زوریز بھی اس کے سامنے جا کھڑا ہوا تھا۔

میں سوچ رہا ہوں آپ بھی میرے ساتھ آفس جایا کریں آپ نے بزنس پڑھ رکھا ہے تو میری بھی ہیلپ ہو جائے گی آپ کیا کہتی ہو ؟زوریز نے اس کی رائے جاننی چاہی۔

"کیا ایسا ہو سکتا ہے مطلب میں بزنس جوائن کر سکتی ہوں؟"اس نے خوش اور حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"آپ کے پوچھنے کے انداز سے پتا چل رہا ہے کہ آپ راضی ہو"زوریز نے اس کے چہرے کا تجزیہ کیا۔

ہاں میں تو بزنس جوائن کرنا چاہتی تھی لیکن وقت اور حالات نے مہلت ہی نہیں دی اس نے افسردہ ہوتے ہوئے کہا۔

"اب وقت بھی ہے اور مہلت بھی تو پھر ہو جائے"اس نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"ہو جائے"اس نے بھی پر جوش سا کہا۔ تو پھر آج سے چلیں۔۔زوریز نے پوچھا۔

آج آپ جا کر میرا روم سیٹ کروائے میں کل سے آپ کو جوائن کروں گی اس نے اک ادا سے کہا۔

اوکے ٹھیک ہے پھر شام کو ریڈی رہیے گا ہم شاپنگ پر جائیں گیں زوریز نے فون کوٹ کی جیب میں رکھا پھر وہ دونوں نیچے ڈائننگ ہال میں آکر ناشتہ کرنے لگے۔

وہ زوریز کو پورچ تک چھوڑنے آئی تھی اور وہ کل سے آفس جانے کے لیے بھی بہت پر جوش تھی گھر میں وہ بہت بور ہو جاتی تھی کوئی بھی اسے کام کرنے نہیں دیتا تھا دادا بیگم اور نازیہ بیگم نے سختی سے منع کر رکھا تھا دونوں کو وہ کہتی تھیں جب تک ہمارے زور بازو میں

جان ہے تب تک ہم ہی کام کریں گے وہ بس ساتھ میں تھوڑی سی مدد کروادیتی تھی۔احلام کو تو سارا یہ بھی اس کی طبیعت کی وجہ سے کام نہیں کرنے دیتی تھی۔

☆☆☆☆☆

سر لوکیشن کا پتا چل گیا ہے میں آپ کو واٹس ایپ کر رہا ہوں اذان نے عباد کو کال کرتے ہی کہا۔

اوکے ٹھیک ہے میں بھی نکل رہا ہوں اس نے لائن کاٹ کر جلدی جلدی اپنی چیزیں سمیٹی اور گاڑی کی چابی اٹھائے باہر کی طرف گیا۔

عباد۔۔۔کہاں جارہے ہیں؟ آیت نے اسے اتنی جلدی میں جاتے ہوئے پوچھا۔

دعا کرنا آج وہ ذلیل انسان پکڑا جائے اس نے جلدی جلدی کہا اور کار کا دروازہ کھولا۔

"رکیں"۔۔۔اس نے جلدی جلدی آیت الکرسی پڑھ کر اس پر پھونک ماری تھی۔

"جائیے اور کامیاب ہو کر لوٹیے گا۔"عباد چلا گیا تھا۔

"آیت کا دل خوف میں جکڑا ہوا تھا نہ جانے کیوں چھٹی حس کوئی ٹھیک اشارہ نہیں دے رہی تھی دل اچانک ہی اداس ہوا تھا وہ دل پر ہاتھ رکھتی ہوئی اندر آئی تھی۔"

عباد لوگ اس لوکیشن پر پہنچے تھے دبے پاؤں پوری ٹیم اندر داخل ہوئی تھی۔شہر سے دور ایک ویران سی بلڈنگ تھی جہاں وہ چھپ کر بیٹھا تھا اس کے ساتھ اس کے چند ساتھی تھے وہاں پر اس نے کچھ لڑکیوں کو بھی بندھی بنا کر رکھا تھا۔اذان اور ظفران کے بندوں کو گرائے آگے بڑھ رہے تھے۔

ایک پلڑ سے دوسرے پلڑ کے پیچھے چھپ کر وہ لوگ ان تک پہنچے تھے عباد نے ایک فائر ہوا کے سپرد کیا تھا وہاں ہڑبڑی مچ گئی تھی سب فائر چلنے کی طرف متوجہ ہوئے تھے اسلم سب سے پہلے حرکت میں آیا تھا اور بھاگنے کے لیے مڑا ہی تھا کہ پیچھے عباد کو کھڑے پایا۔اس نے اپنی بندوق نکالی تھی۔

آگے مت بڑھنا ورنہ گولی چلا دوں گا اسلم چلایا تھا۔

عباد نے اپنی گن جیب میں رکھی تھی اور دو قدم آگے آیا تھا اور وہ دو قدم پیچھے ہوا تھا۔۔۔

"چلاؤ گولی "عباد نے پر سکون سا کہا۔

"پیچھے ہٹ جاؤ میں سچ میں گولی چلا دوں گا "وہ پھر سے دھاڑا تھا۔

میں بھی تم سے کہہ رہا ہوں چلاؤ گولی عباد اس سے بھی تیز دھاڑا تھا اور چند قدم آگے بڑھا تھا وہ بھی چند قدم دور ہٹا تھا اگر وہ چند قدم اور پیچھے جاتا تو وہ بلڈنگ سے نیچے گر جاتا عباد پھر آگے ہوا تھا۔

کیا ہوا آج گولی چلاتے ہوئے ہاتھ کیوں کانپ رہے ہیں تمہارے لیے تو یہ بہت ہی معمولی سی بات ہے۔

اسلم ایک قدم پیچھے ہوا تھا اور اس کے منہ سے چینخ نمودار ہوئی تھی بندوق اس کی وہی گر گئی تھی عباد نے ہاتھ بڑھا کر اسے پکڑ لیا تھا اس کو گرنے نہیں دیا تھا اس کو پوری قوت سے اس نے اپنی طرف کھینچا تھا۔

اب اسلم کی گردن عباد کے ہاتھ میں تھی بہت شوق ہے نا تجھے بھاگنے کا چل بھاگ کر دکھا عباد نے اس کی گردن پر دباؤ بڑھایا۔اذان اور ظفر نے لڑکیوں کو چھڑوا لیا تھا کچھ بہت ہی بری حالت میں تھیں اور کچھ ٹھیک تھیں لیکن حالت خراب ہی تھی ایمبولینس کا انتظام کیا گیا تھا سب کو میڈیکل ٹریٹمنٹ دیا گیا تھا سب کو ہوسپیٹل پہنچا دیا گیا تھا۔اذان اور ظفر بھی وہی آ گئے تھے جہاں عباد نے اس کو دبوچ کر رکھا ہوا تھا۔

عباد نے اس کا منہ اپنی طرف کیا تھا اور ایک مکا اس کے منہ پر مارا تھا وہ نیچے جا کر گرا تھا عباد نے اس کے اٹھنے سے پہلے ہی ایک اور مکا جڑا تھا اس کے منہ سے خون نکلنے لگا تھا۔

بول کیوں مروایا تم نے میرے بابا کو بول؟ اس نے ایک اور تھپڑ اسے مارا تھا۔ وہ درد سے ہکلا رہا تھا بولا کچھ بھی نہیں۔ عباد نے اسے کھڑا کیا تھا اور اس کے پیٹ میں مکا مارا تھا۔

تمہارے باپ کو میں نے بہت سمجھایا کے میرے ساتھ ڈیل نا توڑے مگر وہ باز نا آیا اور میری بے عزتی کی اس لیے اسے اڑا دیا اس نے اپنے منہ سے خون صاف کرتے ہوئے ہنس کر کہا۔ اس کی بات پر عباد کے ہاتھ کی مٹھیاں بھینچ گئی تھی اس نے کھینچ کر ایک اور مکا اس کے منہ پر مارا تھا۔

بتا کتنی لڑکیوں کو تو نے بیچا ہے اس نے اس کا سر زمین سے لگائے اس پر دباؤ ڈالتے ہوئے پوچھا۔

سات لڑکیاں تھی باقیوں کو بھی بیچ دیتا اگر تم بیچ میں نا آتے اس نے تنفر سے کہا۔

شکر کر میں بیچ میں آگیا ورنہ اب تک تجھے موت کے منہ میں دے چکا ہوتا وہ اس کا سر زمین پر پٹختہ ہوا اٹھا تھا۔

اذان پتا لگواؤ اس خبیث نے لڑکیوں کو کہاں بیچا ہے اور کس کو بیچا ہے وہ اس کی طرف مڑا تھا اذان اور عباد ایک دوسرے سے باتوں میں مصروف تھے۔ اسلم نے نیچے سے اپنی گری ہوئی بندوق اٹھائی تھی۔ اور ظفر جو فون پر کسی کو ہدایت دے رہا تھا اس کے سر پر تان لی تھی۔

پیچھے ہٹ جاؤ دونوں ورنہ اس کو اڑا دوں گا اس نے دانت پیستے ہوئے کہا۔ دونوں نے ایک ہی وقت میں اپنی گنز نکالی تھی اور اس کی طرف تانی تھیں۔

چھوڑ دے اس کو اب تیرے بھاگنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے اب تیرا ٹھکانہ جیل ہی بچا ہے ویسے بھی اب تیرے رہنے کے لیے کوئی گھر بھی نہیں بچا عباد نے اس کو گن نیچے پھینکنے کا کہا تھا۔

بس رہنے دو بہت دیکھے تم جیسے وہ اس کو لیتا ہوا نیچے بڑھا۔ وہ دونوں بھی اس کے پیچھے ہی تھے۔

اب چاروں کھلے میدان میں تھے عباد اور اذان نے ظفر کو اشارہ کیا تھا اس نے اپنی لات اس کے پیٹ میں ماری تھی اس کا ہاتھ ٹریگر پر تھا اور ٹریگر دب گیا تھا گن سے گولی نکلتی ہوئی سامنے کھڑے عباد کے بازو کو چیرتی ہوئی گزر گئی تھی اس کا بازو ہل گیا تھا ایسا لگتا تھا بازو جسم سے علیحدہ کر دیا گیا تھا اس کے چہرے کے زاویے بگڑے تھے۔

اذان دھاڑا تھا اس نے ایک فائر کھولا تھا جو اس کی بائیں ٹانگ پر جا کر لگا تھا دوسرا فائر عباد نے کھولا تھا جو اس کی دائیں ٹانگ پر جا کر لگا تھا۔ اور وہ وہی ڈھے گیا تھا۔ ظفر نے اسے قابو کیا تھا۔

"سر آپ ٹھیک ہیں؟؟؟" اذان نے پریشانی سے پوچھا۔

"ہاں میں ٹھیک ہوں تم اسے جا کر دیکھو" عباد نے بازو پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

سر اس کو ظفر دیکھ رہا ہے آپ چلیں میرے ساتھ اس نے اس کو کھینچ کر لے جانا چاہا لیکن وہ اپنی جگہ سے ذرا بھی نہیں ہلا۔ وہ اسلم کی طرف بڑھا تھا۔

اب تم بھاگ کر دکھانا بھاگتے بھاگتے تھک گئے ہو گے اب جیل میں ساری عمر آرام کرنا جب تک تمہاری زندگی رہے گی تمہیں میں باہر نہیں نکلنے دوں گا اس نے دوسرے ہاتھ کا مکا اس کی ناک پر مارا تھا۔

لے جاؤ اس خبیث کو اس نے کرختگی سے کہا تھا ظفر اور کچھ آدمی نے اسے پولیس موبائل میں ڈالا تھا۔ عباد کا فون بار بار بج رہا تھا اور اس کا فون اس پاکٹ میں تھا جس پر گولی لگی ہوئی تھی اس لیے فون نکالنے میں اسے درد محسوس ہو رہا تھا۔ اذان نے اس کا فون نکالا تھا۔

"سر کسی عورت کا فون ہے اس کے اس طرح کہنے پر عباد نے اس سے فون جھپٹ لیا تھا۔"

اذان نے اپنا رومال نکال کر اس کے بازو میں باندھا تھا۔

"ہیلو۔۔۔ہاں میں بالکل ٹھیک ہوں اور وہ شخص بھی پکڑا گیا ہے۔" دوسری طرف سے اس کا حال پوچھا گیا تھا۔

"میں گھر آکر بات کرتا ہوں" اس نے کہہ کر لائن کاٹ دی تھی۔

"سر آپ نے کوئی عورت رکھی ہوئی ہے کتنی بری بات ہے آپ آیت بھابھی کو دھوکہ دے رہے ہیں" اس نے آنکھیں بڑی کرتے ہوئے حیرانی سے پوچھا۔

"زیادہ بکواس نہیں کرو وہ آیت ہی تھی" اس نے درد کے باوجود اس کی گردن جکڑی ہوئی تھی۔

"ہوووووو۔۔۔سوچیے کیا منظر ہو گا جب بھابھی کو پتا چلے گا آپ نے ان کا نمبر عورت کے نام سے سیو کر رکھا ہے" اذان نے گردن چھڑواتے ہوئے پوچھا جو ابھی بھی اسی کے ہاتھ میں تھی۔

ہاں شادی والے دن ہی میرا فون اس کے ہاتھ میں تھا لیکن اس سے پہلے ہی میں نے پکڑ لیا تھا اس نے بھی مسکراتے ہوئے کہا تھا لیکن وہ مسکراہٹ اذان نے نہیں دیکھی تھی۔

"لو اب میں بتاؤں گا ان کو آپ اتنا بڑا ظلم ان کے ساتھ کر رہے ہیں۔" اس نے گردن چھڑوالی تھی۔

"بیٹا تم پھر اپنی گردن کی فکر منانا" عباد نے بھنویں اچکاتے ہوئے کہا۔

"سر آپ کی پتا نہیں کیا دشمنی ہے گردن سے ہر کسی کی گردن پر ہی ہاتھ ڈالتے ہیں" اس نے منہ بسورتے ہوئے کہا۔

"تو پنگے مت لیا کرو" اس نے اذان کو مسکراتے ہوئے گلے لگایا تھا۔

"اللہ نے ہمیں کامیاب کیا اذان ہم کامیاب ٹھہرے ہیں" اس نے اس کو مضبوطی سے بھینچا تھا۔

"جی سر اللہ کی مہربانی ہے ورنہ ہماری کیا اوقات ہے" اس نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

اب چلیں ڈاکٹر کو دکھا لیتے ہیں زخم گہرا تو نہیں ہے۔۔۔ایک بات اور اب ایک ہفتہ آپ گھر پر آرام کریں گے جیل کا سارا کام میں دیکھ لوں گا اس نے اذان کی بات پر سر ہلا دیا تھا۔

تم شاید بھول رہے ہو میری اپنی بیوی ڈاکٹر ہے اس نے اس کے ساتھ قدم آگے بڑھائے تھے۔

ہاں وہ تو ہے لیکن آپ پھر بھی کسی اور کو دکھا لیں بھابھی زخم دیکھ کر کہیں پینک ہی نا کر جائیں اذان نے مشورہ دیا۔وہ دونوں ہوسپٹل آئے تھے روحان کے پاس۔۔روحان نے ہی بینڈیج وغیرہ کی تھی گولی تو نکل گئی تھی لیکن زخم کافی گہرا آیا تھا۔اس نے میڈیسن لکھ کر دے دی تھی اور انجکشن بھی لگا دیا تھا۔

وہ گھر کے کپڑوں میں ہی تھے اس نے اذان کی جیکٹ پہن لی تھی اور زخم کو چھپا لیا تھا۔

وہ دونوں سیدھا پولیس اسٹیشن آئے تھے وہاں پر میڈیا کا ہجوم بھی تھا وہ بچ بچا کر نکلنا چاہتا تھا لیکن پھر بھی میڈیا کی پکڑ میں آ گیا تھا۔ان کے سوال شروع ہو چکے تھے۔

"سر آپ کو کب اور کیسے پتا چلا کہ اس کے پیچھے ایک معروف بزنس مین اسلم کا ہاتھ ہے؟۔"

خبر لائیو چل رہی تھی علی نے گروپ میں میسج کیا تھا سب نے اپنے اپنے گھروں میں ٹی وی چلا لیا تھا۔

"میں اس کیس کو پرسنلی ہینڈل کر رہا تھا لیکن تحقیق کے بعد جو کچھ سامنے آیا اس کے بعد کیس پرسنل سے بہت آگے نکل گیا تھا۔"

اسلم چوہدری ایک معروف بزنس مین کے پیچھے چھپا ہوا ایک گھٹیاں شخص ہے جس نے کئی عرصے تک دوسروں کی عزتوں کو اپنے قبضے میں رکھا ہوا تھا بزنس میں اس کا کوئی انٹرسٹ نہیں تھا وہ کالے دھندے اس بزنس کی آڑ میں ہی کرتا تھا۔وہ نرم لہجہ لیے دھیما سا بول رہا تھا ہر نیوز چینل کی وہ زینت بنا ہوا تھا۔

سر آپ نے کہا کہ آپ اس کیس سے پرسنلی جڑے تھے تو وہ کیا پرسنل کیس تھا؟ایک صحافی نے سوال پوچھا تھا۔عباد نے ایک لمبا سانس خارج کیا تھا اور پھر بولنا شروع کیا تھا۔

چار سال پہلے اس شخص نے میرے بابا کا قتل کروایا تھا اور وجہ یہ تھی کہ میرے بابا نے ان کے ساتھ ڈیل کینسل کر دی تھی کیوں کہ ان کے پروڈکٹس میں ملاوٹ کی شکایت ہو رہی تھی اور وہ بے عزتی اس شخص سے برداشت نہ ہوئی اور اس نے میرے بابا کو راستے سے ہٹا دیا چار سال پہلے اس کیس کو دبا لیا گیا تھا اور اب میں نے اسے ری اوپن کروایا تھا عباد نے ان کے سوالوں کے جوابات دیتا ہوا اندر چلا گیا۔

سکرین کے سامنے بیٹھی فاطمہ بیگم پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی آیت نے انہیں ساتھ لگایا تھا کچھ لوگوں کو تو آج پتا چلا تھا کہ عمر صاحب کا ایکسیڈنٹ نہیں ہوا تھا بلکہ ان کا قتل کیا گیا تھا۔

"تو ناظرین جیسا کہ آپ نے دیکھا ایس پی عباد عمر نے یہ کیس پرسنلی ری اوپن کیا تھا لیکن اس کیس کی بدولت بہت سے گھروں کی عزتیں کسی اور کے گندے ہاتھوں میں جانے سے بچ گئی تو اس سے ثابت ہوتا ہے کہ جو بھی ہوتا ہے اچھے کے لیے ہوتا ہے اگر یہ کیس اوپن نا ہوتا تو کیا پتا وہ لڑکیاں بازیاب نہ ہو پاتی ہمارا اسلیوٹ ہیں ایسے آفیسرز کو ہمارے ملک کو ایسے ہی بہادر نوجوانوں کی ضرورت ہے جو مجرم کو کسی بھی قیمت پر کھلے عام چھوڑ دینے کے حق میں نہیں ہیں۔"

پاکستان زندہ باد اس اینکر نے نعرہ لگاتے ہوئے کیمرا بند کیا تھا اور پھر سے سکرین پر عباد کی ویڈیو چل رہی تھی۔

اس نے جیل میں سارا کام نبٹا لیا تھا رات کے آٹھ بج چکے تھے وہ گھر کے لیے نکل گیا تھا وہ گھر پہنچا تو آیت علی اور فاطمہ بیگم سامنے ہی بیٹھے تھے۔ وہ عباد کے گلے لگ کر بھی بہت روئی تھیں علی بھی اس کے گلے لگا تھا آیت اور عباد نے فاطمہ بیگم کو میڈیسن دے کر ان کے کمرے میں لٹایا تھا ان کے چہرے پر سکون ہی سکون تھا جیسے بہت عرصے بعد وہ پر سکون نیند سو رہی ہو۔ پھر وہ دونوں اپنے کمرے کی طرف چلے گئے تھے۔

☆☆☆☆☆

عباد آتے ہی کپڑے لے کر واشروم میں گھس گیا تھا جب باہر نکلا تو آیت فرسٹ ایڈ باکس لیے صوفے پر بیٹھی تھی۔

تمہیں کیا ہوا ہے یہ باکس کیوں لے کر بیٹھی ہو؟ اس نے بائیں ہاتھ سے کنگی کرتے ہوئے کہا۔

"مجھے تو کچھ نہیں ہوا البتہ آپ کو ضرور کچھ ہوا ہے" اس نے ہاتھ باندھتے ہوئے کہا۔

"دماغ ہل تو نہیں گیا میں بالکل ٹھیک کھڑا ہوں تمہارے سامنے مجھے کچھ نہیں ہوا"

"ہاں اسی لیے کنگی الٹے ہاتھ سے کی جا رہی ہے پھوپھو سے ملتے وقت لبوں سے سی ایوی ہی نکل گئی تھی اور چہرے کا رنگ بھی ایسے ہی پیلا ہو رہا ہے" آیت نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"ایک نمبر کی جاسوسنی ہو۔۔۔شاہین جیسی آنکھیں ہیں باز جیسی نظر رکھتی ہو" عباد نے آنکھیں چھوٹی کرتے ہوئے کہا۔

اب آپ یہاں پر آئے گے یا نہیں اس دن کی طرح میں آج کوئی بحث نہیں چاہتی اس نے دوٹوک کہا۔

"صرف تم ہی ہو جو عباد عمر پر روب ڈال سکتی ہو ورنہ اتنی جرات اور کوئی نہیں کر سکتا" عباد نے سنجیدگی سے کہا۔

"اور کوئی جرأت کر کے دکھائے اس کی جرات کی ہڈیاں نا توڑ دی تو میں بھی آیت عباد نہیں" اس نے بھی تنک کر کہا تھا اور اس کے صوفے پر بیٹھنے کے بعد اس کا بازو اوپر کیے اس کی پٹی اتارنے لگی تھی۔

زخم دیکھ کر اس کے دل کو کچھ ہوا تھا بری طرح گولی اس کے بازو کو چیرتی ہوئی نکلی تھی اس کے چہرے کا رنگ بھی بدلہ تھا وہ اس کی تکلیف کا اندازہ کرنا چاہ رہی تھی جو درد کو خود سے لاپرواہ سمجھ رہا تھا۔

ریلکس آیت اٹس ناٹ آ بگ ڈیل۔۔۔۔تم نے جو آیت الکرسی پڑھ کر پھونکی تھی اس نے میری حفاظت کی تھی ورنہ گولی ادھر بھی لگ سکتی تھی اس نے دل کے مقام پر ہاتھ رکھ کر کہا اس کی بات پر اس کی آنکھ سے آنسو گرا تھا وہ کیسی باتیں کر رہا تھا۔

آپ بہت برے ہیں آیت نے اس کے اسی بازو پر تھپڑ مارا جہاں گولی لگی تھی۔

آہ۔۔۔اس کی ہلکی سی چینخ نمودار ہوئی تھی۔اور مارنا چاہیے مجھے آپ کو لیکن ابھی کے لیے بخش رہی ہوں۔اس نے اس زخم کو صاف کر کے اوپر میڈیسن لگائی تھی اور اس کی پٹی کی تھی وہ آنکھیں موندے سر صوفے کی پشت سے ٹکا گیا تھا۔

آیت واشروم میں ہاتھ دھونے آئی تھی اور بیسن کا نل چلائے پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی یہ احساس ہی جان لیوا تھا کہ اسے کچھ ہو جاتا کافی دیر وہ وہی کھڑی روتی رہی تھی اور اس نے ارادہ کیا تھا کہ وہ شکرانے کے نوافل ادا کرے گی۔

وہ باہر آئی تو وہ صوفے پر ہی سویا ہوا تھا آیت کچن سے اس کے لیے کھانا اور میڈیسن لے آئی تھی اور اسے جگایا تھا۔اس کے دائیں بازو پر چوٹ لگی تھی اس لیے اسے کھانا آیت نے ہی کھلایا تھا۔

"تم نے کھانا کھایا؟"عباد نے پوچھا۔

"نہیں مجھے نہیں کھانا"اس نے منع کیا۔اس نے نوالے والا ہاتھ اس کے منہ کی طرف موڑا۔

"کھالو طاقت ملے گی اور رونے کے لیے"عباد نے اس کی آنکھوں کی کہانی بیان کی تھی۔وہ نوالہ منہ میں رکھتے ہی رو پڑی تھی۔

آیت میں ٹھیک ہوں اور سب سے بڑی بات وہ شخص پکڑا گیا ہے اور میں بھی بالکل ٹھیک تمہارے سامنے کھڑا ہوں عباد نے اس کے آنسو صاف کیے۔

آپ کھڑے نہیں آپ بیٹھے ہیں اس نے آنسو صاف کرنے کے دوران کہا۔۔عباد اس کی بات پر ہنس دیا تھا۔

آیت۔۔۔ہمم عباد کے پکارنے پر اس نے ہنکار بھرا۔

"سب چیزوں کے لیے شکریہ تم نے مجھے سمجھا میرا ساتھ دیا ہر موڑ پر میرا ہاتھ تھام کر کھڑی رہی ماما کو بھی منا لیا یہاں پر یہ کہنا غلط نہیں ہو گا کہ تمہاری وجہ سے یہ کیس سولو ہو گیا تمہاری دعاؤں نے اس کیس کو منزل تک پہنچا دیا"عباد جذب سے کہا۔

آپ کو ان میں سے کچھ باتیں تب کہنی چاہیے تھی جب ہم بڑھاپے میں پہنچ چکے ہوتے اور میں نے جو بھی کیا وہ مجھ پر فرض تھا ایک بیوی ہونے کا فرض میں نے ادا کیا ہے اور آگے بھی ہر موڑ پر اپنے شوہر کے ساتھ کھڑی رہوں گی آیت نے بات ٹالنی چاہی۔

اب کھانا ختم کریں اور پھر میڈیسن لیں اور آرام کریں اس نے اس کی توجہ اپنے سے ہٹائی۔اس کو میڈیسن دے کر وہ اس کے اوپر کمبل درست کیے باہر آگئی تھی اس نے لاؤنج میں جائے نماز بچھا کر نوافل ادا کیے تھے۔

☆☆☆☆☆

آج ساریہ زوریز کے ساتھ آفس آئی تھی اس نے اپنے ہر ایمپلائی سے اس کا تعارف کروایا تھا وہ سب بھی اپنے سر زوریز کی وائف سے مل کر بہت خوش ہوئے تھے۔

پھر زوریز ساریہ کو اس کے کمرے میں لے آیا تھا۔

"اور یہ کمرہ ہے میری مسز کا" اس نے دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔

"شکریہ مسٹر مجھے پسند آیا" اس نے بھی چاروں طرف نظریں دوڑاتے ہوئے اک ادا سے کہا جس پر وہ مسکرا دیا تھا۔

زوریز نے اس کو اس کی چیئر پر بٹھایا تھا اور خود اسی کے پاس کھڑا ہو گیا تھا۔

"ہمم تو پھر کیسا لگا سارا اسٹاف" زوریز نے پوچھا۔

"کافی اچھا" اس نے خوش اخلاقی سے دو لفظی جواب دیا تھا۔ زوریز سامنے کی چیئر پر آ کر بیٹھ گیا تھا۔

اس نے انٹر کام سے مینیجر کو اندر آنے کا کہا تھا اور اس سے اپنے آج کا شیڈول پوچھا تھا اور اس نے ساریہ کو سارا کام سمجھانے کا کہا تھا وہ تھوڑی دیر وہاں بیٹھا تھا اور اس کے بعد اپنی ایک میٹنگ میں چلا گیا تھا۔ مینجر نے اسے سارا کام سمجھا دیا تھا اور اس نے بہت دیہان سے سب سنا تھا۔

مینجر ابھی گیا ہی تھا کہ کچھ لیڈیز ورکرز اس کے کمرے میں آئی جس میں زوریز کی سیکرٹری بھی تھی اسی نے بات کی تھی۔

میم ہم لوگ آپ دونوں کے لیے لنچ ارینج کرنا چاہتے ہیں سر نہیں مانے گے آپ پلیز ان سے ریکویسٹ کریں۔

پلیز میم سر نے ہم پر بہت احسان کیے ہیں ہم اتنے کوالیفائیڈ نہیں ہے پھر بھی سر نے ہمیں جاب دی ہم ان کے لیے زیادہ تو نہیں کر سکتے لیکن ان کے لیے لنچ ارینج کرنا چاہتے ہیں پیچھے کھڑی ایک اور ورکر نے کہا۔

"زوریز احسان نہیں کرتے وہ نیکی کرتے ہیں" اور آپ لوگ محنتی ہوگے اسی لیے آج آپ لوگ یہاں ہیں اس میں کسی کا کوئی کمال نہیں اور رہی لنچ کی بات وہ تو ہمیں ارینج کرنا چاہیے آفٹر آل شادی ہماری ہوئی ہے اس نے مسکراتے ہوئے بولنا شروع کیا۔

بالکل آج کا لنچ سب کا ہماری طرف سے ہے زوریز نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا اس نے ان کی بات سن لی تھی۔

لیکن سر۔۔۔ورکر نے بولنا چاہا۔

لیکن ویکن کچھ نہیں آپ سب کو انفارم کر دیں اور آج کام وام نہیں کرنا کیا۔۔یا میم کے آنے کی خوشی میں پارٹی کرنے کا ارادہ ہے اس نے اپنے ازلی اندز میں ہی پوچھا۔

جی سر کرنا ہے ضرور کرنا ہے ایک ورکر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

ہمارے لیے اتنا ہی کافی ہوتا ہے کہ آپ لوگ اپنا کام خوش اسلوبی سے کرتے ہو زوریز نے انہیں جاتا ہوا دیکھ کر کہا۔

"تو پھر کیسا گزر رہا ہے دن؟" زوریز نے ٹیبل پر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

"سوچ کے برعکس کافی اچھا" اس نے چیئر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

ADABAVENUE
خیال زبان

وہ دونوں باتوں میں لگ گئے تھے کچھ کمپنی سے ریلیٹڈ باتیں تھی تو کچھ ان کے اپنے بارے میں تھیں۔

لنچ کا انتظام انہوں نے کینٹین میں ہی کر لیا تھا زوریز اور ساریہ نے بھی ان کے ساتھ ہی بیٹھ کر لنچ کیا تھا اس نے ہر طرف سے ہی زوریز کی تعریفیں سنی تھی ہر شخص کے لہجے میں محبت ہی محبت تھی جب کوئی زوریز کا ذکر کرتا تھا وہ خود کو خوش قسمت سمجھتی تھی کہ وہ ایسے شخص کے مقدر میں لکھی گئی ہے جس کے دل کے سب دیوانے تھے وہ اتنے خوبصورت شخص کی زندگی کا ایک خوبصورت حصّہ تھی بے شک اس کے صبر کا انعام دے دیا گیا تھا اسے نصیبِ یقین سے روشناس کروا دیا گیا تھا۔

سب نے ان کے کپل کی بھی بہت تعریفیں کی تھیں وہ دونوں ہی خوبصورت تھے اور خوبصورت ہی دل رکھتے تھے۔ لنچ کے بعد وہ سارا دن زوریز کے کمرے میں ہی رہی تھی پھر شام کو دونوں اکٹھے ہی گھر گئے تھے۔

آج کا دن بہت خوشگوار رہا تھا۔

☆☆☆☆☆

باہر آجائیں۔۔۔عفاف کو آبص کا میسج آیا تھا وہ پورچ میں کھڑی اسی کا انتظار کر رہی تھی اس کا میسج پڑھتے ہی وہ باہر آئی تھی اور اس کے اشارہ کرنے پر وہ کار میں بیٹھ گئی تھی۔

کیا بات ہے آج کدھر کی تیاریاں ہیں؟اس کو کار چلاتا ہوا دیکھ کر اس نے پوچھا۔

لونگ ڈرائیو پر اس نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ہلکی ہلکی بوندا باندی بھی ہو رہی تھی۔

خیریت۔۔۔ہمم۔۔۔آبص نے ہنکار بھرا۔

کافی ٹائم سے میں آپ کو وقت نہیں دے پایا اس کے لیے سوری لیکن اب میں نے اپنا شیڈول سیٹ کر لیا ہے اب اس میں میری بیگم کے لیے وقت ہی وقت ہے اس نے اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا جس پر وہ بھی مسکرا دی تھی۔

وقت دے پائیں یا نا دے پائیں بس اداس مت ہوا کریں میرے دل کو کچھ ہوتا ہے ہر چیز ویران لگنے لگتی ہے اس نے افسردہ سا کہا۔

اب سے ایسا نہیں ہو گا اس نے حامی بھر لی تھی۔

عفاف نے ونڈو کھول لی تھی ہلکی ہلکی بارش کی بوندیں اس کے چہرے پر آکر گر رہی تھیں اور وہ آنکھیں موندے بارش کو اپنے چہرے پر محسوس کر رہی تھی اس کا موڈ فریش ہو گیا تھا۔ آبص اس کو پھر سے کھلتا ہوا دیکھ کر مسکرا دیا تھا۔

وہ اس کو ایک شاپنگ مال میں لے آیا تھا ان دونوں نے خوب شاپنگ کی تھی شاپنگ کرتے کرتے رات ہو گئی تھی پھر ان دونوں نے ریسٹورینٹ میں ڈنر کیا تھا اس کے بعد آبص اس کو ایک جگہ لے آیا تھا جہاں آس پاس کوئی نہیں تھا صرف وہ دونوں تھے وہ دونوں کار سے باہر نکل آئے تھے بارش ابھی بھی ہلکی ہلکی ہو رہی تھی سارا دن بارش کا یہی حال رہا تھا بارش ایک لمحے کے لیے نہیں رکی تھی۔

"اب تو سردی کی بارش نہیں ہے میں نہا سکتی ہوں" اس نے آبص سے کہا۔

ہاں نہا سکتی ہیں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔۔۔ لیکن گھر جا کر یہاں نہیں۔

ہاں تو میں کونسا یہاں کی بات کر رہی ہوں۔۔۔ ابھی تو ہلکی ہلکی ہی بارش ہو رہی ہے۔

آبص آپ نے مجھے آج پھول نہیں دیا اس نے یاد آتے ہی پوچھا۔ آبص اس کی بات پر کار سے پھول نکال لایا تھا اور اسے دیا تھا۔

"آبص"۔۔۔ ہم اس کے پکارنے پر آبص نے ہنکار بھرا۔

آپ نے جس دن مجھے پہلا پھول دیا تھا میں نے اس دن اس رشتے کی خوبصورتی کو محسوس کیا تھا اور میاں بیوی کا رشتہ حقیقت میں بہت زیادہ حسین ہے۔ ہم نے بھی نصیبِ یقین کو پا لیا ہے ہم نے اپنے نصیبوں سے سمجھوتا نہیں کیا تھا ہم نے اس کو دل سے قبول کیا تھا اس کے لیے کوشش دل سے کی تھی اور نصیبوں پر یقین کی کہانی نے ہمارا سفر اور خوبصورت بنایا ہے کیوں کہ ہمیں یقین تھا ہمارا نصیب لکھنے والے نے خوبصورت لکھا ہو گا وہ سامنے چاند کو دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہہ رہی تھی اور آبص اس کی طرف دیکھ کر مسکرا دیا تھا۔ اس نے ہر وہ پھول سنبھال کر رکھا تھا جو آبص نے اسے دیا تھا۔ وہ پھول مرجھا چکے تھے۔ لیکن ابھی تک اس نے اپنے پاس رکھے ہوئے تھے۔ ایک باکس میں اس نے سارے پھول جمع کر رکھے تھے۔

دونوں ہلکی ہلکی بارش میں بھیگتے رہے تھے موسم کی خوبصورتی اور خاموشی کی خوبصورتی کو محسوس کرتے رہے تھے۔

☆☆☆☆☆

اگلے دن سب ادیرا اور روحان کی طرف آئے تھے سب الگ الگ اور وقفے وقفے سے آئے تھے اور ساتھ میں کچھ نہ کچھ لے کر آئے تھے۔

خیریت تو ہے آج آپ سب کو میرے گھر کا رستہ کیسے یاد رہ گیا۔۔۔ ادیرا نے حیران ہوتے ہوئے سب سے پوچھا۔

"بات ہی کچھ ایسی تھی اس لیے آنا پڑا" غازی نے چیئر پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

کیا مجھے بھی آگاہ کیا جائے؟ ادیرا نے پوچھا۔

ماموں ماموں فجر اور ازلان دونوں بھاگتے بھاگتے ہوئے آئے تھے ایک زوریز کی گود میں چڑھ گیا اور ایک غازی کے۔۔۔ دونوں ہی ان دونوں سے بہت اٹیچ ہو گئے تھے اور اکثر ادیرا سے کہتے تھے کہ انہیں ماموں کے پاس جانا ہے۔

"بوجھو تو جانیں" آبص نے لقمہ دیا۔

مجھے بالکل بھی سمجھ نہیں آ رہی کہ آپ سب لوگ اتنا خوش کس بات پر ہو ادیرا نے کنفیوز ہوتے ہوئے کہا۔

کچھ مہینوں پہلے جو آپ نے خواب دیکھ کر سفر شروع کیا تھا اس کو منزل مل گئی ہے عباد نے ذو معنی بات کی۔

"ہوپ فاؤنڈیشن رجسٹر ہو گئی ہے" آیت نے اکسائیٹڈ انداز میں کہا۔

"کیا سچ میں" وہ خوشی سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔ جی ہاں یہ سچ ہے سب نے یک زبان کہا تھا روحان نے ادیرا کا ہاتھ پکڑ کر اسے دوبارہ بٹھایا تھا۔

"آپ کو بھی پتا تھا؟" اس نے روحان سے پوچھا جس پر اس نے سر ہلا دیا۔

"بتایا کیوں نہیں" اس نے خوش ہوتے ہوئے پوچھا اس کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا۔

"آپ کے جو ایکسپریشن ہیں وہ یہ سب لوگ بھی دیکھنا چاہتے تھے اسی لیے انہوں نے منع کر رکھا تھا۔" روحان نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے جواب دیا۔

ہماری بلڈنگ بھی آل موسٹ کمپلیٹ ہے عفاف نے مزید بات کو لمبا کیا۔

پانچ مہینے پہلے ادیرا اور آیت کو زوریز نے جگہ گفٹ کی تھی اور ان دونوں نے اس جگہ پر فاؤنڈیشن بنانے کا ارادہ کیا تھا اور اس کے آس پاس کی جگہ بھی باقیوں نے خریدی تھی اور سب نے مل کر فیصلہ کیا تھا کہ یہاں پر فاؤنڈیشن بنائی جائے اور آج ہوپ فاؤنڈیشن رجسٹر ہو گئی تھی۔ یہ فاؤنڈیشن غریب لوگوں کے لیے بنائی گئی تھی جہاں ان کو کسی بھی چیز کی ضرورت ہو وہ مہیا کی جائے گی جو بچے پڑھ نہیں سکتے ان کو پڑھانا اور غریب لوگوں کا علاج ان کو روزگار فراہم کرنا اور بھی بہت سی ضروریات کی چیزیں مہیا کرنا

وغیرہ۔۔۔ان سب کی کمپنیز سے فنڈز آتے تھے اور کافی زیادہ اماونٹ میں آتے تھے اور اس کو سوشل میڈیا پر بھی پھیلا دیا گیا تھا جو دل میں احساس اور کسی کے لیے کچھ کرنا چاہتا تھا وہ اس فاؤنڈیشن سے جڑ تا جاتا تھا باقی کی کچھ کمپنیز اپنے آپ ہی فنڈز دینے کے لیے تیار ہو گئی تھی اور بھی کچھ لوگ جو ہیلپ کرنا چاہتے تھے وہ بھی جو ان سے بن پڑ تا تھا وہ کرتے تھے۔

"کتنی بڑی خوشی کی بات ہے سب کے لیے ہم نے جو سفر شروع کیا تھا وہاں پر چند لوگوں کے علاوہ کوئی نہیں تھا اب کارواں بن گیا ہے "ساریہ نے بھی خوش اخلاقی سے کہا۔

"ہم نے یہ سب اپنے سے شروع کیا تھا پہلا قدم ہم سب نے مل کر اٹھایا تھا اور کسی نیکی کی غرض سے ہی اٹھایا تھا یہ نہیں سوچا تھا کہ فاؤنڈیشن بنائیں گے اللہ پاک شاید ہمارے کام سے خوش ہوئے ہیں جو انہوں نے ہمارے لیے مزید راہیں کھولی از لان کے ساتھ کھیلتے ہوئے زوریز نے کہا۔سب نے حامی بھری تھی۔

"ادیرا کچھ لڑکیاں ہے جو کچھ دن پہلے بازیاب کروائی گئی ہے ان کے پاس رہنے کے لیے کوئی ٹھکانہ نہیں ہے کچھ گھر والوں کا پتا ہی نہیں چلا وہ شاید کسی اور جگہ منتقل کر گئے ہیں اور کچھ کے گھر والوں نے انہیں اپنانے سے ہی منع کر دیا ہے تو ان کے رہنے کا انتظام اگر فاؤنڈیشن میں ہو جائے تو "عباد نے ادیرا کو مخاطب کیا۔

"بالکل ہو سکتا ہے اور ادھر بھی کسی کو رکھنے کے لیے ہم نے انتظام کرنا ہی تھا ایسے میں اگر وہ لوگ رہے گیں تو اچھا ہو جائے گا اور جب فاؤنڈیشن کی بنیاد ہی کسی کی مدد کرنے پر رکھی گئی ہی تو مجھے یا کسی کو بھی کوئی مسلہ نہیں ہو سکتا "اس نے حامی بھری۔

"اب تو پارٹی بنتی ہے "علی نے اٹھتے ہوئے انگڑائی لے کر کہا۔

یار ہم لوگ کافی ٹائم سے اکٹھے نہیں ہوئے ہیں تو کوئی پلین بنایا جائے علی نے مشورہ دیا۔

"ہاں اوکے ڈن "۔۔۔آیت نے پلین سنے بغیر ہی ڈن کر دیا۔

اوکے تو پھر ہم لوگ فارم ہاؤس پر جائیں گے اگلے ویکینڈ پر اور مستیاں اور ہلہ غلہ کریں گے غازی نے سب کی رائے جاننی چاہی۔سب نے یک زبان میں حامی بھر لی۔

عفاف ادیرا کے ساتھ مل کر کچن میں چلی گئی اور سب کے لیے کھانے کے لیے کچھ لے کر آئی۔سب لوگ کافی دیر وہی بیٹھے رہے اور پھر اپنے اپنے گھروں کی طرف روانہ ہو گئے۔

☆☆☆☆☆

فراز بیٹا رکو۔۔۔نائلہ بیگم نے اسے آواز دی جو لاؤنج کے دروازے کی طرف بڑھ رہا تھا۔

مت بلایا کریں مجھے بیٹا نہیں ہوں میں آپ کا بیٹا اگر میں آپ کا بیٹا ہوتا تو آپ میرا گھر برباد نہیں کرتیں آپ کی وجہ سے میں نے اپنے سارے رشتے کھو دیے۔۔۔میری بہن جس کو ساریہ نے میرے اتنا قریب کر دیا تھا آپ کی وجہ سے وہ بھی مجھے چھوڑ کر چلی گئی اور بابا کو بھی مجھے بتانے سے منع کر دیا کہ وہ کہاں ہے وہ اب مجھ سے شدید نفرت کرتی ہے اور میں آپ سے۔۔۔مت آیا کریں میرے راستے میں وہ تنفر سے کہتا ہوا انہیں سائیڈ کر کے باہر چلا گیا۔

فراز کی آنکھیں اسی دن غازہ نے کھول دی تھیں اس نے جس پر آنکھ بند کر کے بھروسہ کیا تھا اسی نے اس کے منہ پر کھینچ کر تماچہ مارا تھا اور جس پر کرنا چاہیے تھا وہ اپنی زندگی کی بھیک مانگتی رہی تھی اور اس نے ایک نا سنی تھی نائلہ بیگم صرف اپنی اولاد کی سگی تھی وہ ان دونوں کی سگی کبھی نہیں بن پائی تھیں۔

فراز خالی ہاتھ رہ گیا تھا اس نے غلط جگہ بھروسہ کیا تھا غلط لوگوں پر کیا تھا اور آج وہ ہر رشتے سے بے نیاز تھا کوئی بھی اس کا اپنا نہیں رہا تھا اس نے ساریہ سے محبت نہیں کی تھی لیکن اس نے ساریہ کو کبھی عزت کا حق بھی نہیں دیا تھا ساریہ کے صبر کو منزل مل گئی تھی اور فراز کے مقدر میں رسوائی رہ گئی تھی۔

کئی دن وہ گھر نہیں آتا تھا آفس سے ہی وہ کہی کا کہی نکل جاتا تھا غازہ سے وہ کنٹیکٹ کرنے کی کوشش کرتا تھا لیکن وہ فون نہیں اٹھاتی تھی نو مہینے ہو گئے تھے اس نے پلٹ کر نہیں دیکھا تھا فراز نے بہت بری طرح نصیبوں سے مار کھائی تھی اب اس کے ہاتھ میں صرف پچھتاوں کی ڈور ہی رہ گئی تھی اور ان ڈوروں نے اسے مضبوطی سے تھام رکھا تھا۔

☆☆☆☆☆

گھر کی پچھلی سائیڈ پر ابراھیم صاحب اور عائشہ بیگم سنگی بینچ پر بوگن ولا کے درخت کے نیچے بیٹھے ہوئے تھے۔عائشہ ہم سب نے زندگی خوبصورت گزاری ہے اللہ نے ہمارے بچوں کے اچھے نصیب لکھے ہیں ہماری ادیرا بھی ماشاءاللہ اپنے گھر خوش ہے زندگی امتحان بن کر اس کے سامنے آئی تھی اور وہ اس میں کھڑی اتری ہے اس نے دو رشتوں کو بچانے کے لیے اپنے رشتے کی قربانی دی تھی اور کہی نہ کہی اس کے مجرم ہم ہی ہیں ہم نے اپنا فیصلہ ان دونوں پر تھوپا تھا لیکن اب اسے اپنے گھر خوش دیکھ کر دلی سکون ملتا ہے اور سار یہ بیٹی بھی خوش ہے اللہ ہمارے بچوں کو سلامت رکھے انہوں نے کبھی ہمارا سر جھکنے نہیں دیا وہ مسکراتے ہوئے اپنے اسی پر اسرار لہجے میں کہہ رہے تھے۔عائشہ بیگم انہی کو سن رہی تھیں وہ بھی مسکرا دی تھیں۔

"وقت گزر جاتا ہے سب کچھ وقت کے ساتھ ڈھل جاتا ہے خوشیاں غم سب کی زندگیوں میں آتے ہیں بس دیکھنا یہ ہوتا ہے کہ کون اس امتحان کو ایکسیلینٹ طریقے سے پاس کرتا ہے۔"

"زندگی ہر ایک کو ایک جیسا سبق نہیں سکھاتی۔۔۔زندگی ہر ایک کا ایک جیسا امتحان نہیں لیتی۔۔۔ہر کوئی مختلف حالات سے گزرتا ہے اور مختلف سبق ہی سیکھتا ہے بس ضروری یہ ہونا چاہیے کہ ثابت قدم رہا جائے۔" اور ہمارے بچوں نے وہی کیا ہے۔۔۔عائشہ بیگم نے مسکراتے ہوئے کہا۔

ہلکی ہلکی ہوا سے درخت کے پتے ہل رہے تھا اور بوگن ولا کے پھول ان پر آکر گر رہے تھے زندگی کہی بہت پاس کھڑی مسکرائی تھی۔

☆☆☆☆☆

"ساریہ جلدی باہر آئیں"۔۔۔۔زوریز کا میسج دیکھتے ہی وہ باہر آئی تھی اور آکر کار میں بیٹھ گئی تھی۔

"کیاہوا اندر کیوں نہیں آئے "اس نے بیٹھتے ہی پوچھا۔

"کیوں کہ ہم باہر جارہے ہیں "اس نے کار سٹارٹ کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن کہاں اور کیوں جارہے ہیں؟"اس نے بھنویں اچکائی۔

"آپ کی پہلی اچیومنٹ کو سیلیبریٹ کرنے جارہے ہیں "اس نے سٹیر نگ گھماتے ہوئے کہا۔

"میری کونسی ایسی اچیومنٹ ہے "اس کو اچھمبا ہوا۔

آپ نے جس پروجیکٹ کے ساتھ کل ڈیل کی تھی وہ اپرووہو گیا ہے زوریز نے اس کے تاثرات جاننے کے لیے اس کی طرف دیکھا۔

"کیا۔۔۔سچ میں "اس نے دوبارہ یقین دہانی چاہی جس پر زوریز نے مسکراتے ہوئے سرہاں میں ہلایا۔

"مجھے یقین ہی نہیں آرہا اتنی جلدی اپرووہو گیا"وہ حیران بھی تھی اور خوش بھی تھی۔

"لیکن مجھے پورایقین تھا کہ ایسا ہی ہو گا آپ نے پریزنٹیشن بہت کمال کی دی تھی "زوریز نے اسے سراہا۔

"آداب "اس نے ہاتھ کے اشارے سے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ کو مجھ پر کتنا یقین ہے؟"ساریہ نے سنجیدہ سا پوچھا۔

"کوئی ماپنے والا آلہ ہے تو بتادیں ماپ کر بتادیتا ہوں "اس نے بات ہوا میں اڑائی۔

"آپ مجھ پر ہمیشہ یقین کریں گے؟؟؟"اس نے سوالیہ اندز میں پوچھا۔

"ساریہ آپ کو کس قسم کی انسیکوریٹیز ہیں؟" اس نے بریک لگاتے ہوئے اس سے پوچھا۔ ایک آنسو اس کی آنکھ سے چھلک گیا تھا جسے وہ دوسری طرف منہ کر کے چھپا گئی تھی۔

"ساریہ بات کا جواب دیں" زوریز نے اس کا ہاتھ پکڑ کر دبایا تھا۔

"ایک دفع اس شخص نے ملازمہ اور اپنی ماں پر بھروسہ کیا تھا جو کہ جھوٹ بول رہی تھیں ان سب کے سامنے مجھے اس شخص نے بے مول کیا تھا" آنکھیں آنسو چھلکانے کے لیے بے تاب ہوئی تھیں۔

"ساریہ میری طرف دیکھیں" اس نے ساریہ کا رخ اپنی طرف کروایا تھا۔

"میں فراز آفاق نہیں زوریز احمد ہوں میں عورت کو عزت دینا جانتا ہوں عورت کو عزت دینا میری تربیت کا حصّہ ہے آپ کو ہمیشہ میری طرف سے عزت محبت اور وہ سب حقائق ملیں گے جو آپ کا حق ہیں اور اگر میں کبھی غلط ہوا تو آپ کو حق ہے کہ آپ مجھے سیدھا راستہ دکھا دیں یقین کریں وہی موڑ مڑ جاؤں گا" اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے تھے زوریز نے ان آنسوؤں کو اپنی پوروں پر چن لیا تھا۔

"خبر دار جواب آپ روئی ورنہ اور ڈانٹوں گا اور رونے بھی نہیں دوں گا" اس نے وارننگ دی تھی وہ اتنی پیاری وارننگ پر مسکرا دی تھی اس کو دیکھ وہ بھی مسکرا دیا تھا اور کار آگے بڑھا دی تھی۔ دونوں ایک ریسٹورینٹ میں گئے تھے وہاں کیک آرڈر کر کے انہوں نے کاٹا تھا اور زوریز نے اس کی ویڈیو بنائی تھی اور پھر فیملی گروپ میں سینڈ کر دی تھی۔ دونوں نے ڈنر بھی ساتھ کیا تھا اور پھر لانگ ڈرائیو پر نکل گئے تھے۔

کسی سنسان جگہ پر گاڑی روکے دونوں گاڑی کی بونٹ پر چڑھ کر بیٹھے ہوئے تھے اور آئس کریم کھا رہے تھے۔

"زوریز"۔۔۔ ہمممم ساریہ کے پکارنے پر اس نے ہنکار بھرا۔

"میری زندگی آپ کے سنگ بہت حسین گزرنے والی ہے میری ایسی خواہشات جن کو میں کب کا فراموش کر چکی تھی وہ آپ کی بدولت پوری ہو رہی ہیں میری چھوٹی چھوٹی خواہشوں کا احترام کرنے کے لیے شکریہ "اس نے جذب سے کہا۔

"آپ کی ہر خواہش جو آپ کے لب پر آئے گی اور آپ کے دل میں جگے گی وہ میں ہر حال میں پوری کروں گا "اس نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا وہ بھی ہنس دی تھی۔

"زندگی خوبصورت ہے آپ کے سنگ حسین لگنے لگی ہے "ساریہ نے اس کے کندھے پر سر رکھ دیا تھا۔

"جب تک سانسیں ساتھ دیں گی ہم دونوں مل کر اسے اور بھی حسین بنائیں گے "اس نے اس کا ہاتھ تھپکا جو اس کے بازو پر دھڑا ہوا تھا۔

کل ہمیں ایک بزنس پارٹی میں جانا ہے زوریز نے کہا۔

میں کبھی پارٹیز میں نہیں گئی کیا آپ اکیلے نہیں جا سکتے؟ اس نے سر اٹھاتے ہوئے پوچھا۔

ہر چیز ٹرائی کرنی چاہیے کافی دیر سے میں اکیلے ہی اٹینڈ کرتا آیا ہوں سب اپنے پاٹنر کے ساتھ آتے ہیں اس لیے میں بھی اپنے پاٹنر کے ساتھ ہی جاؤں گا اور کوئی بہانہ نہیں سننا اس نے بچوں کے انداز میں کہا ساریہ کھکھلا کر ہنس دی تھی۔

"ایسے ہی ہنستی رہا کریں بہت خوبصورت لگتی ہیں "زوریز کی بات پر وہ بلش کر گئی تھی حیا کی لالی اس کے گالوں پر پھوٹنے لگی تھی۔ کافی دیر وہ لوگ وہی کھڑے باتیں کرتے رہے تھے۔

☆☆☆☆☆

روحان اٹھ جائیں نماز کا ٹائم گزر رہا ہے۔۔ ادیرا روحان کو آواز لگا رہی تھی اور ساتھ ساتھ اپنا جائے نماز تہہ لگا رہی تھی وہ ٹائم سے اٹھ جاتا تھا آج نہیں اٹھ رہا تھا۔

"روحان "۔۔۔اس نے اس کے بازو کو ہلاتے ہوئے آواز دی۔

"آپ کو تو بخار ہو رہا ہے "روحان نے آنکھیں کھول لی تھیں۔

"ہاں بس ہلکا سا ہے تھوڑی سی ریسٹ کروں گا تو ٹھیک ہو جائے گا" وہ اٹھ کر بیٹھ گیا تھا۔

"روحان آج آپ ہوسپیٹل نہیں جائیں گے کام کر کر کے آپ نے اپنی حالت بگاڑ لی ہے "اس نے دوٹوک کہا تھا۔

"نہیں جاتا بے فکر رہیں" وہ اٹھ کر واشروم گیا تھا اور وضو کر کے باہر نکلا تھا۔ وہ نماز مسجد میں ہی پڑھتا تھا کبھی کبھی لیٹ ہو جائے تو گھر میں ہی پڑھ لیتا تھا۔

اس نے نماز پڑھ کر جائے نماز پر بیٹھے بیٹھے ہی سورت رحمن کی تلاوت شروع کر دی اس کے تلاوت شروع کرتے ہی ادیرا اس کے ساتھ آ کر بیٹھ گئی تھی اور اسے سن رہی تھی اس کی آواز میں نرمی تھی سکون تھا اس کی بہت میٹھی آواز تھی پر اثر تھی وہ بڑے محو انداز میں اسے سن رہی تھی تلاوت کرنے کے بعد جب اس نے آنکھیں کھولی تو ہمیشہ کی طرح وہ اس کے ساتھ ہی بیٹھی ہوئی تھی اس کی آواز میں کھوئی کھوئی سی وہ اسے دیکھ کر مسکرا دیا تھا۔

روحان آپ کو کسی نے کبھی کہا کہ آپ کی آواز میں بہت پیاری تاثیر ہے اس نے اپنے ازلی انداز میں پوچھا۔

ADABAVENUE

"جی"۔۔۔۔"کس نے"روحان کے جواب پر اس نے پوچھا۔

"آپ نے "اس نے مسکرا کر کہا وہ بھی مسکرا دی تھی۔

میری ہمیشہ سے خواہش رہی تھی کہ میرا شریک حیات نماز کا پابند ہو حافظِ قرآن ہو مجھے نہیں پتا تھا میری یہ خواہش پوری ہو جائے گی بے شک اللہ بے نیاز ہے وہ کھلے دل سے مسکرائی تھی اس کی بات پر اس نے بھی بے شک کہا تھا۔

روحان اپنا سر مسلتا ہوا اٹھا تھا اور آ کر بیڈ پر لیٹ گیا تھا ادیرا اس کا سر دبانے لگی تھی۔

یشب ادیرا کے نصیب میں نہیں تھا اس کی وہ ساری خواہشات روحان کی بدولت پوری ہو رہی تھیں اور شاید اس کو روحان کے نصیب میں اسی لیے لکھا گیا تھا تا کہ وہ بہترین پا سکے نصیبوں پر یقین رکھنے والی ادیرا کو اللہ نے خالی ہاتھ نہیں چھوڑا تھا اس کا نصیب روشن لکھ دیا گیا تھا۔

☆☆☆☆☆

وہ دونوں خاموش کھڑے سامنے سورج کو ڈھلتا ہوا دیکھ رہے تھے وہ کافی دنوں بعد یہاں آئیں تھے۔

"میں کل اپنی ڈیوٹی پر جاوں گا" عباد نے کہا۔

"آپ نہیں جائیں گے ابھی زخم پوری طرح ٹھیک نہیں ہوا اگر آپ نے ضد کی تو میں پھوپھو کو بتا دوں گی" آیت نے سامنے دیکھتے ہوئے دھمکی دی۔

"یار آیت ٹھیک ہو تو گیا ہے اور پورا ہفتہ ہو گیا ہے اب میں اور آرام نہیں کر سکتا" اس نے جھنجھلاتے ہوئے کہا۔

"اور اس ایک ہفتے میں جو آپ مجھے چونا لگا کر جتنی بار گے ہیں نا مجھے سب یاد ہے" اس نے کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"تمہارا بہت ہی تیز حافظہ ہے" عباد نے آیت کے ہاتھ اس کی کمر سے ہٹاتے ہوئے اس کے پیچھے باندھے تھے۔

"میں ضرور جاوں گا۔"

"آپ نہیں جائیں گے" دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں سے ہمکلام تھے۔

"جو تم کہو گی میں وہی کروں گا" عباد نے ایک آئی برو اچکاتے ہوئے کہا۔

"سوچ لیں" اس نے چلینج کیا۔

"سوچ لیا" اس نے بھی دوبدو کہا عباد نے ابھی بھی اس کے ہاتھ پیچھے باندھ رکھے تھے۔

"آپ کو مجھے ایک مہینے کے لیے ماما کی طرف چھوڑنا ہو گا" اس نے تپانے والی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔ اس کی بات پر عباد کے ماتھے پر بل نمودار ہوئے تھے۔

"اچھا ٹھیک ہے نہیں جا رہا کل" عباد نے اس کے بازو چھوڑ دیے تھے اور منہ بسورتے ہوئے کہا۔ آیت کا قہقہہ بلند ہوا تھا وہ کھکھلا کر ہنس دی تھی۔

آج بھی اس کی ہنسی اسے بے پرواہ کر رہی تھی آج بھی وہ سب کچھ بھلائے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"ایک بات کہوں" عباد نے سرگوشی کی۔ نہیں اس نے ہنستے ہوئے نفی میں گردن ہلائی اور کہا ایک نہیں دو باتیں کریں۔

"تم ہنستے ہوئے بہت پیاری لگتی ہو اور دوسری بات جب میں غصّے میں ہوتا ہوں تب مت ہنسا کرو"

"کیوں"۔۔۔ آیت نے حیرانی سے پوچھا۔

"کیوں کہ پھر میرا غصّہ بھاگ جاتا ہے" اس کے اس طرح کہنے پر اس کا پھر سے ہنسی کا فوارہ چھوٹا تھا۔ جب وہ ہنسنے پر آتی تھی تو کافی کافی دیر تک ہنستی رہتی تھی ایک دفع اسے ہنسی کا دوڑا پڑ جائے تو مشکل سے ہی قابو میں آتی تھی۔

"آیت"۔۔۔"ہمم" عباد نے اک جذب سے اسے پکارا وہ بونٹ پر بیٹھا تھا اور وہ اس کے ساتھ کھڑی سامنے دیکھ رہی تھی۔

"نصیبوں کا لکھا کتنا خوبصورت ہوتا ہے نا اگر ہم اسے محسوس کریں اگر ہم اس پر یقین رکھیں اور اس کے لکھے پر رضامندی دیں تو نصیبِ یقین کا سفر یقیناً حسین رہے گا ہمیں ملتا تو وہی ہے جو ہمارے نصیب میں لکھ دیا جاتا ہے اس پر ماتم کرنے سے اچھا ہے کہ اسے قبول کر لیا جائے اس پر شکر اور صبر کی مہر لگا دی جائے۔"

"ہم نے بھی قبول کیا تھا اور ہمارے لیے نصیبِ یقین کا سفر بہت خوبصورت رہا ہے ہم دونوں دو الگ سمت میں سفر کرنے والوں کو ایک سفر کے لیے چنا گیا تھا اور میرے لیے یہ سفر سب سفروں میں سے زیادہ حسین رہا ہے" اس نے مسکراتے ہوئے کہا آیت اس کی طرف مڑی تھی اور اسے دیکھ کر مسکرا دی تھی۔

"میرے لیے بھی یہ سفر حسین رہا ہے اور وہ اسی لیے ممکن ہوا ہے کیوں کہ ہم نے نصیبوں کے لکھے پر یقین رکھا تھا کہ جو بھی لکھا گیا ہے وہ بہتر نہیں بہترین ہے" اس نے بھی مسکراتے ہوئے بات مکمل کی۔ اندھیرا ہر سو چھا گیا تھا وہ دونوں بھی گھر کے لیے نکل گئے تھے۔

ان کی نوک جھوک تو کبھی ختم نہیں ہونے والی تھی اور یہی ان کے رشتے کی خوبصورتی تھی اسی میں ان کا پیار چھپا ہوا تھا۔

☆☆☆☆☆

غازی اور علی نے فارم ہاؤس کے لاؤن میں بورن فائر کا انتظام کیا ہوا تھا اور اس کے ارد گرد سب کے لیے بیٹھنے کی جگہ بنائی گئی تھی آج غازی کی طرف سے سب کے لیے ایک سرپرائیز تھا۔

آج صبح ہی وہ سب لوگ فارم ہاؤس آئے تھے باہر اس نے پروجیکٹر بھی سیٹ کر رکھا تھا وائٹ کلر کی چادر سامنے کسی لکڑی کے تختے پر ڈالی گئی تھی اور پروجیکٹر کا سیدھا رخ اسی طرف تھا اور اس نے پروجیکٹر کو اپنے لیپ ٹاپ سے کنیکٹ کر رکھا تھا۔ باہر کا انتظام صرف علی اور غازی ہی دیکھ رہے تھے باقی سب اندر تھے۔

تھوڑی دیر تک غازی سب کو بلا لایا تھا سب آکر اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گئے تھے سب کپلز کی فارم میں ہی بیٹھے تھے ان سب کو دیکھتے ہوئے غازی اور علی نے ایک دوسرے کی طرف دیکھتے ہوئے آہ بھری تھی۔

چل بھئی ہم دونوں کپلز بن جاتے ہیں علی غازی کے ساتھ بیٹھ گیا۔

ساریہ بھابھی ایک ایک کپ کافی ہو جائے غازی نے ساریہ سے کہا جو زوریز سے کوئی بات کر رہی تھی۔

ہاں میں بنا کر لاتی ہوں وہ اٹھ گئی تھی کہ زوریز نے اس کو کھینچ کر پھر سے بیٹھا دیا۔

کیوں تم لوگوں کے ہاتھ ٹوٹے ہوئے ہیں ساریہ تم لوگوں کے لیے کافی نہیں بنائے گی بلکہ ایک کام کرو تم دونوں سب کے لیے بنا کر لاؤ زوریز نے صاف صاف ہری جھنڈی دکھائی۔

اپنا مشورہ اپنے پاس ہی رکھو غازی نے منہ بسورا۔

اس نے عفاف کی طرف دیکھا تھا وہ آنکھیں موڑ گئی تھی اور آبص کی طرف متوجہ ہوئی۔ پھر اس نے آیت کی طرف دیکھا تھا اس نے ناک سے مکھی اڑانے والے انداز میں ان دونوں کو اگنور کیا تھا۔ پھر اس کا رخ ادیرا کی طرف ہوا لیکن اس کی گود میں فجر سو رہی تھی تو غازی نے اسے کہنا مناسب نا سمجھا اور احلام کو تو کوئی بھی کام کرنے نہیں دیتا تھا۔ پھر وہ دونوں خود ہی اٹھ کر بنانے چلے گئے تھے تقریباً آدھے گھنٹے بعد وہ لوٹے تھے اور سب کے لیے کافی بنا کر لائے تھے۔

غازی نے سب کو اپنے کیمرے کی طرف متوجہ کیا تھا اور ایک سیلفی کلک کی تھی اس پر کیپشن ڈال کر اس نے گروپ میں سینڈ کی تھی اس کے تھوڑی دیر بعد اس نے غازہ کو کال ملائی تھی رنگ جا رہی تھی مگر اٹھا نہیں رہی تھی گروپ میں بھیجی گئی تصویر وہ دیکھ چکی تھی۔

جب تم ہم سے تعلق رکھنا ہی نہیں چاہتی تو تمہارے گروپ میں رہنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے اس لیے اللہ حافظ یہ آخری میسج تھا جو غازیان نے غازہ کے نمبر پر سینڈ کیا تھا اور اسے گروپ سے ریموو کر دیا تھا۔ وہ سب کے ساتھ آ کر بیٹھ گیا تھا اس نے لیپ ٹاپ پر مووی پلے کی تھی جو اس نے خود بنائی تھی۔

اس نے وہاں بیٹھے سب لوگوں کی ویڈیوز اور تصویریں ایڈٹ کی تھی اور پوری تین گھنٹے کی مووی بنائی ہوئی تھی۔ ان کے بچپن سے لے کر اب تک کی ساری یادیں اس مووی میں قید تھیں جسے وہ لوگ ایک بڑے پردے پر دیکھ رہے تھے۔

منظر پر سامنے مایوں والے دن عفاف کا غازی کے پیچھے بھاگنے والا منظر چل رہا تھا جب وہ آبص سے ٹکرائی تھی۔

"کتنے انجان تھے ہم تب کبھی تصور نہیں کیا تھا زندگی ہمیں ایسے ملا دے گی" آبص نے اس کے کان میں سرگوشی کی۔

"یہی تو زندگی ہے کب کہاں کیا ہو جائے کون جانے" عفاف مسکرا دی تھی۔

منظر پر اب آیت بھاگ رہی تھی اور غازی اس کے پیچھے پیچھے تھا اور وہ عباد کے پیچھے جا کر چھپ گئی تھی۔

ADABAVENUE
خیال زبان

"یہاں پر مجھے پہلی بار محسوس ہوا تھا میرا ہونے والے سائبان میری ہمیشہ حفاظت کرے گا" آیت نے عباد کی طرف دیکھتے ہوئے کہا وہ بھی مسکرا دیا تھا۔

منظر پر سامنے ساریہ اور زوریز کے نکاح کا سین چل رہا تھا۔

"مجھے نہیں پتا تھا زندگی مجھ پر اتنی مہربان ہو جائے گی" ساریہ نے سرگوشی کی۔

"مان لو کہ آپ کو انعام سے نواز دیا گیا ہے" زوریز نے مسکراہٹ دبائی۔

"میں اقرار کرتی ہوں یہ انعام بہت خوبصورت ہے" اس نے آنکھوں میں آنکھیں ڈالے کہا کئی لمحے دونوں ایک دوسرے کی طرف ہی دیکھتے رہے تھے۔

منظر پر سامنے ادیرا کے خوابوں کی جستجو چل رہی تھی اور کیسے اس نے روحان سے جڑنے کا سفر کیا تھا ان کے نکاح کا منظر چل رہا تھا۔ روحان کو آج پتا چلا تھا کہ ادیرا نے نکاح وضو کی حالت میں کیا تھا۔

"کیا میں واقعی اتنا خوش قسمت ہوں کہ آپ میرے نصیب کا حصّہ بنی ہیں" اس نے مسکرا کر تصدیق چاہی۔

"خوش قسمت تو میں بھی ہوں جسے آپ کا ساتھ ملا اور دو پیارے پیارے بچے بھی ملے آپ کے سنگ میری ساری خواہشیں پوری ہوئی ہیں" اس نے فجر کو تھپکتے ہوئے کہا۔

اس کے بعد احلام کی شادی کے منظر چل رہے تھے اس کی آنکھیں بھیگ گئی تھی یشب نے اسے ساتھ لگائے تھپکا تھا۔

"میں خوش قسمت ہوں جو مجھے اتنی خوبصورت فیملی ملی اور آپ کا ساتھ ملا" اس نے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا اور مسکرا دی۔

اب سامنے سب کے سین چل رہے تھے انار چوری کرنے والی ویڈیو اور بھی جو مستیاں انہوں نے کی تھی سامنے کا منظر آج ان کی یادیں تازہ کر رہا تھا۔ منظر پر میچ کی ویڈیو چل رہی تھی۔

"دیکھا آپ نے چیٹنگ کی تھی" آبص نے اس سے کہا۔

"جی نہیں"۔۔۔اس نے صاف ناک سے مکھی اڑائی۔

اس کے بعد ان کے دوڑ لگانے والی ویڈیو چل رہی تھی۔

"ہاں سچ یاد آیا"اس کا بدلہ تو رہتا ہے لینے والا۔۔۔ تمہیں اور مواقع دیے جائیں گے بے فکر رہو غازی نے مڑتے ہوئے کہا۔

"ہاں تو میں کونسا چھوڑنے والی ہوں"اس نے بالوں کو جھٹکا دیا۔

اب سامنے عفاف کی بر تھڈے والا منظر تھا اور آیت عباد کو ہی وہ دھن بجاتے ہوئے سن رہی تھی ایسے اور بھی بہت سے منظر ان کی آنکھوں کے سامنے سے گزرے تھے جنہیں ان لوگوں نے بھرپور طریقے سے انجوائے کیا تھا۔

زندگی ان کے آس پاس ان کے درمیان بیٹھی مسکرا دی تھی سب نے اپنی زندگی کی خوشیوں کو کھلے دل سے خوش آمدید کہا تھا سب نے نصیبِ یقین پر عمل کرتے ہوئے بہترین پا لیا تھا۔

☆☆☆☆☆

ADABAVENUE
خیال زبان

جب خوابوں کی جستجو میں نکلے تھے

ہوا میں معلق پہلا قدم کانپ اٹھا تھا

جب قدم زمین کے سینے پر ٹکرایا تھا

تب وہ آندھی طوفان سے بھی نہ ڈرا تھا

پہلا قدم دوسرے قدم کا حوصلہ بنا تھا

قدم نے قدموں کا کارواں بنایا تھا

قدموں نے سفر پر چلنا شروع کیا تھا

قدموں نے راہیں ڈھونڈلی تھیں

قدموں کی چاپ پر راہیں کھلتی گئی تھیں

حوصلوں نے خوابوں سے روشناس کروایا تھا

(فقیہہ بتول)

"کسی چیز کو پانے کے لیے اسے حاصل کرنے کے لیے اس کی طرف قدم بڑھانا لازم ہوتا ہے۔ان خوابوں کو حاصل کرنے کی جستجو میں ان سفروں پر قدموں کی چاپ چھوڑنی پڑتی ہے۔خواب کو دیکھ کر اس کے پورا ہو جانے کی خواہش آپ بنا کچھ کیے کروگے تو وہ کبھی منزل سے روشناس نہیں ہوگا۔آپ کو صرف ایک قدم اٹھانے کی ضرورت ہے باقی قدم اپنے آپ اٹھیں گے۔۔۔ہاں پہلا قدم اٹھانا مشکل ہوتا ہے۔لیکن اگر آپ کے دل میں اس چیز کو پانے کی لگن ہو اور آپ حوصلہ رکھتے ہو تو وہ قدم بھی اٹھ جاتا ہے۔ اور پھر اس ایک قدم کے بعد قدموں کا سلسلہ شروع ہوتا ہے۔اور پھر راہیں کھلتی جاتی ہیں۔"ہاتھ میں مائیک لیے سٹیج پر کھڑی ادیرا اپنے پر اسرار لہجے میں بول رہی تھی تالیوں کی گونج پورے ہال میں گونج اٹھی تھی۔آج ان کی فاؤنڈیشن کا افتتاح تھا۔

میں نے بھی یہ خواب دیکھا تھا کہ میں اپنے لوگوں کے لیے کچھ کروں۔۔۔میں نے اس کو اپنوں کے ساتھ شئیر کیا تھا۔۔۔سب نے میرا ساتھ دیا تھا سب میرے ساتھ ہمقدم ہوئے تھے۔چلتے چلتے ہمیں منزل مل گئی تھی۔ہم نے نہیں سوچا تھا کہ ایک دن ہم لوگ فاؤنڈیشن بنانے میں کامیاب ہو جائے گے لیکن آج میں اسی فاؤنڈیشن کی چھت کے نیچے کھڑی ہوں۔کیوں کہ میں نے صرف ایک قدم اٹھایا تھا باقی قدم خود با خود اٹھے تھے۔باقی قدموں میں اللہ پاک نے برکت ڈال دی تھی۔میں سب کا شکر ادا کرتی ہوں جو اس سفر میں میرے ساتھ ہمقدم رہے تھے۔سب سے پہلے میں اپنی فیملی کا شکریہ ادا کرتی ہوں جو ہمیشہ میرے ساتھ کھڑے رہے میرے ساتھ چلنے پر کبھی انکاری نہیں ہوئے۔وہ مسکراتے ہوئے ان سب کی طرف دیکھ کر کہہ رہی تھی جو سب ایک ہی قطار میں بیٹھے ہوئے تھے۔غازی اور علی با قائدہ کھڑے ہو کر تالیاں بجا رہے تھے۔

"میری پیاری بہنوں تم لوگ اسے اپنا گھر ہی سمجھو آگے کی زندگی میں کیا ہو گا یہ مت سوچنا ہاں اتنا ضرور سوچنا جو بھی ہو گا بہترین ہو گا"۔۔۔ادیرا نے ان لڑکیوں کی طرف دیکھ کر کہا جنہیں عباد لے کر آیا تھا اور وہ ادیرا کو آنکھوں میں آنسو لیے دیکھ رہی تھیں۔وہ ان تک آئی تھی۔

"بیٹا اللہ اگر ایک در بند کرتا ہے تو ہزار در کھول بھی دیتا ہے تم نہیں جانتے تمہارے لیے کیا بہتر ہے تم نہیں جانتے اللہ کہاں کہاں سے وسیلہ بنا دیتا ہے۔بس یقین رکھنا تم خالی ہاتھ نہیں لوٹائے جاؤ گے۔"اس نے بازو وا کیے تھے وہ لڑکیاں اس میں آسمائی تھیں۔ اب ان لڑکیوں سے ہی اس کا یہ گھر بھی بنتا تھا اور ادیرا سے ان لڑکیوں کا گھر بنتا تھا۔وہ سب بھی اسٹیج پر ہی بیٹھی تھیں۔

"ارے پیاری لڑکیوں مسکراؤ نصیب لکھنے والے نے بھی خوب لکھا ہو گا"

ادیرا نے ان کو خود سے علیحدہ کیا تھا اور اس کی بات پر سب نے بیشک کہا تھا اور وہ سب مسکرا دی تھیں۔ادیرا اسٹیج سے اتر آئی تھی ایک بار پھر پورا ہال تالیوں سے گونج اٹھا تھا۔روحان مسکراہٹ لیے اسی کی طرف دیکھ رہا تھا اس کے دیکھنے پر اس نے آنکھیں جھپکی تھیں۔وہ سب نصیبوں پر مسکرا دیے تھے اور نصیب ان سب کے ساتھ مل کر مسکرا دیا تھا۔

ADABAVENUE
خیال زبان

☆☆☆☆☆

ختم شد